

مُحَدَّدُ الْمُسْلِدُ مِنْ مُحَدِّدُ النَّافِي عَلَيْرِحَةُ اللهِ حضر سيِدُنا إما محال محال المحاف حضر سيِدُنا إما محال محال المحاف



پکیشکش: مجلس الماریمند لیعلمیسة شعبه زاج کتب ٱلْحَمُدُيلُةِ وَبِي الْمُلْمِينَ وَالصَّالُومُ وَالسَّلَمُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ٱمَّابَعْدُ فَأَعُودُ بِاللَّهِ مِنَ المَّيْطِي التَّحِيمِ فِيسُولِللهِ الدَّعْلِينَ التَّحِيمُ المَّدِيمُ مِنْ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دین کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجے اِنْ شَاءَاللّٰه عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یادرہے گا۔ دُعابیہ:

اَللهُ مَرافْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَلَا شُرُ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَلَا كُرَام

توجمہ: اے الله عَزْوَجَلُ ہم رِعْلُم و عَمَت کے دروازے کھول دے اور ہم پراپی رَحْت نا فِل فرما! اے عَظَمت اور برزرگی والے! (مُسْتَطُرَف ج ١ص٠٤ دارالفكربيروت) ماب مي م

طالب هم منيه منيه بلني المنتج المنتج

(اوّل آخِرايك بار دُرُود شريف پرُه ليجيّ)

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطَفَى صلّى الله تعالى عليه واله وسلّم: سب سے زيادہ حسرت وقيامت كدن أس كو ہوگى جے ونيا ميں علم حاصل كرنے كاموقع ملا محراس نے حاصل شركيا اور اس تحقی كو ہوگى جس نے علم حاصل كيا اور دوسروں نے تو اس سے سُن كر تُفْع مُعلى الله الله الله الله على الله

(تاريخ دمشق لابن عَساكِرج ١ ٥ص١٣٨ دارالفكربيروت)

کتاب کے خریدار متوجّہ هوں

كتاب كى طباعت مين نُمايال خرابى موياصَفْحات كم مول ياباسَن للَّ على مين آك يجي موكئ مول تو مكتبة المدينه سے رُجوع فرمائي۔



طريقَهُ عبادت كي الهامي ترتيب پرمشمل امام غزالي كي آخري تصنيف

منهائ العابين

مُوَلِّف حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سيِّدُ نالِمام محمد بن محمد غزالى شافعى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَافِي (وفات ٥٠٥هـ)

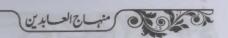
> پش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیه (شعبه تراجِم کُتُب)

> > نايثر

مكتبة المدينه باب المدينه كراچى







وَعَلَى اللِّكَ وَاصْحَابِكَ يَاحَبِيْبَ الله

الصَّلْوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ الله

نام كتاب : منهاج العابدين

مُؤلِّف : حُجَّةُ الْإِسْلام إمام محد بن محد غزالى شافعى عنيه وَحْمَةُ الله الْكابي (وفات ٥٠٥هـ)

مُتَرْجِدِيْن : مَدَنِي عُلَا (شعبه تراجِم كُثب)

يهاي بار: ذوالحبه ٤٣٨ ١ه متمبر 2017ء تعداد:10000 (دس بزار)

ناشِر : مَكْتَبَةُ الْبَدِينَاه فيضانِ مدينه محلّم سودا كران يُرانى سبزى منذى كرايى

CONTROL OF

حواله نمبر:۲۱۱

تاريخ: ١٥مفر المظفر ١٨٣٨ ١٥

ٱلْحَنْدُ اللهِ رَبِّ الْعُلَمِينَ وَالصَّلْوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى اللهِ وَأَصْحَابِهِ آجْمَعِين

تقدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "منہاج العابدین" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْقِیْشِ کُٹ ورَسائل کی جانِب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، گفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر کلاحظ کر لیاہے، البتہ کمپوزنگ یا کی ابت کی غلطیوں کا فِر مَّہ مجلس پر نہیں۔

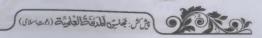
مجلس تَفْقِينْ مِ كُتُب ورساكل (دعوتِ اسلامی)

16 - 11 - 2016

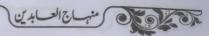
WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کویه کتاب چهاپنے کی اِجازت نهیں







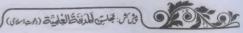


الله الله الله الله

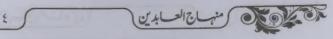
دوران مطالعه ضرور تأاندرلائن سيجيم، اشارات لكه كرصفحه نمبرنوث فرماليجيم إن شاءً الله عنود على من ترقى موى ـ

صفحہ نمبر	عنوان	10	مفح نبر	عنوان
		BO.		
		OI		
				
			—	
		er	-	
		ns.	\	
<u></u>		- 1	\	
		118	-	
	\	00		
		19/8	\	
			\	\
		PUL	\	
				
		1264		
		25'1		
		Tai		
(ALL TRU		äar		





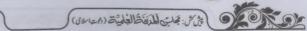




🥞 اجمالی فہرست 🦃

صفح نبر	عنوان	صغح نمبر	عنوان
156	کیلی آنت: کمبی امید	07	کتاب پڑھنے کی نیتیں
162	دوسری آفت: حسد	08	ل تعارُف علميه (ازامير المنت مَدَّظِلُهُ)
165	تیری آنت: جلد بازی	10	مصنف ایک نظر میں
167	چومتی آنت: تکبر	11	لیلے اسے پڑھ لیجے!
170	قلبی آفات کی حقیقتوں اور	15	آغاز شخن کا این این کا این کار
170	تعریفوں کا بیان	19	(عبادت كابيان
170	امید کی حقیقت	30	(پېلى گھانى: علم كابيان
174	(حمد کی حقیقت	47	دوسری محمانی: توبه کابیان
175	(جلد بازی کی حقیقت	61	فسل: توبه كاطريقه
176	تکبُر ی حقیقت	64	تىرى كما ئى:ر كاو ٹول كابيان
177	پانچین فسل بید کی حفاظت کابیان	89	گوشہ نشینی کے متعلق احادیث
187	حلال، حرام اور مشتبه کابیان	09	میں تطبیق
	فس: دنیا، مخلوق، شیطان اور	104	خيالات اور وسوسول كابيان
	نفس کے علاج کابیان	120	تقولی کا بیان
209	فعل: آئکھ،زبان، پبیٹ اور دل	135	اعضاءکے تقوٰی کابیان
	کی حفاظت کابیان	135	(پېلى فىل: آئكھ كابيان
218	فسل: دنیاسے بے رغبت کرنے	139	دوسری فصل: کان کابیان
	والحرائة	141	تیری فسل: زبان کابیان
223	چ منی کمانی: عوارض کی گھاٹی	147	چوتمی فصل: دل کابیان
271	صبر کے فوائدو ثمر ات کابیان	155	دل کی آفات اورا کے علاج کابیان





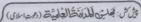


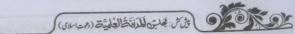
767600	5	
--------	---	--

منهاج العابدين

356	چمٹی مکھاٹی: عبادت کو خراب کرنے والی چیز ول کا بیان	277	فس:رزق اوراس کے حصول کابیان
357	ریاکاری کی دور سوائیاں اور دومصیبتیں	283	فس: حسولِ رزق بین الله پر توگل کی نصیحتیں
	خود پیندی کابیان	291	تفويض كابيان
370	فل:ریاکاری وخو د پیندی اور	294	فضائے الی پرراضی رہنے کابیان
375	ان کے خطرات کابیان	297	صبر کابیان
376	ریاکاری سے حفاظت کے چار اصول	202	نس: تدبیر کوالله تعالی کے
201	خود پیندی سے بچانے والے	303	حوالے کرنے کابیان
381	اصول	200	پنجوي كمانى:عبادت پر ابھارنے
207	فعل: فضل الهي بھلاكراپيے عمل	308	والى چيزول كابيان
	كواحجها جانن والا	317	نسل: خوف واميد كي گھاڻي ميں
000	ضل:خواب غفلت سے بیداری	317	احتياط كي ضرورت
390	کی دعوت	320	راوخوف واميد پر چلنے كے تين اصول
406	فس عبادت میں اخلاص کابیان	321	خوف ورجاك رائة كايبلااصول
410	التي كماني: حمد وشكركي كهاني	325	فوف ورجاك راست كادوسر ااصول
414	حمد وشکر کی حقیقت، تعریف اور	339	خوف ورجاك راست كاتيسر ااصول
	تعلم كابيان	339	موت کابیان
422	فل: جروشكرك واجب بون	342	قبر کابیان کیان
	كابيان	344	قیامت کابیان
400	ضل: بار گاہِ الٰہی میں گریہ وزاری	346	جنت و دوزخ کابیان
439	کے وجوب کابیان	354	(ضل: پانچویں گھاٹی کا خلاصہ







TO TO TO	7	كمنهاج العابدين	O SOLOT
----------	---	-----------------	---------

468	لتفصيلي فهرست	448	فعل: دلول سے طے ہونے والی
482	ماخذوم اجع		روحاني راهِ آخرت كابيان
485	ٱلْهَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَهِ كَى كَتَب كاتعارُف	455	فرماں بر دار بندے کی 40 بزرگیوں کا بیان

···*

and the

حضرت سيّدُ ناسعيد بن مُسيّب، حضرت سيّدُ ناعُ وَه بن ذُبَيْر، حضرت سيّدُ نا قاسم بن محد بن الي بكر، حضرت سيّدُ ناابو بكر بن عبد الرحمٰن بن حارث، حضرت سيّدُ ناخارجه بن زيد بن ثابت، حضرت سيّدُ ناعُبيّدُ الله بن عبد الله بن عشّه اور حضرت

سيِّدُ ناسليمان بن بيار رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالى-

76%676 المالين منهاج العابدين

ٱلْحَنْدُ لِلهِ رَبِّ الْعُلَمِينَ وَالصَّلْوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اَمَّابَعُكُ فَأَعُودُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطِنِ الرَّحِيْمِ بِسُمِ اللهِ الرَّحْلِنِ الرَّحِيْمِ ا

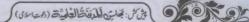
"امام غرالی" کے 9 مُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "9 نیٹنیں" فرمانِ مصطفى: نِيَّةُ الْمُوْمِن خَيْرٌمِّنْ عَمَلِه يعنى ملمان كى نيّت اس كے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم كبير، ٢/١٨٥، حديث: ٥٩٣٢)

> (۱) بغیرا تھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ دويدني يعول: (۲) جتنی الحچی نیتتیں زیادہ ، اتناثواب بھی زیادہ۔

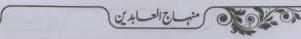
(١) ہر بار حمد وصلوة اور تَعَوُّدُو تَسْبِيه سے آغاز كرول گا_(اس صَفْحَ يراُويردي مولى دو عُرِبِي عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہوجائے گا)(۲)رضائے الہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَه كرول كا_(٣)حتَّى الْوَسْع إِس كاباؤضُواور قبله رُومُطالعَه كرول كا_(٣) قر آني آیات اوراَحادیث مبارکه کی زیارت کرول گا۔(۵)جہال جہال"الله"کانام یاک آئے گا وہالعَوْوَجَانَ اور جہال جہال"مركار"كااشم مبازك آئے گاوہال صَلَّى اللهُ تَعالى عَلَيْهِ واليه وسَلَّم اورجهال جمال كسى صحافي بإبررك كانام آئے گاوہال دَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْم اور رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ يرْهُول كا_(١)اس كتاب كالمطالعَ شروع كرنے سے يہلے اس ك مؤلِّف كوايصال ثواب كرول كا_(٤)(ايخذاتي ننخ ك)" يادداشت"والے صَفْحَه ير ضروري زكات لكھول گا_(٨) دوسرول كويد كتاب يرصنے كى ترغيب دلاؤل گا_(٩) كتابت وغیره میں شُر' عی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریر ی طور پر مُظّلع کروں گا۔

(ناشِرين وغيره كوكتابول كي أغلاط صِرْف زباني بتاناخاص مفيد نہيں ہوتا)









المَدِيْنَةُ الْعِلْمِيهِ ﴿

از: شيخ طريقت، امير المسنّت، باني دعوتِ اسلامي حضرت علّامه مولانا ابوبلال محمد الياس عظار قادري رضوى ضيائى دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيّه

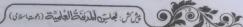
ٱلْحَمْثُ لِيلْهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَ بِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم تَبَلَغِ قر آن وسنت كى عالمگیر غیر سیاسی تحریک" دع**وتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اوراشاعَتِ عِلَمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کاعذم مصبتہ رکھتی ہے، اِن تمام اُمُور کو بحس خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیاہے جن میں سے ایک مجلس "البدائينة العِلميه" بهي ہے جو وعوت اسلامي كے عُلَا ومفتيانِ كرام كَثَمَهُمُ اللهُ السَّلامير مشتمل ہے،جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کابیڑ ااٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذيل جه شعيبي:

(۱) شعبه كُتُبِ اعلىٰ حضرت (۲) شعبه تراجِم كُتُب (۳) شعبه درس كُتُب (٣) شعبه إصلاحي كُتُب (٥) شعبه تفتينُ كُتُب (٢) شعبه تخريج (١)

"الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيه" كَي اوّلين ترجيح سر كارِ إعلى حضرت، إمام أمِلسنّت، عظيم البَرَكت، عظیمُ المرتبَّت، پروانهٔ شمع رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامی سنّت، ماحی بِدعت، عالِم شُريعَت، پير طريقت، بإعثِ خَيْر وبُرَّكت، حضرتِ علامه مولانا الحاج الحافِظ القارى شاه

... تادم تحرير (جب الرجب ١٣٣٨ه) شعبه مزيد قائم هو هيكين: (٤) فيضان قر آن (٨) فيضان حديث (٩) فيضان صحابه والمل بيت (١٠) فيضان صحابيات وصالحات (١١) شعبه امير المسنّت مُدَّظِلُه (١٢) فيضان مدنی ندا کر ه(۱۳) فیضانِ اولیاوعلما(۱۳) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۲) عربی تراجم۔ (مجلس المُدِيْنَةُ الْعِلْمِيه)







منهاج العابدين منهاج العابدين

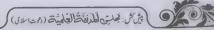
امام اَحمد رَضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْلِن كَى اِگرال مايد تصانيف كو عصر حاضر كے تقاضوں كے مطابق حتى انْوَسْع سَهُل اُسلُوب مِيں پيش كرنا ہے۔ تمام اسلامى بھائى اور اسلامى بہنيں اِس علمى، تحقيقى اوراشاعتى مَدنى كام ميں ہر ممكن تعاون فرمائيں اور مجلس كى طرف سے شائع ہونے والى كُثِب كاخود بھى مُطالعَة فرمائيں اور دوسروں كو بھى اِس كى ترغيب دلائيں۔ اللّه عَدَّدَ جَلَّ "وعوتِ اسلامى"كى تمام مجاليس بَشُول "الْمُتبِيْنَةُ الْعِلْمِية"كودن كيار ہويں اور رات بار ہويں ترقى عطافر مائے اور ہمارے ہر عَملِ خير كوزيورِ إخلاص سے آراستہ فرماكر دونوں جہال كى بھلائى كاسب بنائے۔ ہمیں زیر گنبدِ خصرا شہادت، جنَّتُ القبع میں مد فن اور جنَّتُ الفر دوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

امِيْن بِجَالِالنَّبِيِّ الْأَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم



وعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکر مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کاکارڈ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے دس دن کے اندر اندرائدراپنے یہال کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَالله عَوْمِلُ اس کی برکت سے یا بندِ سنت بنے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُرْ ھے کاذ ہن بنے گا۔







نام ونسب: محمد بن محمد بن محمد بن احمد طوسي غز الى شافعي _ كنيت: ابوحامد _ لقب خُجَّةُ الْإِسْلَام، كيونك آپ كود كي كربڙ، برے عيسائي مسلمان ہوئے۔ **ولادت: ۵**۵ مھ خراسان کے ضلع طوس کے علاقے طاہر ان میں ہوئی۔

خاندان:والدماجددها كے كے تاجر ہونے كى وجہ سے "غزال" كہلاتے تھى، بڑے نيك انسان تھے، عُلَا کی صحبت میں رہ کران کی خدمت کرتے،عالم اولا دکی دعاکرتے جواِمام غزالی اوراحمه غزالی کی صورت میں مقبول ہوئی، انہوں نے اپناتمام سرمایہ بیٹول کی تعلیم ویرورش پر خرچ کرنے کی وصیت فرمائی۔

تعلیم و تدریس: ابتدائی تعلیم اینے ہی شہر میں سیّدُنااحدراذ کانی سے حاصل کی ، پھر جر جان ونیشاپور میں سیدُناابونصر اساعیلی اورامامُ الحرمین جوینی کی شاگر دی اِختیار فرمائی اوراُن کے وصال کے بعد امامُ الحرمین کے منصب پر فائز ہوئے، پھر چار سال بغداد میں علم كا اجالا پھيلايا، پھر جج كے بعد دمشق پہنچے، ايك عرصه بنيّ المقدس ميں گزرا، دوباره د مشق آئے اور 10 سال تک شام میں رہے۔ پھر حجاز، بغد اداور نیشا پورآنا جانار ہااور بالآخر اپنے آبائی شہر طوس واپس آ کر عبادت دریاضت میں مشغول ہو گئے۔

بیعت:27سال کی عُمر میں سیّدُ ناشیخ فضل بن محمد فار مذی طوسی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے جو کہ سیدُ ناامام ابوالقاسم قشیری کے جلیْلُ القدرشاگر دہیں۔

تصنیف و تحریر: کئی علوم و فنون میں سینکڑوں کتب در سائل لکھے جن میں " اِحیاءُ العلوم ، مِنْهَا جُ العابدين، كيميائے سعادت اور آيُنَهَا الْوَلَد "وغير ه كوبهت شهرت ملى-

وصال شریف: ۱۲ نجادَی الاخری ۵۰۵ طابران کے مقام پر ہوا۔

المامين المامين

عیادت وہ غایتِ تعظیم ہے جو بندہ اپنی عبدیت اور معبود کی اُلو ہیت کے اعتقاد و اعتراف کے ساتھ بجالائے۔(1)

عبادت ایک طرف ایمان کانور، جان کی راحت، دل کاسر ور، آنکھوں کی ٹھنڈک اور قلب وروح کی صفائی کاسامان ہے تو دوسری طرف شیطان سے جنگ اور نفس سے لڑائی ہے۔انسان کی تخلیق کاسب سے ایک بڑامقصد عبادت ہے۔ سپیدالطا کفیہ حضرت سیدُنا جُنید بغدادی عَلیْهِ رَحْمَةُ الله الْهَادِی سے عرض کی گئی: کچھ لوگ پیدا ہوئے کہ نماز وغیرہ عبادات چھوڑ دی ہے اور کہتے ہیں کہ شریعت تو"راستہ" ہے، ہم پہنچے گئے ہمیں "راه" كى حاجت نهيس- فرمايا: "صَدَقُوا لَقَدْ وَصَدُوْا وَلِكِنْ إِلَى ٱنْهِنَ إِلَى النَّارِيعِيٰ وه سج کہتے ہیں ضرور پہنچ گئے مگر کہاں تک، جہنم تک۔"پھر فرمایا: اگر مجھے صد ہابر س کی عمر دی جائے تو فرض تو فرض جو نفل مقرر کرلئے ہیں ہر گزنہ چھوڑوں_⁽²⁾

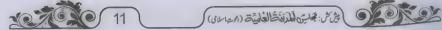
پھر یہ کہ جب انسان کوعبادت کے لئے پیدا کیا گیاہے تواب اُسے ساری زندگی عبادت كرنى ہے، الله عَزَّوَ هَلَّ نے اپنے حبیبِ مكرم، شفیع معظم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

ترجية كنز الايبان: اورم ترح وم تك ايزب کی عبادت میں رہو۔ وَاعْبُ لُهُ مَا لِلَّكَ حَتَّى يَأْتِيكَ الْيَقِيْنُ ﴿ إِنَّ ١١٠ الحجر: ٩٩)

معلوم ہوا کہ عبادت نہ صرف لازم ہے بلکہ ساری عمر کے لئے ضروری ہے اور

• ... خزائن العرفان، پا، البقره، تحت الآية: ٢١

🗗 ... نتاوی رضویه ۱۳۰۶/۱۴۰



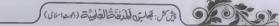


المالي المالي العالم المالي ال

بندہ خواہ کتنا ہی بڑاولی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب امامُ الانبیا، حبيب كبرياصَلَ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم كُو آخرى وم تك عبادت كرف كا حكم ويا كيا توجم کیا چیز ہیں۔اس سے ان لو گوں کو نصیحت حاصل کرنی جا ہے جو اپنے آپ کوبڑے بلند مقام ومرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں خود کو بے نیاز جانتے ہیں، انہیں غور کرناچاہیے کہ وہ کہیں شیطان کے خفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے کیونکہ شیطان نے ایسے واروں کے ذریعے بڑے بڑے مشائح کو گمر اہ کیاہے۔(۱)

یاد رہے کہ ظاہری لحاظ سے عبادت ایک مشکل امر ہے کیونکہ اس کے ذریعے بندے کو اپنی منزل جنت تک پہنچنا ہے اور صدیث یاک میں ہے:" إِنَّ الْجَنَّةَ حُقَّتُ بالْهَكَارِ لا يعنى بِشك جنت كو سختيول سے دُھانپ ديا گياہے۔ "(1) پھر يہ كہ جيسے ہر مسافر کے لیے رائے اور اس میں آنے والی مشکلات کاعلم ہوناضر وری ہو تاہے یو نہی راہ جنت کے مسافر کے لیے اس راہ کا علم ، اس میں آنے والی مشکلات کا علم اور ان مشکلات سے نگلنے کاعلم ہو ناضر وری ہے لہذ اعبادت کے لیے سب سے پہلے ''علم ''ضر وری ہے کہ ہی كيسے اور كس طرح كى جائے۔ حديث ياك ہے كه" ٱلْمُتَعَبّدُ بغَيْرِ فِقْهِ كَالْحِمَارِ فِي الطَّاحُونَة لِعنى بغير علم عبادت كرنے والا اس گدھے كى طرح ہے جو آئے كى چكى ميں جتا مو_" (³⁾ اور مُضورغوث ياك شيخ عبدُ القادر جبلِ الى تُدِسَ بِيهُ النُّوْرَانِ فرماتے ہيں: تَفَقَّهُ ثُمَّ اعْتَرِلْ مَنْ عَبَّدَاللهَ بِغَيْرِعِلْمِ كَانَ مَايُفُسِدُهُ ٱكْثَرَمِتَا يُصْلِحُهُ خُذُمَعَكَ مِصْبَاحَ شُنء







^{1...}صراط الجنان، ب١١، الحجر ١٩٥، ٩٩:

^{2 ...} معجم كبير، ٩/ ١٠٣٠ حليث: ٨٥٣٢

٥٠٠٤ الاولياء،خالدين معدان، ٢٣٩/٥ حديث: ٥٠٠٥

الماري منهاج العابدين

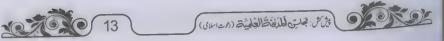
رَبِّكَ يعنی فقه حاصل کراس کے بعد خلوت نشین ہو، جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گااس سے زیادہ بگاڑے گا، اپنے ساتھ شریعتِ الہید کی شمع لے لے۔(۱) حصولِ علم کے بعد اُس پر عمل اور عمل میں استقامت و اخلاص کی باری آتی ہے۔ حضرت سیّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْهِ دَحْمَةُ اللهِ انْوِلِ ارشادِ فرماتے ہیں:"سب لوگ م دے ہیں سوائے علما کے اور سب علما سورہے ہیں سوائے عمل کرنے والوں کے اور سب عمل کرنے والے دھوکے میں ہیں سوائے اخلاص والوں کے اور اخلاص والے ابت بڑے خطرے میں ہیں۔"

غور سیجئے کہ منزل اتنی عالی شان ہے، راستہ مشکل و طویل ہے اور مسافر انتہائی کمزور ہے، ساتھ ہی ساتھ دنیاوی مشاغل اسے گھیرے ہوئے ہیں، عمر بھی کم ہے اور غفلت نے بھی بسیر اکرر کھاہے الغرض اس راہ کا توشہ (عبادت) جمع کر نابظاہر مشکل ود شوارہے مگریہ کہ جو بندہ اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے ،غیر ضروری مصروفیات کو پس پشت ڈال کر اور نفس و شیطان سے مقابلے کے لیے ہتھیاروں سے لیس ہو کر اس راہ پر چل پڑے تورحت اللي اس كوشش كرنے والے كے شامل حال ہوجاتى ہے۔الله عَذَو مَدلًا ارشاد فرما تاہے: وَالَّـنِ يُن جَاهَلُو افِينَالَكُهُ مِينَّهُم ترجمهٔ كنزالايمان:اور جضول في مارى راه يس مرکزاط (پ۲۱،العنکبوت: ۲۹) کوشش کی ضرور جم انھیں اپنے راتے و کھادیں گے۔

زيرِ نظر كتاب" مِنْهَاجُ الْعَابِدِيْن" كا اردو ترجمه ہے۔ يه كتاب حُجَّةُ الْإِسْلام حضرت سيِّدُنا امام محمد بن محمد غزالي شافعي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي كِي مشهورومعروف آخري تصنیف ہے جس میں عبادت، علم، عمل، استفامت، اخلاص، توبہ، عبادت پر اُبھار نے

● ... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلام مرصعابشيء... الخ، ص١٠١





المالي العابرين العابرين المالي العابرين المالي العابرين العابرين العابرين العابرين العابرين العابرين العابرين

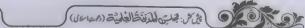
والی اور اس میں رکاوٹ بننے والی ہاتوں اور حمہ وشکر کو الہامی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ دعوت اسلامی کی علمی، تحقیقی اور اشاعتی مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْبِیَه کے "شعبہ تراجم کتب" (عربی سے اردو) کو اس ترجمہ کی سعادت ملی۔ ترجمہ کے لیے مؤسسة الرسالة بيروت کے مطبوعہ تحقیقی نننچ (۱۴۰۹ھ/ 1989ء) کو معیار بنایا گیاا و راس کے ساتھ مؤسسة السيروان دمشق، دارالفكر بيروت اور مصطفى البابي مصرك مطبوعه نسخ پيش نظر رہے نیز ترجمہ میں اکابرین اہلسنت کے تراجم سے بھی رہنمائی لی گئے ہے۔

اس کے ترجمہ و تقابل، نظر ثانی و تفتیش تخریج ویروف ریڈنگ وغیرہ کاموں کے لئے خصوصاً2اسلامی بھائیوں نے خوب کوشش فرمائی ہے: (۱)... محمد امجد خان تنولی عطاری مدنی اور (۲)...ابوواصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دارالا فتاء اہلسنت کے مفتی حافظ محمد حتان عطاری مدنی زیدکولئف نے فرمائی ہے۔

الله عَذَّوَ هَلَّ كَى بارگاه میں دعاہے كہ اپنی د نیاوآخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دو سرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیان عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطافر مائے اور جمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے لئے تَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے کی توفیق اور مَدنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت عطافر مائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام عالس بشمول مجلس المهدينة ألعلميته كودن پچيدوي اوررات چهبيسوين ترقى عطا فرمائ! امِين بجَاعِ النَّبِيّ الْأَمِين صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم

شعبه تراجم كُتُب (مجلس الْبَدِينَةُ الْعِلْبِيَه)







المام المام

بِسْمِ اللهِ الرَّحِيْمِ الرَّحِيْمِ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعُمَ الْوَكِيْل

نیک، پر ہیز گار اور نقیہ بزرگ حفرت سیّدناعبد الملک بن عبدالله دختهٔ الله تعالی علیه فرماتے ہیں: میرے اساد امام اَجَل، متقی وزاہد، خوش بخت وتوفیق یافتہ، اسلام کی خیّت، دین کی زینت اور امت کی عزت حضرت سیّدناابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی طوسی عَلَیْهِ دَحْمَهُ اللهِ القوی نے یہ کتاب مجھے املا کروائی۔الله عَذْوَجُلُ ان کی روح کوبابر کت رکھے اور جنت میں ان کے در جات بلند فرمائے۔ یہ مختصر کتاب ان کی آخری تصنیف مے جسے ان کے خاص شاگر دوں نے ہی لکھا ہے۔

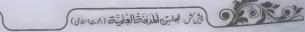
کتاب کی ابتدا

تمام تعریفیں الله عَزْدَ جَلُ کے لیے ہیں جو حکمت والا باد شاہ، جواد وکریم، غالب اورر حم فرمانے والا ہے، اسی نے انسان کو اچھی صورت پر بنایا اور اپنی قدرت سے آسان اور زمین بنائے، اپنی حکمت سے دونوں جہال کے امور کی تدبیر فرمائی اور جن وانس کو اپنی عبادت کے واسطے بید افر مایا، پس اس کا ارادہ کرنے والوں کے لیے راستہ واضح ہے اور دیکھنے والوں کے لیے اس پر روشن دلیل ہے لیکن الله عَزْدَ جَلُ جے چاہے گر اہ کرے اور جھے چاہے ہدایت دے، بے شک وہ ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔ تمام انبیا وم سلین کے سر دار حضرت محمد مصطفے پر اور آپ کی نیک ویا کیزہ آل اور تمام اصحاب پر قیامت تک درود وسلام نازل ہو اور ان کی عظمت قائم رہے۔

جنت كاراسة

میرے بھائیو!الله عَزَّدَ جَلَّ تهمیں اور جمیں اپنی رضا کی سعادت سے سر فراز فرمائے۔





المراح المراح العابرين العابرين

جان لو کہ عبادت علم کا پھل اور عمر بھر کا فائدہ، بندے کی کل متاع، اولیا کی جمع یو نجی، مضبوط لو گوں کاراسته، مُعَزَّزين وُمُكَّرَ مِين کا حصه، ہمت والوں کا مقصد، مر دوں کا پيشه، بصیرت والول کی پیندیده چیز اور یہی خوش بختی ا و رجنت کا راستہ ہے۔الله عَذْوَجَلَ ارشاد فرماتاہے:

ترجيههٔ كنزالايبان:اور مين تمهارارب ہوں توميري

عبادت کرو۔

وَ آنَامَ بُكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿

(پ١٤، الانبيآء: ٩٢)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ هٰنَا كَانَكُمْ جَزَآءًو كَانَ ترجمة كنزالايمان:ان ع فرمايا جائ كابي

سَعْيِكُمْ مِنْ الله (۱۳۶۰ الدهر: ۲۲) تمبار اصله ہے اور تمباری محت مُعانے لگی۔

پھر جب ہم نے عبادت میں نظر کی اور اس کے ابتد ائی راستوں سے اس کے انتہائی مقاصد جن کی عبادت گزاروں کو تمناوآرز و ہے ، تک غور وخوض کیاتومعلوم ہوا کہ بیہ راستہ انتہائی دشوار اور مشکل ہے، اس میں بڑی بڑی گھاٹیاں، شدید مشقتیں، لمبی مسافتیں، بہت آفتیں، کثیر رکاوٹیں اور سخت د شواریاں ہیں، اس میں ہلاکت وتباہی چیبی ہوئی ہے، دشمن اور لٹیرے بے انتہا ہیں اور اس کے مسافر بہت تھوڑے ہیں، اس

راتے کو ایساہی ہوناچاہیے کیونکہ یہ جنت کاراستہ ہے اوراس کے مشکل ہونے کی تصدیق رسول خدا، تاجدار انبياصلًالله تعالى عَليْه وَالله وَسَلَّم ك ان دوفرامين سع بوتى ب:

﴿ 1﴾... إِنَّ الْجَنَّةَ حُفَّتْ بِالْهَ كَارِيهِ وَإِنَّ النَّارَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ يَعِنَ جنت كو ثكاليف _ اور جہنم کوخواہشات سے ڈھانپ دیا گیاہے۔(1)

1...معجم كبير، ٩/٩٠١، حديث: ٢٩٥٨



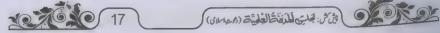
المراح المالاين

﴿2﴾... أَلَا وَإِنَّ الْجَنَّةَ حَزْنٌ بِرَبُوةٍ أَلَا وَإِنَّ النَّارَ سَهْلٌ بِسَهْوَةٍ لِعِنى سنو! بِ شك جنت كي راہ انتہائی کھن ہے خبر دار!جہنم کی راہ بہت آسان ہے۔(۱)

جب مطلوب برا امو تو___!

ان مشکلات کے ساتھ ساتھ بندہ بھی کمزورہے، زمانہ مشکل ہے، دین کے معاملات بہتی کی طرف جارہے ہیں، مدد گار بہت تھوڑے ہیں، مصروفیات بہت زیادہ ہیں، عمر قلیل ہے اور عمل میں بھی کو تاہی ہے جبکہ عمل کو جانچنے والا بصیر ہے،موت بھی قریب ہے اور سفر بہت طویل ہے،اس کازادہ راہ بھی صرف عبادت ہی ہے جس کے سواکوئی چارہ نہیں اور یہ عبادت ہمارے پاس موجو د نہیں ہے اور ہمیں اس کے لیے واپس بھی نہیں لوٹا یا جائے گاپس جو عبادت کو زادِ راہ بنانے میں کامیاب ہو گیا یقیناً وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کامیاب اور خوش بخت ہو گیا اور جو اس سے محروم رہا یقیناً وہ گھاٹا اُٹھانے والول کے ساتھ گھاٹے میں رہااور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاکت میں جایزا۔ خدا کی قشم! یه راسته بهت د شوار اور پر خطر ہے ،اسی وجہ سے اس راستے پر چلنے والے بہت تھوڑے ہیں، مقولہ ہے کہ" إِذَاعَظُمَ الْمَطْلُوْبُ قَلَّ الْمُسَاعِد يعنى جب مطلوب بڑا ہو تو کو شش کرنے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔"پھر اس راستے پر چلنے والوں میں سے بہت کم ہی ثابت قدم رہتے ہیں اور ان میں سے بھی بہت تھوڑے مقصو د ومطلوب تك رسائي يانے ميں كامياب ہوتے ہيں ،اصل ميں يہي وہ مُعَزَّزِين ہوتے ہيں جنہيں الله عَدُّوَ هَلَّ نِے اپنی معرفت و محبت کے لیے منتخب فرمایا اور اپنی توفیق سے ان کی حفاظت فرمائی پھر اپنے فضل سے انہیں اپنی رضا اور جنت تک پہنچایا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ الله عَدَّوَ جَلَّ

1- ٠٠٠ مستل احمل، مستل عبد الله بن عباس ، ١/ ٠٠ ك، حليث: ٢٥ ٠٠





ما الماليان

ا پنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں ان کامیاب لو گوں میں سے کر دے۔ (امین)

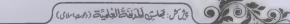
منهاج العابدين لكھنے كى وجه

جب ہم نے اس راہ کو اتنامشکل پایاتواہے یار کرنے کے لیے گہر اغور وخوض کیااور دیکھا کہ بندہ اس میں کن چیزوں کامختاج ہو تاہے مثلاً: قوت وطاقت، آلات اور علم و عمل کی تدبیر وغیرہ تواس امید کے ساتھ کہ بندہ اللہ عَذَوْجَانَ کی توفیق سے سلامتی کے ساتھ اس راہ کو یار کر جائے اور اس کی ہلاکت خیز گھاٹیوں میں گر کر ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک نہ ہو، الہذاہم نے اس راہ پرچلنے اوراسے یار کرنے کے متعلق چند كَا بِينِ لَكُصِينِ جَيْبِ :إِحْيَاءُ عُلُومِ الدِّيْنِ ، أَسْرَا دُالْبُعَامَلَات ، ٱلْغَالِيةُ الْقَصْوِي اور الْقُنْ بَةُ إِلَى الله وغیره، به کتابیں باریک علمی نکات پر مشتمل ہیں جس کی وجہ سے عام لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں اورای کم فہی کی وجہ سے لوگ ان میں عیب لگانے لگے اور جو باتیں پیندنہ آئیں ان میں سر گرمی و کھانے لگے، بھلا ربُ الْعٰلَمین جَلَّ جَلالُهٰ کے کلام سے بڑھ کر بھی کوئی کلام فصیح وبلیغ ہو سکتاہے، کہنے والوں نے تو اس کے بارے میں بھی کہہ دیا کہ"یہ تو اگلوں کی داستانیں ہیں۔"(اکیا تم نے حضرت سیدنا امام زین العابدين على بن حسين بن على عَلَيْهِمُ الدِّهْءَان كابيه فرمان نهيس سنا:

إِلَى الْحُسَيْنِ وَوَهِى قَبْلَهُ الْحَسَنَا لَقِيْلَ لِي ٱنْتَ مِتَّنُ يَّعْبُدُ الْوَثَنَا يَرُوْنَ ٱقْبَحُ مَا يَأْتُونَهُ حَسَنَا

اِنِّي لَأَكْتُمُ مِنْ عِلْمِي جَوَاهِرَا كَيْلَا يَالِي ذَاكَ ذُو جَهْلِ فَيَفْتَبَنَّا وَ قَدْ تُقدُّمَ فِي لَهٰذَا اَبُوْ حَسَن يَارُبُّ جَوْهَرِ عِلْمِ لَوْ اَبُوْحُ بِهِ وَلَاشْتَحَلَّ رِجَالٌ مُسْلِبُوْنَ دَمِيْ

۵: سي١٨ الفرقان: ۵





منهاج العابدين 76×676 19

قاجمه:(۱)... میں اپنے علمی جواہر پوشیدہ رکھتا ہوں تا کہ جہلا انہیں دیکھ کر فتنے میں مبتلا نہ ہوں۔(۲)..اس کے متعلق اس سے پہلے حضرت سیّدُنا ابوحسن علیُ المرتفَّی کَزَمَاللهُ تَعَالِ وَجْهَهُ الْمَدِیْمِ بھی حسنین کریمین رَضِیَاللّٰهُ تَعَالَ عَنْهُمَا کو وصیت کر گئے کہ (۳)... میرے ایسے کئی پوشیدہ علوم ہیں جنہیں میں ظاہر کر دوں تو مجھے کہا جائے گا تو تو بتوں کی بیوجا کرنے والا ہے اور (م)...مسلمان میرے خون کو حلال سمجھ بیٹھیں گے (یعنی مجھے قتل کر دیں گے)اور اس برے کام کو اچھا سمجھیں گے۔ مگر اب حالات کاارباب وین سے تقاضاہے کہ وہ ساری خلق خد اکو نظر رحمت ہے دیکھیں اور بحث ومباحثہ ترک کر دیں۔ میں نے اُس کی بار گاہ میں التجا کی جس کے قبضہ میں تمام مخلوق اور ہر معاملہ ہے کہ وہ مجھے ایسی کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائے

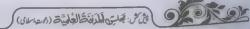
جس پر سب کا اتفاق ہو اور اسے پڑھ کرلوگ فائدہ اٹھائیں پس اس نے میری التجا قبول فرمائی کیونکہ جب کوئی بے چین ومُضْظراسے پکارے تووہ اس کی پکار سنتاہے، اس نے ایے نظل سے مجھ پر اس تصنیف کے راز آشکار فرمائے اور ایک الی منفر د ترتیب الہام فرمائی جوعلوم دینیہ کے حقائق پر مشتمل میری سابقہ کتب میں نہیں تھی، یہ میری وہ تصنیف ہے جس کی تعریف میں خو د کر تاہوں۔ توفیق دینے والا الله عَدَّدَ جَلَّ ہی ہے۔

عبادت كايبار

آسمانی اشاره اور تو فیق الہی

بندے کو عبادت کے لیے بیدار کرنے اور راہ عبادت پر چلنے کے لیے ابھارنے والی سب سے پہلی چیز آسانی اشارہ اور الله عَدْدَ جَن کی طرف سے خاص توفیق ہے ، اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اسی توفیق کی طرف اشارہ ہے، چنانچہ ارشاد ہو تاہے:







منهاج العادين 76366 Y.

ترجمة كنزالايمان: توكياوه جس كاسينه الله نے فَهُوَ عَلَى نُوْمٍ مِنْ مَّ إِبِهِ اللهِ اللهِ عَلَى نُومٍ مِنْ مَ إِبِهِ اللهِ اللهِ عَلَى نُومِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى نُومِ اللهِ المَا المِلْمُ

اَ فَيَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَلَّى مَا لَالِاسْلَامِ

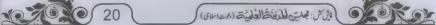
(پ۳۲، الزمو: ۲۲)

اوراسى توفيق كى طرف حضورنى كريم،رَءُوف رَّحيم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَم فِي ايت اس فرمان عالى سے اشاره فرمايا كه"إنَّ النُّورَ إذَا دَخَلَ الْقَلْبَ إِنْفَسَحَ وَانْشَرَحَ لِعن ب شک جب دل میں نور داخل ہوتا ہے تو دل کشادہ اور وسیع ہو جاتا ہے۔ "عرض کی گئی: يارسول الله صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم! اس كى كوئى نشانى بھى ہے جس سے اس كى بہجان ہوسکے ؟ارشاد فرمایا:ہاں! دھوکے کے گھر (یعنی دنیا)سے کنارہ کشی، ہمیشہ کے گھر (یعنی جنت) کی طرف رغبت اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری۔(۱)

بندے کے دل میں جب سب سے پہلے یہ خیال آجائے کہ میں خود کو طرح طرح کی نعمتوں سے مالامال یا تاہوں مثلاً: زندگی، طاقت، عقل، قوتِ گویائی اوران کے علاوہ کئی اعلیٰ صفات ولذات اور میرے پاس ایسے اسباب بھی ہیں جن کے ذریعے میں خو د سے آفات اور تکلیف دہ چیزوں کو دور کر سکتا ہوں۔ یہ ساری نعتیں دینے والا ایک محسن بھی ہے جو مجھ سے ان کے شکر اور اپنی عبادت کا مطالبہ کر رہاہے، اگر میں اس سے غافل ہواتو یہ نعتیں مجھ سے چھن جائیں گی اور مجھے اپنے محسن اللہ عَزْدَجَلَ کی ناراضی وعذاب کا سامنا کرنا پڑے گا، پھراس یاک ذات نے میری طرف ایک رسولِ کریم صَدَّاللهُ تَعَالل عَلَيْهِ

النصنف ابن الي شيبة، كتاب الزهد، ماذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم ١٢٦/٨ ، حديث: ١٣







الم المادين المادين

راسانی تاہدہ سینہ بھی تو بھیجا ہے جسے ایسے معجزات عطافرمائے ہیں جو عادات کے خلاف اور انسانی طاقت سے ماوراہیں، انہوں نے ہی جھے بتایا کہ میر اایک رب ہے جو شان والا، قدرت والا، علم والا، ارادہ فرمانے والا اور کلام فرمانے والا ہے، وہ تھم بھی دیتا ہے اور منع بھی فرما تاہے، وہ آس پر بھی وہ اس پر بھی وہ اس پر بھی قادر ہے کہ اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو وہ میر کی پیڑ فرمائے اور وہ اس پر بھی قادر ہے کہ میں اس کی اطاعت کروں تو وہ جھے ثواب عطافرمائے۔ وہ میرے چھے ہوئے کو بلکہ وہم وخیال میں آنے والی ہر بات کو جانتا ہے، اس نے جنت کا وعدہ بھی فرمایا ہے اور جہنم کی وعید بھی سنائی ہے اور اس نے شرعی قوانین کی پابندی کرنے کا تھم دیا ہے۔

خوف و گھر اہٹ کی ضرورت

اب بندہ یہ خیال کرے کہ وہ ذات قادر مطلق ہے اور میں ممکن وفانی ہوں اور ایسا تصور کرنا کوئی مشکل بھی نہیں پہلی کو شش میں ہی بندہ یہ تصوّر قائم کر سکتا ہے۔ جب یہ تمام با تیں اس کے تصور میں ہوں گی تو وہ اپنے معاملے کا خوف کھانے گے گا اور اس پر گھبر اہٹ اس بندے کو بیدار کرتی ہے، اس پر گھبر اہٹ اس بندے کو بیدار کرتی ہے، اس سندے کو جت لازم ہوتی ہے اور یہی گھبر اہٹ بندے کے حیلے بہانے جڑسے کاٹ کر بندے کو آیاتِ البہہ میں غور وفکر اور استدلال پر بَراَنگِیخته کرتی ہے۔ اب بندہ مجور ہو کر جیرانی و پریشانی میں اپنے دل ودماغ سے سوچ کر یالوگوں سے معلوم کر کے اپنی نجات و چھٹکارے کاراستہ ڈھونڈ تاہے تو اسے اس کے سواکوئی راستہ نظر نہیں آتا کہ اپنی عقل کے ذریعے وجودِ کائنات سے کائنات کو بنانے والے پر دلائل تلاش کرے تاکہ اسے اس کا علم اور یقین حاصل ہو جائے جو اس سے پوشیدہ ہے اور وہ جان لے کہ اس کا علم اور یقین حاصل ہو جائے جو اس سے پوشیدہ ہے اور وہ جان لے کہ اس کا ایک رہے بی کا پابند کیا ہے۔

على المراقبة المراقبة

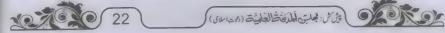
ما المادين

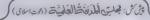
راوعبادت کی بہلی گھاٹی گھا

عبادت کی راہ میں پیش آنے والی سے پہلی گھاٹی ہے اور اسے علم ومعرفت کی گھاٹی کہاجاتا ہے تاکہ بندے کو عبادت کے معاملے میں بصیرت حاصل ہو جائے اور وہ بغیر تکلیف کے اس راہ پر چل پڑے اس طرح کہ دلائل میں نظر اور مکمل غور و فکر کرے، علمائے آخرت سے پوچھے جو کہ اس راہ کی رہنمائی کرنے والے اوراُمت کے جراغ و پیشوا ہیں،ان سے استفادہ کرے اور نیکو کاروں سے التجا کرے کہ وہ اس کے لیے تو فیق ومد د کی د عاکریں تا کہ بیر توفیقِ الٰہی ہے اس گھاٹی کو طے کر سکے اوراسے غیب پر علم اور یقین نصیب ہو جائے اور وہ یقین پی ہے کہ اُس کا ایک معبود ہے جو واحد ویکتا ہے جس کا کو ئی شریک نہیں، ای نے اُسے پیدا کیا اور اُس پر یہ ساری نعمتیں فرمائیں، اس پر اپناشکر لازم کیا، اُسے ظاہر وباطن سے اپنی اطاعت و فرمانبر داری کا حکم دیا، اسے کفر ومعاصی سے بحایا اور اپنی اطاعت کرنے پر ہمیشہ کے تواب اور نافرمانی کرنے پر ہمیشہ کے عذاب کا فیصلہ فرمایا ہے۔اب بیہ معرفت اور غیب پریقین بندے کواس انعام فرمانے والے باد شاہ کی عبادت پر مُسْتَغِد و کمر بستہ کر تاہے جس کی اُس نے طلب کی تو اُسے یالیا اوراُس سے ناوا قفی کے بعد اس کی معرفت حاصل کر لی، لیکن بندہ جانتا نہیں کہ اس کی عبادت کیسے کرے اور ظاہر وباطن میں اس کی اطاعت کو کیسے خود پر لازم کرے، پس اِس قدر معرفت ِ الني حاصل ہونے کے بعد بندہ خوب کوشش کرے یہاں تک کہ خود پرلازم ظاہری وباطنی فرائضِ شرعیہ سیکھ جائے۔

راوِعبادت کی دو سری گھاٹی

جب فرائض کی معرفت اور علم مکمل کرلے توعبادت کرنے کے لیے اٹھ کھڑ اہو







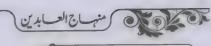
المالي العابرين

اور عبادت میں مشغول ہونے گئے تواپی طرف نظر کرے کہ میں تو خطاؤں اور گناہوں میں لتھ اہرواہوں۔ اکثر لوگوں کا یہی حال ہے۔ پس خود سے کہے: میں عبادت کی راہ پر کیے گامز ن ہو سکتا ہوں حالا نکہ میں تو گناہوں میں لتھ اہرواہوں اور اس وقت بھی ان پر ڈٹا ہوا ہوں لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے میں گناہوں سے توبہ کروں تا کہ الله عؤد بکل میں کی بیندی و میری بخشش فرمائے اور مجھے گناہوں کی قیدسے چھٹکارامل جائے اور میں ان کی بیلیدی و گذرگی سے پاک صاف ہو کر عبادت و قربت کے لائق ہو جاؤں۔ اب یہاں بندے کو توبہ کی گھاٹی در پیش ہوتی ہے۔ اس گھاٹی کو غیور کرنا بھی ضروری ہے تا کہ بندہ اپنے مقصود تک پہنچ سکے ، لہٰذ ااسے عبور کرنے کے لیے توبہ کی تمام شر انطا اور حقوق پورے مقصود تک پہنچ سکے ، لہٰذ ااسے عبور کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

راوعبادت کی تیسری گھائی گ

پھر جب اسے بچی تو بہ نصیب ہو جائے اور وہ اس گھاٹی کو عبور کرلے تو عبادت کی طرف متوجہ ہو جائے گریہاں وہ دیکھتا ہے کہ اسے طرح طرح کی رکاوٹوں اور مشکلات کاسامنا کرناپڑے گا اور ہر رکاوٹ اپنے طور پر اسے عبادت سے روئے گی۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ بیر رکاوٹ بیں چار ہیں: (۱) ... و نیا (۲) ... مخلوق (۳) ... شیطان اور (۴) ... نفس۔ لہذ ابندہ ان رکاوٹوں سے دور ہونے اور ان کوخو دسے دور کرنے کا شدید مختاج ہورنہ وہ اپنے مقصو دیعنی عبادت میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اس مقام پر بندے کو رکاوٹوں کی گھاٹی در پیش ہوتی ہے، یہ گھاٹی عبور کرنے کے لیے اسے چار چیزوں کی ضرورت پڑتی ہوتی ہے، یہ گھاٹی عبور کرنے کے لیے اسے چار چیزوں کی ضرورت پڑتی ہوتی ہے، یہ گھاٹی عبور کرنے کے لیے اسے چار چیزوں کی خرورت پڑتی ہوتی ہے، یہ گھاٹی عبور کرنے کے لیے اسے چار چیزوں کی خرورت پڑتی ہے: (۱) ... و نیا سے کنارہ کشی (۲) ... مخلوق سے تنہائی (۳) ... شیطان سے جنگ اور (۴) ... نفس کی مخالفت۔

23



مشكل ترين معامله

نفس کامعاملہ ان سب سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس سے علیحد گی نہیں ہو سکتی، نہ ہی شیطان کی طرح اس پر انتہائی سختی کر کے مکمل طور پر مغلوب کیا جاسکتاہے کیونکہ ہیہ عبادت کی سواری اور ذریعہ ہے، بندہ جس عبادت کا بھی ارادہ کر کے اس کی طرف متوجہ ہوناچاہے نفس سے اس کی موافقت کی امید نہیں کی جاسکتی کیونکہ نیکی و بھلائی کی مخالفت کرنااورخواہش کی پیروی کرنااس کی فطرت میں شامل ہے،ایسی صورت میں نفس کو تقوای کی لگام دیناضر وری ہے تا کہ نفس سر کشی و بغاوت نہ کرے اور بندے کامُطیع و فرمانبر دار رہے اور بندہ اسے نیک اور اچھے کامول میں استعمال کرے اور ہلاکت وفساد کی جگہوں سے روکے، بوں اس گھاٹی کوعبور کرنے کا سوچے اور اس پر الله عَزْوَجَلَّ سے مد د چاہے۔

راوعبادت كى چوتھى گھائى

پھر جب بندہ اس توبہ کی گھاٹی کو عبور کر کے عبادت کی طرف متوجہ ہو تاہے تو یہاں پھر چند عوارض اس کاراستہ روک دیتے ہیں اور عبادت کی طرف بڑھنے دیتے نہ عبادت کے لیے وقت نکالنے دیتے ہیں۔ان عوارض کی بھی چار قسمیں ہیں: پہلا عارضہ رزق ہے۔ نفس اس کا مطالبہ کر تاہے اور کہتاہے: میرے لیے رزق اور غذا ضروری ہے،اگر میں دنیا سے کنارہ کشی اور مخلوق سے گوشہ نشینی اختیار کر لوں گا تو میرے کھانے پہننے کا کیا ہو گا؟ دو سر اعارضہ: ہر اس چیز کا خیال جس سے تم ڈرتے ہویا جس کی امید کرتے ہو، جے چاہتے ہو یا جے ناپند کرتے ہو حالا نکہ نہ تم اس کی بہتری کو جانتے ہونہ فساد کو کیونکہ تمام امور کے انجام پوشیدہ ہیں اور دل ان میں مشغول ہے ،اسی لیے

TO TES

منهاج العابدين العابدين

بندہ بسااہ قات کی ہلاکت یافساد میں پڑجا تا ہے۔ تیسر اعارضہ: مصائب اور تکالیف جو
ہر طرف سے حملہ آور ہوتی ہیں خاص طور پر جب بندہ مخلوق کی مخالفت، شیطان سے
جنگ اور نفس کی مخالفت کے لیے کمر بستہ ہو تا ہے، اس وقت کئی مرتبہ غصہ بینا پڑتا
ہے، کئی مرتبہ تکلیف وشدت بر داشت کرنی پڑتی ہے، کئی رنج وغم در پیش ہوتے ہیں
اور کئی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ چو تفاعارضہ: قضائے الہٰی کی مختلف صور توں
کا پیش آنا، کبھی میٹھی کبھی کڑوی، یہ قضا بندے پر وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے کبھی نفس
ناراضی کی طرف جلدی کرتا ہے کبھی فتنے کی طرف دوڑ تا ہے۔

الغرض یہاں بندے کو چار عوارض کی گھاٹی کا امتحان در پیش ہو تاہے اور اسے عبور کرنے کے لیے بندے کو چار چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے:(۱)...رزق کے معاملے میں الله عَذَوْ جَلَّ پر تو گُل کرنا(۲)...وسوسوں کی جگہ میں معاملہ سپر دِ خداکر دینا(۳)...مصیبت و تکلیف میں صبر کرنا اور (۴)... قضائے الٰہی پر راضی رہنا۔ پس بندہ الله عَذَوْ جَلَ کی حسن توفیق اور تائیدسے عوارض کی اس گھاٹی کو عبور کرلیتا ہے۔

راوعبادت كى يانچويى گھائى

جب بندہ اس گھاٹی کو پار کر کے عبادت کی طرف متوجہ ہو تاہے تو دیکھتاہے کہ نفس تو بہت کمز در اور ست ہے، نیکی کی طرف کماحقہ چستی اور پھر تی نہیں د کھاتا، اس کا میلان تو ہمیشہ غفلت، نیکیوں سے دوری، سرکشی، آرام دراحت، برائیوں اور لغوو ہے ہو دہ باتوں کی طرف ہو تاہے لہذا اس کے ساتھ ایک چلانے والا ہو ناچاہے جو اسے نیکی اور فرمانبر داری کی طرف بلائے اور اس میں عبادت کا شوق پیدا کرے، یو نہی ایک روکئے فرمانبر داری کی طرف بلائے اور اس میں عبادت کا شوق پیدا کرے، یو نہی ایک روکئے

المراق منها حالما المادين

والا بھی ہوناچاہیے جواسے گناہوں اور نافر مانیوں سے بازر کھے اور وہ دوچیزیں ہے ہیں:

(۱)...رجا(یعنی امید) اور (۲)...خوف رجا ہے ہے کہ بندہ الله عَذَّوَجُلُ کی بارگاہ سے ملنے

والے عظیم ثواب اور اس کی طرف سے مختلف انعامات وہزرگیوں کے وعدوں کی امید

رکھے اور انہیں یاد کرے ۔ تو یہ امید نفس کو نیکی پر ابھارے اور اس کا شوق دلائے گ

جبکہ خوف یہ ہے کہ بندہ الله عَذَّوجُلُ کے تیار کر دہ دردناک عذاب اور اس کی جانب سے

طرح طرح کی سز اور اور رسوائی کی وعیدوں سے ڈرے ۔ تو یہ ڈر نفس کو گناہوں سے

ڈرائے اور بازر کھے گا، پس یہاں بندے کو بواعث یعنی عبادت پر ابھار نے والی چیزوں

گی گھاٹی کا سامنا ہو تا ہے اور اسے طے کرنے کے لئے خوف ور جاکی ضرورت ہے لہذا

بندہ الله عَذَّوَجُلُ کی توفیق سے اس گھاٹی کو طے کرنا شروع کردے۔

راوعبادت كى چھٹى گھائى

جب بندہ اس گھاٹی کو عبور کر لیتا ہے تودل جمعی کے ساتھ عبادت کی طرف بڑھتا ہے، اب نہ اسے کوئی رکاوٹ نظر آتی ہے نہ کوئی مشغولیت بلکہ وہ اپنے اندر عبادتِ اللی کی دعوت دینے اور ابھارنے والے اوصاف و جذبات پاتا ہے۔ یوں بندہ بڑے شوق سے عبادت کی طرف بڑھتا اور کیف و سر ور کے ساتھ اس میں مشغول ہو جاتا ہے پھر اسے بھشگی نصیب ہو جاتی ہے گر جس عبادت کے لئے بندے نے آتی مشقتیں اٹھائی مشیں اب اچانک اس میں دو بڑی آفتیں سر اٹھالیتی ہیں اور وہ ریاکاری اور خو د پسندی ہیں۔ بعض او قات بندہ اپنی عبادت سے لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتا ہے تو وہ برباد ہو جاتی ہے اور آگر ریاکاری سے رُک جائے اور خو د کو ملامت کرے تو پھر خو د پسندی میں مبتل ہو کرعبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تعنی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کرعبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کرعبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تعنی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کرعبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تعنی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کرعبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تعنی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کرعبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تعنی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کرعبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تعنی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کر عبادت کو ضائع کر میٹھتا ہے۔ یہ قوادِ رہے تعنی عبادت کو خراب کرنے والی چیز وں مبتل ہو کی کے تھائے کے دی کھٹھتا کے دی کھٹھ کے دی کھٹھ کے دیں کو تھر کی کھٹھ کے دی کھٹھ کی کھٹھ کے دی کھٹوں کے دی کھٹھ کے د

منهاج العابدين ٢٧ منهاج العابدين

کی گھاٹی ہے، لہذااس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے بندہ اخلاص اور الله عَوْدَ جَلَ کے احسان وانعام کو یادر کھنے کامحتاج ہو تا ہے تا کہ اس کے نیک اعمال سلامت رہیں، پس وہ الله عوَدَ اَنعام کو یادر کھنے کامحتاج ہو تا ہے تا کہ اس کے نیک اعمال سلامت رہیں، پس وہ الله عود کوشش اور مکمل بیداری سے اس گھاٹی کو طے کرنا شروع کردے۔

راوعبادت كى ما تويى گھائى

جب بندہ مذکورہ چھ گھاٹیوں سے نکل جائے گا تو اسے ایس عبادت نصیب ہوگی۔ مراس مقام پر بہنچ کر بندہ حبیاعبادت کا حق ہے اور وہ تمام آفتوں سے پاک ہوگی۔ مگر اس مقام پر بہنچ کر بندہ دکھتا ہے کہ وہ الله عَوْدَ جَلُ کے احسانات کے سمندر میں ڈوباہوا ہے جیسے نیکیوں کی توفیق، گناہوں سے بیخے کی قوت، دشمنوں کے خلاف مد داوران سے حفاظت وغیرہ تواب بندے کے دل میں خوف پیداہو تاہے کہ کہیں نعمتوں کے شکر سے غافل ہو کر ناشکری میں نہ پڑ جاؤں کہ اس طرح الله عَوْدَ جَلَ کے مخلص بندوں کے بلند مر تبہ سے گراد یا جاؤں گا، یہ عزت والی نعمتیں چھین کی جائیں گی اور الله عَوْدَ جَلَ کی نظر رحمت اور طرح طرح کے بیع عزت والی نعمتیں چھین کی جائیں گی اور الله عَوْدَ جَلَ کی نظر رحمت اور طرح طرح کے لطف و کرم سے محروم ہو جاؤں گا۔ اب یہاں بندے کے سامنے حمد وشکر کی گھائی اس گھائی کو عبور کرے ۔ الله عَوْدَ جَلَ کی نعمتوں پر کشر سے حمد وشکر کر کے اس گھائی کو عبور کرے۔

عبادت كالمچل

جب بندہ اس آخری گھاٹی کو عبور کر لیتا ہے تو اپنے مقصود کو اپنے سامنے پاتا ہے مگر اب بھی مکمل خوش نہیں ہو تا جب تک کہ وسعت اور شوق و محبت کے میدان میں میں شریب بھی مکمل خوش نہیں ہو تا جب تک کہ وسعت اور شوق و محبت کے میدان میں

نہ پہنچ جائے۔اس کے بعد وہ خوشی کے باغوں، اُنس و محبت کے چمنستانوں، قرب الٰہی کے مرتبے اور مناجات کرنے والوں کی مجلس میں پہنچ کر انعامات و کر امات حاصل کرلیتا ہے۔ پھر ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو تار ہتا ہے اور اپنی زندگی کے باقی ایام اس شخض کی طرح بسر کر تاہے جس کا جسم د نیامیں اور دل آخرے میں ہو۔ یہ ہر دن بلکہ ہر وقت زیادہ سے زیادہ کا منتظر رہتاہے بہال تک کہ مخلوق سے اس کادل احاث ہو جاتا ہے ، دنیا کو حقارت کی نظر ہے دیکھتا اور موت کا انتظار کرنے لگتا ہے۔اب اس کا انتہائی شوق سے ہوتا ہے کہ مَلاءِ اعلیٰ کی طرف کوچ کر جائے کہ اچانک رَبُّ الْعلَمین کے قاصداس کے یاس آتے ہیں اور اسے راضی ربّ عَزْدَ جَلَّ کی طرف سے راحت وخوشبو اور رضاوخوشخری کی بشارت دیتے ہیں۔ پھر اسے یاک نفس اور مکمل خوشی و محبت کے ساتھ فتنوں کے اس فانی گھر سے بار گاہ الہی کی طرف لے جاتے اور جنت کے باغات میں تھہر اتے ہیں، وہ وہاں اپنی کمزور اور مسکین جان کے لیے چین و نعمت اور بہت بڑی سلطنت دیکھتا ہے، وہاں وہ اپنے رجیم و کریم اور فضل فرمانے والے آ قاومولا جَلَّ جَدَنُدى طرف سے لطف وشفقت، خیر مَقُدَم وقرب خاص اور ایبا انعام واکرام یاتا ہے جس کے اوصاف اور خوبیال بیان کرنے والے بیان کرنے سے قاصر ہیں، پس اس کی یہ تعتیں ہر دن ہمیشہ ہمیشہ زیادہ ہوتی رہیں گا۔ کتنی بڑی خوش بختی اور کتنی عظیم دولت ہے اس بندے کے لیے جو اس کا مالک ہو گیا، یقیناً وہ انتہائی قابلِ رشک اور بہترین شان والا ہے اور ہز ارہا مبارک باد کامستحق ہے اور خوشنجری ہے اس کے لیے اور اس کا انجام بہت ہی اچھا ہے۔ ہم رَحیم وكر يم الله عَذْوَجَلَ كی بار گاہ میں دعاكرتے ہیں كہ وہ سے عظیم نعمت اور بڑا احسان ہم پر بھی فرمائے، بے شک پیرالله عَدْدَ جَلَّ پر کچھ مشکل نہیں ہے اور ہم دعا کرتے على الله المنظمة العالمية (عناسان) 28 منهاج العابدين

ہیں کہ الله عزّدَ جَلَ جمیں ان لوگوں میں سے نہ بنائے جنہیں ان نعتوں کے اوصاف زبانی سنے سنانے اور سر سری معلومات کے سواکوئی فائدہ نہیں،الله عزّدَ جَلَ جمارے علم کو بروز قیامت جمارے خلاف دلیل نہ بنائے بلکہ اپنی پند ورضا کے مطابق ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطافر مائے ہے شک وہ سب سے بڑھ کررَحم وکرم فرمانے والا ہے اور جمارے سر دار حضرت محمد مصطفے اور آپ کی آل واصحاب پر درودو سلام نازل جواور الله عزّدَ جَلَ ان کی شر افت و کر امت میں اضافہ فرمائے۔

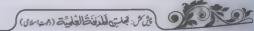
اس ابتدائی گفتگو کا خلاصہ بیہ کہ سات گھاٹیاں ہیں:

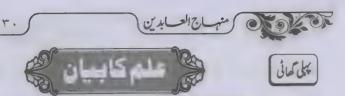
(1) سام کی گھاٹی (2) سائی (3) سائی (3) سائی (4) سائی و موانع یعنی رکاوٹوں کی گھاٹی (4) سائی کھاٹی (4) سائی کھاٹی (5) سائی کھاٹی (4) سائی کھاٹی (5) سائی کھاٹی (7) سائی کھاٹی (6) سائی کھاٹی (7) سائی کھاٹی سائی کو بیان کرنے کے ساتھ ہی کتاب" مِنْهَاجُ الْعَابِدِیْن اِلی جَنَّةِ دَبِّ الْعُلَدِیْن "مکمل ہو جائے گی۔ اب ہم ان گھاٹیوں کو اس طرح بیان کریں گے کہ کم الفاظ میں تمام مطلوب و مقصود زِکات شامل ہو جائیں نیز ہم ہر گھاٹی کو الگ الگ باب الفاظ میں تمام مطلوب و مقصود زِکات شامل ہو جائیں نیز ہم ہر گھاٹی کو الگ الگ باب میں بیان کریں گے کہ میں بیان کریں گے کہ میں بیان کریں گے کو اور الله عَزَدَجُنْ ہی توفیق عطافر مانے والا ہے اور اس کے کرم سے میں بیان کریں گے اور الله عَزَدَجُنْ ہی توفیق عطافر مانے والا ہے اور اس کے کرم سے میں بیان کریں گے اور الله عَزَدَجُنْ ہی کی طرف سے ہے۔

...

حضرت سبّدُ نابشر بن حارث عَلَيْهِ دَحْمَةُ الله الوّارِث فرمات بين: الرّعلم كوذ بمن نشين كرناچ است بهو توكناه حجمور دو-(الحامع في الحث على حفظ العلمه، ص٩٠)







علم وعبادت كي ثان

اے اخلاص اور عبادت کے طلبگار! الله عَذَوْجَلَ تحجے توفیق سے نوازے،سب سے پہلے تجھے علم حاصل کرناضر وری ہے کیونکہ سارامدارای پرہے۔ جان لو کہ علم اور عبادت دوایسے جوہر ہیں کہ لکھنے والوں کی کتابوں، سیھانے والوں کی تعلیمات، واعظین کے وعظ اور مُفَارِّرِین کے تَفَارُّ ات سے تم جو کچھ دیکھ یاس رہے ہویہ سب انہی دو کی وجہ سے ہے، علم وعبادت ہی کے لیے کتابیں نازل کی گئیں اور حضرات رُسُل کر ام عَلَيْهِمُ السَّلام بھیجے گئے بلکہ زمین و آسانوں اوران کی ساری مخلوق کو ان دونوں ہی کی وجہ سے پیدا کیا گیاہے۔ تم قر آن کریم کی ان دو آیتوں میں غور کرلو:

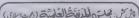
ترجية كنوالايبان: الله ع جس في سات ٱللهُ الَّذِي عُكَنَّ سَبْعَ سَلُوتٍ وَمِنَ آسان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں حکم ان الْاَرُ مِنْ مِثْلَهُنَّ لَيَتَكُزُّ لُ الْاَمْرُ کے درمیان ارتا ہے تاکہ تم جان لو کہ الله بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُ وَالنَّاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءِ قَدِيْرٌ فَوَ اَنَّ اللَّهَ قَدْ اَحَاطَ سب کھے کر سکتاہے ادر الله کاعلم ہر چیز کو محیط بِكُلِّ شَيْءِ عِلْمًا ﴿ رِبِهُ،الطلاق: ١٢)

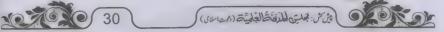
علم کی فضیلت کے لیے یہ آیت مبار کہ کافی ہے خاص طور پر علم توحید کے لیے۔

وَمَاخَلُقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا

ترجية كنز الايبان: اور من في جن اور آدى







لِيَعْبُكُونِ ١٥٠ (پ٢٥، الذريات: ٥٦) اعتنى (١٥) لخ بنائ كرير

یہ آیت مبار کہ عبادت کی فضیلت اور بندے کو عبادت پر ابھارنے کے لیے کافی ہے۔ علم وعبادت کے معاملے کوبڑا سمجھو کہ دونوں جہان کی تخلیق سے مقصود یہی دو چریں ہیں لہذا بندے پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں میں ہی لگارہے، انہی کے لیے خود کو تھکائے اورا نہی میں غور و فکر کرے۔ پس جان لو کہ علم وعبادت کے علاوہ جتنے بھی کام ہیں سب بے کاروفالتو ہیں ان کا کوئی فائدہ اور حاصل نہیں۔

علم عبادت سے افضل کھی

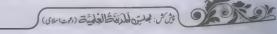
پھر تم یہ بھی جان لو کہ علم وعبادت میں سے علم زیادہ شرف و فضیلت رکھتا ہے، اى لئے حضور سيدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: إنَّ فَضُلَ الْعَالِم عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلْ ادنى رَجُلِ مِّنْ أُمَّتِى يَعَى عالِم كى عابد ير فضيلت الى ب جیسی میری فضیلت اپنی امت کے ادنی شخص پر ہے۔(۱)

اورارشاد فرمايا: نظرةً إلى الْعَالِم أَحَبُّ إلى مِنْ عِبَادَةِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا يَعِي عالم کو ایک نظر دیکھنا مجھے ایک سال کے روزوں اوراُس کی راتوں میں قیام کرنے سے زیادہ

يول بى حضور نى كريم، رَءُوف رَّحيم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَنَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: کیا میں متہمیں بلند مرتبہ جنتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابَة کر ام عَلَيْهِمُ الرِّضُوان فِي عرض كى: يارسول الله عنه الله تعالى عَنيه والله وسدَّم إكبول نهيس إضر وربتايي ارشاد فرمايا:

^{2...}المقاصد الحسنة، حرف النون، ص ٥٥٣، حديث: ١٢٥١، بتغير تليل







^{1...} ترمذي، كتاب العلم، باب ماجاء في فضل الفقه، ١٣/٣، حديث: ٢٩٩٣

المادين ٢٢ منهاج العادين

هُمْ عُلَبَاءُ أُمَّتِي لِعِن وه ميري امت كے علماہيں۔(١)

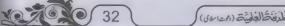
اب تم پر واضح ہو گیا کہ علم عبادت سے افضل ہے لیکن بندے کے لیے علم کے ساتھ عبادت بھی ضروری ہے ورنہ اس کاعلم بھھرے ہوئے ذرے ہو جائے گا کیونکہ علم در خت اور عبادت کھل کی مانندہے، بزرگی در خت ہی کی ہے کیونکہ وہ اصل ہے مگر اس کا نفع اس کے کچل ہی ہے ملتاہے لہذاعبادت کا ہونا بھی ضروری ہے تا کہ علم کی عزت وبزرگی سلامت رہے بلکہ بندے کے لیے علم وعبادت دونوں میں سے پچھ حصہ ہونا ضروری ہے۔ اس لئے حضرت سیدُ ناخواجہ حسن بصری عَلَيْهِ دَحْتُ اللهِ الوّل في فرمايا: أطلُبُوْا هٰذَا الْعِلْمَ طَلْبَالَايَضُرُّ بِالْعِبَادَةِ وَاطْلُبُوْا هٰذِهِ الْعِبَادَةَ طَلْبًا لَايَضُرُّ بِالْعِلْم لِعن اسَعْلَم كو ایسے طلب کرو کہ عبادت کو نقصان نہ پہنچائے اور بیر عبادت ایسے بجالاؤ کہ علم کو نقصان نہ دے۔ جب سے بات ثابت ہو گئی کہ بندے کے لیے علم وعبادت دونوں کا ہونا ضروری ہے تو یقینی طور علم اس بات کازیادہ حقد ارہے کہ اسے پہلے بیان کیا جائے کیونکہ یہی اصل اور رہنماہے، اسی وجہ سے حضور سرورِ عالم، نۇر مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فَ ارشاد فرمايا: ٱلْعِلْمُ إِمَامُ الْعَهَلِ وَالْعَهَلُ تَابِعُهُ لِعَيْ عَلَم عَمَلَ كَا بِيثِوااور عَمَلَ اس كا بير وكار ب-(2) جب علم اصل اور پیشواہے توتم پر دووجہ سے اسے عبادت پر مُقَدَّم ر کھنالازم ہے۔

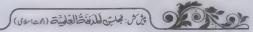
علم کے مُقَدَّم ہونے کی پہلی وجد

علم کواس لئے مقدم کروتا کہ تم عبادت حاصل کر سکواور وہ سلامت بھی رہے

11...تاريخ جرجان للسهمي، حرف الباء، ص١٤٢، حديث: ٢١٥

الترغيب والترجيب، كتاب العلم ، ١٥/١، حديث: ١٠٨





المراق منهاج العابدين

کیونکہ سب ہے پہلے تم پر لازم ہے کہ تم معبود کو پہچانو پھراس کی عبادت کرو،اس لئے کہ تمہیں جس کے نام کا پتاہونہ ذات وصفات کا اور نہ پیر معلوم ہو کہ اس کے لیے کیا واجب وضر وری ہے اور کون سی شے اس کی شان کے خلاف ہے توتم اس کی عبادت کیے کروگے ؟جب علم نہیں ہو گاتو مجھی تم اس کی ذات یاصفات کے بارے میں کوئی ایساعقیدہ بنا لو کے جومعاذ الله اس کی شان کے خلاف ہو گاتو ہوں تمہاری عبادت بکھرے ہوئے ذرے بن کررہ جائے گی۔اس مقام پر جو بڑا خطرہ ہے ہم نے اس کی وضاحت اپنی کتاب" احیاء العلوم"كے باب "خوف كابيان" ميں "برے خاتمہ كامفہوم"كے عنوان سے كردى ہے۔ اس کے بعد تم پر لازم ہے کہ جن واجباتِ شرعیہ کی ادائیگی تمہارے ذِمّہ ہے تم أن كاعلم حاصل كروتاكه انهيس اداكر سكو اور جن ممنوعاتِ شرعيه كاحچھوڑناتم پر لازم ہے ان کا بھی علم حاصل کرو تا کہ ان سے پچ سکوور نہ تم اُن عبادات کو کیسے بجالاؤ گے جن کے بارے میں جانتے ہی نہیں کہ وہ کیا ہیں؟ کیسی ہیں اوران پر عمل کس طرح کرنا ضروری ہے؟ اور اُن گناہوں سے کیے بچو کے جن کا گناہ ہو نائمہیں معلوم نہیں حتّی کہ تم اُن میں مبتلا ہونے سے نیج سکو لیس شرعی عبادات جیسے طہارت اور نماز روزہ وغیرہ کی ادائیگی کے لیے اُن کے احکام و شر ائط کو جانناتم پر لازم ہے۔ بعض او قات طویل عرصه یا کئی سال یوں گزر جاتے ہیں کہ تم کوئی ایسافعل کررہے ہوتے ہوجو تمہاری طہارت اور نماز برباد کر رہاہو تاہے یا اُس کی وجہ سے طہارت و نماز سنت کے موافق ادا نہیں ہو تیں جبکہ تہہیں اس کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ یو نہی بسااو قات تہہیں کوئی مشکل درپیش آجاتی ہے تو تمہیں ایسا کوئی نہیں ملتاجس سے یوچھ سکوا در اُسے تم نے سیکھانہیں ہو تا۔

علام في من جملي المذيقة الغليقة (مياسان)





باطنی عباد تول کاعلم

پھر ان ظاہری عبادات کو سیکھنا کافی نہیں بلکہ اُن باطنی عباد توں کاعلم بھی ضروی ہے جن کا تعلق دل ہے ہے لہذاتو کل و تفویض، صبر ورضااور توبہ واخلاص وغیرہ کاعلم سکھنا بھی تم پر واجب ہے، ان کا بیان آگے آئے گا،اِن شَآء الله عَزْوَجَلَ بو نہی دل کی وہ ممنوع چیزیں جو باطنی عبادات کی ضدیں ہیں جیسے غصہ، کمبی امیدیں، ریاکاری، تکبُّر اور خود پیندی وغیرہ کا جاننا بھی تم پر واجب ہے تاکہ تم ان سے چ سکو۔ الله عَزْدَ جَلَّ نے اپنی مُقَدَّس كتاب مين اور اين محبوب مُكَّرَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَى زبان مبارك سے ان باطنی عباد توں کو بجالانے اور ان کی ضدوں سے بچنے کاواضح بیان فرمادیاہے۔ چنانچہ

باطنی عبادات پر پانچ فرامین باری تعالی

ترجية كنزالايمان:اور الله ،ى پر بهروسه كرو اگر تمہیں ایمان ہے۔ وَعَلَى اللهِ فَتَوَ كُلُو ٓ النَّ كُنْتُمُ مُّؤُ مِنِيْنَ ﴿ (ب١، المَائدة: ٢٣)

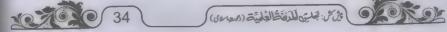
ترجية كنز الايبان: اور الله كا احمان مانو اگر تم اس کو پوجتے ہو۔ وَاشْكُرُوا لِلهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿ رِبِّ البقرة: ١٢٢)

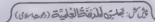
43

وَاصْبِرُو مَاصَبُرُكَ إِلَّا بِاللهِ

(پ۱۲۷:النحل:۱۲۷)

ترجية كنزالايبان: اور اے محبوب تم صبر كرو اور تمہاراصر اللہ ہی کی توفیق ہے۔







TO G TO

المحالي المادين

ترجية كنزالايبان: اور صر كروب شكالله مبر والول کے ساتھ ہے۔

ترجیه کنزالایمان: اور سب سے ٹوٹ کر ای

وَاصْبِرُوا ﴿ إِنَّ اللَّهُ مَعَ السَّبِرِينَ ﴿

(پ١٠١ الانفال: ٣٦)

...∳5≱

وَتَبَتُّلُ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا أَ

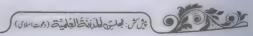
(پ۲۹، المزمل: ۸)

یعنی خالص اس کے ہو جاؤ۔ان کے علاوہ بھی باطنی عبادات کے متعلق آیاتِ مبار که موجود بیں۔

معلوم ہوا کہ نماز روزہ کی طرح اللہ عزَّدَ جَلَّ نے ان قلبی عبادات کا بھی حکم فرمایا ہے، پھر تمہیں کیا ہے کہ نماز روزہ تو کرتے ہو گر ان فرائض کو چھوڑے بیٹھے ہو حالاتکہ دونوں کا تھم ایک ہی رہے عَذَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک ہی کتاب میں ہے۔اصل بات ہیہے کہ تم ان فرائض سے غافل ہو اور ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتے، کیا تہہیں ان لوگوں کے فتووں نے غافل کر رکھاہے جو دنیا پر فریفتہ ہیں (۱)حتّی کہ انہوں نے نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی کا درجہ دے دیااور ان پاکیزہ علوم سے بے پر واہو گئے

●...بدیذ ہبود نیاکی طرف ماکل بُرے علاو فقہامر ادہیں جن کامقصود علم سے فقط دنیاکا حصول ہوتا ہے ورنہ علم ظاہر اور فقہی مسائل کی احتیاج تو ہر مسلمان کو زندگی کے ہر ہر لمحہ میں رہتی ہے اسے بتانے سمجھانے والے باعمل علاوفقہاتورین کے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں خوفِ خدااور خوفِروزِ جزا بی کی بناپر اپنی اور دو سر وں کی اصلاح میں مشغول رہتے ہیں ان حضرات کے تو قر آن وحدیث میں فضائل بیان ہوئے ہیں جن کی مند مت بیان کی جاتی ہے وہ علائے سوء ہوتے ہیں بد مذہب یا بے عمل ریا كارد نیادار علمااور وه ضرور قابل مذمّت بین_(ملی)





الماري والمارين المارين الماري

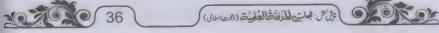
جنہیں الله عَزْدَجَلُ نے اپنی کتاب میں نور ، حکمت اور ہدایت جیسے الفاظ سے تعبیر کیا ہے اور وہ لوگ اس چیز کی طرف متوجہ ہیں جس سے حرام مال کمائیں اور ذکیل دنیا جمع کریں۔

براد هو کااور بری غفلت

اے بھلائی کے طلبگارو! کیا تمہیں کوئی خوف نہیں کہ تم ان واجبات میں سے بعض بلکہ اکثر کو حچیوڑ کر اور نفلی نماز روزے میں لگ گئے ہو اور جو مقصو دی معاملہ ہے اس کو چھوڑ بیٹھے ہوادر کیاتم اس سے نہیں ڈرتے کہ بعض او قات تم کسی ایسے گناہ پر ڈٹ جاتے ہوجو جہنم میں لے جانے والا ہو تاہے جبکہ کھانا پینااور نیندوغیر ہ مباح چیزیں چھوڑ کر قرب الہی تلاش کرتے ہو یوں تم بے فائدہ چیز میں پڑجاتے ہو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تم کسی امید میں پڑے ہوتے ہو حالانکہ وہ امید محض گناہ ہوتی ہے اورتم اسے نیتِ خیر گمان کرتے ہو کیونکہ تم ان کے در میان فرق کو نہیں جانتے۔ بعض او قات تم كسى تَهبر اہث اور ناراضي وغصه ميں مبتلا ہوتے ہو اوراسے الله عَزَّدَ جَلَّ كي بار گاہ ميں رونا گڑ گڑانا تصور کرتے ہواور یوں ہی بھی خالص ریاکاری میں پڑے ہوتے ہواور اسے اللہ عَزَّدَ جَنَّ كَي حمد اور لو گوں كو بھلائى كى طرف بلانا سمجھ ليتے ہو تو اس طرح تم گناہوں كو نيكياں اور قابل گرفت کاموں کو ثواب عظیم شار کرنے لگتے ہو اس تم بڑے دھوکے اور بُری غفلت میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ خدا کی قشم! بغیر علم عمل کرنے والوں کے لیے بیہ بہت برای اور بری مصیبت ہے۔

كا ہرى وباطنى اعمال كابا ہمى تعلق كا

یہ بھی یادرہے کہ ظاہری اعمال کے ساتھ باطنی صفات جیسے اخلاص، ریاکاری،



المراح ال

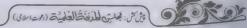
خو د پیندی اور احسان کا تذکرہ و غیر ہ کا بڑا گہر اتعلق ہو تاہے جو ظاہری اعمال کو درست ماخر اب کر دیتے ہیں توجو شخص ان باطنی صفات، ظاہری عبادات میں ان کے اثر، ان ہے بیخے اور اعمال کو ان سے محفوظ رکھنے کی کیفیت کو نہیں جانتا تو اس کا ظاہری عمل بہت کم سلامت رہ یا تا ہے، بول اس کی ظاہری وباطنی عبادات فوت ہو جاتی ہیں اور اس کے ہاتھ صرف میل کچیل اور مشقت ہی آتی ہے اور پید کھلا نقصان ہے۔حضور مُعَلِم كاننات، شاهِ موجودات صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: إنَّ تَوْمًا عَلَى عِلْم خَيْرٌ مِنْ صَلَاةٍ عَلَى جَهْلِ يعنى علم كے ساتھ سوناجہالت كے ساتھ نمازے بہتر ہے۔(١)كيونكم بغیر علم کے عمل کرنے والا بہت سے درست کاموں کو بھی خراب کر دیتا ہے۔

بد بخت علم سے محروم

الله عَزْوَجَلَّ كَ محبوب، وانائ غبوب صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَنْيُهِ وَاللهِ وَسَلَّم عَلَم كَى شَال بيان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:" یہ خوش نصیبوں کو دیا جاتا ہے اور بد بختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔ "(2) حقیقی علم تواللہ عَذْوَ جَلَّ کے پاس ہے مگر ہمارے علم کے مطابق حدیث یاک کامطلب ہے کہ اس کی پہلی بدیختی ہے ہے کہ وہ علم سکھتا ہی نہیں اور دوسری بد بختی میہ ہے کہ وہ صرف عبادت کی دِقّت ومَشَقّت اٹھاتا ہے جس سے سوائے تھاوٹ کے کچھ حاصل نہیں ہو تا۔نعنوذُ باللهِ مِنْ عِلْم لاَيْنْفَعُ وَعَمَل لاَيْرُفَعُ لین الله عَذَوْ جَلَ کی پناہ مانگتے ہیں اُس علم سے جو نفع نہ دے اور اُس عمل سے جو قبول نہ ہو۔ اسی لئے گزشتہ لوگوں میں دنیاہے بے رغبت باعمل علما کاعلم پر توجہ دینابڑی عظمت

^{2...}جامع بيان العلم وفضله، باب جامع في فضل العلم، ص ٤٤، حديث: ٢٣٠







٠٠٠٠ حلية الاولياء، سعيد بن فيروز ابو البختري، ٣٢٩/٣ مديث: ٢٠٩٣

المراح العابين العابين

ر کھتا ہے اور عقل والے اور تائیدیافتہ لوگ یوں ہی غورو فکر کرتے ہیں۔

جب اس گفتگو ہے تم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ بغیر علم کے نہ توعبادت اداہو سکتی ہے اور نہ ہی سلامت رہ سکتی ہے تو علم کوعبادت پر مقدم کر نالازم وضر وری ہے۔

علم کے مُقَدَّم ہونے کی دو سری وجہ

علم کو عبادت پر مقدم رکھنے کی دو سری وجہ سے کہ علم نافع ول میں الله عَذْوَ جَلَّ كاخوف اور خثيت پيداكر تا ہے جيسا كه فرمان بارى تعالى ہے:

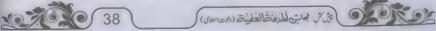
اِنْمَايِخْشَى اللهُ مِنْ عِبَادِةِ الْعُلَبُوُّا ترجمة كنز الايمان: الله عنداس ك بندول (پ۲۲، فاطر ۲۸۰) میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

اور بیراس وجہ سے ہے کہ جو کماحَتُّمالله عَذَوَ جَلَّ کی معرفت نہیں رکھتاوہ کماحقہ اس سے ڈرتا ہے نہ اس کی حرمت و تعظیم کاحق اداکر تاہے لہذاعلم ہی الیمی چیز ہے جس کے ذریعے بندے کو اس کی معرفت، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کی ہیبت کی پہچان ہو سکتی ہے، پس الله عَزْوَجَلَّ كى توفيق سے تمام عبادات علم ہى كا تمر ہيں اور علم ہى كے ذريعے بندہ تمام گناہوں سے نی سکتاہے اور ان دوباتوں کے سوااللہ عَزَّوَ جَلَّ کی عبادت سے بندے کا كوئى اور مقصد بھى نہيں۔اے آخرت كى راه پر چلنے والے! الله عَزْوَجَلَّ اپنے فضل وكرم سے تجھے سید ھے راتے پر چلائے، تم سب سے پہلے علم دین کا حصول اپنے اوپر لازم کر لو۔

تیں علوم کا سیکھنا فرض ہے گ

شايدتم كهوكه صاحب شرع حضورني كريم، رَءُوف رَّ حيم صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم ن ارشاد فرمایا م: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِم يَعِي عَلَم طلب كرنام مسلمان بر







المحالي العابدين العابدين

فرض ہے۔ "(۱) تواب کونساعلم سیکھنا فرض ہے اور عبادت کے لیے بندے کو کتناعلم حاصل کر ناضر وری ہے ؟ تو یاد رکھو جن علوم کا حاصل کر نافر ض ہے وہ تین ہیں:(۱)...علم توحید (۲) داوراس کے باطنی مسائل سے تعلق رکھنے والاعلم بسر اور (۳) سعلم شریعت۔ ان میں سے ہر علم کتنا اور کس قدر سیکھنا ضروری ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

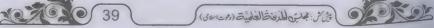
ضروری علم توحید

علم توحید میں اتناجانناضر وری ہے جس سے دین کے بنیادی اصول معلوم ہو جائیں۔ وہ اصول سے ہیں: تتہ ہیں سے معلوم ہو کہ تمہاراایک معبود ہے جو علم والا، قدرت والا، ہمیشہ ے زندہ، ارادہ فرمانے والا، کلام فرمانے والا، سننے والا، دیکھنے والا اور یکتا وواحدہے جس کا کوئی شریک نہیں، وہ تمام صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے، تمام عیوب و نقائص سے یاک ہے اور بمیشہ سے ہے، حفرت سیّدُ نامحر مصطفی، احمد مجتبیٰ صَلّی الله تَعَالَ عَلَيْهِ وَالله وَسَلَّم اس كے بندے اور رسول ہیں وہ الله عَزَدَ جَلَّ کے پاس سے جو بھی لائے ہیں اورانہوں نے آخرت کے بارے میں جو بھی فرمایاسب میں سے ہیں۔ پھر رسول کر میم صَلَى الله تَعَالى عَلَيْهِ وَالله وَسَلَّم كَى سنت کے مسائل واصول جانا بھی تم پر لازم ہے اور جس چیز کو کتاب الله اور سنت ر سول نے بیان نہیں کیااس کو دین میں بدعت بنانے سے بچنا بھی تم پر لازم ہے ورنہ اللہ عَذْوَجَلَ كَ ساتھ تمہارامعاملہ بہت بڑے خطرے سے دوچار ہو جائے گا۔

توحید کے تمام دلاکل کی اصل قر آن کر یم میں موجود ہے اور ان دلاکل کو ہمارے بزر گوں نے دینی اصولوں پر مشتمل اپنی کتابوں میں بیان فرما دیا ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ

14...ابن ماجد. كتاب السنة. باب فضل العلماء... الخ، ١٣٦/١ محليث: ٢٢٣







المالي العابرين كروي المالي العابرين كروي المالي العابرين العابرين كروي المالي العابرين كروي المالي المالي العابرين المالي المال

ہر وہ چیز جس سے عدمِ وا قفیت اور جہالت ہلاکت میں ڈال دے اس کا علم حاصل کرنا فرض ہے تہارے لیے اس کے ترک کی کوئی راہ نہیں۔اس بات کو مضبوطی سے تھام لوالله عَزَّدَ جَلُ تُوفِق عطا فرمائے

ضروری علم بسر کھی

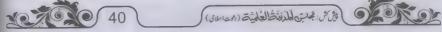
علم سریعنی باطنی علم اتنا سکھنا فرض ہے کہ بیرپتا چل جائے کہ کن چیزوں سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور کن چیز ول سے دل کو بحیانا ضر وری ہے یہاں تک کہ تہمیں الله عَذْوَجَلَ كَى تَعْظِيمِ، اس كے ليے اخلاص، نيت كى درستى اور عمل كى سلامتى نصيب ہو جائے۔ اِنْ شَاءَ الله عَذَو جَنَّ اللَّي تمام ضروري باتول كابيان جماري اسى كتاب ميس آئے گا۔

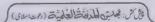
ضروری علم شریعت کی

علم شریعت سے اتنا سکھنا فرض ہے جس سے تمہیں ہروہ چیز معلوم ہو جائے جس کا كرناتم ير فرض ہے تاكہ تم اسے اداكر سكو مثلاً: طبارت، نماز اور روزہ جبكہ حج، جہاد اور ز كوۃ کاعلم سکھناتم پراس وقت فرض ہے جب یہ عبادات تم پرلازم ہو چکی ہوں ورنہ نہیں۔ یہ علم کی وہ مقدار ہے جس کا حاصل کرنابندے پر بہر صورت لازم ہے اوراب ضروری ہونے کی حیثیت سے علم کی فرضیت مُثَعَینٌ ہو گئی۔

ایک سوال اور اس کا جواب

کیا مجھ پر ضروری ہے کہ میں توحید کا اتناعلم حاصل کروں جس سے تمام باطل دینوں کی کمر توڑ کر ان پر اسلام کی حقانیت ثابت کر دوں اور تمام بدعتوں کی جڑ کاٹ كر سنتِ رسول كي مُجِنَّت وصداقت ثابت كروول؟







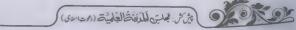
اع منهاج العابدين

اس حوالے سے جان لو کہ یہ فرض کفایہ ہے، تمہارے لیے صرف اتنا سکھنا ضروری ہے جس سے تمہارا اپنا عقیدہ دینی اصولوں کے بارے میں مضبوط اور پختہ رہے اس سے زیادہ نہیں۔بلکہ تم پر علم توحید کے فروعی اور باریک مسائل سکھنا بھی فرض نہیں، ہاں! اگر تمہیں دینی اصولوں میں کوئی شک وشبہ واقع ہو جس سے تمہارا عقیدہ خراب ہونے کااندیشہ ہو تواب ضروری ہے کہ ممکنہ حد تک تسلی بخش گفتگو کے ذریعے کسی عالم سے اسے حل کروالو اور بحث ومباحثہ اور تھینجا تانی سے بچناتمہارے لے ضروری ہے کیونکہ یہ ایک ایسی بیاری ہے جس کی کوئی دوا نہیں للبذااس سے بیخے میں اپنی پوری کو شش لگادینا کیونکہ جو بھی اس بیاری میں مبتلا ہو جائے وہ مبھی کامیاب نہیں ہو تا سوائے اس کے جسے الله عَزَدَ جَلَّ اپنے فضل ورحمت اور لطف و کرم سے ڈھانپ لے۔ پھریہ بھی جان لو کہ جب ہر خطے میں علمائے اہلِ سنت موجو دہیں جو ایسے شکوک وشبهات کو دور کرتے اور بدیذ ہبول کار د کرتے ہیں،اس علم میں مہارتِ تامہ رکھتے ہیں اور اہلِ حق کے دلوں کو بدمذہبول کے وسوسوں سے پاک کرتے ہیں توان کی موجو دگی میں دو سر وں سے اس کی فرضیت ساقط ہو گئی۔

یو نہی تمہارے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ باطنی علوم کی باریکیوں اور تمام قلبی عجائبات کی معرفت حاصل کرو، ہاں! جو باطنی بیاریاں تمہاری عبادت کوخراب کرنے والی ہوں انہیں سکھو تا کہ ان سے بچ سکو۔ یو نہی اخلاص، حمد، شکر اور تو گل وغیرہ باطنی صفات سے مُتَّعِف ہونا تمہارے لیے ضروری ہے ان کا علم حاصل کرو تاکہ انہیں ادا کر سکو اور جو ان کے سواہے وہ ضر وری نہیں۔

یو نہی فقہ میں خرید و فروخت ،اجارہ، نکاح، طلاق اور جنایات وغیرہ کے تمام







المحالي العابرين ٢٤ كالمحالية العابرين

ابواب کا جاننا بھی تم پر لازم نہیں یہ سب فرض کفایہ ہیں (صرف اپنی موجودہ حالت کے مائل سکھنافرض ہیں)۔

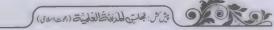
مُعَلِمٌ كَي ضر ورت

اگرتم یہ کہو کہ کیاانسان ضروری علم توحید بغیر کسی سکھانے والے کے اپنے غورو فکر سے حاصل کر سکتاہے؟ توجان لو کہ استاد مشکلات کو آسان اور واضح کرنے والا ہو تا ہے لہذااُس کے ذریعے سکھنا زیادہ آسان اور خوش کن ہوتا ہے۔ الله عَزْدَ جَلَّ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنے فضل سے احسان فرمائے کیو نکہ سکھانے والی ذات تو الله تعالی ہی کی ہے۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ علم کی گھاٹی اگر چہ بہت و شوار ہے مگر مقصود ومطلوب (یعنی عبادت و نجات) تک رسائی کاراستہ یہی ہے، اس کا نفع بہت زیادہ ہے اور اسے پار کرنا بھی بہت مشکل ہے، اس میں بڑے بڑے خطرات مجی ہیں، بہت سے لوگوں نے اس سے منہ موڑا تو گمر اہ ہو گئے، بہت سے مسافر پھل كئے، بہت سے اس میں حیر ان ویریثان ہیں اور بہت سے لا پتہ ہو گئے ہیں نیز بہت سوں نے انتہائی کم مدت میں آسے یار کر لیا جبکہ بہت سے سترستر سال سے اس میں کو شاں ہیں اور حقیقت میں سارامعا ملہ الله عَذَّوَجُلَّ کے قیضے میں ہے۔

علم كانفع وفائده

جہاں تک اس گھاٹی کے نفع کی بات ہے تو بندے کو اس کی جو شدید محتاجی ہم نے بیان کی ہے اسے دیکھواور ریہ کہ ہر عبادت کی بنیاد ہی علم پر ہے خصوصًاعلم توحید اور علم







المادين ٢٠١٥ منهاج العابدين

مروی ہے کہ الله عَزَّدَ جَلَ نے حضرت سیّدُ ناداؤد عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی:
اے داؤد! علم نافع حاصل کرو۔ عرض کی: اللی! نافع علم کون ساہے؟ ارشاد فرمایا: اَنْ
تَعْرِفَ جَلَالِيْ وَعَظَيْتِيْ وَكَبُولِيَا لِيُّ وَكَبَالَ قُدُدَيِّنَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِنَّ هٰذَا الَّذِيْ يُقَيِّ بُكَ إِلَى
یعنی تہمیں میرے جلال، میری عظمت، میری کبریائی اور ہر شے پر میری کمال قدرت کی
پیچان ہوجائے بے شک یہ علم تہمیں میرے قریب کردے گا۔

امیر المو منین حضرت سیّد ناعلی المرتضی كَنَّه الله تَعَالى وَجَهَهُ الْكِینِه نے فرمایا: مجھے سے
پند نہیں کہ میں بحیبین میں ہی فوت ہو کر جنت میں داخل ہو جاتا اور بڑا ہو کر اپنے رب
عزوجائ کی معرفت حاصل نہ کر تا۔ کیونکہ لوگوں میں جو زیادہ علم والا ہو تا ہے وہ الله عزوجات کے سے زیادہ ڈر تا، زیادہ عبادت کر تا اور الله عزّوجائ کے لئے زیادہ نصیحت کر تا ہے۔

علم كى شدت وسختى

جہاں تک اس گھاٹی کی شدت و سختی کی بات ہے تو تم علم کی طلب میں اخلاص کی خوب کو شش کرواور یہ طلب محص روایتوں کے حصول کی نہ ہو بلکہ سمجھ بو جھ کی ہو اور متہیں یہ بھی معلوم ہوناچاہیے کہ طلبِ علم کی راہ میں بہت زیادہ خطرات ہیں مثلاً: جس نے اس لیے علم حاصل کیا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، ملک مالداروں کی مجلس اختیار کرے، اپنے جیسوں پر فخر وشیخی کرے یا دنیا کاذلیل مال جمع کرے توالیے شخص کی تجارت بے نتیجہ اور لین دین صرف خسارہ ہے۔ چنانچہ

حضور نی اکرم، رسولِ مُختَشَم صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَم نَے ارشاد فرمایا: جو اس لیے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے علما پر فخر کرے یا ہے و قوفوں سے جھگڑے یا اس کا کا بیان جمایت المذین شالغلیات (میدادی) المحالي العابدين العابدين

کے ذریعے لوگوں کو لینی طرف متوجہ کرے تواللہ عنور جاتا ہے دوزخ میں ڈال دے گا۔(۱) حضرت سيّدُنا ابويزيد بسطامي خُذِسَ سِنَّهُ السَّامِي فِي فرمايا: ميس في 30 سال مجاہدہ كيا توعلم ادراس کے خطرات سے زیادہ سخت کسی شے کو نہیں پایا۔

شیطان کا ایک دار

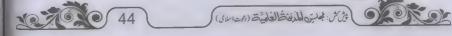
تم شیطان کی اس مکھنے کاری ہے بچنا کہ وہ تم سے کہے: جب علم میں اس قدر بڑے خطرات ہیں توعلم چھوڑ دیناہی بہتر ہے۔ خبر دار!یہ سوچنا بھی مت کیونکہ اللہ کے بیارے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم نِي ارشاد فرما ما: إطَّلَعْتُ لَيْلَةَ الْبِعْوَاجِ عَلَى النَّادِ فَرَايَتُ أَكْثَرُ أَهْلِهَا الْفُقَرَاء، قَالُوا: مِنَ الْمَالِ؟ قَالَ: لا مِنَ الْعِلْم لِعني مِن في معراج كي رات جهنم ميں جھانکا تو اس میں زیادہ تعداد فقر اکی دیکھی۔صحابَۂ کرام عَلَیْهِمُ الزِّضْوَان نے عرض کی:یار سول الله صَفَّاللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم ! مال كے لحاظ سے فقير ؟ ارشاد فرما يا: نهيں، علم كے لحاظ سے فقير

پس جو علم نہ سیکھے تو وہ عبادات اور ان کے ار کان ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کر سکتا، اگر کوئی شخص بغیر علم کے آسانی فرشتوں جتنی عبادت بھی کرلے تو وہ خسارے والول میں سے ہی ہو گا۔ تواے عزیز! سوال وجواب، وعظ ونصیحت اور جس طرح بھی ہو سکے علم حاصل کرواور سستی و کا ہلی ہے بچو ور نہ مَعَاذَ الله گر اہی کے خطرے سے دوجار ہو جاؤگے

علم کی گھائی کا خلاصہ کھا

خلاصہ کلام میہ ہے کہ جب تم الله عَزْوَجَلَ کی تخلیق کے دلائل میں نظر اور گہر اغور

٠٠٠٠ ترمذي، كتاب العلم، باب ماجاء فيمن يطلب... الخ، ٢٩٤/٣، حديث: ٢٢٢٣





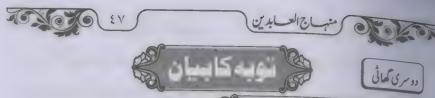
وفکر کر وگے تو تم جان جاؤگے کہ ان کا کوئی معبود ہے جو قدرت والا، علم والا، ہمیشہ سے زنده،اراده فرمانے والا، سننے، دیکھنے اور کلام فرمانے والا ہے،اس کاکلام، علم اور ارادہ ختم ہونے سے یاک ہے، وہ ہر عیب اور آفت سے مُنز ہے، اسے مخلوق کی صفات کے ساتھ مُتَّصِف نہیں کر یکتے، وہ مخلوق کے مشابہ ہے نہ مخلوق میں سے کوئی اس کے مشابہ ہے، وہ جہت ومکان سے یاک ہے اور حوادث و تُغَیُّر ات اور آفات اسے نہیں پہنچ سکتے۔ یو نہی جب تم حضور نبی رحمت، شفیع اُمّت مَنّ اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَلاِهِ وَسَنَّم كَ مَعْجُوات اوران كی نبوت کی نشانیوں میں غور کرو گے تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ وہ الله عَزْدَ جَلَّ کے رسول اوروحی پہنچانے میں صادق وامین ہیں۔

سلف صالحین کا عقیدہ سے کہ آخرت میں الله عَدْوَجَا کا دیدار مو گا کیونکہ وہ موجود ہے مگر کسی جہت و مکان میں محدود نہیں ہے اور بید کہ قر آنِ پاک الله عَوَّوَجَلَ كا کلام ہے مخلوق نہیں اور بیر حروف یا مختلف آ وازوں کا نام نہیں ہے ،اگر ایساہو تا تو وہ بھی مخلوق میں ہے ہو تا نیز عالم بالا اور عالم دنیا میں جو کچھ ہو رہاہے حتّی کہ کسی دل کا خیال اور دیکھنے والے کی نظر سب کچھ الله عَذَّدَ جَلَّ کی قضاو قدرت اور مشیت وارادے سے ہور ہاہے اوراچھائی وبرائی، نفع و نقصان اور ایمان و کفر اسی کی طرف سے ہے اور الله عَزَّوَ مَل يركس بندے كے لئے كچھ بھى واجب نہيں، وهكسى كى توبہ قبول فرمالے تو اس کا فضل ہے اور کسی کی پکڑ فرمائے توبیہ اس کاعدل ہے۔ پھر امور آخرت کا معاملہ ہے کہ حشر ونشر، عذاب قبر، منکر نکیر کے سوالات، میزان، پل صراط اور شفاعت وغیرہ کے متعلق جو کھ حضور نبی یاک،صاحب لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَى زبانِ حَق ترجمان سے اداہواسب حق دیج ہے۔

المارة العادين العادين

يس بيرسب اصولِ دين ہيں اور سلف صالحين دِضْوَانُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمُ ٱجْمَعِيْن فِي السِيغ اعتقاد کے مطابق بیان کیااور ان پر مضبوطی سے قائم رہے، بدعات اور خواہشات کے مسلنے سے پہلے ہی ان اصولوں پر اجماع ہو چکا۔ ہم دین میں خلاف شرع بات جاری کرنے اور بغیر دلیل خواہشات کی پیروی کرنے سے الله عزَّوَ جَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔ پهرتم قلبی اعمال، باطنی اسباب اور ان ممنوعه چیز وں کی طرف دیکھو جن کابیان ای کتاب میں آگے آئے گاتا کہ تہمیں ان کاعلم حاصل ہوجائے پھرتم ان تمام چیزوں کو سیکھو جن کی متہیں ضر ورت ہے مثلاً: طہارت، نماز اور روزہ وغیر ہ پس اگر تم نے پیہ سب کرلیا توعبادت کے لیے جتناعلم الله عَذْوَجَلَّ نے تم پر فرض کیا تھاتم اُس فرض کوادا کرنے والے بن جاؤگے۔ پھر اگرتم نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنی آخرت سنوار نے میں لگ گئے تو تم علم میں راتخ امتِ محدیہ کے علمامیں سے ہو جاؤگے اور عبادت گزار صاحب بصیرت عالم بن جاؤ گے ، اب تم جابل رہو گے نہ غافل اور نہ ہی محض کسی کے پیر و کار۔اس وقت تم بڑے نصل وشر ف والے بن جاؤگے ، تمہاراعلم بڑا قیمتی ہو گا اور تم بڑے نواب کے حقد ارکٹیم وگے تو بوں تم اس گھاٹی کو عبور کر لوگے اور تو فیقِ خد اوندی سے اس کا حق ادا کرنے والے بن جاؤے۔الله عنور جن کی بارگاہ میں دعاہے کہ وہ تمہیں اور ہمیں حسنِ توفیق اور آسانی عطافرمائے بے شک وہ سب سے بڑھ کررحم فرمانے والا ہے اور نیکی کرنے اور گناہ سے بیخے کی قوت وطاقت الله عزّدَ کا کی طرف سے ہے۔

فرمان مصطفے: توبہ کرنے والا الله عنور کا دوست ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جيد اس في گناه كيابى نه جو- (نوادر الاصول للحكيد ترمذي، ۲۰/۲۰، حديث: ۱۰۲۰، بتقلم وتاخر)



توبہ لازم ہونے کی پہلی وجہ کے

اے عبادت کے طلبگار!الله عَزْدَجَلَ مُحْجِهِ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے،علم کے بعد تجھ یر دووجہ سے توبہ لازم ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ توبہ کی برکت سے تمہیں عادت کی توفیق نصیب ہو جائے کیونکہ گناہوں کی نخوست عبادت سے محرومی کا سبب بنتی اور ذلت ور سوائی مُسَلَّط کر دیتی ہے، گناہوں کی قید بندے کو الله عَزَّوَجَلَ کی اطاعت وعبادت کی طرف بڑھنے سے روک دیتی ہے، گناہوں کا بوجھ نیکیوں میں آسانی اور عبادات میں تازگی سے رکاوٹ بنتا ہے اور گناہوں پر اصر ار دلوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ ان میں تمہیں سختی اور اند هیر اہی نظر آئے گا، اخلاص، صفائی اور عبادت کا ذوق وشوق اور مٹھاس نام کو نہ ہوگی اور اگر الله عَذْدَ جَلَّ کی رحمت شامل حال نہ ہو تو گناہ بندے کو كهيث كركفروبد بختى تك لے جاتے ہيں۔ (نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَلِك)

گنا ہوں کی نخوست کا

بڑے تعجب کی بات ہے ، بھلادل کی سختی اور گناہوں کی نحوست میں مبتلا شخص کو عبادت کی تو فیق کیسے مل سکتی ہے؟ گناہوں پر اصر ار اور بر ائیوں پر اڑار ہے والا شخص الله عَزَّوْ جَلَّ كَي عبادت كا دعويد اركيبي موسكتا ہے؟ جو طرح طرح كى گند كيوں اور غلاظتوں میں کت بَت ہو وہ الله عَزْدَ جَلَّ سے مناجات کا قرب کیسے یا سکتا ہے؟ صادق ومصدوق آقا، على مدنى مصطفى صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرما يا : إذَا كَنَب الْعَبْدُ يَتَكَمَّى عَنْهُ الْمَلَكَانِ مِنْ نَنْنِ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ لِعِنى جب بنده جموع بوليّا ب تو دونوں محافظ فرشتے

على المستركة المنطقة ا



الماح المادين ١٥٠٥ منها العابدين

اس کے منہ سے نکلنے والی بدبو کی وجہ سے اس سے دور ہو جاتے ہیں۔(۱)پس پیه زبان ذکرِ اللی کے قابل کیے ہو سکتی ہے؟ یقیناً گناہ پر ڈٹے رہنے والے کو نیک اعمال کی توفیق کم ہی ملتی ہے اور عبادت کے لیے اس کے اعضاء تیار نہیں ہوتے۔ پھر اگر عبادت کی تو نیق مل بھی جائے توبڑی مشقت ہے ادا کر تاہے جس میں لذت و حلاوت ہوتی ہے نہ صفائی و نکھاراور بیہ سب گناہوں کی نحوست اور توبہ ترک کرنے کی وجہ سے ہو تاہے۔ کسی نے پچے ہی کہاہے کہ "اگر تورات کو عبادت کرنے اور دن کوروزہ رکھنے کی قوت نہیں ر کھتاتو سمجھ لے کہ توبیر یوں میں جکڑا ہواہے اور تجھے تیرے گناہوں نے جکڑر کھاہے۔"

توبہ لازم ہونے کی دو سری وجہ 🎇

دوسر ااس وجہ سے توبہ لازم ہے تاکہ تیری عبادت قبول ہو، بے شک قرض خواہ تحفہ قبول نہیں کر تا (بلکہ قرض کامطالبہ کرتاہے) یہی حال توبہ کاہے کہ گناہوں سے توبہ کرنا اور رہے عَذَّوَ جَلَّ کو راضی کرنا فرض ہے جبکہ عام عبادت جس کاتم قصد کرتے ہووہ نفل ہے۔ تو پھرتم سے نفل کیسے قبول کئے جائیں گے حالانکہ فرض تم پر قرض ہیں (۱)

 ^{◘...}ترمذى، كتاب البر والصلة، باب ما جاء الفحش... الخ، ٣٩٢/٣، حديث: ١٩٤٩، بتغير قليل 🗨... حضور پُر نور سیّدُ ناغوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ مُٹی الْبِلَة وَالدِّیْن ابو محمد عبد القادر جيلانى مَنِي اللهُ تَعَالَ عَنْه ف إين كتاب متطاب فتوحُ الغيب شريف مين كيا كيا جكر شكاف مثالين الي شخص کے لیے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نقل بجالائے۔فرماتے ہیں:اس کی کہاوت الی ہے جیسے کی سخف کو باد شاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے ، یہ وہاں توحاضر نہ ہوااوراس کے غلام کی خدمتگاری مين موجو در ہے۔ پھر حضرت امير المؤمنين مَوْلَى الْمُسْلِمِيْن سِيّدُنامولَى على مرتضَىٰ كَزَمَ اللهُ تَعَالَ وَجْهَهُ ہے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں: ایسے شخص کاحال اس عورت کی طرح ہے جے حمل رہاجب بچر ہونے کے دن قریب آئے اسقاط ہو گیا، اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچر والی۔ یعنی 🖘

منهاج العابرين

جنہیں تم نے اداہی نہیں کیا۔ یو نہی تمہاراالله عَذَّوَجَلَّ کے لئے حلال ومباح کام کو حجھوڑ دینااور حرام وممنوع کاموں میں پڑے رہنے کا معاملہ ہے لیس تم اس سے مناجات و وعائیں اور اس کی حمد و ثنا کیے کر سکتے ہو جبکہ معَاذَ اللهوه تم پر ناراض ہے؟ یہ گناہ يرد شخ والے گنهگاروں كا ظاہر حال ہے۔ ہم الله عَذَوْجَدَّ بى سے مد د چاہتے ہيں.

سیحی توبه کامطلب

اگرتم پوچھو کہ سچی توبہ کامعنیٰ ومطلب کیاہے اور بندے کو ایسا کیا کرناچاہیے جس ہے وہ تمام گناہوں سے پاک صاف ہو جائے؟ تومیں کہتا ہوں کہ توبہ دل کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ توبہ کے بارے میں علمائے کرام عَلَيْهِمُ الرَّحْمَه فرماتے ہیں: "تَنْوَیْهُ الْقَلْبِ عَنِ اللُّهُ نُوُبِ يعِنى دل كو كَنابُول سے پاك كرنے كانام توبہ ہے۔ "اور ہمارے شيخ رَحْمَة اللهِ تَعَالَى عَلَيْه فِي ارشاد فرمايا: محض الله عَدَّوَ جَلَّ كَي تَعْظِيم كَي خاطر اوراس كي ناراضي سے بچنے کے لئے جیسا گناہ ہو چکا اُس درجے کا گناہ دوبارہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرناتو ہے۔

توبه کی جار شرا کط

مذكورہ تعريف كے مطابق توبه كى درج ذيل چار شر الط بنتى ہيں:

· جب پورے دِنوں پر اگر اسقاط ہو تو محت تو پوری اٹھائی اور متیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہو تا تو ثمر ہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آ گے امیر لگی تھی، اب نہ حمل نہ بچتہ، نه اُمید نه شمر ہ اور تکلیف وہی جھیلی جوبچة والی کو ہوتی۔ ایسے ہی اس نفل خیر ات دینے والے کے پاس روپیہ تواٹھا مگر جبکہ فرض جھوڑا ہے نفل بھی قبول نہ ہواتوخر چ کاخر چ ہوااور حاصل کچھ نہیں۔ای کتاب مبارک میں حضورمولی رَفِق اللهُ تَعَالَ عَنْه فِ فرمايا ب كه: فَإِنِ الشُّتَعَلَ بِالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ لَمْ يُقْبَلُ مِنْهُ وَأُهِينَ يَعْي فرض چھوڑ کر سنّت و نفل میں مشغول ہو گاہیہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔ (نآدی رضویہ،۱۷۹/۱۰)



🗱 📖 پہلی شرط: گناہوں کو چھوڑ دینا، بوں کہ بندہ اپنے دل اور ارادے کو اس بات پر جمائے کہ اب گناہ کی طرف مجھی نہیں پلٹے گا۔ پس اگر بندہ گناہ چھوڑ دے مگر دل میں دوبارہ کرنے کا ارادہ ہویا أسے چھوڑنے کا ارادہ پختہ نہیں بلکہ شک وشبہ میں رہاتو ایسا شخص دوبارہ گناہوں کی طرف لوٹ جا تاہے۔اس صورت میں وہ و قتی طور پر 'گناہوں ہے رکنے والا " توہے مگر 'گناہوں ہے توبہ کرنے ولا " نہیں ہے۔

🗱 ... دو سری شرط: جس گناہ ہے وہ توبہ کر رہاہے ویسا گناہ وہ پہلے کر چکا ہو کیو نکہ اگر اس نے وہ گناہ کیا ہی نہیں تواب وہ توبہ کرنے والا نہیں بلکہ گناہ سے بیچنے والا کہلائے گا۔ كياتم اس مسك كو نهيس و يكھتے كه حضور نبي أكرم، نؤرِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالبِهِ وَسَلَّم كو کفرہے بچنے والا تو کہہ سکتے ہیں مگر کفرہے توبہ کرنے والا نہیں کہہ سکتے کیونکہ آپ صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَتَّم ٢ مجهى كسى حالت ميس كفر سَر زو نهيس موا جبكه امير المؤمنين حضرت سیّدُ ناعمر بن خطاب دَخِيَ اللهُ تُعالى عَنْه كو كفر ہے توبه كرنے والا كہه سكتے ہیں كيونكه اسلام سے قبل آپ حالتِ كفر ميں تھے۔

🗱 ... تيسري شرط: جس گناه کووه چيوڙر ہاہے وہ درجہ اور مرتبہ ميں اس گناه کے برابر ہو جو پہلے سر زد ہو چکا، صور ٹااس گناہ کے جیسا ہو ناضر وری نہیں، کیاتم دیکھتے نہیں کہ کوئی انتہائی بوڑھا شخص جس ہے پہلے ڈاکا یاز ناسر زد ہو چکاوہ اگر اس سے توبہ کرناجاہے تویقیناً کر سکتاہے کیونکہ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہواحالاً نکہ زنااور ڈاکازنی کو جھوڑنا اب اس کے اختیار میں نہیں کیونکہ اب وہ انہیں کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا لہذااب اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس گناہ کو چھوڑنے والا یااس سے رکنے والا ہے بلکہ وہ اس سے عاجز ہے اوراُس پر قدرت نہیں رکھتا گر اب وہ ایسا گناہ کرنے پر قادرہے جو درجہ المراق ال منهاج العابدين

اور مرتبہ میں زنا اور ڈکیتی کی مثل ہے مثلاً: جھوٹ، تہمت، غیبت اور چغلی وغیرہ کیونکہ یہ سارے بھی گناہ ہیں اگرچہ انسان کے حق میں ہر گناہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہے مگریہ گناہ درجہ میں برابر ہی ہیں۔

یہ تمام فروی گناہ درجہ میں برابر ہیں مگر (گراہی پر مشمل) بدعت سے کم درجہ رکھتے ہیں اور بدعت کفر سے کم درجہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بوڑھے کی بدکاری وڈ کیتی اور ان تمام گناہوں سے توبہ درست ہوگی جنہیں صور تاکر نے پر وہ اب قادر نہیں ہے۔

ان تمام گناہوں سے توبہ درست ہوگی جنہیں صور تاکر نے پر وہ اب قادر نہیں ہے۔

ان تمام گناہوں سے توبہ درست ہوگی جنہیں صور تاکر نے پر وہ اب قادر نہیں ہے۔

ناراضی و در د ناک عذاب سے بچنے کے لیے ہو، کسی د نیاوی غرض، لوگوں کے ڈر، اپنی تعریف و توصیف یا کہتے جاہ کی جاہت یا جسمانی کمزور کی یا محتاجی و غیر ہی وجہ سے نہ ہو۔

یہ توبہ کی شر انطاور ارکان ہیں لہذا جب یہ پورے ہوجائیں تو وہ توبہ سچی اور حقیقی تو بھر تی شر

توبہ کے تین مُقدّ مات

توبہ سے پہلے جن باتوں کا ہوناضر وری ہے وہ تین ہیں:

(۱)... گناہ کو انتہائی بر اجاننا۔ (۲)... الله عنوَّ عَلَّ کی سخت پکڑ اور اس کی در دناک ناراضی و غضب کو یا در کھنا جسے بر داشت کرنے کی تم میں طاقت نہیں۔ (۳)... اپنی کمزوری کو یا در کھنا اور یہ بھی ذہن میں رکھنا کہ میرے پاس گناہ کرنے کا کوئی عذر نہیں ہے کیونکہ جو سورٹ کی گری، سپاہی کا تھیڑ اور چیو نٹی کاڈنک بر داشت نہیں کر سکتا وہ جہنم کی آگ کی گرئی، عذاب والے فر شتوں کی مار اور بختی او نٹوں کی گردنوں جیسے سانپوں اور نچروں کے اور نٹوں کی مقداب والے فر شتوں کی مار اور بختی او نٹوں کی گردنوں جیسے سانپوں اور نچروں

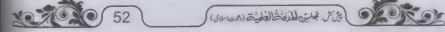
المالي العادين ٢٥ منهاج العادين

جیسے بچھوؤں کاڈسناکیے بر داشت کر سکتاہے ؟جوغضب اور ہلاکت کے مکان میں آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم بار بار خدا کی ناراضی اور عذاب سے اس کی پناہ ما نگتے ہیں۔ اگرتم ان دہشت ناک اُمور کو ہمیشہ یادر کھو اور صبح شام اورر ات کی گھڑیوں میں ان کی یاد تازہ کرتے رہو تو عنقریب شہیں گناہوں سے خالص توبہ نصیب ہو جائے گی۔ الله عَزْدَجَلَ اين فضل سے توفيق بخشے

کیا صرف ندامت توبه نہیں؟

ا كريهال به كها جائے كه كيا حضور نبي كريم،رَءُونْ لَا حيم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا: اَلنَّدَهُ تَوَیدٌ یعنی گناه پر ندامت توبہ ہے۔"(۱)اور تم نے جو شر الط اور مقدمات بیان کے بیں آپ صلّ الله تعالى عليه وَسلَّم في توان كا ذكر نهيں فرمايا؟ توبات یہ ہے کہ پہلے تم یہ جان لو کہ شر مندگی وندامت بندے کی طاقت میں نہیں ہے، کیاتم نہیں دیکھتے کہ بندے کے دل میں بعض کاموں پر ندامت ہوتی ہے مگروہ چاہتا ہے یہ ندامت نہیں ہونی چاہیے، جبکہ توبہ بندے کی طاقت میں ہے جس کا اُسے حکم دیا گیاہے اور پھر ہم یہ بھی بتا چکے ہیں کہ بندہ اگر لو گوں میں اپنے جاہ ومرینیہ یا حصولِ مال کے لیے گناہ پر ندامت کا اظہار کرے تو یقیناً یہ توبہ نہیں ہو گی،اب تمہیں یہ جان لینا چاہئے کہ حدیث مبارک کامطلب کچھ اور ہے جوتم اس کے ظاہر سے سمجھ نہیں سکے اور وہ مطلب سیہ کہ اللہ عنَّوَ جَلَّ کی تعظیم اور اس کے عذاب کے خوف کی وجہ سے ایسی ندامت ہوجو بندے کو سچی توبہ پر ابھارے، ایسی ندامت توبہ کرنے والوں کی صفت اور حال ہے۔

^{1...}ابن ماجد، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ١٩٢/٣، حديث: ٢٥٢





المالاين ٥٠٠ منهاج العالدين

یے شک جب بندہ توبہ کے مذکورہ تین مقدمات کو یاد کرے گاتواہے ایکی ندامت ہو گی جو گناہ چھوڑنے پر ابھارے گی اور یہی ندامت آئندہ بھی اس کے دل میں رہ کر اسے عاجزی وانکساری اورگریہ وزاری پر اُبھارے گی۔ جب ایسی ندامت توبہ کے اساب اور توبہ کرنے والوں کی صفت تھہری تواسی وجہ سے حضور نبی کریم،رَءُون رَحم مَلَ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فِي اللَّه عَدامت كوتوب كانام ويا- الله عَزْوَجَلَّ اليِّ فَضل سے تهميں سبھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

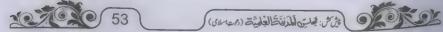
ا گناہوں سے کمل کون کے سکتا ہے؟

اگرتم کہو کہ انسان کے لیے ایساہوناکیے ممکن ہے کہ اس سے کوئی بھی صغیرہ یا كبيره گناه سر زدې نه ہو؟ حالا نكه مخلوق ميں سب سے زيادہ عزت وبزرگی والے حضرات انبیائے کرام عَدَیْهِمُ السَّلَام کے بارے میں بھی اہل علم کا اختلاف ہے کہ آیاوہ بھی اس درجه پر فائز تھے یا نہیں؟⁽¹⁾

تو تہہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایساہونا ممکن ہی نہیں بلکہ آسان بھی ہے اور الله عَذَّوَجَلَّ ا پنی رحمت سے جے چاہتا ہے خاص فرما تاہے۔ پھر توبہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ جان بوجھ کر گناہ نہ کرے بالفرض غلطی یا بھول سے کوئی گناہ کر بیٹے تو اللہ عَزْوَجَلَ کے فضل و کرم سے وہ معاف کر دیا جائے گا۔

اور جے الله عَزْدَجَلَ توفق دے اس کے لیے بیہ آسان ہے۔

 اس حوالے سے صحیح اور مُحَقَّق قول یہ ہے کہ انبیائے کرام عنیفه السَّدُم قِبلِ نبوت اور بعدِ نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور ہے بیہ حق کہ تعمیّر صغائر (جان بوجھ رَصغیرہ گناه کرنے) ہے بھی قبلُ نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔(ببار شریعت، حداول، ۱/ ۳۹)





المادين ١٥٥٥ منهاج العابدين

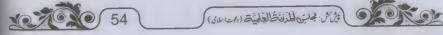
گناہ پھر ہوسکتا ہے تو توبہ کیوں کی جائے؟

اگرتم کہو کہ مجھے بیربات توبہ سے رو کتی ہے کہ جب میں اپنے بارے میں جانتا ہوں كه ميں توبه پر قائم نهيں ره سكوں گااور دوباره گناه كى طرف چلاجاؤں گاتو پھر توبه كاكيافائده؟ یاد رکھو! پیہ شیطان کا دھو کا ہے ، ورنہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ تم توبہ کے بعد گناہ کر ہی بیٹھو گے ، ہو سکتا ہے تم گناہ کرنے سے پہلے ہی توبہ کی حالت میں انقال کر جاؤ۔ جہاں تک بات ہے دوبارہ گناہ میں مبتلا ہونے کے خوف کی تو تمہارے ذیعے صرف پیر ہے کہ گناہ نہ کرنے کا یکا سچا ارادہ کرو اور تنہیں اس پر ثابت و قائم رکھنارب عَذْوَجَلَّ کے ذِمَّہ کرم پر ہے، اگر وہ ثابت قدم رکھے تواس کا فضل ہے اور اگرتم اس پر قائم نہیں رہ پاتے تب بھی تمہارے بچھلے گناہ تو بخش دیئے گئے اور تم ان سے پاک وصاف ہو گئے۔اب اگر تم ہے کوئی گناہ سر زد ہو بھی گیاتو صرف اس کا گناہ ہو گا کیونکہ چھلے تو معاف ہو گئے اور یہ بھی بہت بڑافا کدہ اور نفع ہے لہذاایساہر گزنہ ہو کہ دوبارہ گناہ میں مبتلا ہونے کے ڈرسے توبہ ہی نہ کر و کیو نکہ توبہ کرنے سے تتہمیں دوبڑی بھلائیوں میں سے ایک تولازی نصیب ہو گی:(۱)... سچی کمی توبہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق مل جائے گی یا پھر (٢)... گزشته گناه معاف ہو جائیں گے۔الله عَذْوَجَلَ ہی توفیق اور ہدایت دینے والا ہے۔

گناه کی تین اقبام کی

جہاں تک گناہوں سے نکلنے اور چھٹکاراپانے کی بات ہے توجان لو کہ گناہ کی درج ذيل تين اقسام بين:

﴿1﴾ ... الله عَزَّوَ حَلَّ ك لازم كروه احكام كوچهو ژنام ثلاً: نماز، روزه، زكوة يا كفاره وغيره - بيه





منهاج العابرين

گناہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ تم پر لازم ہے کہ حتی الامکان ان کی قضا کرو۔
﴿2﴾... وہ گناہ جو تمہارے اور الله عَذَّوَ جَلَّ کے مابین ہیں مثلاً: شر اب بینا، گانے باجے سنایا سود کھاناو غیرہ۔ تمہیں ان پر شر مندہ ہونا اور آئندہ انہیں نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرناضروری ہے۔

﴿3﴾ ... وہ گناہ جو تمہارے اور بندوں کے در میان ہیں (یعنی حقوقُ العباد)۔ ان کامعاملہ انتہائی مشکل ہے اور ان کی کئی اقسام ہیں ، ان کا تعلُق تجھی مال سے ہو تا ہے تبھی جان سے اور تبھی عزت و آبروسے ہو تاہے تو تبھی اہل و عیال اور تبھی دین ہے۔

حق تلفيول كاازاله كيسے ہو؟

بندوں کی حق تلفیوں اور ان کے ازالے کی تفصیل درج ذیا ہے:

الی حق تلفی: جہاں تک مال کی حق تلفی کی بات ہے تو ہر ممکنہ صورت میں اسے
واپس کرناواجب ہے، اگر تم غربت اور مفلسی کی وجہ سے واپس کرنے سے عاجز ہو تو مال
کے مالک سے معاف کر واؤ، اگر اس کے نامعلوم ہونے یامر جانے کی وجہ سے تم ایسا نہیں
کر سکتے تو اب قدرت ہو تو اس کی طرف سے اتنامال صدقہ کر واور اگریہ نہیں کر سکتے تو تم
پر لازم ہے کہ زیادہ سے زیادہ نکیاں کر واور بارگاہ اللی میں عاجزی وانکساری اور گریہ وزاری
کرتے ہوئے تو ہو استعفار کروتا کہ وہ صاحب مال کوروز قیامت تم سے راضی کر دے۔

بین نبون کی حق تلفی: اگر جان تلف ہو جائے تو اس کا ازالہ سے ہے کہ تم خو دکو قصاص
دین نبون کے بدلے خون) کے لیے پیش کر دویا پھر اس شخص کے وارث تہمیں معاف کر
دیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو اب تم الله عؤد کی بارگاہ میں خوب گریہ وزاری کروتا کہ رب

الماري والعابرين

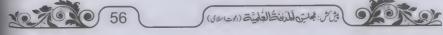
تعالیٰ قیامت میں اس شخص کو تم ہے راضی کر دے۔

🗱 🗝 وت کی حق تلفی: اگرتم نے کسی کی غیبت کی، تہمت لگائی یا گالی دی ہے تو تم پر لازم ہے کہ جن لو گوں کی موجو دگی میں ایسا کیا ان سب کے سامنے خود کو جھوٹا کہو اور حتّی الا مکان اس شخص سے معافی مانگو جبکہ تمہیں اس کے شدید غصے میں آنے یا فتنے کا خوف نه ہو اور اگر تنہیں اس کا اندیشہ ہو تو پھر اللّٰہ عَزْدَ جَلَّ کی بار گاہ میں رجوع کر واور اس شخص کے لیے کثرت سے استعفار کروتا کہ اللّٰہ عَذْوَ جَلَّا اسے تم سے راضی کر دے۔ 🗱 📖 اہل وعیال میں حق تلفی: اس کی صورت یہ ہے کہ تم کسی کے گھریا اولا د وغیرہ میں خیانت کر و۔ اس میں معاف کر وانے اور اظہار کرنے کی کوئی ضر ورت نہیں کیونکہ اظہار کرنے میں فتنے فساد کا اندیشہ ہے، لہذاتم الله عَزْوَجَلَ کی بارگاہ میں گرب وزاری کروتاکہ وہ اسے تم سے راضی کر دے اور تمہاری خیانت کے بدلے اسے خیر کثیر عطا فرمائے۔ ہاں اگرتم یہ سمجھتے ہو کہ اظہار کرنے میں کوئی فتنہ نہیں ہو گا توتم اس سے معاف کروالو مگر ایبابہت کم ہوتاہے کہ فتنہ نہ ہو۔

🗱 ... دین میں حق تلفی: بول کہ تم نے کسی کو کا فر، بدعتی یا گمر اہ کہا ہواور یہ بڑا سخت معاملہ ہے توالی صورت میں ضروری ہے کہ تم نے جس کے بارے میں ایساکہااس کے سامنے اپنے جھوٹے ہونے کا اعتراف کرواور ممکن ہو تو اس سے معافی مانگو ور نہ الله عَزْوَجَلَ كَى بارگاه ميس خوب گريه وزاري كرو اور اينے كيے پر ندامت كا اظهار كرو تاكەاللە عَزَّوْجَلَّ اسے تم سے راضى كر دے۔

فضل واحمان ي اميد

مذ کورہ گفتگو کا خلاصہ بیہ ہے کہ جس سے معان کروانا تمہارے لیے ممکن ہواُس



المالا العابدين ٥٧ منهاج العابدين

ہے معاف کر داؤ اور اگر ممکن نہ ہو تو سیجے دل کے ساتھ بار گاہِ الہٰی میں گریہ وزاری كتے ہوئے توبہ كرو تاكم الله عَزْوَجَلُ اسے تم سے راضى كر دے۔اب بروز قيامت بہ معاملہ الله عَذْوَ جَلَّ كَي مشيت ير ہو گااور اس كے عظيم الشان فضل اور كامل احسان سے امید ہے کہ جبوہ بندے کے ول میں سچائی ملاحظہ فرماتا ہے تواییخ فضل کے خزانے ہے حق کا مطالبہ کرنے والوں کوراضی کر دیتاہے اور الله عدَّدَ وَجَلَّ پر کسی کا حکم نہیں جلتا، یمی ان گناہوں کی معافی کا درست حق ہے،اسے سمجھ لو۔

ہم نے توبہ کے بارے میں جو پچھ بیان کیاہے اگر تم اس پر عمل پیراہو گے اور آئندہ ان جیسے گناہوں سے اپنے دل کو پاک کر لوگے تو بلاشبہ تم تمام گناہوں سے نکل جاؤگے اور اگر تہہیں دل کی پاکیزگی حاصل ہوگئی مگر فوت شدہ باتوں کی قضانہ کر سکے اور فریق مخالف کو راضی نہ کریائے توبہ تمہارے ذمے باقی رہے گااور ان کے سوا سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ توبہ کی شرح بہت طویل ہے جس کی اس مختفر کتاب میں گنجائش نہیں لہذاتم پہلے"إحیاء العُلوم" پھر" اَلْقُرْبَةُ إِلَى الله" اوراس کے بعد کتاب "ٱلْغَايَةُ الْقُصُوى" سے توبہ كاباب پڑھ لو، وہاں تنہيں بہت زيادہ فوائد اور خوب وضاحت ملے گی جبکہ یہاں ہم نے ضروری اور بنیادی باتیں ہی بیان کی ہیں۔اور توفیق دینے والی وات الله عَزَّوَ جَلَّ بَى كى ہے۔

توبه کی گھاٹی میں د شواری

یقینایه گھاٹی بہت مشکل ہے،اس کامعاملہ انتہائی اہم اور اس کا نقصان بھی زیادہ ہے۔ حضرت سپّدُنا استادابو اسحاق اسفر ائميني عَدَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعِلِ جوراتِ عَلَم كے مالك اور باعمل عالم تھ، وہ فرماتے ہیں: میں نے 30 سال تک الله عَزَدَجَنَّ سے دعا کی کہ وہ مجھے کیجی کی توبہ کی

المالي العادين ١٥٥ منهاج العادين

توفیق عطافرمائے۔ پھر میں نے خود پر جیرت و تعجیب کرتے ہوئے کہا: سُبُطِیَ الله! میں 30 سال سے الله عَوْدَ جَلّ سے ایک حاجت طلب کررہا ہوں مگروہ آج تک بوری نہیں ہوئی۔ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا مجھ سے کہہ رہاہے: تجھے اس بات پر تعجب ہورہاہے؟ توجانتا ہے کہ اللہ عنور بھائے کیا طلب کررہاہے؟ توبیہ سوال کررہاہے کہ اللہ عَدَّوَ عَلَ حَجْهِ اپنامحبوب ولينديده بنده بنالے - كياتُون الله عَدَّوَ جَلَّ كابيه فرمان نهيں سنا:

اِتَّاللَّهُ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ ترجيه كنزالايان: بِشَالله يندر كتاب

بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسندر کھتاہے

ستفرول کو۔

الْمُتَطَهِّرِينَ 😁

(پ، البقرة: ۲۲۲)

کیایہ کوئی حجوثی حاجت ہے؟

اے بندو! اپنے دلوں کی اصلاح اور اپنی آخرت کا زادِ راہ اکٹھا کرنے میں اَئِمَتُهُ دین کی کوشش واہتمام اور استقامت پر غور کرو۔

تاخيرِ توبه كانقصان

توبہ کی تاخیر میں بڑانقصان اور ہولنا کی ہے کیونکہ گناہ کی ابتدادل کی سختی اور اس کی انتہا مَعَاذَ الله بد بختی ونحوست ہے۔ تمہیں شیطان اور بلعم بن باعورا کا معاملہ بھولنا نہیں چاہیے، ان کے معاملے کی ابتد ابھی گناہ اور انتہا کفر پر ہوئی اور دونوں ہمیشہ کے لیے ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہو گئے، الله عَزْدَ جَلَّتْ بررحم فرمائے! تم بیدار ر ہواور خوب کو شش کرو،امید ہے کہ تم اپنے دل سے اس نقصان کی جڑ کاٹ دواور اپنی گردن کو گناہوں کے اس بوجھ سے آزاد کر الو۔

منهاج العابدين

ول کی سیا ہی کی علامت

ول کی سختی سے بے خوف مت ہو نااور اپنے حال پر غور کرتے رہنا، ایک بزرگ رخمة الله تعالى عديد فرمايا: ول كنامول كى وجه سے سياه موجاتا ہے اور ول كى سيابى كى علامت و پیچان پیہ ہے کہ تمہمیں گناہوں ہے کوئی گھبر اہث نہ ہو، نیکیاں کرنے کا کوئی مو قع نہ ملے اور وعظ ونصیحت ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ خبر دار! کسی گناہ کو چھوٹامت جانو اور كبيره گناہوں ير ڈٹے ہوئے خو د كو توبه كرنے والامت سمجھو۔ شاعر كى اس بات پر غور كرو:

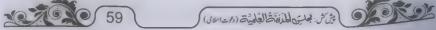
لَا تَخْقِيَنَ مِنَ الذُّنُوبِ ٱقَلَّهَا إِنَّ الْقَلِيْلَ مِنَ الدَّوَامِ كَثِيرٌ ترجمه: تهور على الله كوبر كر معمولى نه مجهوكيونكه دوام وجيشكى سد تهورا" زياده بوجاتا بـ

40 کال دوتے رہے

حضرت ستيرُنا كَنْهُس بن حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَلى عَلَيْهِ فرماتے ہيں: مجھ سے ايک گناہ ہو گيا تھاجس پر میں 40 سال سے رور ہاہوں۔ پوچھا گیا: اے ابوعبدالله!وہ کونسا گناہ ہے؟ فرمایا: میر اا یک مسلمان بھائی مجھ سے ملنے آیاتو میں نے اس کے لیے مجھلی خرید کر پکائی، جب وہ کھاچکا تو میں نے اٹھ کر اپنے پڑوس کی دیوار سے مٹی لی اور اس سے اپنے مہمان کے ہاتھ دھلوائے۔

توبه میں جلدی کرو

اے بندو!اپنے نفس کی جانچ کرو، اپنا محاسبہ کرواور جلدی جلدی الله عَذَوَ جَلَّ کی بارگاه میں گریہ وزاری اور توبہ واستغفار کر لو کیو نکہ موت پوشیدہ ہے اور د نیاایک و ھو کا ج- این عبر آمجد حفرت سیدناآدم عنیهاستدم کا واقعه یاد کرو، ان کو الله عدّد جال ف



كرنے والے كاحال كيما موناجا ہے؟

ا پنے بے مثل دست قدرت سے بنایا، اپنی طرف کی خاص مُعَرُّز روح اُن میں پھو تکی اور فرشتوں کی گر دنوں پر سوار کر کے اپنی جنت میں پہنچایا، ان سے صرف ایک ہی لغزش سرزد ہوئی توان کو جنت سے زمین پراتار دیا گیا۔ یہاں تک مروی ہے کہ الله عَزْدَ جَلَ نے فرمایا: اے آدم! میر ایروس (جنت میں رہنا) کیا ہے؟ عرض کی: یارب! بہت ہی اچھا۔ الله عزَّدَ جَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے آدم!میرے پڑوس اور تاج عزت سے الگ ہو جاؤ کیونکہ لغزش والا میرے پڑوس میں نہیں رہ سکتا۔حتّی کہ حضرت سیّدُ نا آدم عَلَيْهِ السَّلَام اپنی لغزش پر دوسوسال روتے رہے پھر توبہ قبول ہوئی اور ایک لغزش معاف ہوئی۔ جب ایک لغزش کی وجہ سے الله عَذْوَجَلُ كا اینے نبی و مُنْتَخَبُ بندے عَلَیْه السَّلَام کے ساتھ ہیہ معاملہ ہے توکسی اور کے ساتھ کیساہو گاجو بے شار گناہوں کا مُز سکّب ہواور ہیہ بھی دیکھو کہ جب توبہ کرنے والے کی گریہ وزاری کا یہ عالم ہے تو گناہوں پر ڈٹ کر براهروی کے شکار کو کتنی ضرورت ہوگی؟ کہنے والے نے اچھی بات کہی ہے: يَخَافُ عَلَى نَفْسِمِ مَنْ يَتُوبُ فَكَيْفَ تَرَى حَالَ مَنْ لَا يَتُوبُ توجمه: توبه كرنے والا اسے بارے ميں خوف زده ہے تو چر تمہارے خيال ميں توبه نه

اگرتم نے توبہ کی اور توبہ کو توڑ کر پھر گناہوں کی طرف لوٹ گئے تو جلدی ہے دوبارہ
توبہ کر لو اور اپنے آپ ہے کہو: ہو سکتا ہے اب توبہ کر کے گناہ کرنے سے پہلے ہی مجھے
موت آ جائے۔ یو نہی تیسر کی چو تھی بلکہ ہر بار جب بھی گناہ ہو جائے فورا توبہ کر لو اور توبہ
کو اپنی عادت و پیشہ بنالو۔ گناہ کے معاملے میں توبہ کرنے سے عاجز اور مالیوس مت ہونا کہ
کہیں اس وجہ سے شیطان تمہیں توبہ سے روک نہ دے، بے شک کشر سے توبہ کرنا
میں اس وجہ سے شیطان تمہیں توبہ سے روک نہ دے، بے شک کشر سے توبہ کرنا

منهاج الحابين

بھلائی کی نشانی ہے۔ کیا تم نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفے صلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كا پہ فرمان نہیں سنا: خِیَارُ کُمْ کُلُّ مُفْتَنِ تَوَابِ لِعِنی تم میں سے ہر وہ شخص بہتر ہے جو گناہ ہو جانے یر بہت توبہ کرنے والا ہو۔(۱) مطلب سے کہ بار بارگناہ ہوتا ہو تو بار باراس سے توبہ کرتے ہوئے استغفار اور الله عَدَّوَجَلَ کی بار گاہ میں شر مندگی اور گربیروزاری کرے۔

ترجيه كنزالايمان: اورجو كوئى برائى يالين جان پر ظلم کرے پھر اللہ ہے بخشش چاہے تواللہ کو بخشنے والا مہر بان یائے گا۔

تم الله عَزْدَ جَلَّ كاب فرمان ياد كرو: وَمَنْ يَعْمَلُ سُوْعً الوَيُظْلِمُ نَفْسَهُ ثُمَّيَسْتَغُفِرِ اللهَ يَجِدِ اللهَ غَفُولًا سَّ حِيْدًا ﴿ (ب٥، النسآء: ١١٠)

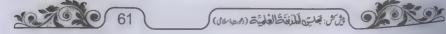
اسے مضبوطی سے تھام لواللہ عَذَوَجَلَ توفیق عطافرمائے۔

توبه کاطریقه

(فصل)

اس مقام پر گفتگو کا خلاصہ پیہ ہے کہ جب تم توبہ کی ابتد اکر و تواپنے دل کو گناہوں سے پاک کر لواور اسے اس بات پر جمادہ کہ دوبارہ گناہوں کی طرف بھی نہیں بلٹنااور اس خلوص سے توبہ کرو کہ اللہ عَذَوجَلَ تمہارے دل کو توبہ میں سیا اور خالص پائے اور حتّی الامکان تم نے جن کی حق تلفی کی ہے انہیں بھی راضی کر لو اور جس قدر ہو سکے فرائض وواجبات کی قضا بھی کر لو تو اب جو گناہ باقی چ جائیں ان کے لیے اللہ عَذْ وَجَلَّ کی بارگاه میں گریہ وزاری کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرو تاکہ وہ بھی معاف ہو جائیں۔ اب تم عسل کرو، یاک صاف کیڑے پہنو اور جارر کعات ایسے پڑھو جیسے پڑھنے کاحق ہے، پھر اپنے چبرے کو زمین پر الی جگہ رکھ دو جہاں متہبیں الله عَذَوَ جَلَّ کے سوا کوئی نہ

■ ... شعب الايمان، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، ١٨/٥، حديث: ١٢١٧



منهاج العابدين

دیکھ رہاہو، پھر اپنے سر پر مٹی ڈالو پھر تمام اعضاء میں سب سے عزت والے اپنے چہرے کو خاک آلود کر و۔ اس طرح کہ آنکھوں سے آنبو جاری ہوں، دل غم میں ڈوباہو، آواز بلند اور پکار آہتہ ہو اور جتناہو سکے تم ایک ایک گناہ کو یاد کرتے ہوئے خود کو ملامت کرو اور اپنے نفس کو ڈاخٹے ہوئے کہو: اے نفس! تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تو توبہ نہیں کر سکتا؟ کیا تجھ میں اللہ عزّدَ جَلَّ کے عذاب کو سہنے کی طاقت ہے؟ کیا تو اللہ عزّدَ جَلَّ کو ناراض کرنا چاہتا ہے؟ یو نہی کرتے کرتے روتے رہو پھر اپنے رہیم رب عزّدَ جَلَّ کی بارگاہ میں ہاتھوں کو پھیلا دو اور عرض کرو: الہی! تیر ابھا گاہو اغلام تیرے در پر حاضر ہے، تیر انا فرمان بندہ صلح کی طرف لوٹ آیا ہے، تیر اگناہ گار تجھ سے معذرت چاہتا ہے۔ الہی! ججھے اپنے کی طرف لوٹ آیا ہے، تیر اگناہ گار تجھ سے معذرت چاہتا ہے۔ الہی! ججھے اپنے کرم سے بخش دے اور اپنے فضل سے ججھے قبول فرما اور مجھ پر اپنی نظر رحمت فرما، الہی! میرے چھے گناہ معاف فرمادے اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے محفوظ فرما، بے شک میرے پھلے گناہ معاف فرمادے اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے محفوظ فرما، بے شک ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور تو ہم پر رحم فرمانے والا مہر بان ہے۔

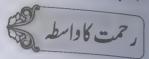
دعائے شت

پھریہ دعاکر وجے دعائے شدت کہتے ہیں نیامُجَلِیّ عظائِم الْاُمُوْدِیا مُنتھی هِبَّةِ
الْمَهْمُوْمِیْن یَامَن إِذَا اَرَادَامُرًا فَاِلْمَایَقُولُ لَهٰ کُنْ فَیکُونُ اَحَاطَتْ بِنَا ذُنُوبُنَا اَنْتَ الْمَنْ خُورُ لِکُلِّ شِدَّةً کُنْتُ اَدَّ الشَّاعَةِ فَتُبْ عَلَی اِلْمَانَ التَّوَابُ الرَّحیٰم لَهَایَامَنُ خُورُ لِکُلِ شِدَّةً کُنْتُ اَدَّ خِرُكَ لِهٰ فِي السَّاعَةِ فَتُبُ عَلَی اِلْمَانَ التَّوَابُ الرَّحیٰم لَهَایَامَنُ خُورُ لِکُلِ شِدَّةً کُنْتُ اَدَّ خُرُكَ لِهٰ فِي السَّاعَةِ فَتُبُ عَلَى اِلْمَانَ التَّوَابُ الرَّحیٰم لَا اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْلَّالِمُ اللَّهُ اللْلِل



منهاج العابدين

فرما بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والامہر بان ہے۔

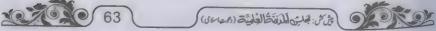


پھر کشت سے گریہ وزاری اور عاجزی کرتے ہوئے عرض کرو: اے وہ ذات جسے ا کے کاسٹنادوسرے کے سننے سے غافل نہیں کرتا! اے وہ ذات جسے سوالوں کی کثرت ہر گز مغالطے میں نہیں ڈالتی!اے وہ ذات جے گریہ وزاری کرنے والوں کا گریہ بے چین نہیں کر تا! مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور اپنی مغفرت کی مٹھاس نصیب فرما، اے سب ہے بڑھ کرر حم فرمانے والے الحجے تیری رحمت کاواسطہ بے شک توہر شے پر قادر ہے۔

درود شریف واستغفار

پرتم شفيج روز محشر على الله تعالى عليه وسلم ير درود مجيجواور تمام مومن مر دول عور توں کے لیے استغفار کرواور الله عنود کی عبادت میں لگ جاؤ۔ یہ سب کر لیا تواب تم نے سچی کی توبہ کر لی اور تم گناہوں سے ایسے نکل گئے جیسے آج ہی تمہاری مال نے تمهيں جنابو، الله عَزْدَ جَلَّتم سے محبت فرمانے والا ہے اور تمہارے لیے اجر و ثواب ہے، تم پرالی رحت وبرکت ہے جسے بیان کرنے والے بیان نہیں کر سکتے، تمہیں امن اور جہنم سے خلاصی نصیب ہو گئی اور د نیاد آخرت میں گناہوں کی سز ااور آفت سے محفوظ مو گئے، تم نے الله عَزْدَ جَلَ كى مدوسے يقيناً اس كھائى كو عبور كرليا۔ الله عَزْدَ جَلَ البِّ فَضَل واحسان سے ہدایت و توفیق عطافر مائے بے شک وہی اس کامالک ہے۔









تيرى كمانى الشيخ المادية المادية

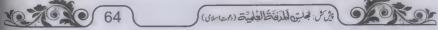
اے عبادت کے طلبگار الله عَزْدَ جَلَ مُجْھِے توفیق دے، تجھ پر رکاوٹوں کو دور کرنا بھی لازم ہے تاکہ تیری عبادت قائم رہ سکے اوریہ ہم بتا چکے کہ رکاوٹیں چارہیں۔

بیلی ر کاوٹ: دنیا

پہلی رکاوٹ دنیاہے اور اسے یوں دور کیا جاسکتاہے کہ اس سے علیحدگی اور بےرغبتی اختیار کی جائے اور تم پریہ علیحد گی اور بے رغبتی دووجہ سے ضروری ہے۔ نی: 🛶 ایم وجه: تا که تمهاری عبادت قائم اور سلامت رہے بلکه تم کثرت سے عبادت کر سکو کیونکہ دنیا کی رغبت تمہارے ظاہر وباطن کو مصروف کر دے گی۔ ظاہر کو اس کی طلب میں اور باطن کو اس کے قصد وارادے اور قلبی خیالات میں لگادے گی اور پیہ دونوں باتیں تھے عبادت سے روک دیں گی کیونکہ نفس بھی ایک ہے اور دل بھی ایک، توجب یہ کسی شے میں مشغول ہو گاتواس کی ضد سے منقطع ہو جائے گااور دنیاو آخرت کی مثال تو دو سو کنوں کی مانند ہے کہ ایک کوخوش کر و تو دو سری ناراض ہو جاتی ہے اور یہ دنیاوآخرت مشرق ومغرب کی طرح ہیں کہ تم ایک ست میں جس قدر بڑھو گے اتنا ای دوسری سے دور ہوتے جاؤگے۔

سلامتی والی آخرت اینالو

جہاں تک ظاہر کے دنیامیں مشغول ہونے کی بات ہے تو حضرت سیڈناابو در داء دَخِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے بہت کوشش کی کہ عبادت اور تجارت کو اکٹھالے کر چلوں مگریہ دونوں ایک ساتھ نہیں ہو سکے تو میں نے تجارت چھوڑ کرعبادت کو اختیار کر لیا۔





المادين منهاج الحادين

امير المؤمنين حضرت سيّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِ اللهُ تَعَالى عَنْهِ فِي مِلْيا: الرّعبادت اور تجارت میرے علاوہ کسی شخص کے لیے جمع ہو سکتیں تو میرے لیے ضرور جمع ہو تیں کیونکہ الله عَزْوَجَلُ نے مجھے قوت اور نرمی دونوں عطافر مائی ہیں۔

جب معامله ایساہے تو دنیا کا نقصان بر داشت کرنااور سلامتی والی آخرت کو اپنانا زیادہ مناسب ہے۔ جہاں تک دل کی مشغولیت کی بات ہے تو دل چھپی ہوئی ایک جگہ ہے جہاں سے "ارادہ" ہو تاہے۔

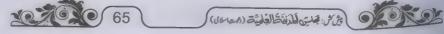
حضور سرورِ كائنات، شاهِ موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: جودنيا ہے مجت کر تاہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کر تاہے وه اپنی دنیاکا نقصان کرتا ہے لہذا باقی رہنے والی (آخرت) کو فناہونے والی (دنیا) پرتر جی دو۔(۱)

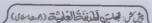
حكمت سے مُنوَّرول

اب تمہارے لیے خوب واضح ہو گیا کہ اگر تمہارا ظاہر و نیامیں اور باطن اس کے ارادہ وخیال میں مصروف ہوا تو عبادت کو کماحقہ بجالانا تمہارے لیے آسان نہیں ہو گا۔ ہاں! جب تم دنیاہے منہ موڑ لو گے اور ظاہر وباطن کو فارغ کر لو گے تو تمہارے لیے عبادت کرنا آسان ہو جائے گا بلکہ تمہارے اعضاء تمہاری مدد کریں گے۔ چنانچہ حضرت سيّدُ ناسلمان فارسي دَخِيَ اللهُ تَعَالى عَنْه فرمات إلى: "بنده جب ونياسے بے رغبت ہوتا ہے تواس کا دل حکمت سے منور ہو جاتا ہے اور اعضاء عبادت کرنے میں اس کے مدد گاربن جاتے ہیں۔ "اس بات کو یلے باندھ لو۔

🗱 -- دوسری وجہ: دنیاہے بے رغبتی لازم ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے

• ... مسند امام احمد، حديث ابي موسى اشعرى، ١٢٥/ ، حديث: ١٩٤١







المام المام

تمہارے عمل کی قدر وقیت اور عزت وبزرگی بڑھ جائے گی کیونکہ حضور سیدعاکم، شافِع أَمَم صَلَّى اللهُ تَعلا عَلَيْهِ وَلا مِوَسَلَّم نِي ارشاد فرمايا: اليه شخص جس كادل دنياسے بے رغبت ہواس کی دور گعتیں اللهء عَزَّدَ جَلَّ کے نز دیک قیامت تک عبادت کرنے والوں کی عبادت سے بہتر اور مجوب ہیں۔(۱)

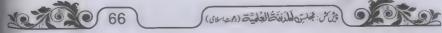
جب دنیا سے بے رغبتی کرنے میں عبادت اتنی زیادہ اور بزرگی والی ہو جاتی ہے تو طالبِ عبادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ دنیا سے بے رغبتی اور علیحدگی اختیار کرے۔

زُبداوراس كاقام

اگرتم پہ پوچھو کہ زُہدیعنی دنیاہے بے رغبتی کامطلب اور اس کی حقیقت کیاہے؟ تو جان لو کہ ہمارے علمائے کرام عَلَيْهِمُ الرَّحْمَد کے نزد يک زہد کی دوقتميں ہيں: (١)...وہ ز ہد جو بندے کے اختیار میں ہے اور (۲)...وہ زہد جو بندے کے اختیار میں نہیں ہے۔ اختیاری زُہد تین چیزوں میں ہوتا ہے: (۱) د نیا کا جو مال ومتاع یاس نہیں اسے طلب نہ کرو۔ (۲) ہجو پاس ہے اس کو خو دسے دور کر دو اور (۳) د نیا کا حصول اور اس کااراده ترک کردو۔

غیر اختیاری زہدیہ ہے کہ زاہد کا دل دنیا اور اس کے سازو سامان سے سر دیڑ جائے اور وہ زہد جو بندے کے اختیار میں ہے وہ غیر اختیاری زہد کی بنیاد ہے، جب بندہ دنیا کے اس مال کی طلب چھوڑ دے گاجو اس کے پاس نہیں اور جو پاس ہے اسے خو د سے دور کر دے گا اور دل سے دنیا کا ارادہ وخیال بھی چھوڑ دے گااوراس میں نیت اللہ عَزْدَجَلَ کی

... بي حديث احياء العلوم اور قوت القلوب ميس حضرت عبد الله بن مسعود رَضِ الله تعلاعمة ك قول





منهاج الحالم ين الحالم ين

رضاادر اُخروی تواب کی ہوگی تواب اسے بیہ وصف یعنی دل کادنیاسے سر دیڑ جاناحاصل موجائے گا۔ میرے زدیک اصل زہدیجی ہے۔

زُبد میں ارادے کی اہمیت

مذ کورہ تینوں اقسام میں سب سے مشکل دل سے د نیاکا ارادہ نکالناہے، کیونکہ ظاہری طوریر بہت سے دنیاسے بے رغبت رہنے والے باطنی طور پر دنیا کے طلبگار اور جاہنے والے ہوتے ہیں اور جو ایساہو اس کا دل دنیا کی شدید کشکش میں مبتلار ہتاہے جبکہ زہد کا دارومداراس تيسرى قسم پرہے۔كياتم في الله عَذَوْجَا كاب فرمان نہيں سنا:

تِلْكَ الدَّاسُ الْإِخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّنِ يْنَ ترجمة كنزالايمان: يه آخرت كالحرجم ال ك لايُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَنْ ضِ وَلا فَسَادًا للهِ اللهِ عَلَيْ نَهِ مِن مِن مِن مِن مَن مَن اللهِ نَهِ ع

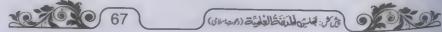
(پ٠٠، القصص: ٨٣)

اس مبارک فرمان میں حکم کوارادہ ترک کرنے پر معلّق کیا گیا، مقصودومراد کی طلب و فعل سے رُکنے پر مو قوف نہیں رکھا گیا (یعنی پہ فرمایا گیا کہ "جوز مین پر تکبر وفساد کاارادہ نہیں رکھتے آخرت کا گھراُن کے لئے ہے۔"یہ نہیں فرمایا کہ "جوز مین پر عکبر وفسادے رُکتے ہیں")۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

مَنْ كَانَيْرِيْنُ حَرْثَ الْأَخِرَةِ نَزِدُلَهُ ترجمهٔ كنزالايبان: ﴿ آخِت كَ كَيْنَ عِلْمُ مَنْ كَانَ يُرِينُ اس کے لیے اس کی تھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کیتی چاہے ہم اے ال میں ہے کھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَيْرِينُ حَرْثَ التُنْيَانُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْأَخِرَةِ مِنْ تُصِيبِ ﴿ (ب٢٥، الشوراي: ٢٠)





763676 71

من العادين

نیزیه بھی ارشاد فرمایا:

ترجمة كنزالايمان:جويد جلدى والى چاہے بم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں پھراس کے لیے جہنم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دُھکے کھا تا ادر جو آخرت جاہے اور اس کی می کوشش کرے اور ہو ایمان والا توانھیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

مَنْ كَانَيُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَاكَ فِيهَا مَانَشَآءُ لِمَنْ ثُرِيْ رُثُمُ جَعَلْنَالَهُ جَهَنَّمَ يُصلبها مَنْ مُومًا امَّلُ حُورًا ١ وَمَنْ أَمَا دَالْأَخِرَةَ وَسَعَى لَهَاسَعْيَهَا وَهُومُؤُمِنٌ فَأُولَيِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مُشَكُورًا (١٥، ١٥، بني اسر آئيل:١٨، ١٩)

کیاتم دیکھتے نہیں کہ ان فرامین میں ارادے ہی کی طرف اشارہ فرمایا گیاہے الہذا ارادے کامعاملہ بہت اہمیت کا حامل ہے لیکن جب بندہ پہلی دوچیز وں یعنی طلب د نیانہ ہونے اور جویاس ہے اسے خو دسے جدا کرنے پر جیشگی اختیار کرے گاتواللہ عَزْدَ جَلَّ کے نضل سے امید ہے کہ وہ اس کے دل سے دنیا کے ارادے کو بھی دور فرمادے گا۔ بے شک وہی قضل و کرم فرمانے والاہے۔

خوشبو میں لیٹا مُر دار

جو چیز تمہیں دنیا کوخودہے دور کرنے اور طلب دنیاترک کرنے پر ابھارے گی اوراسے تمہارے لیے آسان بنائے گی وہ ہے دنیا کی آفات اوراس کے مُیُوب کو یاد کرنا۔ لو گول نے اس کے متعلّق بہت کچھ کہاہے۔ کسی نے کہا: "میں نے د نیا کو اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ اس کا نفع تھوڑا، تھکاوٹ زیادہ، یہ فناہونے میں تیز اور اس کے طلبگار بہت كميني بين-"اس يرمير ب شيخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فِي فرمايا:"اس قول سے بھى دنيا ميں عرب المرابع ال المارين العابرين المارين المار

ر غبت کی بو آتی ہے کیونکہ جو شخص کسی سے جدائی کی شکایت کر تاہے وہ اس سے ملنا يندكرتا ہے اور جو كى شے كولوگوں كے أس ميں شريك ہونے كى وجہ سے ترك كرويتا ہے وہ چاہتا ہے كہ كاش وہ اكيلااس كامالك ہوتا۔"

اس بارے میں سب سے عمدہ بات وہ ہے جو ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فِي فرمائی کہ دنیا الله عَذْوَجَلَ کی دشمن ہے جبکہ تم الله عَذْوَجَلَ سے محبت کرنے والے ہواور جو کسی ہے محبت رکھتاہے وہ اُس کے دشمن سے نفرت رکھتاہے۔ "مزید فرمایا: دنیا حقیقت میں سر اہوام دارہے، کیاتم نہیں دیکھتے کہ آخر کار اس کی ہر چیز خراب وبر باد اور بد بودار ہو جاتی ہے۔ مگریہ ایک ایسامُر دارہے جسے خوشبوؤں اور زیب وزینت میں لپیٹ دیا گیا ہے پس اس کے ظاہر کو دیکھ کر غافل لوگ دھوکے میں پڑ گئے اور عقلمندوں نے اس ہے کنارہ کشی اختیار کرلی۔

ونیاسے بے رغبتی کا حکم

اگرتم پوچھو کہ دنیاہے بے رغبتی و کنارہ کشی کرنا فرض ہے یا نفل ؟ تویاد رکھو کہ مارے نزدیک سے بے رغبتی حلال سے بھی ہوتی ہے اور حرام سے بھی، پس حرام سے کنارہ کشی کرنا فرض جبکہ حلال سے نفل ہے۔ صاحب استقامت عبادت گزاروں کے نزدیک حرام ایک بد بودار مُر دار کی طرحہے جس کی طرف ضرورت کے وقت (بحالت اضطرار ومجوری) بفتر ر ضرورت ہی بڑھا جاتا ہے۔

جہال تک حلال سے بے رغبتی کی بات ہے توبید ابدالوں کا وصف ہے،ان کے نزدیک طلال بھی مر دار کی طرح ہوتا ہے اور وہ اس سے بھی بقدرِ ضر ورت ہی لیتے منها جالعابدین . ٧ عرض العابدین العابدین العابدین العابدین العابدین العابدین العابدین العابدین العابدین العابدین

ہیں جبکہ حرام توان کے بزدیک آگ ہے اسے لیناتو در کنار ان کے دل میں اس کاخیال بھی نہیں آتا اور دنیاسے ول کے سر دپر جانے کا مطلب بھی یہی ہے، اس لحاظ سے کہ دنیا کی خاطر کوشش ختم ہو جائے اور بندہ دنیا کو انتہائی ناپند جانے اور گندگی سمجھے یہاں تک کہ دل میں دنیا کے لیے کوئی ارادہ اور اختیار باقی نہ رہے۔

دنیا آگ یا مُردار کیسے ہوسکتی ہے؟

یہ کیسے ہو سکتاہے کہ نرالی خواہشات اور پسندیدہ لذّات سے بھر بور دنیاکسی انسان کے نزدیک آگ یاسڑے ہوئے مُر دار جیسی ہو جائے جبکہ وہ خلقت میں کمزور اور طبعی طور پرلا کچی بھی ہے؟

تو سجھ لو کہ اللہ عوَّد بَاس کے نزدیک آگیام داری طرح ہوجاتی ہے اوراس سے حقیق گندگی کوجان لے تو دنیااس کے نزدیک آگیام داری طرح ہوجاتی ہے اوراس سے خوش تو وہ ہوتے ہیں جو اس کی رغبت رکھتے، اس کے عیبوں اور آفتوں سے اندھے اور اس کی ظاہری زیب وزینت سے دھو کے ہیں ہیں۔ اب میں تہہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں:

ایک شخص نے تمام لو ازمات کا خاص خیال رکھتے ہوئے نفیس اور عمدہ حلوہ تیار کیا گر تیار کرنے کے بعد اس میں زہر قاتل کا ایک قطرہ ڈال دیا، زہر ڈالتے وقت ایک شخص اسے دیکھ رہا تھا اور ایک ایسا تھا جس نے یہ نہیں دیکھا تھا، توجب دونوں کے سامنے وہ بہترین اور عمدہ حلوہ کھانے کے لیے رکھا جائے گا تو جسے زہر کی ملاوٹ کا علم سامنے وہ بہترین اور عمدہ حلوہ کھانے کے لیے رکھا جائے گا تو جسے زہر کی ملاوٹ کا علم ہے وہ اس سے کنارہ کش ہوجائے گا بلکہ اُس کے دل میں کھانے کا خیال تک نہیں آگے گا اور یہ اس کے نزدیک آگ بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں آئے گا اور یہ اس کے نزدیک آگ بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں آئے گا اور یہ اس کے نزدیک آگ بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں آئے گا اور یہ اس کے نزدیک آگ بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں آئے گا اور یہ اس کے نزدیک آگ بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں ہو جائے گا بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں ہوں اس میں گھانے اور یہ اس کے نزدیک آگ بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں ہو جائے گا بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں

منهاج العابدين (۱۷ منهاج العابدين (۱۷ منهاج العابدين العابدين العابدين العابدين العابدين العابدين العابدين الع

موجود آفت کو جانتا ہے لہذاوہ اس کی ظاہری عمد گی ہے دھو کا نہیں کھائے گا اور اُس کے برعکس جس نے زہر کو دیکھانہیں تھاوہ اس کی ظاہری عمد گی وسجاوٹ سے دھو کا کھا كراس كے ليے للجائے گا اور كنارہ كرنے والے پر تعجبُ كرے گا بلكہ اسے بے و قوف سمجھے گا۔ یہی حال دنیا کے حرام کا بھی ہے بصیرت واستقامت والے اس سے بچتے ہیں اور بے خبر وغافل اس کی رغبت رکھتے ہیں۔

یوں ہی د نیا کا حلال ان عقلمندوں کے لیے اس حلوے کی طرح ہے جس میں بنانے والے نے زہر تو نہیں ڈالا مگر تھوک دیا یاناک سے ریزش ڈال دی تو اس کاروائی کو دیکھنے والا اس سے کراہت کرے گا، دور بٹے گا اور سخت ضرورت وحاجت کے علاوہ اسے استعال نہیں کرے گا اور جس نے اسے دیکھا نہیں اسے معلوم ہی نہیں کہ اس میں کیا ہے وہ اس کے ظاہر کو دیکھ کر دھو کا کھائے گا اور اسے پیند کرتے ہوئے اس کی لا کچ کرے گا۔ توبیہ دونوں فریقوں یعنی اہل بصیرت واستقامت اور اہلِ غفلت ورغبت کے لیے دنیا کے حلال کی مثال ہے۔

غور کرو که دونوں شخص خلقت وطبیعت میں ایک ہیں مگر صرف دیکھنے کی وجہ سے دونوں کا حال مختلف ہو گیا ایک نے دیکھا اور اسے علم ہو گیا جبکہ دوسرے نے نہیں دیکھا تو بے خبر رہا۔ اگر رغبت رکھنے والا بھی بچنے والے کی طرح دیکھ لیتااور جان جاتا تووہ بھی ضرور بچتا اور یوں ہی دیکھنے والا اگر نہ دیکھتا اور نہ جانتا تورغبت والے کی طرح وہ بھی ضرور رغبت رکھتا۔ اس مثال کے ذریعے واضح ہو گیا کہ فرق طبیعت کی وجہ سے نہیں بلکہ دیکھنے کی وجہ سے ہے۔ یہ ایسامفید اصول اور بہترین کلام ہے جس کا اعتراف عقلمند اورانصاف کرنے والا ضرور کرے گا اور الله عَذَوْجَلَّى اپنے فضل سے

ہدایت و توفیق عطا فرمانے والاہے۔

مکل کناره کشی کیسے مکن ہے؟

اگریہاں یہ سوال کیا جائے کہ کم از کم ہمیں اتنی دنیا کی حاجت توہے جس ہے ہمیں قوت وطاقت حاصل ہوسکے تو پھر دنیاہے بالکل کنارہ کثی کیے ممکن ہے؟

جواب سے کہ جوز ہد مطلوب ہے اُس سے مر اد اُس فضول وزائد چیز ہے بے رغبتی اختیار کرنا ہے جس کے بغیر زندگی گزاری جاسکتی ہوکیونکہ مقصود توفقط اتنی قوت وطاقت ہے کہ تم الله عَذْوَهِ لَ كَي عَبادت كر سكو كھانا بينا يالذت حاصل كرنا تو مقصود نہيں اور اب الله عَزَوْجَلَ كى مرضى ہے كہ تہميں سبب و ذريعہ سے زندہ رکھے ياان كے بغير جيے فرشتوں کو بغیر اسباب زندہ رکھا ہے۔ پھر اگر اس نے کسی شے کو تمہاراذریعہ بناناہے تو چاہے تو تمہارے یاس موجود شے کو بنادے یا تمہاری تلاش یا کمائی ہے وہ شے تمہیں مل جائے یا پھر چاہے تو وہاں سے عطا فرما دے جہاں سے تمہارا وہم و گمان بھی نہ ہو اور نہ ہی تمہیں اس کے لیے محنت وکوشش کرنی پڑے جیسا کہ ربّ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَنَّقِ اللَّهَ يَجْعَلُ لَّهُ مَخْرَجًا أَنْ ترجمة كنزالايمان: اورجو الله عدار الله (پ،۲۸،الطلاق: ۳،۲) وہاں سے روزی دے گاجہاں اس کا گمان نہ ہو۔

پھر تم کسی صورت طلب اور ارادے کے محتاج نہیں ہو گے اور اگر ایسے زہد کی طاقت نہیں رکھتے اور طلب وارادہ رکھتے ہو تو صرف اتنی چیز کی طلب و کو شش کر وجس سے عبادتِ الٰہی پر قوت حاصل ہو سکے اور اس میں لذت وشہوت مقصود نہ ہو۔ جب تم منهاج الحابدين منهاج

ا ہی نیت رکھو گے تو تمہاری کو شش اور ارادہ ایک نیکی ہوگی اور حقیقت میں آخرت کے لے کوشش کہلائے گی نہ کہ دنیا کے لیے اور ایس کوشش تمہارے زہدیعنی دنیا سے بے بنبتی میں کوئی خرابی پیدانہیں کرے گی۔جان لو!اگر الله عدَّدَ وَجَلَّ نے جاہاتو یہ چند باتیں تمہاری درست رہنمائی کریں گی اور تو فیق عطافر مانے والا اللہ عَذْوَ هَلَ ہی ہے۔

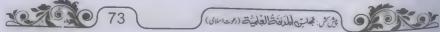
دوسری رکاوٹ: مخلوق کھا

الله عَذَوْ جَلَّ مهميں اور جميں اپنی عبادت كى توفيق عطافرمائے تم پر مخلوق سے جدائى وتنهائی اختیار کرنا بھی دووجہ سے لازم ہے:

جے اسمبلی وجہ: مخلوق سے علیحدگی اس لئے لازم ہے کہ وہ تمہیں الله عَزْوَجَلَ کی عبادت ے غافل کر دے گی۔ ایک بزرگ رَحْمُهُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں چھ لوگوں کے یاس سے گزراجو تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے اور ایک شخص ان سے دور الگ تھلگ بیٹھا تھا، میں نے پاس جاکر اس سے بات کرناچاہی تواس نے کہا: تم سے بات كرنے كے بجائے مجھے الله عَزْوَجَلُ كا ذكر كرنازيادہ پندہے۔ ميں نے كہا: تم اكيلے ہو۔ اس نے کہا: میرے ساتھ میر اربّ تعالیٰ اور میرے دو فرشتے ہیں۔ میں نے پوچھا: ان تیر اندازوں میں کون جیتے گا؟ اس نے کہا: الله عَذَّوَ جَلَّ جس کی مغفرت فرمادے۔ میں نے پوچھا: راستہ کہاں ہے؟ اس نے ہاتھ سے آسان کی جانب اشارہ کیا اور مجھے چھوڑ کر کھڑا ہو گیااور کہنے لگا: الہی! تیری اکثر مخلوق تجھ سے غافل کرتی ہے۔

الوگوں سے پانچ مطالبے

اے بندے الوگ تہمیں اللہ عَزْوَجَلُ کے ذکر سے غافل کر دیں گے بلکہ روک ہی





دیں گے بلکہ برائی اور ہلاکت میں ڈال دیں گے جیسا کہ حضرت سیّد ناحاتم اصم دَخهُ الله تعلیم عَلیم الله الله عَلیم عَلیم الله عَلیم عَلیم الله عَلیم عَلیم عَلیم عَلیم الله عَلیم عَ

گوشه نشینی کازمانه

 منهاج الحابدين منهاج

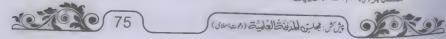
تمہارے لیے کیا بہتر ہے، جھوٹے حیلے بہانوں سے اپنے آپ کو دھو کا مت دیناورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور تمہارا کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا۔

جن اوصاف وحالات کی بات ہم کر رہے ہیں وہ اس مشہور حدیث یاک میں موجو د ہیں کہ حضرت سیدناعبدالله بن عمرور فوالله تعلل عنها نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم حضور رحت كونين صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَي خدمت من حاضر عظ كه فتول كاذكر حيم على اتوآب نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ لوگ وعدہ خلافی میں مبتلا ہو جائیں اور امانت میں خیانت كرنے لگيں، پھر آپ نے انگليوں كوانگليوں ميں ڈال كر فرمايا: اور يوں ہو جائيں (يعنی ان الكيول كي طرح دست وكريبال بوجائيل) - حضرت سيّدُ ناعبد الله بن عَمْرُ ورَضِ اللهُ تَعَالى عَنْهُمَا كتيبي كه ميں نے عرض كى: الله عَزَدَجَلَ مجھے آپ پر قربان كرے! ميں اُس وقت كيا كرون؟ ارشاد فرمايا: گھر ميں بيٹھے رہنا، اپنی زبان کو قابو ميں ر كھنا، اچھی چيز اختيار كرنا، بری بات کو جھوڑ دینا، صرف اپنے معاملے کی فکر کرنااور عام لو گوں کا خیال جھوڑ دینا۔ (۱) ا یک دوسری روایت میں سیر بھی ہے کہ حضور نبی مکرّ م، شفیع معظم صَلَّ الله تَعَالى عَلَيْهِ وَاللَّهِ وَسَلَّم فِي فَرَمَا يَا: وه مَرْح كا زمانه مو كاعرض كى كئي مرح كے زمانے سے كيام او ہے؟ فرمایا:جب آدمی این ساتھ بیٹے ہوئے شخص سے بھی بے خوف اور مطمئن نہیں ہو گا۔(2)

ایک زمانه ایما آئے گا

ایک اور حدیث مبارک جو حضرت سیدُنااین مسعود زَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْه سے مروی ہے

مسندبران، ۲۷۲/۲ مديث: ۱۳۳۲





٠٠٠ ابوداود، كتاب الملاحم، باب الامر والنهي، ١٢٥/٣، حديث: ٣٣٣٣

^{€...}ابوداود، كتاب الفتن والملاحم . بأب في النهي عن السعى في الفتنة ، ١٣٥/٣ ، حديث: ٢٥٨

الماري منها حالما بين

كه حضور نبي غيب دان، رحمت عالميان صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نِي حضرت حارث بن عُمَيْرِه رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْه ہے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری زندگی رہی تو عنقریب تم ایسا زمانہ دیکھو گے جس میں مُقرّرِین زیادہ ہوں گے ، علما کم ہوں گے ، مانگنے والوں کی کثرت ہو گی، دینے والے تھوڑے ہوں گے ،اس زمانے میں خواہش علم کی پیشواہو گی۔(۱)انہوں نے عرض کی:وہ زمانہ کب آئے گا؟ار شاد فرمایا:جب نماز ضائع کی جائے گی،ر شوت عام ہو جائے گی اور دین کو دنیا کی معمولی وحقیر چیزوں کے بدلے بیچا جائے گا،ایسے وقت میں بچنا، ایسے وقت میں بچنا۔ (2)

میں کہتا ہوں: ان احادیثِ مبار کہ میں جو کچھ بیان ہواہے وہ تم اپنی آ تکھوں سے اینے زمانے اور زمانے والوں میں دیکھ رہے ہو لہٰذااپن فکر کرو۔

گوشه نشینی جا نز ہو گئی

پھر بلاشبہ سلف صالحین رَحِمَهُ اللهُ انْهِ إِنْ اپنے زمانے اور زمانوں والوں سے بیخے پر مُشْفِق ہیں، انہوں نے گوشہ نشینی کو ترجیح دی،اسی کا حکم دیااور ایک دوسرے کواسی کی نفیحت کرتے رہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ ہم سے زیادہ بصیرت رکھنے اور بھلائی کوزیادہ سبھنے والے تھے اور ان کے بعد زمانہ بہتر ہونے کے بجائے زیادہ خراب ہو گیا۔ چنانچہ حضرت سیدُنالوسف بن اساط دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه بيان كرتے ہیں كہ میں نے حضرت سیدُ ناسفیان توری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ انول كو فرماتے سنا: الله كى قسم جس كے سوا کوئی معبود نہیں!اس زمانے میں گویشہ نشینی جائز ہو گئی ہے۔

الادب المفرد، باب الهدى والسمت الحسن، ص٢١٧، حديث: ١١٠، عن ابن مسعود مو قوقًا

موسوعة ابن ابي الدنيا، كتاب العزلة والانفراد، ٢/ ٥٣٠، حديث: ١٨٨، عن ابن مسعود موقوفا

منهاج الحسابدين VV منهاج الحسابدين

میں کہتا ہوں: اگر ان کے زمانے میں جائز ہو گئی تھی تو ہمارے اس زمانے میں فرض دواجب ہو گئے ہے۔

موشه نشيني ميں راحت

حضرت سيّدُ ناسفيان تورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الولى في حضرت سيّدُ ناعَبّاد خَوّاص عَلَيْهِ رَحْمَةُ الله الوقاب كو لكها: تم أس زمان ميں موجس ميں مونے سے حضرات صحابة كر ام عكنه في الزف توان الله عَذَهُ وَلَ كِي بِناه ما نُكَاكرت تحص اور وہ ہم سے زیادہ علم والے تھے۔ تواب ہمارا کیا حال ہو گاکہ اب وہ زمانہ آچکا ہے اور ہماراعلم کم ہے، صبر تھوڑا ہے اور بھلائی پر مدد گار کم ہیں، دنیا کی خرابی بڑھ گئی اور لو گوں میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب دَضِیَ اللهُ تَعَالی عَنْه نے فرمایا: گوشه نشینی میں بُرے لوگوں کی ملا قات سے چھٹکارااور راحت ہے۔

اس بارے میں چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

فِي قَوْلِ كَعْبِ وَ فِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْد وَالظُّلُمُ وَالْبَغْيُ فِيْهِ غَيْرُ مَرْدُوْد فِيْهِ لَابْلِيْسَ تَصْوِيْبٌ وَ تَصْعِيْد لَمْ يُبُكَ مَيْتُ وَلَمْ يُغْرَحُ بِمَوْلُود

هٰذَا الزَّمَانُ الَّذِي كُنَّا نُعَاذِرُهُ دَهُرٌ بِهِ الْحَقُّ مَرْدُوْدٌ بِأَجْمَعِهِ أعْلَى أَصَمُّ مِنَ الْأَزْمَانِ مُلْتَبِسٌ إِنْ دَامَ هٰذَا وَلَمْ يَحُدُثُ لَهُ عَيْرُ

ترجمه:(١)..يهواى زماندے جس سے جمیں حضرت سيدناابن مسعوداور حضرت سيدناكعب رَضِ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا كَلِ مُعِلَى وَرايا كيا ہے۔ (٢)...اس زمانے ميں حق بالكل محكر اويا كيا ہے جبكه ظلم وبغاوت مقبول ہے۔ (۴) ... دیگر زمانوں کی بنسبت پیر زمانہ زیادہ اندھا، بہر ااور پیچیدہ وسخت ہے ،اس

المُورِ اللهِ المِلمُلِي المِلمُ المِلمُلِي المِلمُلْمُ اللهِ المِلمُلْم



منهاج العابدين منهاج العابدين منهاج العابدين

میں شیطان کو سچااور او نچا کیا جاتا ہے۔ (م)...اگریہی حالت رہی اور زمانے میں کوئی بہتری نہ آئی تو پھر کسی مرنے والے پر رویاجائے گانہ کسی پیدا ہونے والے کی خوشی کی جائے گ۔

جان بہچان تم رکھو

مجھے ایک بات حضرت سیدناسفیان بن عُینینَه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَیْه کے حوالے سے ملی ب، وه فرمات بي كه مين في حضرت سيدُ ناسفيان تورى عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الوِّل ع عرض كي: مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو۔ میں نے کہا: الله عَدَّدَ جَلَّ آبِ يررحم فرمائي! كيا حديث مبارك ميں بيه نہيں آيا كه "مسلمانوں سے جان پیچان زیادہ رکھو کیونکہ ہر مسلمان کو شفاعت کا حق حاصل ہو گا۔ ۱۱،۱۰ نہوں نے فرمایا: تہمیں جو بھی ناپسندیدہ بات بہنچی ہوگی وہ جان پہیان والوں سے ہی بہنچی ہوگ۔ میں نے کہا: درست ہے۔ پھر جب حضرت سیدُناسفیان توری عَنیهِ دَحَهُ اللهِ البِل كاوصال مو كياتو ميں نے خواب میں انہیں بلند مراتب پر فائز دیکھاتوع ض کی: ابوعبدالله! مجھے نصیحت کیجئے۔ارشاد فرمایا:لو گوں سے جان بہجیان اور ملاپ کم رکھو کیو نکہ ان سے جان چیٹر انابہت مشکل ہے۔

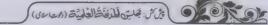
نا آشاؤل كودعا

ایک شاعرنے اس بات کو پچھ اس طرح بیان کیا:

أُفَتِّشُ عَنْ هٰذَا الْوَرْي وَأُكَشِفُ جَزى اللهُ خَايِرًا كُلَّ مَنْ لَسْتُ اغْمِفُ سِوَى النَّنِي اَخْبَبْتُ مَنْ لَيْسَ يُنْصِفُ

وَ مَا زِلْتُ مُذُ لَاحَ الْمَشِيْبُ بِمَفْرَقَ فَهَا أَنْ عَرَفْتُ النَّاسَ إِلَّا ذَمَهْتُهُمْ وَمَالَ ذَنْبٌ اَسْتَحِقُ بَهِ الْجَفَا

1 ...مسنل الفردوس، ا/۵۵، حليث: ٢١٩





منهاج العابدين (۷۹ منهاج العابدين (۷۹ منهاج العابدين)

توجمه: (١)... ميں إس مخلوق كي تفتيش اور پوچھ تاچھ ميں لگار ہاحتّٰي كه جدائي كاوفت يعني بڑھایا آ پہنچا۔ (۲) ... لو گوں میں میری جس سے بھی پیچان ہوئی میں نے اس کی مذمت کی ، الله عَوْدَ عَلَ ہراں شخص کو جزائے خیر دے جے میں نہیں جانتا(۳)...اور میر اکوئی جرم اییا نہیں جس کے سبب قابلِ ندمت تھبروں، سوائے یہ کہ ناانصافی کرنے والے کو دوست بنایا۔

روستول سے اَذِیت ملی

حضرت سيدُ ناسفيان بن عُينينَه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فرمات بين بي محى منقول ب ك حضرت سيدُ ناسفيان تُورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوِل ك درواز بركم الله عَلْ وَجَلَّ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے جو ہمیں نہیں جانتے اور ایسی جزاوہ ہمارے دوستوں کو عطانہ فرمائے کیونکہ ہمیں جو بھی اذیت ملی دوستوں ہی ہے ملی۔

اسلاف نے اس بارے میں یہ اشعار کے ہیں:

جَزى اللهُ عَنَّا الْخَيْرَ مَنْ لَيْسَ بَيْنَنَا وَ لَا بَيْنَهُ وُدٌّ وَ لَا تَتَعَارَفُ فَهَا مَشَنَا هَمُّ وَ لَا نَالَنَا آذًى مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَنْ نَوَدُ وَنَعْرِفُ توجمه: (١)...الله عَزْدَ مَن الله عَزْدَ مَن الله عَنْدَ مَن الله عَنْدَ مَن الله عَنْدَ مَن الله عَنْدَ مَن كل جم جان پہچان تھی نہ ہمارے در میان کوئی دوستی تھی۔(۲)...پس ہمیں جو بھی رنج وغم اور اذیت پہنچی وہ انہی لو گوں ہے بیٹچی جن ہے ہم دوستی اور جان پہچان رکھتے تھے۔

عكمت بحرى نفيحتين

حضرت سيرُنا فَضَيْل بن عِياض عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْوَهَّابِ فرمات بين: اس نازك زمان میں اپنی زبان کی حفاظت کر، اپنی مرتبے کو پوشیدہ رکھ، اپنے دل کا علاج کر، جو بھلائی عُلِي اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الل



هم الماليان العابرين

لگے اسے اختیار کر اور جو ہر ائی لگے اسے چھوڑ دے۔

حضرت سبِّيرُ ناسفيان تُورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ انولِ في فرما يا: هٰذَا ذَمَانُ السُّكُوتِ وَ لُوُومِ الْبُيُوْتِ وَالرِّضَاءِ بِالْقُوْتِ إِلَى أَنْ تَبُوْتَ لِعِنى بِهِ خاموشى ، گفر ميں پڑے رہنے اور ضروري غذا پر راضی رہنے کا زمانہ ہے یہاں تک کہ تنہیں موت آ جائے۔

حضرت سيّدُ ناداؤد طاكَى رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِي فرمايا: ونياسے روزه ركھ لے اور آخرت کواپنی افطار بنالے اور لوگوں سے ایسے بھاگ جیسے شیر سے بھا گناہے۔

د نیا اور مخلوق سے کنارہ کشی کے متعلق روایات وا قوال اس قدر زیادہ ہیں جن کی اس کتاب میں گنجائش نہیں، اس کے متعلّق ہم نے الگ سے ایک کتاب لکھی ہے جس كانام "كِتَابُ أَخْلَاقِ الْأَبْرَارِ وَالنَّجَاقِ مِنَ الْأَثْمَ الرَّسْءِ، اس كامطالعه كروتمهيس بهت عجائبات نظر آئیں گے اور عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہو تاہے اوراپنے فضل سے توفیق وہدایت دینے والا الله عَزْدَجَنَّ بی ہے۔

🗱 🗝 دوسری وجہ: دوسری بات جولو گول سے دور رہنے کا تقاضا کرتی ہے وہ بیہ ہے کہ اگر الله عَزْدَ جَلَ كَى رحمت تمهارے شامل حال نه ربى تولوگ تمهارى عبادت كے فائدے کو خراب اور ضائع کر دیں گے۔اس طرح کہ ان کے سبب تم ریاکاری و بناوٹ میں مبتلا مو جاؤ گے۔ حضرت سیّدُنا بیکیٰ بن معاذرَ حْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِهِ بَى فرمایا كه ''لو گوں كا و یکھنار یاکاری کی چٹائی ہے۔"

بناونی زینت 🎇

ونیاہے بے رغبت یہ بزرگ ہتیاں اس لحاظ سے اپنے اوپر خوف رکھتی تھیں حتّی کہ انہوں نے ملا قات وزیارت کے لیے بھی باہر نکلنا چھوڑ دیا تھا۔ چنانچے حضرت الم المحالية بن الم المحالية بن المحالية ب

حيدنا مرم بن حَيَّان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْمَثَّان كِي متعلَق منقول ہے كه انہوں نے حضرت سيدُنا اويس قرني عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِي ع ع ص كى: اے اويس! ہم سے ملاقات وزيارت كا تعلُّق قائم رکھئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے ملاقات وزیارت سے زیادہ نفع مند چیز کے ذریعے تم سے تعلق جو ڑر کھاہے اور وہ تمہاری پیٹیر پیچھے تمہارے لیے د عاکر ناہے کیو نکہ ملاقات وزیارت سے بناوٹی زینت اور ریاکاری پیداہوتی ہے۔

ناگوار جواب کی وضاحت

حضرت سيّدُ ناسُلَيمان خواص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه سے كہا كيا كه حضرت سيّدُ ناابر المجيم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه تشريف لائے ہوئے ہيں كيا آپ ان سے ملاقات كونہيں جائيں گے ؟ فرمایا: مجھے کسی سر کش شیطان سے ملناان کی ملا قات سے زیادہ پسند ہے۔لو گوں کو یہ جواب بہت ناگوار گزراتو آپ نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: جب میں حضرت ابراہیم بن اوہم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه سے ملول كا تو مجھے خوف ہے كه ميں كہيں بناوٹی زینت و تکلُّف نہ اپنالوں اور اگر کسی شیطان سے ملوں گا تواس کام سے بچار ہوں گا۔

عارف کی بات پر ہے ہوشی

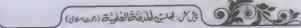
میرے شیخ حضرت سیدناابو بکر وَرَّاق عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّذَّاق كى ايك عارف بزرگ سے ملا قات ہوئی تو دونوں کچھ دیر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے پھر ایک دوسرے سے پچھ ال طرح جدا ہوئے کہ میرے شیخ نے عارف سے کہا: میں اپنی کسی مجلس کو اپنی اس مجلس سے زیادہ پُر امید خیال نہیں کر تا۔ عارف نے ان سے کہا: لیکن میں اپنی اس مجلس سے بڑھ کر کسی مجلس سے خو فزوہ نہیں ہوں، کیا آپ نے مجھ سے بات کرنے اور

اپناعلم ظاہر کرنے کے لیے جان بوجھ کر اپنی گفتگو اور اپنے علم کو آراستہ نہیں کیا؟ او کیا میں نے ایسا نہیں کیا؟ پس ہم نے ایک دوسرے کے لیے د کھاوا اور بناوٹی زینت اختیار کی ہے۔ میرے شیخ یہ من کر کچھ دیرروتے رہے پھر بے ہوش گئے۔ اس واقعہ ك بعدمير ع شيخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ اكْثريهِ اشْعاريرُ هاكرتے تھے:

يَا وَيُلَتَا مِنْ مَوْقَفِ مَا بِهِ ٱخْوَفُ مِنْ أَنْ يَعْدِلَ الْحَاكِمُ أبَارِنُ الله بعِصْيَانِهِ وَلَيْسَ لِيْ مِنْ دُوْنِهِ رَاحِمُ يَارَبِ عَفْوًا مِنْكَ عَنْ مُنْنِبٍ ٱسْرَفَ اللَّ ٱنَّهُ نَادِمُ يَقُولُ فِي اللَّيْلِ إِذَا مَا دَجَى اهَا لِنَنْبٍ سَتَرَ الْعَالِمُ ترجمه: (١)...هائ افسوس! ميدان محشركي سختيال حاكم كے عدل سے بھى زيادہ درانے والی ہیں۔(۲)...میں الله عَزْدَ عَلَى نافر مانیاں كر كے أسے وعوتِ جنگ دے رہا ہوں حالانكه اس ك سوا مجھ يررحم كرنے والا كوئى نہيں۔ (٣)..اب ميرے رب! تجھ سے اُس گنہگار كے لئے عفو و در گزر کاسوال ہے جس نے اپنی جان پر ظلم کیا،اب وہ نادم وشر مندہ ہے۔(۴)... جب رات اپنے يردے ڈال ديت ہے تووہ کہتاہے: آہ! جانے والے نے گناہوں کو چھپار کھاہے۔

اے بندے!ایک دو سرے سے ملا قات کرنے میں بیہ حال ان لو گوں کاہے جو زہد و تقوٰی اور عبادت وریاضت والے تھے تو دنیا داروں اور سر کشوں بلکہ شریر وں اور جاہلوں کاحال کیساہوناچاہیے؟ یادر کھو کہ اس دور میں خرابی وفساد بہت بڑھ چکاہے اور لوگ بہت زیادہ نقصان میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ بے شک وہ تمہیں الله عَزْدَ جَلّ کی عبادت سے ایسے دور کر دیں گے کہ تم کچھ بھی عبادت نہیں کر سکو گے پھر جو عبادت تم نے کر رکھی ہو گی اُسے بھی تباہ وبرباد کر دیں گے یہاں تک کہ اس میں سے پچھ بھی باقی نہ رہے گالہذاتم پرگوششین







منهاج العابدين العابدين منهاج العابدين ال

اور لوگوں سے دوری لازم ہے۔الله عَزَّدَ جَلَّ موجودہ زمانے اور زمانے والول کے شرے محفوظ فرمائے بے شک وہی اپنے فضل ورحمت سے حفاظت فرمانے والاہے۔

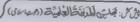


اگریہ سوال کیاجائے کہ گوشہ نشینی اور لو گوں سے دوری کا کیا تھم ہے؟ الله عَزْدَ جَلَّ آپ پر رحم فرمائے! یہ بھی بیان فرمائے کہ اس میں لوگوں کے طبقات کے احوال کیا بي اوراس كى واجب حد كياب؟

الله عَذَو جَلَ تم يراور جم يررحم فرمائي اجان لوكه اس باب ميس لوگوں كے دوطيقى بين: 🚓 🗝 پہلا طبقہ: وہ شخص جس کی مخلوق کو کوئی حاجت نہیں ہوتی یعنی وہ عالم ہو تا ہے نہ حاکم توایسے شخص کے لیے بہتریبی ہے کہ لوگوں سے دوری اختیار کر لے۔ صرف جمعہ، جماعت، عید، حج یاعلم دین کی مجلس میں ہی لوگوں کے ساتھ شریک ہویا پھر کسی ایسی کار دباری ضرورت کے تحت جس میں میل جول کے بغیر چارہ نہ ہو بصورت دیگر اپنے مھانے بالکل الگ تھلگ بنائے رکھے۔ نہ کسی کو جاننے کی کوشش کرے اور نہ ہی اپنی جان پہچان کسی سے کروائے۔ ایسا شخص اگر چاہے کہ لوگوں سے بالکل قطع تعلّق کر لے، یوں کہ جمعہ ، جماعت یا کسی بھی دینی ود نیاوی معاملے میں ان سے میل جول نہ رکھے اوراییا کرنے میں مصلحت اور فراغت اس کے پیش نظر ہو تو پھراُسے اِن دوباتوں میں سے ایک کو اختیار کرناضر وری ہے:

(۱)...الیی جگه چلا جائے جہاں میہ فرائض اس پر لازم نہ ہوں مثلاً: پہاڑوں کی چوٹیوں یا واد یوں کے بیچ چلا جائے۔ شاید لو گوں سے دور ایس جگہوں میں عبادت



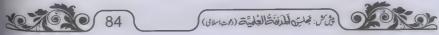


گزاروں کے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

(۲)...اے اس بات کا یقین ہو جائے کہ ان فر ائض کو اداکرنے میں لو گوں ہے ملنے کا جو ضرر ونقصان ہے وہ ان فرائض کو حجبوڑ دینے سے بڑاہے توایی صورت میں وه معذور ہو گا۔

میں نے مکہ مکر مہ حَى سَهَا اللهُ تَعَالى میں بعض الل علم مشائح كو گوشہ نشین و يكھاہے، وہ تندر ستی اور مسجدِ حرام سے قریب ہونے کے باوجو د جماعت میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ میں نے ایک دن ایک بزرگ سے جماعت میں حاضر نہ ہونے کی وجہ یو چھی تو انہوں نے وہی عذر بتایا جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے کہ جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں ملنے والا ثواب مسجد جانے اور لوگوں سے ملاقات کی صورت میں ملنے والے نقصان اور گناہوں سے بہت کم ہے۔

میں کہتا ہوں: خلاصہ سے کہ معذور پر کوئی ملامت وعتاب نہیں اور الله عَذَّوَجَلُّ عذر سے زیادہ باخبر ہے اور وہ دلول کی بات خوب جانتا ہے۔ لیکن اس میں پہلی صورت ہی بہتر ہے کہ ایسا شخص جمعہ ، جماعت اور دیگر نیکی کے کاموں میں لو گوں کے ساتھ شر یک رہے اور ان کے علاوہ دیگر کاموں میں اُن سے علیحدہ رہے اور اگر وہ دوسر ی صورت یعنی لو گوں سے بالکل الگ رہناچاہتا ہو توالی جگہ چلا جائے جہاں یہ فرائض اس پر لازم نہ ہوں۔ پھر جو تنسری صورت ہے کہ ایک ہی شہر میں لوگوں کے ساتھ رہے مگر گناہ یادینی نقصان کے اندیشے کے سبب جمعہ وجماعت میں شریک نہ ہوتو یہ صورت انتهائی باریک بنی اور بڑی بڑی رکاوٹول کی محتاج ہے حتی کہ جمعہ و جماعت اس سے ساقط ہو جائیں۔لیکن اس صورت میں مغالطے کاخطرہ ہے ،لہذ ابندے کے لیے پہلی دو صور تیں



15 G AE

منهاج العابدين ٥٨ كان ١٥٠

ہی زیادہ بہتر اور محفوظ ہیں اور الله عَذَّوَجَلَّ ہی اپنے فضل سے ہدایت عطافر ما تاہے۔

عوامی پیشوااور گوشه نشینی

🚓 ... دو سر اطبقہ: ایسا شخص جو علم میں لو گوں کا پیشوا ہے ، اس طرح کہ لوگ اپنے دینی معاملات میں اس کے محتاج ہوں مثلاً: حق بات کو واضح کرتا، بدیذ ہبوں کار د کرتا اور عملی یاز بانی طور پرنیکی کی دعوت دیتاہے توایسے شخص کولو گوں سے الگ رہنے کی بالکل گنجائش نہیں بلکہ وہ لو گوں کے در میان رہ کر مخلوقِ خدا کو نصیحت کر تارہے ، اللہ عَدْوَجُنْ کے دین سے شکوک وشبہات کو دور کرے اور احکامِ الٰہی کو بالکل واضح کر تارہے۔

حضور نبي أكرم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فِي ارشاو فرما يا: إذا ظَهَرَ الْبِدُعُ وَسَكَتَ الْعَالِمُ فَعَكَيْهِ لَعُنَةُ الله يعنى جب بدعتين ظاهر مول اور عالم خاموش رہے تواس پرالله عَزَّدَ جَلَّ كَى لعنت ہے۔ ⁽¹⁾

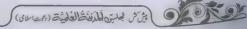
ایبااس وقت ہے جب وہ لو گول کے در میان رہے اور رہ گئی بات اس کے دور ہونے کی توبیہ اس کے لیے جائز ہی نہیں۔

عوام میں رہنے کا سبب

منقول ہے کہ حضرت سیدُنااستادابو بكر بن فُورَك رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فِ الله عَزَّوَ جَلَّ کی عبادت کی خاطر لو گوں ہے تنہائی اختیار کرنے کا ارادہ کیا، چنانچہ وہ کسی پہاڑ پر مصروف عبادت تھے کہ انہوں نے ایک آواز سنی: اے ابو بکر! جب تم مخلوقِ خدا کے لیے الله عَزْرَجَلَ كَى ايك دليل مو توتم نے الله عَزْرَجَلَ كے بندوں كو كيوں چھوڑ ديا؟ چنانچيہ

1120:مسنل الفردوس، ١٨٨/١، حديث: ١٢٤٥







آپ لو گوں میں لوٹ آئے اور آپ کے عوام میں رہنے کا یہی سبب تھا۔

گوشه نشینول کو تنبیه

جھے حضرت مامون بن احمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فِي بِتَايا كَهِ حَضرت سَيِّدُ نَا استادابواسحاق عَنَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّفَّاق فِي لِبِنَان كَ يَهِ الرَّبِر عبادت كرفِ والول سے فرمایا: اے گھاس كھانے والو! تم فے حضرت سیِّدُ نا حجم مصطفَّے صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم كَى امت كو بدمذ بہوں كے ہاتھوں میں چھوڑ دیا اور خو دیہاں گھاس كھانے میں مشغول ہو؟ انہوں نے جو اب دیا: ہم میں لوگوں کے ساتھ مِل جُل كررہنے كى طاقت نہیں ہے جبكہ الله عَذَّوجَلَّ نے آپ كويہ قوت عطافرمائى ہے تو يہ آپ پر ہى لازم ہے۔

اس واقعہ کے بعد ہی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِهُ 'اُلْجَامِع لِلْجَبِيِّ وَالْخَفِي ''نامی کتاب تصنیف فرمائی۔ یہ وہ لوگ تھے جو علم کاسمندر ہونے کے ساتھ ساتھ عمل میں مجھی لاجواب اور سفر آخرت طے کرنے میں گہری نظر رکھتے تھے۔

میل جول میں دو ضروری چیزیں

خوب جان لو کہ لوگ دین معاملات میں جس شخص کے محتاج ہوں ایسے شخص کو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے کے لیے دوچیزوں کی شدید حاجت ہوتی ہے:

(۱)... طویل صبر ، بهت زیاده بُر دباری، شفقت بھری نظر اور ہمیشہ الله عَذَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرنا۔

(۲)...لوگوں سے اس طرح علی کہ صرف جسمانی طور پر اُن کے ساتھ رہے، اگر وہ ملاقات کو آئیں توان کے مرتبہ کے لحاظ اگر وہ ملاقات کو آئیں توان کے مرتبہ کے لحاظ میں بھری کرے، اگر وہ ملاقات کو آئیں توان کے مرتبہ کے لحاظ میں بھری کرے، اگر وہ ملاقات کو آئیں تھا ہے۔ کہ میں اُن جمائی المدین خالفہ کیئے درہے الای

ہے انہیں عزت دے اور شکریہ ادا کرے، اگر وہ بات نہ کریں اور علیٰحدہ رہیں تو اسے مجمی ان کی کوئی پروانہ ہو، اگر لوگ سچائی اور بھلائی پر ہول توبیہ ان کی مدد کرے اور اگر وہ برائی ویے ہودگی کریں توبہ ان کی مخالفت کرے اور ان سے الگ ہو جائے ہاں! اگر اے امید ہو کہ میری بات مان لیں گے توانہیں منع کرے۔ ساتھ ہی ساتھ لوگوں کے حقوق مثلاً: ان سے ملاقات اور ان کی عیادت کرے اور اگر اس کے پاس کوئی حاجت مند آئے تو اپنی طاقت بھر اس کی حاجت روائی کرے، یو نہی اپنے فعل پر ان کی طرف ہے کسی بدلے کی امید نہ رکھے اور ان کے اس عمل کو بے مر وتی پالا پر واہی نہ سمجھے بلکہ ہوسکے توخود خرچ کرے اور لوگ دیں توان سے نہ لے ، لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف برداشت کرے بلکہ انہیں خندہ پیشانی سے ملے، اپنی ضرور تیں ان سے پوشیدہ رکھے بلکہ ان کاحل خود تلاش کرے اور ان ضرور توں کو پوشیدہ طور پر پوراکرے اور ان سب کے علاوہ اپنی طرف بھی دھیان دے اور نفلی عبادت کے لیے وقت نکالے۔

امير المؤمنين حضرت سيّدُناعمر بن خطاب دَضِ اللهُ تَعَالَ عَنْه نِي فرمايا: الرّميس رات کو سوتا ہوں تو اپنا نقصان کرتا ہوں اور اگر دن میں سوتا ہوں تو رعایا کا نقصان کرتا ہوں اب ان دوباتوں کے ہوتے ہوئے میں کیسے سوسکتا ہوں؟

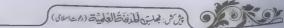
لوگوں کے ماتھ رہنے کے آداب

درج ذیل اشعار ای کے متعلق ہیں:

فَوَطِّنْ عَلَى أَنْ تَنْتَحِيْكَ الْوَقَائِعُ وَقُلْبٍ صَبُوْدٍ وَهُوَ فِي الصَّدْرِ مَانِعُ

فَاِنْ كُنْتَ فِي هَدُي الْاَئِيَّةِ رَاغِباً بِنَفْسِ وَقُوْدِ عِنْدَ كُلِّ مُلِنَّةٍ لِسَانُكَ مَخْزُونٌ وَطَهْفُكَ مُلْجَمٌ وَسِثَّاكَ مَكْتُوثُمْ لَدَى الرَّبِّ ذَائِعُ







الما منهاج العابدين

وَثَغُونُ بَسَّامٌ وَبَطْنُكَ جَائِعُ وَفَضُلُكَ مَدْفُونٌ وَطَعْنُكَ شَائِعُ مِنَ الدَّهْرِ وَالْإِخْوَانِ وَالْقَلْبُ طَائِعُ وَلَيْلُكَ شَوْقٌ غَابَ عَنْهُ الطَّلَاثِعُ لِيَوْمٍ عَبُوسٍ عَزَّ فِيْهِ الذَّرَائِعُ وَذِكْرُكُ مَغْمُورٌ وَ بَابُكَ مُغْلَقٌ وَقَلْبُكَ مَجْرُوحٌ وَسُوقُكَ كَاسِدٌ وَفِي كُلِّ يَوْمِ اَنْتَ جَارِعُ غُشَةٍ نَهَارُكَ شَغْلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ مِنَّةٍ فَهَارُكَ شَغْلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ مِنَّةٍ

قوت پیدا کرو۔(۲)...اگر تم بزرگوں کی سیرت اپنانا چاہتے ہو تواپنے اندر مصیبتیں برداشت کرنے کی قوت پیدا کرو۔(۲)... برنا پندیدگی کے وقت نفس کو باو قاراور دل کو خوب صبر کرنے والا بناؤاگر چه وہ سینے میں رہ کر انکار کرے۔(۳)... زبان کو قیدر کھو، آنکھوں کولگام دواور اپنے راز کو چھپائے رکھووہ صرف باری تعالیٰ کو ہی معلوم ہونا چاہیے۔(۳)... تمہارا کوئی چرچانہ ہو، تمہارا دروازہ بند ہو، تمہارا بزار ویر ان ہو، چہرے پر مسکر اہٹ ہواگر چہ تمہارا پیٹ بھوکا ہو۔(۵)... تمہارا دل زخمی ہو، تمہارا بازار ویر ان ہو، تمہارا ہے کہ وہ سیر دوز زمانے اور بھائیوں کی طرف تمہارے کہ اور تمہارا ہے میبوں کا چرچاہو۔(۱)... تم ہر روز زمانے اور بھائیوں کی طرف سے ملنے والے کڑوے گونٹ بھرتے رہواور تمہارادل خوش و فرمانبردارر ہے۔(۵)... بغیراحیان جائے تمہارا دن لوگوں کے لئے اور تمہاری رات شوق الہی میں گزرے جس سے مخلوق بے خبر ہو۔(۸)... پس

يه كتنامشكل ب: إ

پس جسمانی وظاہری طور پر لوگوں کے ساتھ ہونا اور قلبی طور پر ان سے بہت دور ہونا۔ مجھے میری زندگی کی قشم! بیہ بہت زیادہ مشکل معاملہ اور انتہائی تلخ زندگانی ہے، اس بارے میں ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نَے اپنی وصیت میں فرمایا: بیٹا! اپنے

زمانے والوں کے ساتھ زندگی گزار مگر ان کی پیروی مت کر۔ پھر فرمایا: پیہ کتنا مشکل ے کہ زندگی زندوں کے ساتھ گزاریں اور پیروی گزرے ہوؤں کی کریں۔

حضرت سيدُناعبُدُ الله من مسعود رض اللهُ تَعَالى عَنْه في فرمايا: لو گول كے ساتھ ميل جول رکھو مگر دل ان سے مت ملاؤ اور اپنے دین کو خر اب مت کر و۔

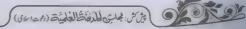
پھر میں کہتا ہوں: جب فتنے بے در بے ابھر نے لگیں، حق کازوال ہو،لوگ دین ہے منہ پھیرنے لگیں، کسی مسلمان میں قرابت کالحاظ کریں نہ عبد کا، کسی عالم کایاس ر تھیں نہ انہیں مفید مسمجھیں اور نہ ہی ان کے کسی دینی معاملے میں ان کی مدد کریں اور تم دیکھو کہ فتنے عوام سے بڑھ کر خاص لو گوں کو بھی گھیر رہے ہیں توالی صورت میں عاكم تنهائی و گوشه نشینی اختیار كرنے اور اپناعلم چھپانے میں معذور ہے۔ مجھے تو اندیشہ ہے کہ جس زمانے کی میں بات کر رہاہوں وہ یہی مشکل وبے فیض دور ہے اور الله عَزَّوَجَلَّ ہی مد د گارہے اور اس پر بھر وساہے۔ الغرض لو گوں سے دوری اور گوشہ تشینی اختیار كرنے كا يہى حكم ہے، اسے اچھى طرح سجھ لو كيونكه اس ميں مغالطه بڑا اور اس كا نقصان زیادہ ہے اور اللہ عَدَّوَجَلَّ ہی تو فیق عطافر مانے والاہے۔

گُوشه نَشيني كَے مُتَعَلِّق احادیث میںتطبیق

اگر سوال كياجائك كه حضور نبي اكرم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم ف ارشاد فرمايا ب: "تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ جماعت کے ساتھ اللہ عَزْدَجَا کی مدد ہوتی ہے۔"(۱)

• ...معجم كبير، ۱۲/۱۳ محديث: ۱۳۲۲۳







المام الماليان المالي

ا یک مقام پر فرمایا: "شیطان آدمی کا تجمیر پاہے جو الگ، دور اور کنارے پر رہنے والے کو پکڑلیتا ہے۔ "(۱)مزیدار شادِ گرامی ہے:"شیطان اکیلے شخص کے ساتھ ہو تاہے اور روسے بہت دور ہو جاتا ہے۔ ''⁽²⁾اب گوشہ نشینی کے متعلق آپ کیا کہیں گے؟

یاد رکھو کہ یقیناً یہ احادیثِ مبار کہ ہیں اور ان کے برعکس حدیث شریف میں ہے بھی آیاہے کہ''اپنے گھر کولازم پکڑو، خاص اپنی ذات کی فکر کرواور عام لو گوں کا خیال چھوڑ دو۔ ''(³⁾ بول آپ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نِے بُرے زمانہ میں گوشہ نشینی کا حکم فرمایا اورآپ صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَ فراهين ميس عكر اوَ نهيس سے لهذا الله عَدَّو عَلَّ کی مد دو توفیق سے دونوں طرح کی احادیث میں جمع و تطبیق ضر وری ہے۔ چنانچہ

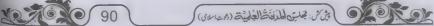
تین صور تول کااحتمال 😭

میں کہتا ہوں کہ بیہ حدیث پاک''جماعت کولازم پکڑو''(۵) تین صور توں کا احمال

﴿1﴾... یعنی دین اور احکام میں جماعت کی پیروی کرو۔ کیونکہ بیر امت گر اہی پر جمع نہیں ہوسکتی لہٰذ اامت کے اجماع کی خلاف ورزی، جمہور کی رائے جیوڑ کر تھم دینااور ان سے علیٰحدہ نئی راہ نکالناباطل اور گمر اہی ہے۔البتہ اپنے دین کی بھلائی کی خاطر علیٰحدہ رہنے میں کوئی قباحت نہیں۔

٥٠٠.نسائى، كتاب الجماعة، التشديد في ترك الجماعة، ص١٣٤، حديث: ٨٣٣







^{1...}مسندامام احمد، حديث معاذبن جبل، ٨/ ٢٣٨، حديث: ٩٠٩٠

السنن الكبرى للنسائي، كتاب عشرة النساء، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين، ۵/ ۳۸۸، حديث: ٩٢٢٣

ابوداود، كتابعشرة الملاحم، باب الامروالنهى، ٣/ ١٢٥، حديث: ٣٣٣٣

﴿2﴾...جماعت کولازم بکڑوسے مرادیہ ہے کہ جمعہ وجماعت وغیرہ میں الگ نہ رہو کیو نکہ اس میں دین کی مضبوطی اور اسلام کی خوبصور تی ہے نیز کفار و کُلچدین کو غصے کی آگ میں جلاناہے،اس میں بار گاہ النی سے بر کات کانزول اور اس کی نظر رحمت بھی ہے اور جم بھی یم کہتے ہیں: تنہا شخص پر لازم ہے کہ وہ بھلائی کے کاموں میں لو گوں کاساتھ دے اور جن اُمُور میں آفات و نقصانات ہوں اُن میں لو گوں سے علیٰحد گی و گوشہ نشینی اختیار کرے۔ ﴿3﴾... جماعت کولازم پکڑنے کا حکم اچھے زمانے میں اس شخص کے لیے ہے جو دین کے معاملے میں کمزور ہو۔البتہ جو شخص الله عَذْوَ جَلَّ کے معاملے میں مضبوط ہو وہ اگر فتنے كازمانه ديكھے جس ميں حضور نبي پاك، صاحب لولاك صَلَّى اللهُ تَعلاَ عَلَيْهِ وَلِيهِ وَسَلَّم فِي أُمَّت كو گوشہ نشینی کا حکم دیاہے تواس کے لیے گوشہ نشینی ہی زیادہ بہتر ہے کیونکہ لوگول سے میل ملاپ کی صورت میں خرابی اور آفت کااندیشہ ہے اور وہ مسلمانوں کے اجتماعی معمولات اور عام بھلائی والے کاموں سے علیحدہ نہ ہو اور اگر وہ لو گوں سے بالکل ہی جد اہو ناچاہے تو پھر اپنے دین کی بھلائی و سلامتی کی خاطر پہاڑ کی چوٹی یا دور ویر انے میں آباد جائے۔

اَبدالول کی ثان وعظمت

میں کہتاہوں:ایسے شخص کے متعلّق میری رائے بیہ کہ وہ جہال بھی ہواللہ عَوْدَ وَجُلَّ اس کے لئے جماعت ، جمعہ اور مسلمانوں کے تمام اجتماعی معمولات میں حاضر ہونا ممکن فرمادیتاہے تاکہ وہ ان میں اپنے تھے سے محروم نہ رہے۔ بے شک ایسے اجتماعات کا الله عَذْوَجَلَ كَى بارگاہ میں ایک مقام ہے اگر چیہ لو گوں میں تبدیلی وفساد پیدا ہو جائے۔ جیسا کہ مم نے ابد الوں کے متعلق ساہے کہ اسلامی اجتماعات جہاں بھی ہوں یہ حضرات اُن المام الماليان ١٩٢ منها العالم ين

میں شریک ہوتے ہیں اور زمین میں جہال چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں اور الله عزَّدَ کی عطاسے زمین ان کے لئے بس ایک قدم ہے۔روایات میں ہے کہ ابدالوں کے لیے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، انہیں سلامول کے ساتھ نداکی جاتی ہے اور انہیں انواع واقسام کی تھلائیوں اور کر امات کے تحفے دیئے جاتے ہیں، پس ان کے لئے اس عظیم کامیابی پر مبارک باد ہے اور جو اپنے نفس سے چھٹکارے پر نظر رکھنے سے غافل ہے الله عَدَّدَ جَلَّ اس كى اصلاح فرمائ اور مقصود تك بهني سے قاصر جم جيسے طلبگاركى مدو فرمائے۔(امین) مجھے اپنی اس حالت کے پیش نظر کچھ اشعاریاد آگئے:

ظَفِيَ الطَّالِبُونَ وَاتَّصَلَ الْوَصْلُ وَفَازَ الْأَحْبَابُ بِالْأَحْبَابِ وَبَقِيْنَا مُذَبُذَبِيْنَ حَيَالَى بَيْنَ حَدِّ الْوِصَالِ وَالْإِجْتِنَابِ نَرْتَجِي الْقُرْبِ بِالْبِعَادِ وَلْهَذَا نَفْسُ حَالِ الْمُحَالِ لِلْأَلْبَابِ وَتَهْدِى إلى طَرِيْقِ الصَّوَابِ فَاسْقِنَا مِنْكَ شَرْبَةً تُنْهِبُ الْغَمَّ يَاطَبِيْبَ السَّقَامِ يَا مَرْهُمَ الْجَرْجِ وَيَا مُنْقِذِي مِنَ الْأَوْصَاب لَسْتُ أَدْرِي بِهَا أَدَاوِي سِقَامِي آوْبِهَا ذَا أَفُوْزُ يَوْمَ الْحِسَابِ ترجمه: (۱) ... کوشش کرنے والے کامیاب ہوئے اور وصل کی سعادت پوری ہوئی اور دوست

دوستول سے جاملے۔ (۲) ... جبکہ ہم جم ووصال کے در میان حیر ان ویریشان کھڑے ہیں۔ (۳) ... ہم دور ہو کر قرب کی امیدر کھتے ہیں حالا نکہ عقلیں اے عقل کے خلاف اور محال سمجھتی ہیں۔ (م)...اے الله عَدَّوَ هَلُا جميل ليني جناب سے ايبا گھونٹ بلا دے جو غم بہالے جائے اور درست راستے کی رہنمائی كرے۔ (۵)...اے بياروں كو شفادينے والے! اے زخموں كے مر جم! اے مجھے دردوں اور تكاليف سے نجات دینے والے!(۲)... میں نہیں جانتا میں کس چیز کو اپنی بیاری کی دوابناؤں یا کس چیز کے ذریعے

76 9r

المادين منهاج العادين

ميں قيامت ميں نجات پاؤل گا۔

اں بات کو پہیں ختم کر کے ہم اپنے مقصود لینی گوشہ نشینی کے مسلے کی طرف واپس آتے ہیں کیونکہ ہم ذرادور نکل گئے تھے۔

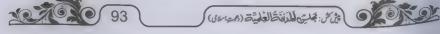
ایک سوال اوراس کا جواب

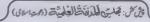
اكر كهاجائ كد كيا حضور نبي رحمت، شفع أمَّت صَلَّى اللهُ تَعلل عَلَيْهِ وَالده وَسَلَّم في بيه نهيل فرايا: " رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي ٱلْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ لِعِن ميري أُمَّت كي رببانيت (ونياوالون علیدگی)مسجدوں میں بیٹھناہے۔"(۱)اس حدیث پاک میں گوشہ نشینی سے جھڑ کا گیاہے؟ جان لو کہ حدیث شریف کا حکم اس وقت کے لیے ہے جب فتنہ نہ ہو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور دوسری بات یہ کہ بندہ مسجد میں بیٹے اور لوگوں کے ساتھ میل ملاپ نہ کرے ، بوں وہ جسمانی طور پر لو گوں کے ساتھ ہو گا مگر حقیقت میں ان سے علیحدہ ہو گا اور جس تنہائی و گوشہ نشینی کی ہم بات کر رہے ہیں اس کا مطلب یہی ہے۔ الله عدَّو مَا تم يررحم فرمائي! اسے سمجھو۔ اسى كے بارے ميں حضرت سيّدُ ناابراجيم بن ادہم دَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فِ فرمايا: تم تنهار بتے ہوئے لو گول سے ملتے رہو يول كه اپنے رتِ عَذَّوَ مَن کی بیاد و محبت دل میں رکھو اور لو گوں سے دلی طور پر دور بھا گو۔

طانقا ہوں میں موشہ نشینی

اگرتم کہو کہ علمائے آخرت کے دینی مدارس اور صوفیا کی خانقاہوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ راہ آخرت کے مسافروں کا وہاں ہونا کیسا ہے؟ تویاد رکھو کہ عام

٠٠٠٥عرفة الصحابة، ٣/ ٣١٣، حديث: ٣٩٨١، عثمان بن مظعون، ٧٥م : ٢٠١٥







لو گول کے لیے ان حضرات کا پید طریقہ کار اپنانا بہت ہی عمدہ ہے اس میں دوفا کدے ہیں: 🗱 ... پہلا فائدہ: لو گوں سے دوری اوران کی صحبت، میل جول اور ان کے معاملات میں مز احمت وغیر ہے علیٰحد گی رہتی ہے۔

🗱 ... دو سمر افا کدہ: جمعہ ، جماعت اور تمام اسلامی شعائر میں لو گوں کے ساتھ شر کت۔ لہذاانہیں وہی سلامتی نصیب ہو گی جو بالکل گوشہ نشینی اختیار کرنے والوں کو ہوتی ہے بلکہ ان کے اس کام میں لو گوں کے لیے بھی بہت بھلائی ہے کہ لوگ ان کی برکت ونفیحت سے مستفیض ہوں گے ، چنانچہ یہ سب سے درست ،سب سے سلامت اور سب سے بہترین راستہ ہے اور اسی وجہ سے کئی بزر گوں نے دین کے معاملے میں لو گوں کے نفع کو دیکھتے ہوئے لو گوں کے در میان زندگی بسر کی تا کہ لوگ ان کے اخلاق اور اچھی عادات کو دیکھ کر ان کی پیروی کریں کیونکہ زبانِ حال زبان قال سے زیادہ اثر رکھتی ہے (لینی عمل بات سے زیادہ اثر رکھتاہے)۔ اپس علم وعبادت کے لیے وینی معاملے میں علما وصوفیا کی یہ بہترین سوچ اور عمدہ تدبیر وطریقہ ہے۔

الل فانقاه سے تعلّقات

یہاں ایک سوال یہ ہے کہ راہ آخرت کا مسافرخانقاہ میں اس راہ کے ابتدائی مسافروں کے ساتھ رہے یا اُن سے الگ رہے؟ توجان لو کہ اگر وہ لوگ اسلاف کرام کی سیرت وطریقه پر کاربند مول تو وه تمهارے دین بھائی، دوست اور الله عَدَّوَ جَلَّ کی عبادت پر تمہارے مدد گار ہیں لہذاان سے دوری و علیٰحد گی ہر گز اختیار نہ کرنا۔ایسوں کی مثال تو کوہ لبنان کے عبادت گزاروں کی سی ہے، ہم نے سنا ہے کہ ان کے کئی گروہ ہیں جو نیکی اور منهاج العابرين ٥٠ كون كا

بھلائی پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے ہیں اور اگران کے احوال بگڑ چکے ہول، وہ سلف صالحین کے نقشِ قدم سے ہٹ گئے ہوں اور انہوں نے اسلاف کے طریقے چھوڑ دیئے ہوں تواب یہ بندہ ان کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے عام لو گوں کے ساتھ رہتاہے اور وہ خانقاہ میں اپنے کونے کولازم پکڑے، اپنی زبان کوروکے رکھے، نیک کامول میں ان کے ساتھ شامل ہو مگر ان کے باقی تمام اَحوال اور اِن کی آفات سے خود کو بچائے رکھے پس بول سے گوشہ نشینوں میں رہتے ہوئے گوشہ نشینی میں ہو گا اور تنہائی اختیار کرنے والوں میں رہ کر تنہائی اختیار کرنے والا ہو گا۔

أخروى مما فرول كے محفوظ قلعے

اگرتم یہ بوچھو کہ کیاریاضت ومجاہدہ کرنے والا اپنی بہتری کی خاطر یاخانقاہ والوں کی صحبت میں پہنچنے والی کسی آفت سے بیخنے کے لئے وہاں سے نکل کر کسی اور جگہ جاسکتا ہے؟ تو یاد رکھو کہ بیر مدارس اور خانقابیں ایک محفوظ قلعے کی مانند ہیں، مجاہدہ کرنے والے یہاں رہ کر ڈاکوؤں اور چوروں سے محفوظ رہتے ہیں اور ان سے باہر کاعلاقہ صحر ا کی انندہے جہاں ہر وقت شیطانی لشکر گھومتے رہتے ہیں جو باہر رہنے والے کولوٹ لیتے یا قیدی بنالیتے ہیں تواگر وہ اصل صحر ای طرف نکل گیا تو اُس کا کیا حال ہو گاجب و حمن أسے چاروں طرف سے گھر كرأس كے ساتھ جو چاہے گاكرے گا؟ للبذ اكمزور مخف کے لئے مضبوط قلع میں رہناہی ضروری ہے۔

جہاں تک بات ہے دین میں مضبوط اور صاحب بصیرت شخص کی جس پر دشمن غالب نہیں آسکتے اور اس کے لیے قلعہ وصحر ا دونوں برابر ہوں تو اس کے باہر نکلنے الماح المادين ١٩٦٥ منها حالف المرين

میں کوئی حرج نہیں ،البتہ قلع میں رہنا بہر صورت بہتر ہے کیونکہ برے دوستوں کے ساتھ آفات، خلافِ توقع چیزوں اور اچانک پیش آنے والی لغزشوں سے بے خوف نہیں رہاجا سکتا۔ لہذا جب معاملہ ایساہو توریاضت و مجاہدہ اور خیر و بھلائی کے طالب کے لیے ہر حال میں الله والوں کی صحبت اختیار کرنا اور تکالیف پر صبر کرنا ہی بہتر ہے، ہاں قوی ومضبوط، بالغ نظر اور صاحب استقامت کے لیے گوشہ نشینی اختیار کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ بیہ چند باتیں سمجھ لواور ان میں غور و فکر کرو، اِنْ شَاءَ اللّٰه عَدَّوَ مَلْ سلامت رہو گے اور فائدہ اٹھاؤ گے۔

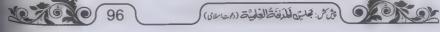
دوستول سے ملا قات کی شرائط ﷺ

اگرتم پوچھو کہ اللہ عَذْوَجَلَّ کے لئے جن سے دوستی ہواور دیگر احباب سے ملاقات وغیرہ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں ؟ تو سنو! جن سے رضائے الٰہی کی خاطر دوستی ہوان سے ملناعبادتِ الہی کے جو اہر میں سے ہے، الی ملا قات سے بار گاو الہی کا قرب نصیب ہوتا ہے اور اس میں دل کی اصلاح کے ساتھ اور بھی بہت سے فائدے ہیں مگر اس کے لیے دوشر انطابیں:

﴿1﴾ ... زیارت وملا قات کے لیے بہت زیادہ نہ جائے کیونکہ حضور نبی اکرم، رسول مُحْتَشَم صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فِي حضرت سيِّدُ ناابو مريره رَضِ اللهُ تَعَالى عَنْه سے فرمايا: زُرُ غِبًّا تَزْدَدُ حُبًّا لِعِنى تَبِهِي تَبِهِي ملا كرومحبت ميں اضافه مو گا۔(١)

﴿2﴾...اس ملا قات میں ریاکاری، تکلُّف و بناوٹ، فضول گوئی اور غیبت وغیرہ سے

•••• شعب الايمان، باب في حسن الخلق، فصل في ترك الغضب... الخ، ٢/ ٣٢٧، حديث: ٨٣٦٣



منهاج العابدين ٩٧ عربية

یچ رہوورنہ اس کا وبال تم پر اور تمہارے بھائی پر پڑے گا۔

بہترین یا خطرناک مجس؟

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدُ نافضینل بن عِیاض اور حضرت سیدُ ناسفیان تورى رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمَا فِي بالهم كَفْتُكُوكَى اور پھر رونے لگے۔ حضرت سيدُ ناسفيان تورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمَلِي فِي فرما مِيا: السلام على إمين ابني اس مجلس كو بهترين مجلس تصوُّر كر تا هول-حضرت سيّدُ نا فضيل بن عياض عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَهَّابِ فِي مِل اللهِ اسْ مُحِلس كوسب سے خطرناک مجلس سمجھتا ہوں۔ انہوں نے بوچھا: ابوعلی! وہ کیسے؟ فرمایا: کیا دوران گفتگو ہم اپنی اپنی گفتگو کومُزَیّن اور اپنے عُلوم کو ایک دو سرے پر ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تھے یوں میں تمہارے لیے اور تم میرے لیے تکلّف اور بناوٹ اختیار کر رہے تھے۔ یہ س کر حضرت سیدُ ناسفیان توریء مکینیه رَحْمَهُ اللهِ الْوَلِي رونے لگے۔

تمہارے لیے ضروری ہے کہ تمہاری اپنے دینی بھائیوں سے ملا قات اور میل ملاپ خوش دلی ومیانه روی سے ہو اوراحتیاط کو مدنظر رکھا جائے، ایسی ملاقات سے تمہاری گوشہ نشینی اور لو گوں سے دوری کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور شہبیں اور تمہارے بھائی کو کوئی آفت نہیں پہنچے گی بلکہ کثیر خیر اور بڑا نفع حاصل ہو گا۔الله عَذَّوَجَلَّ

ہی توفیق دینے والاہے۔

گوشه نثینی پر انجار نے والی چیزیں

اگر تم یہ کہو کہ ایس کیا چیز ہے جو مجھے لوگوں سے دوری اور گوشہ تشینی پر ابھارے اور اسے مجھ پر آسان کر دے؟ تو یاد رکھو! درج ذیل تین امور تمہارے لیے المالي العابدين

گوشه نشینی کو آسان کر سکتے ہیں:

﴿1﴾ ... تم اليخ تمام او قات كوعبادت مين مصروف ركهو كيونكه عبادت بهي ايك مصروفیت ہے اور لو گول سے بے جا اُنسیت وملا قات افلاس و تنگی کی علامت ہے،جب تم دیکھو کہ تمہارا دل خواہ مخواہ لو گول سے ملنے اور گفتگو کرنے کو جاہ رہاہے تو سمجھ جاؤ کہ تمہارا فارغ اور بیکار رہنا تہہیں اس فضول کام کی طرف بلا رہا ہے۔ کسی نے اس بارے میں کیاخوب کہاہے:

إِنَّ الْفَرَاغَ إِلَى سَلَامِكَ قَادَيْنُ وَلَرْبَهَا عَبِلَ الْفُضُولَ الْفَادِغُ توجمه: تمهيں ملنے كى فراغت مجھے يہال لے آئى اور اكثر فارغ آدمى ہى بيكار كام كرتا ہے۔ پس جب تم عبادت کو اس کاحق دو گے تو اس کی مٹھاس و حلاوت بھی یاؤ گے اور الله عَدَّدَ جَلَّ كَى كَتَابِ سِي انسيت ركھو كَ تولوگوں كى حاجت نہيں رہے كى ان سے بيروا ہوجاؤ کے بلکہ ان سے ملنے اور بات کرنے سے بھی دور بھا گو گے۔ چنانچہ

كلام الهي كي لذَّت وشيرني الله

مروی ہے کہ حضرت سیدُ ناموسی كلِينم الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ السَّلام جب ربِّ عَزَّوَ جَلَّ سے باتیں كرك واليس آئة تولو كول سے دور رہنے لكے اور اپنی انگليال اپنے كانول ميں ڈال لیتے تاکہ لوگوں کی باتیں نہ سیں اور آپ عکیفوالسَّلام لوگوں کی گفتگو سے ایسے تَنفِقْر ہوتے اور وحشت محسوس فرماتے تھے جیسے گدھے کی آ واز سے وحشت ہوتی ہے۔ للبذاتم اس يرعمل كروجو بهارے شيخ رُحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِه فرمايا ب: اِدْضَ بِاللهِ صَاحِبًا وَ ذَرِ النَّاسَ جَانِبَا صَادِقِ الْوُدَّ شَاهِدَا كُنْتَ فِيْهِمْ وَ غَائِبَا

15 10 9A

منهاج العابرين ١٩٩ كالمام كام كالمام كالمام كالمام كالمام كالمام كالمام كالمام كالمام كالمام عَلِي النَّاسَ كَيْفَ شِئْتَ تَجِدُ هُمُ عَقَارِبَا

ترجمه: (۱)... تم لو گول سے كناره كش موكر الله عَزْوَجَلَ كى دوستى پرراضى رمو-(٢)... محبت میں سچے رہو چاہے لو گول میں موجو دہو یاغائب۔ (٣).. جیسے چاہولو گول کی چھان بین کروتم انہیں بچھوؤں کی مانندیاؤگے۔

(2) ... گوشہ تشین کو آسان کرنے والی دوسری بات سے ہے کہ تم لو گوں سے میدم امید ختم کر دو توبوں تمہارے لیے لوگوں کا معاملہ بلکا وآسان ہوجائے گا کیونکہ جس ہے نفع کی امید ہونہ نقصان کاڈر تواس کا ہونانہ ہونابر ابر ہوتاہے۔

﴿3﴾ ... تم لو گوں سے میل جول کی صورت میں پہنچنے والی آفات کی طرف نظر کرو اور انہیں بار بار اپنے دل میں دہر اؤ۔

جب تم بیان کر دہ تینوں باتوں پر عمل کر وگے تو بیہ شہیں مخلوق کی صحبت سے دور کرے بار گاہ الٰہی کے دروازے پر ڈال دیں گی، تمہیں عبادت کے لیے تنہائی نصیب ہو جائے گی، گوشہ نشینی سے محبت پیدا ہو جائے گی اور تم الله عنود جن کی بار گاہ کے دروازے سے چمٹ جاؤ کے اور نیکیوں کی توفیق اور گناہوں سے حفاظت الله عوَّدَ مَنَّ ہی فرما تاہے۔

تيسري ركاوك: شيطان

اے میرے بھائی!عبادت پر کامیابی کے لیے شیطان سے جنگ کرنا اور اس پر مستحق كرنا بهى تجه پرلازم ہے اور اس كى دووجو ہات ہيں:

🗱 ... بہلی وجہ: شیطان گر اہ کرنے والا کھلا دشمن ہے، اس سے صلح یا بھلائی کی امید ہو ہی تہیں سکتی بلکہ وہ تو تمہیں بالکل ہلاک کرنے کے دریے ہے لہٰذاایسے خطرناک وشمن سے غافل یابے خوف ہونے کی کوئی وجہ ہوہی نہیں سکتی، تم ان دو فرامینِ باری تعالیٰ میں غور کرو:

ترجمة كنزالايمان: الاوآدم كياميس نے تم سے عهد نه لياتھا كه شيطان كونه پوجناب شك وه تمهارا كھلاد شمن ہے۔

16 (G) (G) (G)

ترجمة كنزالايمان: بشك شيطان تمهارادشمن

ہے تو تم بھی اُسے دشمن سمجھو۔

ٱلمُ ٱعْهَدُ النَّكُمُ لِيَبَنِي اَدَمَ اَنُ لَا تَعْبُدُ واالشَّيْطُنَ ﴿ اِنَّهُ لَكُمُ عَدُوُّ مُّبِيْنُ ﴿ (ب٣٣، يُسَ: ٢٠)

ايك اور مقام پر ارشاد فرمايا: إِنَّ الشَّيْطُنَ لَكُمْ عَدُوُّ فَاتَّخِنُ وَهُ عَدُوَّا الْسَبِيطِنَ لَكُمْ عَدُوُّ فَاتَّخِنُ وَهُ

یہاں انتہائی درجہ تک شیطان سے بچنے کا حکم دیا گیاہے۔

نجین سری وجہ: شیطان کی فطرت میں تمہارے ساتھ دشمنی ہے اور وہ ہمیشہ تم سے لڑنے کے لیے تیار رہتا ہے اور م سے لڑنے کے لیے تیار رہتاہے اور وہ دن رات تم پر اپنے تیر پھینکتا رہتا ہے اور تم غفلت میں پڑے ہو تو تمہارا کیا ہے گا۔

شیطان کے لیے بڑاخطرہ

پھر یہاں ایک نکتہ والی بات یہ بھی ہے کہ تم الله عدَّدَ جَلَّ کی عبادت میں مصروف ہو اور اپنے قول و فعل سے مخلوق کو اس کی بار گاہ کی جانب دعوت دے رہے ہو اور تمہارایہ عمل شیطان کی کاوش و کوشش اور اس کے مقصد و پیشے کے خلاف ہے گویا تم شیطان کے خلاف اٹھ کھڑے ہو کے ہو اور تم نے اس سے جنگ، اس کے توڑ اور اس شیطان کے خلاف اٹھ کھڑے ہو کہ ہوا در تم نے اس سے جنگ، اس کے توڑ اور اس شکست دینے کے لیے کمر کس لی ہے، لہذاوہ بھی تم سے دشمنی کرنے، مکر و فریب میں پھنسانے، تمہیں ہلاکت میں ڈالنے، تمہارا معاملہ خراب کرنے بلکہ تمہارا ایمان تک چھینئے کے لیے کمر کس لیت ہے کیونکہ اسے تم سے بہت خطرہ ہے۔ وہ تو اسے بھی ہلاک و برباد کرنے سے باز نہیں آتا جو اس سے لڑتا ہے نہ کوئی تکلیف دیتا ہے بلکہ اسی کے معمد

طریقے پر جلتاہے جیسے کفار، گمر اہ اور طلب دنیائے حریص لوگ۔اب سوچوجواس کے خلاف کھڑا ہو گیااس کے ساتھ کس قدر دشمنی کرے گا؟ دیسے عام طور پر تو وہ سب ہی او گوں کا دشمن ہے مگر اے علم وعبادت میں کوشش کرنے والے! شیطان کو تم سے خاص د شمنی ہے ، تمہارا معاملہ اس کے لیے بہت اہم ہے اور تمہارے خلاف اس کے پاس مد د گار بھی بہت ہیں اوراس کاسب سے بڑا مد د گار خو د تمہارا نفس اور تمہاری خواہش ہے اور اس کے پاس ایسے اسباب، راستے اور دروازے ہیں جن سے تم غافل ہو۔ حضرت سيّرنا يكي بن معاذرازى عكنيه رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي في بي قرمايا كه "شيطان فارغ ہے اور تو مصروف ہے، وہ مختجے دیکھ رہاہے جبکہ تواسے نہیں دیکھ سکتا، تواسے بھلادیتاہے مگر وہ مخھے بھولنے والا نہیں اور خود تیری ذات میں تیرے ہی خلاف شیطان کے بہت سے مد د گار ہیں۔"لہذاشیطان سے جنگ کرنااور اس پر غضبناک ہوناضر وری ہے درنہ تم فساد وہلاکت سے بے خوف نہیں ہو سکتے۔

ا شیطان کو بھانے کے دو طریقے

اگرتم سوال کرو کہ میں کس چیز کے ساتھ شیطان سے جنگ کروں اور کس شے کے ذریعے اُس پر غلبہ یاؤں اور اسے کیسے دور بھگاؤں؟ تو یاد رکھو کہ صوفیائے کرام کے اس بارے میں دوطریقے ہیں:

🗱 ... ببلا طریقہ: ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِه فرمایا كه شیطان كو بھانے كايمي طريقه ب كه الله عزَّوَ جَلَّ كي بناه ما تكتر رمو، كيونكه شيطان ايك كتاب جي الله عزَّوَجَلَّ نے تم پر مُسَلَّط کیاہے اگر تم اس سے جنگ کرنے اور اسے دور بھگانے میں لگ گئے تو تھک جاؤ کے اور تمہارا وقت برباد ہو جائے گا اور یہ کتا تم سے جیت کر تمہیں کاٹے گا

اور زخمی کر دے گالہٰذااس کتے کے مالک یعنی رب عَذَوَ جَلَّ کی طرف رجوع کرناہی زیادہ بہترہے تا کہ وہ اسے تم سے دور کر دے۔

🗱 ... دوسر اطریقه: دیگر بزرگول نے بیه طریقه بتایا ہے که بنده مجاہدہ اختیار کرے اور شیطان کی مخالفت کرنے،اسے جھٹلانے اور دور بھگانے میں ڈٹ جائے۔

میں کہنا ہوں: میرے نزدیک جامع اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم دونوں طریقوں کو جمع کر لوپہلے شیطان کے شر سے پناہ مانگو جبیبا کہ ہمیں تھم دیا گیاہے، بے شک الله عَذَوَ جَلَّ الله عَرْ سے بناہ دینے کو کافی ہے، پھر اگر ہم دیکھیں کہ وہ ہم پر غالب آر ہاہے تو سمجھ جائیں کہ الله عَذْوَجَلَ نے ہمیں اس آزمائش میں مبتلا فرمایاہے تا کہ الله عَذَّهَ جَلَّ ہمارے مجاہدے کی صداقت، راہ خدامیں ہماری مضبوطی اور ہمارے صبر کا متحان لے، جبیبا کہ اس نے کفار کو ہم پر مُسَلَّط فرمایا حالا نکہ وہ ان کے شر وفتنے سے ہمیں بچا سکتاہے مگر ایسا صرف اس لیے کیا تا کہ ہمیں جہاد، صبر ، اخلاص اور شہادت میں سے حصہ نصیب ہو۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلِيَعْكُمُ اللَّهُ الَّذِينَ امْنُواوَيَتَّخِنَ ترجمة كنوالايمان: اور اس لي كه الله يجان (پ، ال عمدن: ۱۳۰) لوگول کوشهادت کام تنبه دے۔

ترجيه كنزالايهان: كيااس كمان ميس موكه جنت میں چلے جاؤگے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کاامتخان نه لیااور نه صبر والوں کی آزماکش کی۔

ایک اور مقام پر ار شاد فرمایا: آمُر حَسِبُتُمُ أَنْ تَنْ خُلُوا الْجَنَّةَ وَلَبَّا يَعْكَمِ اللهُ الَّذِيثَ خِهَدُو امِنْكُمُ وَ يَعْكُمُ الصَّيرِيْنَ ﴿ (به، العمزن: ١٣٢)

پس شیطان کامعاملہ بھی ایسائی ہے۔

شیطان سے جنگ کرنے کاطریقہ

شیطان سے جنگ کرنے اور اس پرغالب آنے کے لیے ہمارے علمائے کرام عَلَيْهِمُ الرَّحْبُه نِے درج ذیل تین چیزوں کاہوناضروری قرار دیا ہے۔

🚜 بہلی چیز:تم شیطان کے مکر و فریب اور حیلے بہانوں کو پہچانواس طرح وہ تم پر جرأت نہیں کر سکے گاجیبا کہ اگر چور کو پتا چل جائے کہ گھر والوں نے اُسے محسوس کرلیاہے تووہ بھاگ جاتاہے۔

💥 ... دو سری چیز: تم شیطان کی دعوت کی پر وا کرونه اپنے دل کو اد هر متوجه کرو اور نہ ہی اس کا پیچھا کر و کیو نکہ شیطان بھو نگنے والے کتے کی طرح ہے اگر تم اس کی طرف برطو کے تووہ بھونکتارہے گااورتم پر حملہ کرے گااور اگر اس سے منہ موڑلو کے تووہ خاموش ہوجائے گا۔

الله عَدْدَ الله عَدْدَ الله عَدْدَ الله عَدْدَ مَا الله عَدْدَ مَا عَمُور رَكُو كُونك حضور نبی اکرم، نور مُجَسَّم صَلَّ اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فِارشاد فرمايا: شيطان كے ليالله عَزْوَجَلُ كَا ذِكْرِ اتَّنَا تَكْلِيفُ وه ہے جتنا انسان كے ليے مرض آكله (۱)_(2)

شیطانی مکرو فریب کی پیچیان

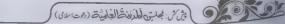
اگرتم بوچھوکہ شیطان کے مکروفریب کا علم کیسے حاصل ہواوران کی پہچان کا

• ... عضو كوختم كرنے والا خار شي مرض-

2 - • بريقة محمودية، التأسع من الستين المن مومة الرياء، المبحث السادس، ٢/ • ١٤

تاريخ اصبهان، ٣٤/٢، عبد الله بن احمد بن محمد التميمي، رقم: ٩٠٠١ عن كعب







المادين العابدين

طریقہ کیاہے؟ تواس حوالے سے دوباتیں یادر کھو: پہلی بات ہے کہ شیطان کے وسوسے تیروں کی مانند ہیں جنہیں وہ پھیئکار ہتاہے اور شہیں ان کی پہچان اُسی وقت ہو گی جب تم دلی خیالات اور ان کی اقسام کو پہچان لوگے۔ دوسری بات ہے کہ شیطان کے پاس جالوں کی مانند خیلے بہانے ہیں جن سے وہ شکار کرتاہے اور شہیں ان کی پہچان اِن مکروں، ان کی حالتوں اوران کے راستوں کو پہچانے سے ہوجائے گی۔

ہمارے علمائے کرام نے دلی وسوسوں اور خیالات کی بہت سی صور تیں بیان کی ہماری ہم نے اس حوالے سے "تلبیس ابلیس" نامی ایک کتاب بھی لکھی ہے مگر ہماری سے کتاب "منہاج العابدین" زیادہ طوالت کی گنجائش نہیں رکھتی، پھر بھی ہم اِن شاءً الله عَذَّوَجَلَّ تمہارے لیے ہر صورت کے بارے میں اتنابیان کر دیں گے کہ اگر تم نے اُسے مضبوطی سے تھام لیا تو یہ تمہارے لئے کا فی ہوگا۔

خيالات اورودودي كاجان

إلهام اوروسوسه

ویتاہے تاکہ بندہ بڑی نیکی سے رک جائے یا پھر نیکی کی جانب اس لیے بلاتاہے کہ اس کے ذریعے ایسے بڑے گناہ تک لے جائے جس کا کفارہ یہ نیکی نہ بن سکے مثلاً: نو د پیندی وغیرہ۔

فرشة وشيطان کی تقرری

یں یہ دود عوت دینے والے (ملکیم ووسواس) بندے کے دل پر براجمان ہیں اور اہے دعوت دیتے ہیں، بندہ اپنے دل سے سنتااور محسوس کر تاہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ "جب بھی کسی آدمی کے ہال کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو الله عَزَّوَ جَلَّ ال کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرمادیتاہے اور اہلیس اس کے ساتھ ایک شیطان لگادیتاہے۔''(۱)پس شیطان آدمی کے دل کے بائیں کان پر چمٹ جاتا ہے اور فرشتہ اس کے دل کے دائیں کان پرچٹ جاتاہے پھریہ دونوں دعوت دیتے ہیں۔

سر كار دوعالم صَمَّ اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: انسان يرشيطان كا الرسمي ہو تاہے اور فرشتے کا بھی۔ (^{2) لع}نی دعوت دینے کی جگہ موجو دہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اللہ عَزْوَجَلَّ نے انسان کی بنیاد میں ایسی طبیعت رکھی ہے جو خواہشوں اور لڈتوں کی طرف ماکل ہوتی ہے خواہ وہ اچھی ہوں یابری،اس چیز کانام خواہشِ نفس ہے جو انسان کو آفات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ توبیہ تنین دعوت دینے والے ہیں (یعنی فرشته، شیطان اور خواهش)۔

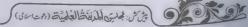
خيالات في چارا قيام

اس ابتدائی گفتگو کے بعدیہ بھی متمجھولو کہ دل میں پیدا ہونے والے خطرات

٠٠٠٠مسندامام احمد، مسندعبد الله بن مسعود، ٢٨/٢ مديث: ٣١٣٨

2... ترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة البقرة، ٣١٣/٣، حديث: ٢٩٩٩







الماري منهاج العابرين

وخیالات آثار ہوتے ہیں جو بندے کے دل میں پیدا ہو کر اسے کاموں کے کرنے یا چھوڑنے پر ابھارتے اور دعوت دیتے ہیں، انہیں خطرات اس لیے کہتے ہیں کہ ہوا کی طرح یہ بھی مجھی آتے ہیں مجھی چلے جاتے ہیں اور دل میں پیدا ہونے والے تمام خیالات حقیقت میں الله عدود کرانی کی جانب سے ہوتے ہیں لیکن ان کی جارا قسام ہیں: ﴿1﴾...وه خیال جو ابتداءً الله عَوْدَ جَلَّ كى جانب سے بندے كے دل ميں پيدا ہو اسے صرف خيال كهتي بير_

﴿2﴾ ... وہ خیال جو انسانی طبیعت کے مُوافِق دل میں پیداہواُسے خواہشِ نفس کہاجاتا ہے اور اِس خیال کوخواہشِ نفس کی طرف منسوب کیاجا تاہے۔

﴿ 3﴾ ... وه خیال جو ملیم (فرشتے) کی دعوت کے بعد دل میں پیدا ہواُسے الہام کرنے والے کی طرف منسوب کیاجاتاہے اور الہام کہاجاتاہے۔

﴿4﴾ ... وہ خیال جو شیطان کی دعوت کے بعد دل میں پیدا ہواہے شیطان کی طرف ہی منسوب کیا جاتا اور "وسوہے "کانام دیا جاتا ہے۔ شیطان کی طرف نسبت اس کئے کی جاتی ہے کیونکہ حقیقت میں بہ شیطان کی دعوت کے وقت پیدا ہوتے ہیں تو شیطان اِس میں سبب و ذریعہ کے مانند ہو تاہے لیکن منسوب اس کی طرف کیاجا تاہے۔ یہ قلبی خيالات كى چاراتسام بير

خيالات كى حيثيت

اب یہ بھی جان لو کہ ابتداء بندے کے دل میں الله عَوْدَ عَلَى جانب سے پیداہونے والاخيال تھی خير ہو تاہے اور تھی شر، خير توعزت اور إثمام جحت کے ليے ہو تاہے جبکہ شر آزماکش ومشقت کے لیے اوروہ خیال جو ملہم فرشتے کی طرف سے دل میں آتا ہے وہ

نک ہی ہوتا ہے کیونکہ اس فرشتے کو نصیحت اور ہدایت کے لیے ہی بھیجا گیا ہے جبکہ شیطان کی طرف سے دل میں آنے والا خیال شر اور گمر اہی ہو تاہے بلکہ تبھی د صوکے میں ڈالنے کے لیے بظاہر نیکی کاخیال بھی ڈال دیتاہے اور خواہشِ نفس کی طرف سے پیدا ہونے والاخیال ووسوسہ بھی براہی ہو تاہے، یہ نیکی سے رکنے اور برائی اختیار کرنے پر ابھار تاہے۔ میں نے بعض بزر گوں سے سنا ہے کہ خواہشِ نفس بھی بعض او قات بھلائی کی وعوت دیتی ہے مگر شیطان کی طرح اس کا مقصد بھی برائی تک لے جانا ہو تا ہے۔ پیر قلبی خیالات کی اقسام تھیں۔

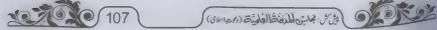
تین ضروری باتیں

قلبی خیالات کے بعد متہیں درج ذیل تین باتوں کا جاننا بھی ضروری ہے اور یہی

(۱)...ا چھے اور بُرے خیال میں فرق (۲)...بُرے خیال میں اس لحاظ سے فرق کہ آیاوہ رحمانی ہے یا نفسانی یا پھر شیطانی؟ اوران کے مابین فرق کس چیز سے کیا جائے؟ کیونکہ ان میں سے ایک ہو تو دوسر انہیں ہو تا(س)...اچھے خیال میں رحمانی،الہامی یا شیطانی اعتبار سے فرق تا کہ جو خیال الله عَذَوَ جَلَّ یا فر شنتے کی طرف سے ہو اس کی اتباع کی جائے اور نفسانی و شیطانی خیال کی پیروی سے بحیا جائے۔

لیکی بات کی تفصیل

ہمارے علمائے کرام دَحِمَهُمُ الله السَّدَم نے فرمایا: جب تم برائی اور بھلائی کے خیال کوپر کھنا اور ان میں فرق جانناچاہو تو اسے چار تر ازؤں میں سے کسی ایک میں تول لو



6366 1·A

منهاج العابدين

تمہارے لیے سب کچھ واضح ہو جائے گا۔

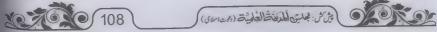
لہذا تمہارے دل میں جو بھی خیال پیدا ہواہے شریعت پرپیش کرواگروہ شرع شریف کی کسی بھلائی ہے موافقت رکھے تو اچھاہے اور اگر اس کے خلاف ہو تو بُرا ہے۔اگر اس ترازو(شریعت) سے بھی واضح نہ ہو توبزر گانِ دین کی سیرت پر پیش کرو اگر اسے بجالانے میں ان کی پیروی ہو تووہ اچھاہے اور اگر ان کے عمل کے خلاف ہو تو بُراہے۔یوں بھی معاملہ واضح نہ ہو تو اَب اسے اپنے نفس وخواہش پر پیش کرواگر نفس طبعی طور پر اسے ناپیند کرے اور ناپیندید گی کسی خوف وڈر کے سبب نہ ہو تو سمجھو وہ اچھاہے اور اگر نفس طبعی کحاظ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس میلان میں اللہ عَدَّوَجُلًّ سے کوئی امید بار غبت نہ ہو تو وہ براہے کیونکہ نفس برائی ہی کا حکم دیتاہے اور فطرتی طور پر خیر کی طرف مائل نہیں ہو تا۔

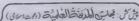
پس ان پیانوں میں ہے جس پر بھی گہری نظر کے ساتھ خیالات کو تولو گے تو تمہارے لیے اچھے اور بُرے خیالات ظاہر ہو جائیں گے۔ الله عَذَوَ جَلَّ اپنے فضل سے ہدایت عطافرمائے بے شک وہ جواد و کریم ہے۔

دوسرى بات كى تفصيل

اگرتم چاہو کہ شیطان کی طرف سے برائی کے خیال، نفس کی طرف سے برائی کے خیال اور الله عَذَوَ جَلَّ کی طرف سے ابتداءً پیدا ہونے والے خیال میں فرق کرو تو خیال کو تین جہتوں سے دیکھو۔

نیم ایم جهت: اگر وه خیال ایک ہی حالت پر پخته وبر قرار رہے تو وہ الله عَزْوَجَلَّ کی







جانب ہے ہے یا پھر خواہشِ نفس کی جانب سے اور اگر تم اس میں اضطراب وشک پاؤ توره شیطان کی طرف سے۔

ایک عارف بزرگ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِ فرمايا: نفساني خواهش چيتے كي ماند ہے کہ جب تک اسے سخت شکست نہ دی جائے اور اس کے ساتھ شدّت کا معاملہ نہ کیا جائے مغلوب و مرعوب نہیں ہو تایا پھر اس خارجی (۱) کی طرح ہے جو باطل دینی جذبہ ہے اڑتا ہے اور قتل ہونے تک پیچھے نہیں ہمّا اور شیطان بھیڑیے کی مانند ہے اگر تم اے ایک جانب سے رو کو گے تو دو سری طرف سے آگھے گا۔

بھے ... دوسری جہت: اگرتم دیکھو کہ وہ خیال کوئی گناہ ہونے کے بعد دل میں آیاہے تو وہ الله عَزْوَجَلَّ کی طرف سے ہے تاکہ اُس گناہ کی بُرائی سے نفرت اور سزا کا احساس ولایاجائے۔ارشادباری تعالی ہے:

كَلَّا بَلْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى قُلُو بِهِمْ مَّا كَانُوا ترجمة كنز الايمان: كوئى نهيں بلكه ان كوروں نِکْسِبُوْنَ ۞ (پ٠٠،المطففين:١٨) پرزنگ چڑھاديا ہے ان کی کمائيوں نے۔

میرے شیخ رَحْمَهُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ نِے فرمایا: گناه اِسی طرح دل کی سختی میں مبتلا کرتے ہیں، پہلے پہل خیال آتاہے پھر دل میں سختی پیدا ہوتی ہے اور وہ زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ پھر اگریہ خیال ابتداہی سے ہو، گناہ کے بعد نہ ہو تو سمجھ لو کہ شیطان کی جانب سے ہے کیونکہ شیطان برائی کی دعوت سے ہی ابتدا کرتا ہے اور ہر حال میں

بندے کو پھانسنا چاہتاہے۔ 🗱 ... تیسری جہت: اگرتم دیکھو کہ وہ برائی کا خیال الله عَذْوَجَلَّ کا ذکر کرنے کے باوجو د

ایک گراه فرتے کا پیروکار

كم ہوتا ہے نہ ختم ہوتا ہے تو نفس كى جانب سے ہے اور اگر ذكر اللى كرنے سے كمزور اور کم ہور ہاہے توشیطان کی جانب سے ہے، جیسا کہ درج ذیل آیتِ مبار کہ، مِنْ شَرِّالْوَسُوَاسِ أَالْحَنَّاسِ أَنْ ترجمهٔ كنزالايبان: الى ك شر سے جودل ير (پ ۳۰، الناس: ۲) برے خطرے ڈالے اور دیک رہے۔

کی تغییر میں ہے کہ شیطان آدمی کے دل پر چمٹار ہتاہے جب بندہ الله عَوْدَجَا کا ذكر كرتام تووه بيحيي ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہو جاتا ہے توبیہ وسوسے ڈالتا ہے۔(۱)

تیسری بات کی تفصیل

اگرتم دل میں آنے والے اچھے خیال میں سے فرق کرنا چاہو کہ وہ الله عَزْدَ مَالُ کی جانب سے ہے یا فرشتے کی طرف سے تواسے بھی تین جہتوں سے دیکھو۔

🗱 ... پہلی جہت: اگر وہ خیال مضبوط و توی ہو توالله عَدَّوَجَلَ کی جانب سے ہے اور اگر اُس میں تَرَدُّ دُہو تو فرشتے کی جانب سے ہے کیونکہ فرشتہ نصیحت کرنے والا ہے جو ہر جگہ تمہارے ساتھ جاتاہے اور تمہیں ہر بھلائی کی طرف بلاتاہے یہ امید کرتے ہوئے کہ تم قبول کر وگے اور بھلائی میں رغبت کر وگے۔

🗱: ... دو سری جهت: اگر وہ خیال تمہاری طرف سے عبادت کی کوشش یا کسی طاعت کے بعد پیداہوا ہے تووہ اللہ عَدَّوَجُلَّ کی جانب سے ہے کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّنِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَالِنَهُ عِينَتُهُمْ ترجمهٔ كنزالايبان: اور جَفول في مارى راه ين سېگناً طرورېم انھيں اپنے راتے د کھاديں گے-کوشش کی ضرور ہم انھيں اپنے راتے د کھاديں گے-

٠٠٠٠مصنف ابن الېشيبة، كتاب الزهن، كلام ابن عباس، ١٩٢/٨، حديث: ٥

76 (G) 1115

مريرة كمنهاج العابدين

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: وَالَّن يُنَاهُتُكَ وَازَادَهُمُهُلِّي

(12: Und: 174)

ترجية كنزالايبان: اورجفول نراه ياكى الله نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی۔

اور اگر وہ نیک خیال ابتداء پیدا ہو تو غالب طور پر فرشتے کی جانب سے ہو تاہے۔ 🚁 ... تیسری جہت: اگر وہ نیک خیال اصول اور باطنی اعمال کے متعلق ہو تواناللہ عَذَوَ جَلَّ کی جانب سے ہو گا اور اگر فروع اور ظاہری اعمال کے متعلق ہو تو اکثر فرشتے کی جانب سے ہوتا ہے کیونکہ اکثر علما کے نزدیک فرشتے کو بندے کے باطن کی معرفت کے معاملے میں کوئی راہ نہیں۔

شیطان کی چربازی

شیطان کی جانب سے بطور دھو کا آنے والا اچھاخیال جو گناہ کی طرف لے جاتا ہے اس کے متعلق ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ فِي فرمايا: تم غور كرواگراس پر عمل كرنے میں دل میں نشاط ہو خوف و خشیت نہ ہو، جلد بازی ہو صبر و تحل نہ ہو، بے خوفی وامن ہوخوف نہ ہو، آخرت کی طرف نظر نہ ہو اور بے بصیرت ہو تو جان لو کہ وہ شیطان کی طرف ہے ہے لہذااس ہے بچواور اگر اس نیک خیال پر عمل کرنے میں خوف وخشیت ہو بخونی نه هو، صبر و مخل هوبے صبر ی نه هو اور آخرت کی طرف نظر هو تووه الله عَدَّوَ هَا یافرشتے کی جانب سے ہے۔

میں کہتا ہوں: نَشاط سے مرادیہ ہے کہ انسان کسی فعل کو کرنے میں خود کو ہاکا پھلکا محسوس کرے نہ اس میں بصیرت ہونہ انجام کی فکر جبکہ صبر ونخمل بہت پہندیدہ ہے المراح المادين المادين المراح المراح

گر چند کاموں میں جلدی پندیدہ ہے حضور نی کریم،رَءُون رَّحیم صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَى ايك حديثِ مبارك ميں بيان مواكه "جلد بازى شيطان كى طرف سے ہے سوائے پانچ کاموں میں، جب لڑ کی بالغ ہو تو اس کی شادی کرنا، جب قرض لازم ہو جائے تو اوا کرنا، کوئی مر جائے تواس کی تجہیز و تکفین کرنا، مہمان آئے تواس کی مہمان نوازی کرنا اور گناہ سر زد ہو جانے پر اس سے توبہ کرنا۔ ''(۱)

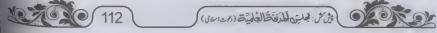
خوف سے مر ادول میں بد ڈر ہوناہے کہ نیک خیال کو پورے طور پر عملی جامہ پہنا سکوں گایانہیں اور یہ بار گاہِ الٰہی میں قبول ہو گایانہیں۔جبکہ اُخروی معاملے میں بصیرت کا مطلب پیر ہے کہ بندہ غور و فکر کر کے بیہ یقین رکھے کہ بیہ خیال بہتری و بھلائی ہی کا ہے اوراس پر عمل کرنے کی صورت میں آخرت میں ثواب کی امید ہے۔ مگریہ بھی جان لو کہ بیہ تو فینِ الٰہی ہے ہی ممکن ہے۔

قلبی خیالات کے باب میں بیہ تین فصلیں ہیں جن کا علم تمہارے لیے ضروری ہے لہذاان کی رعایت کرو اور حتّی المقدور ان میں گہر اغور و فکر کرو کیونکہ ان میں باریک علوم اور عمدہ راز پوشیدہ ہیں۔الله عَذَّوَجَلَّ اپنے فضل سے تو فیق عطا فرمائے۔

شیطان کے سات ملے

شیطان کے مکر و فریب اور حیلوں کے راہتے اور مثال میہ ہے کہ وہ عبادت سے روکنے کے لیے انسان کے ساتھ سات طرح سے فریب کاری کر تاہے۔ ﴿ 1 ﴾ ... سب سے پہلے شیطان بندے کوعبادت سے روکتا ہے ، اگر الله عَدَّوَ مَان أَب

٠٠٠٠ حلية الاولياء، حاتم الاصم ، ٨٢/٨، حديث: ١١٣٣٧، قال حاتم الاصم: هذة الخمسة من السنة



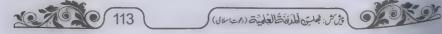


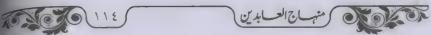
بیائے تووہ شیطان کو بیہ کہ کر دور کر دے گاکہ" مجھے عبادت کی شدید حاجت ہے کیونکہ میں نے اس فانی دنیاسے ختم نہ ہونے والی آخرت کے لئے زادِراہ جمع کرناہے۔" ﴿2﴾... پھر شیطان اُسے عمل کو ٹالنے کا کہتاہے،اگرالله عَذَوَجَلُ اُسے بچائے تووہ یہ کہہ کر شیطان کار د کرے گا: میری موت میرے قبضے میں نہیں ہے کہ میں آج کے کام کو کل پر چھوڑ دوں پھر جو کام کل ہو گاوہ کب کروں گا؟ کیونکہ ہر دن نیاکام ہوتاہے۔ ﴿3﴾ ... اب شیطان أسے جلد بازی کی دعوت دیتے ہوئے کہتا ہے: جلدی کر جلدی كرتاكه فلال فلال كام كے ليے فارغ ہوسكو۔ اگر الله عَذْوَجَلَّ أُسے بحياتا ہے تووہ شيطان کو پیہ کہہ کر دور کرے گا:اطمینان وسکون کے ساتھ تھوڑا عمل نقصان کے ساتھ کئے جانے والے زیادہ عمل سے بہتر ہے۔ ﴿4﴾ ... پھر شیطان اُسے لو گوں کو د کھانے کے لیے عمل پر اُبھار تاہے ، اگر الله عَذَّوَ جَلَّ

اُس کی حفاظت فرمائے تووہ یہ کہہ کر شیطان کار د کر دیتاہے: میں لو گوں کو د کھانے کے ليے عمل كيوں كروں؟ كيا الله عَدَّدَ جَلَّ كاد مكھناميرے ليے كافی نہيں ہے؟

﴿5﴾... اب وہ بندے کوخو د پیندی میں مبتلا کرنے کے لئے کیے گا: ''تم توبہت عظمت والے، شب بیداراورافضل ہو۔ "اگر الله عدَّة رَجَلَ نے اُسے بچایاتو وہ شیطان کو پیہ کہہ دور كردك كا: اس ميں مير اكوئى كمال نہيں بية توالله عنودَ جَلُ كا احسان ہے كه اس نے مجھے چُن لیااور توفیق بخشی اور میرے عمل کو اپنے فضل سے عظیم کیا۔اگر اس کا فضل نہ ہو تا تو الله عَزْوَجَنَ كَى مجھ پراس نعمت كے مقابلے ميں اس عمل كى كيا و تُعَت تھى كه اس نے مجھے اپنی عبادت کے لیے چُن لیا حالانکہ میں اس کی نافر مانی بھی کرتا ہوں۔

﴿ 6﴾ ... پھر شیطان ایبا خطرناک وار کر تاہے جو سب سے بڑھ کرہے اور اسے وہی سمجھ





یا تاہے جو پوری طرح ہوشیار ہو۔ چنانچہ وہ بندے سے کہتا ہے: ''تو حیمیب کر عمل کر تارہ الله عدَّدَ جَنَّ اس لو گول میں مشہور کر دے گا۔ "بول شیطان عمل کرنے والے کا عمل مشکوک کردیتاہے اوراس کا مقصد بندے کوریاکاری میں مبتلا کرنا ہوتاہے۔ اگر الله عزوجل بندے کی حفاظت فرمائے تو وہ شیطان کو بیہ کہہ کر دور کرتا ہے: او لعنتی! پہلے تومیرے عمل میں فساد ڈالنے کی کوشش کر تارہا اور اب مجھے مُخْلِص ہونے کا کہہ کر وار کر رہاہے تاكه مير اعمل خراب مو جائے، س! ميں توالله عَوْدَ جَلَّ كابندہ موں اور وہ مير امالك ہے، اس کی مرضی میرے عمل کو ظاہر کرے یا پوشیدہ رکھے،اس کی مرضی وہ مجھے عزت دے یا حقیر کرے میر امعاملہ الله عَوْدَ جَلّ کے سپر دہے اور مجھے اس بات کی کوئی پروانہیں کہ وہ اسے لو گوں میں ظاہر فرماتاہے یا نہیں کیونکہ لو گوں کے ہاتھوں میں کچھ نہیں ہے۔ ﴿7﴾ ... اب شیطان اُس پر مزید حمله کرتے ہوئے کہتاہے: "مجھے عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر توخوش بخت پیدا کیا گیاہے توعمل نہ کر نامجھے کوئی نقصان نہیں دے گااور اگر توبد بخت پیدا کیا گیاہے توعمل کرنا تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔" ا گر الله عَذَهُ جَلَّ يہاں بھی اُسے بحيا تاہے تو وہ شيطان کو پيہ کہہ کر دور کر دیتاہے: میں تو محض ا یک بندہ ہوں اور بندہ ہونے کے سبب بندے پر حکم کو بحالاناضر وری ہے اور رہے عَدِّدَ جَلَّ ا بنی رابوبیت کوخوب جانتاہے وہ جو جاہے حکم دے اور جو چاہے کرے۔ دوسری بات یہے کہ میں جبیبا بھی ہوں مجھے میر اعمل فائدہ دے گا کیونکہ اگر میں خوش بخت ہوں توزیادہ ثواب کی خاطر عمل کامحتاج ہوں اور اگر بدبخت ہوں تو پھر بھی عمل کامحتاج ہوں تا کہ خو**د** پر عبادت چھوڑنے کا بوجھ تونہ ڈالول۔ تیسری بات سے کہ اللہ عزّدَ کا بھی بھی عبادت

كرنے پر ميري پکڑ فرمائے گانہ ہى مجھے كوئى نقصان دے گا، بالفرض اگر مجھے جہنم ہى ميں ڈالا جانا ہے تو نافرمان ہونے کے بجائے فرنبر دار ہو کر جانا مجھے زیادہ پیند ہے۔ پھر بھلا یہ کیے ہو سکتاہے حالانکہ اس کا وعدہ حق اور اس کا فرمان بچے ہے، بے شک اس نے عبادت یر تواب کاوعدہ فرمایا ہے پس جو شخص ایمان وعبادت کے ساتھ الله عَزْوَجَلَ سے ملے گاوہ ہر گز جہنم میں نہیں جائے گا بلکہ جنت میں داخل ہو گا اور وہ جنت کا مستحق اپنے اعمال کے بب نہیں بلکہ الله عَزْدَجُلَّ کے سیج وعدے کے سبب ہو گا۔اس معنیٰ کے مُتَعَلِّق الله عَزْدَجَلَّ نے سعادت مند (یعنی اہل جنت) کے اس قول کی خبر دی ہے:

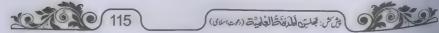
قَالُوا الْحَمْثُ لِلّٰهِ الَّذِي مُ صَلَ قَنَا ترجمة كنز الايبان: وه كهيس ع سب خوبيال

وَعْلَكُوْ (پ٢٨، الزمر: ٢٨) الله كوجس نے اپناوعدہ ہم سے سياكيا۔

الله عَدْوَجَنَ تم پر رحم فرمائي! هوشار هوجاؤ كيونكه معامله ويسابي ہے جيساتم ديكھ اور س رہے ہواور تمام افعال واحوال کو اِسی پر قیاس کر واور الله عؤد جَلَّ سے مدد اور اس کی پناہ مانگو کیو نکہ معاملہ اس کے قبضے میں ہے اور توفیق بھی وہی عطافر ما تاہے اور نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت و قوت بلند وبرتر الله عَذْوَجَلَ ہی کی طرف سے ہے۔

🙊 تقى ر كاوك: نفس

الله عَذَّوَ جَلَّ تَمْهِيں اور جميں اپنے حفظ وامان ميں رکھے! پھر تم پر برائی کا حکم دينے والے اِس نفس سے بھی بچنالازم ہے۔ یہ سب سے زیادہ نقصان دہ دهمن ہے، اس کی آفت بھی سخت ترہے،اس کاعلاج بھی مشکل ترین،اس کی بیاری انتہائی خطرناک اور دواانتهائی د شوار ہے۔اس کی دو وجوہات ہیں:





🗱 📖 پہلی وجہ: بیہ دشمن جسم کے اندر موجود ہے اور چور جب گھر کا ہو تو اس سے بیما مشکل اور اس کا نقصان بہت زیادہ ہو تاہے۔شاعر نے پیچ کہا:

نَفْسِنُ إِلَى مَا ضَرَّنِي دَاعِيْ تُكَثِّرُ اسْقَامِيْ وَأَوْجَاعِيْ كَيْفَ اِحْتِيَالِيْ مِنْ عَدُوِّيْ اِذَا كَانَ عَدُوِّيْ بَيْنَ اَضْلَاعِيْ توجمه:میر انفس مجھے ان چیزوں کی طرف بلا تاہے جو مجھے نقصان دیں، یہ میر می بیاریاں اور درد بڑھارہا ہے۔جب میر ادشمن میرے پہلوؤں کے در میان ہے تو پھر میں اس سے بچنے کی تدبیر کیے کر سکتا ہوں۔

💥 ... دوسری وجہ: نفس انسان کا محبوب ہے اور انسان اپنے محبوب کے عیوب سے ویسے ہی اندھامو تاہے بلکہ وہ محبوب کے عیب ویکھناہی نہیں جا ہتا جبیبا کہ شاعر نے کہاہے: وَلَسْتَ تَرَى عَيْبًا لِذِي الْوُدِّ وَالْإِخَا وَ لَا بَعْضَ مَا فِيْهِ إِذَا كُنْتَ رَاضِيَا

وَ عَيْنُ الرِّضَا عَنْ كُلِّ عَيْبٍ كَلِيْلَةٌ وَ لِكُنَّ عَيْنَ السُّغُطِ تُبُدِى الْمَسَاوِيَا

ترجمه: جس سے تیری محبت، بھائی چارہ یار ضامندی ہوگی اس کے عیب تھے نظر نہیں آئیں گے۔رضاو محبت والی آئکھ ہر عیب ہے اند تھی ہوتی ہے اور د تھمنی والی آئکھ برائیاں ہی د کھاتی ہے۔ جب حالت یہ ہو کہ انسان اپنے نفس کی برائی کو بھی اچھا سمجھنے لگے اور نفس کے عیبوں کی طرف نظر نہ کرے حالا نکہ نفس اس کی دشمنی اور اسے نقصان پہنچانے میں لگا ہوا ہے تواپسے شخص کو اگر الله عَدَّدَ جَلَّ نے اپنے فضل ور حمت سے محفوظ نہ فرمایا تو عنقریب وہ ذلت وہلا کت میں جاپڑے گااور اسے بیا بھی نہ چلے گا۔

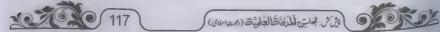
ہر مصیبت کی جود

میں کہتا ہوں: اے آدمی! ایک نکتے پر غور کرلے تو یہی کافی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب

توغور کرے گاتو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ روز اول سے قیامت تک ہر فتنے ، ذلت ورسوائی ، بلاکت و گناہ اور مخلوق کو پہنچے والی ہر مصیبت کی جڑیہی نفس ہے، کہیں توبید اکیلاہی مصیبت کھڑی کر تاہے اور کہیں اپنے ساتھیوں اور مدد گاروں کے ساتھ شریک ہوتاہے۔

الله عَزَوَجَلَ كَى سب سے بہلى نافرمانى ابليس نے كى تھى عَلَيْر تقدير كے بعد،اس كا ب بھی تکبُر وحسد کی صورت میں خواہش نفس ہی تھی جس نے املیس کو80 ہز ارسال عبادت کرنے کے باوجود گر اہی کے سمندر میں چھینک دیا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غرق ہو گیا۔ دیکھو!اس کی نافرمانی کے وقت دنیا تھی نہ مخلوق اور نہ ہی شیطان ملکہ اکیلا نفس ہی اپنے حسد و تکبر کے ساتھ موجو د تھاتو نفس نے اُس کے ساتھ جو کرنا تھاوہ کیا۔ پھر حضرت سيدُناآدم وحواعكينهماالسّلام سے جولغزش واقع موكى اس ميس بھى خوابش نفس کاحصہ تھااور ہمیشہ کی زندگی کی طمع تھی یہاں تک کہ شیطان کی بات سے انہیں دھوکا ہو گیا۔اس کام میں نفس شیطان کامد د گار اور شریک تھا، پس اس لغزش کے سبب حضرت سیّدنا آدم وحواعدینهماالسّد مجوار النی اور جنّت الفردوس کی رمائش سے علیحدہ ہو کراس فانی، حقير، كھوٹى اور ہلاكت خيز دنياميں آ گئے اور يہاں انہيں كس قدر مشكلات پيش آئيں اور اں دن سے لے کر قیامت تک ان کی اولاد بھی دنیاوی آزمائشوں میں مبتلا ہو گئی۔ كِير حضرت سيّدُ ناها بيل دَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور قا بيل كاواقعه ديكھو تواس كاسب بھى حسد اور

• ... سيّدى اعلى حضرت امام المسنّت مولانا شاه امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمُان فرمات بإن باروت اور ماروت کا واقعہ جس طرح عوا میں مشہور ہے اَئے ہی کر ام اس کا شدید اور سخت انکار کرتے ہیں،اس کی تفصیل شفاء شریف اور اس کی شروحات میں موجود ہے، یہاں تک کہ امام اجل 🗠 🖘



منهاج الحالم المالك المنافق ال

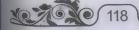
یو نہی قیامت تک ہر برائی کے پیچیے نفس کاہاتھ نظر آتا ہے۔تم مخلوق میں جو بھی فتنه، گمراہی، گناہ اور ذلت ور سوائی دیکھو گے اس کا سبب نفس اور اس کی خواہش ہی نظر آئے گی۔اگریہ نفس نہ ہو تاتو مخلوق سلامتی اور خیر میں ہی رہتی۔ جب یہ وشمن (یعنی نفس) اس قدر نقصان پہنچانے والا ہے تو عقلمند پر لازم ہے کہ اس سے بچاؤ کا اہتمام كرے۔الله عَدَّوَجَلَّ ہى اپنے فضل و كرم سے توفيق وہدايت دینے والا ہے۔

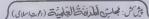
نفس یکبار گی زیر نہیں ہو تا 👺

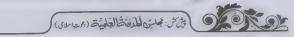
اگرتم کہو کہ اس دشمن یعنی نفس ہے بچاؤ کے لئے کیا طریقہ اور کیا تدبیر کی جائے؟ ہمیں بتاہیے تو یاد ر کھو! ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ نفس کا معاملہ بہت مشکل اور د شوار ہے ، دیگر دشمنوں کی طرح اسے یکبارگی زیر کرناممکن نہیں کیونکہ یہ سواری اور (نیکیوں کا) ذریعہ ہے۔ منقول ہے کہ ایک دیہاتی نے کسی شخص کو بیر دعا دی:"الله ءَؤَدَ جَلَّ نفس کے سوا تیرے سب دشمنوں کو رسوا کرے۔ "لہٰذااسے ایک ہی مرتبہ میں مجھاڑ دینا ممکن نہیں کیو نکہ اس میں نقصان ہے، تہہیں ضر ورت ہے در میانی راستہ اختیار کرنے کی،وہ یوں کہ نفس جس قدر نیکی کاکام بر داشت کرسکے اُسی قدر اُس کی نشو و نما کر و اور

..... قاضی عیاض رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيُه نِ فَرَما يا:"ہاروت اور ماروت کے بارے میں یہ خبریں یہودیوں کی کتابوں اور ان کی گھڑی ہوئی باتوں میں سے ہیں اور راجح یہی ہے کہ ہاروت اور ماروت دو فر شتے ہیں جنہیں الله تعالیٰ نے مخلوق کی آزمائش کے لیے مقرر فرمایا کہ جو جادو سکھناچاہے اے نصیحت كريں كه" إِنَّمَاتُحُنُ فِتْنَةٌ فَلَا تُكُفُلُ "" بم تو آزمائش بى كے ليے مقرر ہوئے ہیں تو كفرنه كر_اور جو ان کی بات نہ مانے وہ اپنے پاؤل پہ چل کے خو درجہنم میں جائے ، یہ فرشتے اگر اسے جادو سکھاتے ہیں تو وہ فرمانبر داری کر رہے ہیں نہ کہ نافرمانی کر رہے ہیں۔

(الشفاء، فصل في القول في عصمة الملائكة، ٢/ ١٤٦، ١٤٥ في أولى رضوبه، ٢٦/ ١٩٨، وليضاً)







أے طاقتور بناؤاوراُسے اس حد تک کمزور کرواور قید میں رکھوجب تک معاملہ حد سے نہ بڑھے الغرض نفس کے معاملے میں تنہیں سخت علاج اور باریک بنی ہے کام لینا یرے گا اور نفس کے متعلِّق ہم یہ بھی بتا چکے ہیں کہ اسے تقوٰی ویر ہیز گاری کی لگام دو تا کہ تمہیں دونوں فا کدے نصیب ہوں (یعنی نیکیاں کرنااور گناہوں سے بچنا)۔

خواہشِ نفس کو توڑنے کے تین طریقے

اب اگرتم پیه کهو که نفسِ اماره تو سرکش، ضدی اور بد فطرت در نده ہے، یہ لگام ہے کہاں قابو میں آئے گا؟لہٰدااسے زیر کرنے کا کوئی اور طریقہ بیان فرما دیجئے؟تو سنو!تم ٹھیک کہتے ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ذکیل ور سواکر ویہاں تک کہ تم اسے لگام ڈال سکو۔ ہمارے علمائے کر ام عَلَيْهِمُ الرَّحْمُهُ فَيْ فِرمايا: تين چيزوں کی مدوسے نفس کو ذلیل اور اس کی خواہش کو توڑا جاسکتا ہے:

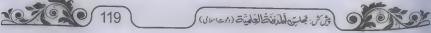
ولى .. خواہشات سے روكنا، كيونكه اڑيل جانور كوجب چاره كم ملتا ہے تووہ زم پر جاتا ہے۔ ﴿2﴾ ... نفس پر عبادات كا بوجھ ڈالنا، كيونكه چارہ كم دينے كے ساتھ ساتھ گدھے پر بوجھ

مجى برهاديا جائے تووہ بھی بے بس ہو كر قابوميں آجاتا ہے۔

﴿3﴾... الله عَذَوَ جَلَّ ہے مد د مانگنا اور اس کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنا کہ وہ تمہاری مدد کرے کیونکہ اس کے سواکوئی چارہ نہیں، کیا تم نے حضرت سیّدُ نابوسف عَلَيْهِ السَّلام کی په بات نہیں سی:

ترجمه كنزالايمان: بي شك نفس توبُراكي كابرًا تکم دینے والاہے مگر جس پرمیر ارب رحم کرے۔

ٳڽؙٞٳڶؾٞڣٛڛڒؘڡٞٵ؆ٷۜٛؠؚٳڶۺؙۏۧ؞ؚٳڒؖ





جب تم ان باتوں پر ہیشگی اختیار کرو گے تواللہ عَذَّدَ جَلَّ کے حکم سے سرکش نفس تمہارے تابع ہو جائے گا، تم اے لگام دے کر اپنے قابو میں کرلو گے اور اس کے ش سے محفوظ ہو جاؤگے۔



تقوى كى 12 خوبيان

اگرتم کہو کہ اب بیہ بھی بیان کر دیجئے کہ تقوٰی کیاہے تا کہ ہم اسے جان لیں؟ تو پہلے یہ جان لو کہ تقوٰی ایک نادر خزانہ ہے اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو تم قیمتی جوہر، ہر د لعزیز شے ، نادر خزانہ ، خیرِ کثیر ، عزت والارزق ، بڑی غنیمت اور عظیم باد شاہت کو یالو گے۔ گویا دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں جمع کر کے صرف اس ایک خصلت کے تحت ر کھ دی گئی ہیں جے تقوٰی کہا جاتا ہے۔غور کرو کہ قر آنِ یاک میں کئی جگہ خیر وبرکت کو تقوٰی پر مُعَلَق کرنے کا ذکرہے ، کتنی ہی آیاتِ طیبہ میں اس پر اجرو ثواب کا وعدہ ہے اور کتنے ہی مقامات پر خوش بختی وسعادت مندی کو تقوٰی کی طرف منسوب کیا گیاہے۔ میں یہاں تقوٰی کی بے شار خوبیوں سے 12 تمہارے سامنے بیان کر تاہوں۔ ﴿1﴾... تقوٰی اختیار کرنے والے کی تعریف و توصیف ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے: وَ إِنْ تَصْدِرُوْ اوَتَتَّقُوْ افَإِنَّ ذَٰلِكُ مِنْ ترجيه كنزالايبان: اور اگرتم صر كرو اور بچت عَزْمِ الْأُمُوْمِ الله (پ، العمزن: ۱۸۱) رہوتویہ بڑی ہمت کاکام ہے۔ ﴿2﴾... اُس کی دستمنوں سے حفاظت کی جاتی ہے۔وہ ارشاد فرما تاہے:

وَ إِنْ تَصْبِرُوْاوَ تَتَّقُوُ الايضُوُّ كُمْ ترجمة كنزالايمان: اورا أرتم صر اور پرميز كارى

الله فَيْ مُلْ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَالَمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَيْكُ اللَّهُ فَعَلَيْكُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهِ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللّهِ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهِ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعِلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَالْعُلَّمُ عَلَيْكُمُ اللَّهُ فَعَلَيْكُمُ اللَّهُ فَالْعُلَّمُ عَلَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَالْعُلِّمُ اللَّهُ فَالْعُلِمُ اللَّهُ فَاللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الللَّهُ فَالْعُلِمُ اللَّهُ فَالْعُلِمُ اللَّعْلِمُ اللّ



المادين

کیے رہو توان کا داول تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا۔

كَنْ فُورِ شَيْعًا ﴿ (پ٣٠ العمزن: ١٢٠)

﴿ ﴿ ﴾ ... أس كى تائيد ومد د موتى ہے۔ الله عَزَّوَ جَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمة كنزالايبان:ب شكاللهان ك ساته ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نکیاں کرتے ہیں۔ ٳڽۧٙٳڛٞۄؘڡؘۼٳڷڹؚؽڹٲؾٞٞڠۏٳۊۘٳڷڹؚؽؽۿؙؙۿ مُحْسِنُونَ ﴿ (پ١١، النحل: ١٢٨)

ایک مقام پریوں فرمایا:

وَاعْلَمُواا تَاسُّهُ مَعَ النُّتَّقِينَ اللهُ مَعَ النُّتَّقِينَ

(پ٠١، التوبة: ٢٣١)

ترجمهٔ کنزالایمان: اور جان لو که الله پر بیز گارول

کے ہاتھ ہے۔

 4)... تقوٰی والے کو تکلیفوں سے نجات اور حلال رزق نصیب ہو تاہے۔ فرمانِ الہی ہے: ترجية كنزالايمان: اورجوالله ع در الله اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گااوراہے وہاں سے روزی دے گاجہاں اس کا گمان نہ ہو۔

<u>ۅؘڡؘڹؖؾۜؾۜؾؚٳۺؗۮؘؾۼۘۼڵڷۮڡؘڞ۬ڗۘڄؖٳڽ</u>ٚ ۊۜۘۑؘۯؙڒؙڤؙؗڎؙڡؚ<u>ڽٛ</u>ڂؽڰؙڒۑڿؘۺٮؚٛ^ڂ

(پ۲۰،الطلاق:۳۰۲)

﴿5﴾... أس كے اعمال سنوارے جاتے ہیں۔ارشادباری تعالی ہے:

ترجمة كنز الايمان: اے ايمان والو الله ے ڈرواور سید ھی بات کہوتمہارے اعمال تمہارے

يَا يُهَا الَّذِينَ امَنُوااتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قُولًا سَدِينًا فَي يُصْلِحُ لَكُمُ أَعْمَالَكُمْ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۱،۷۰) ليسنوارو عال

﴿ 6﴾ .. تقوی اپنانے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اُس کا ارشادِ عالی ہے: ترجية كنزالايبان: اورتمهارك كناه بخش وك كا وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُو بِكُمْ السِهِ الاحزاب: ٢١) ﴿7﴾...الله عَزْوَجَلَ كَي محبت نصيب موتى ہے۔وہ ارشاد فرما تاہے:





منهاج العابرين TO TO LAY

اِتَّاللَّهُ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۞

(پ١٠١١التوبة: ٤)

﴿8﴾... اعمال قبول ہوتے ہیں۔ارشادِر بانی ہے:

ترجمة كنزالايمان: اللهاى سے قبول كرتاب

ترجمهٔ كنزالايمان: ب شك يرميز كارالله كو

اِتَّمَايَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۞

(پ٢١، المآثرة: ٢٧)

﴿9﴾ ... تقوى والے كوعزت واحر ام ماتا ہے۔ الله عدَّو مَن ارشاد فرماتا ہے:

ترجمة كنزالايمان: بشكاللهك يهال تمين

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللَّهِ أَتُقْكُمْ لَ

زياده عزت والاوه جوتم ميں زياده پر ميز گارہے۔

(پ۲۲،الحجرات:۱۳)

﴿10﴾ ... موت کے وقت خوشخری دی جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

ترجية كنزالايبان:وهجوايمان لاك اورير ميز كارى كَهُمُ الْبُشُّلِ ى فِي الْحَلِيوةِ النَّانْيَ اوَفِي ﴿ كُرْتَ بِي انْصِي نُوشْخِرِي ہِ ونیا كى زندگ

ٱلَّنِيْكَ امَنُوْاوَ كَانُوْايَتَّقُوْنَ ﴿

الْأُخِرَقِ الله يونس: ١٣٠ ، ١٣) من اور آثرت من -

﴿11﴾ ... تقوٰی والوں کو جہنم سے نجات ملتی ہے۔ وہ ارشاد فرما تاہے:

ثُمَّنُنَجِي الَّنِ بِنَ التَّقَوُ السِ١١،مريم: ٢٤) ترجية كنزالايبان: پھر ہم ڈروالوں كو بچاليں گے۔

ایک مقام پر فرمایا: وَسَيْجَنَّبُهَا الْرَكْفَى اللهِ

ترجية كنزالايبان: اور بهت جلد اس سے دور

(پ۰۳،اليل:۲۱)

ر کھاجائے گاجوسبسے بڑاپر میز گار۔

﴿12﴾ ... الل تقولى كوجنت ميں ہميشہ ہميشہ رہنانصيب ہو تاہے۔ چنانچه فرمان بارى تعالى ہے:



عَلَىٰ مُنْ الْمُرْفِقُ الْوَلِمَيْةُ (المهامان) كالمُوافِلِيَّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيَّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيَّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيَّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيَّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلُولِيِّةُ (المهامان) كالمُوافِلُولِيِّةُ كالمُوافِلُولِيِّةً كالمُوافِلُولِيِّةً كَالمُولِيِّةً كَالْمُولِيِّةً كَالْمُولِيُولِي كَالْمُولِيُولِي كَالْمُولِيُولِيُولِي كَالْمُولِيُولِي كَالْمُولِيُولِيُولِي كَالْمُولِيُولِي كَالْمُولِي كَالْمُولِ

المراق منهاج العابدين 15 17 6 17 F

ترجمه کنزالایمان: پرمیز گاروں کے لیے تیار

اُعِدَّ ثُلِثَقِيْنَ أَنْ

(پس، العمزن: ۱۳۳)

اس سے واضح ہو گیا کہ دونوں جہال کی ہر بھلائی اور سعادت تقوٰی میں پوشیدہ ہے، لہذااے انسان! اس میں سے اپنا حصہ مت بھول۔

عبادت كا تقوى سے تعلق ا

پھر عبادت کی تین بنیادی باتوں کا تعلق ای تقوٰی کے ساتھ ہے۔

🚓 بہلی بات: سب سے پہلے الله عَزْدَ جَلَّ کی توفیق و تائید، یہ مُشْقِینُ کو ہی نصیب ہوتی

ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

أَنَّ اللَّهُ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿ (پ٢، البقرة: ١٩٣) ترجيه كنزالايبان: كما لله وروالول كرماته ب-

🗱 ... دوسری بات: اعمال کی در ستی اور ان میں ہونے والی کمی کو پورا کرنا، یہ بھی متقین

كونصيب مو تاب، چنانچه الله عَزَّدَ مَنَّ ارشاد فرماتا ب:

يُصْلِحُ لَكُمْ أَعْمَالُكُمْ تَهِارِكُ اللهِ المِلْمُ المِلْمُ المِلْمُ المِلْمُ اللهِ اللهِ المِلْمُلِي المِلْمُلِي المِلْمُ المُلْمُ اللهِ اللهِ المُلْمُلِي المُلْمُ المُلْمِ اللهِ المِلْمُلِي المِلْمُلِي المِلْمُلِي المِلْمُلِي المِلْمُ

(۱۲۰۰۱الاحزاب: ۲۱) - سنوارد کار

🗱 ۔۔ تیسری بات: اعمال کی قبولیت، یہ جھی متقین کے لیے ہے جیسا کہ رہے عَذَوَ جَلَّ

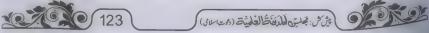
ارشاد فرماتاہے:

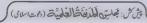
ترجمهٔ کنزالایمان: اللهاس سے قبول کرتاہے

ٳٮٚٛؠٵؽؾؘۊؘؾۘۘٞڷٳٮڷ*ڎؙڡؚؽ*ٳڶؠؙؾۜٛۊؚؽؽؘ۞

(٢٤:قنة:٢٧)

عبادت کا دارومدار ان ہی تین باتوں پر ہے، سب سے پہلے توفیقِ خدادندی کا ہونا





المالي ال

تاکہ بندہ عبادت کر سکے، پھر کو تاہی کالپراکیا جانا تاکہ عمل مکمل ہو جائے اور اس کے بور
عمل کا قبول ہونا، ان تین باتوں کے لیے عبادت گزار الله عنوفی کی بارگاہ میں گڑگڑا کر
یوں دعاکرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اپنی عبادت کی توفیق عطافر ما، ہمارا نقصان پورا
کر دے اور ہمارے اعمال قبول فرما۔ الله عنوفی ہوئے نقوی کی شرط پر ان تین باتوں کا وعدہ
فرمایا ہے اور ان کے ذریعے محقق کو عزت بخشی ہے چاہے وہ عزت کا سوال کرے یانہ
کرے۔ البندا اگر تم الله عنوفی کو اپنا اور سمان بچھونا بنالو۔ کسی کہنے والے نے پچ کہا ہے:
مین اتّقی الله فَدُراكِ اللّه عَدُرة هنا بچھونا بنالو۔ کسی کہنے والے نے پچ کہا ہے:
کر کے اللّه فَدُراكَ الّذِری سِیْق اِلْیْهِ الْمُتْجُورُ الوَّابِحُ
مَنِ اللّهُ فَدُراكَ الَّذِرِیُ سِیْق اِلْیْهِ الْمُتَابِحُور الوَّابِحُ
توجمہ: جو الله عَدُور کے ڈرایقینا اے نفع والی تجارت دی گئے۔ قبر میں بندے کے ساتھ
توجمہ: جو الله عَدُورَ کے ڈرایقینا اے نفع والی تجارت دی گئے۔ قبر میں بندے کے ساتھ
توجمہ: جو الله عَدُورَ کیں۔

عوت پر تیز گاری میں ہے گ

ایک اور شاعرنے کہا:

 76 170

منهاج العابدين

ایک قبرپریه شعر لکھاتھا:

كَيْسَ زَادٌ سِوَى التُّلَى فُخُذِي مِنْهُ اَوْ دَعِيْ ترجمه: تقوی کے علاوہ آخرت کا کوئی اور توشہ نہیں ہے، اب تیری مرضی تواسے حاصل

اعمال کی قبولیت کاضامن 🛞

اب ایک اہم ترین بات پر غور کرو کہ تم ساری عمر عبادت میں لگادو،ریاضتیں اور عاہدے کروحتی کہ تم اپن تمنّاومراد کو پالو تو کیا یہ سارامعاملہ قبولیت کامحتاج نہیں؟ عالانكه تم جانة موكه الله عَزَّوَ جَلَّ في ارشاد فرمايا ب:

اِنَّهَاكِيَّقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۞ ترجمهٔ كنزالايمان: الله اى عقول كرتاب

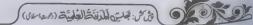
(پدالمائنة:۲۷)

یس سارامعاملہ تقولی کی طرف لوٹاہے،اسی وجہ سے حضرت سیّد نُناعا کشہ صدیقہ، طيب طاهره رَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْهَا فِ فرمايا: حضور نَبي رحمت، شفيع أمَّت صَلَّ اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالله وَسَلَّم دنیا کی کسی چیز سے خوش نہ ہوئے اور مُقِّقی ویر ہیز گار شخص کے سواکسی نے آپ کو خوش نہیں کیا۔(۱)

حضرت سيدُ ناقاده رضي اللهُ تَعَال عَنْه فرمات بي كه توريت شريف مين لكها ب: يَاابُنَ ادَمَراتَّقِ اللهَ وَنَمُ حَيْثُ شِئْتَ يعنى اعابن آدم! الله عزَوجَلَّ عدر اورجهال جامع سوجا-مجھے حفرت سیدُناعام بن عبد قیس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه كِ متعلِّق بيربات بينجي ہے كه

1 ... مسند امام احمد ، مسند عائشة ، ۱۳۳۱ مديث : ۲۳۳۵۷







المامنها العابدين ١٢٦ منها العابدين

آپہر دن رات میں ایک ہز ارر کعات نفل پڑھاکرتے تھے، پھر اپنے بستری طرف آتے اور اپنے نفس سے کہتے: "اے ہر برائی کے ٹھکانے! خدا کی قسم! میں نے بلک جھپنے کی مقدار بھی تجھے خوش نہیں کیا۔ "آپ اپنی وفات کے وقت رونے لگے اور سارادن روتے مقدار بھی تجھے خوش نہیں کیا۔ "آپ اپنی وفات کے وقت رونے لگے اور سارادن روتے رہے، کسی نے پوچھا: آپ کو کیا چیز رُلار بی ہے؟ ارشاد فرمایا: الله عَوَّرَ جَلَّ کا یہ فرمانِ عالی: الله عَرَّرَ کا الله عَرِی النہ الله اس سے قبول کرتا ہے الله اس سے قبول کرتا ہے الله اس سے قبول کرتا ہے دور ہے۔ دور ہے۔

تقوٰی کی ضر ورت وا ہمیت

پر ایک اور نکتے پر غور کر واور یہ بھی ایک بنیادی چیز ہے اور وہ یہ کہ ایک بزرگ

دختهٔ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نے اپنے شُخ ہے عرض کی: مجھے نفیحت کیجے۔ شِخ نے فرمایا: میں تمہیں

وہ نفیحت کر تاہوں جو الله عود وَجَلَ نے تمام اگلوں پچیلوں کو فرمائی ہے، وہ ارشاد فرما تا ہے:

و کَقَدُ وَصِّیْنَا الَّنِ نِیْنَ اُو تُو الْکِتٰ ترجیهٔ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے مِن قَبْلِکُمْ وَ اِیّاکُمُ اَنِ الْتَقُو الله الله عمن ان ہے جو تم ہے پہلے کتاب ویے گئے

وری النساء: ۱۳۱۱)

اور تم کو کہ الله ہے ڈرتے رہو۔

میں کہتا ہوں: کیا اللہ عَوَّدَ جَلَّ سب سے بڑھ کر بندے کی بہتری کو جانے والا نہیں ہے؟ کیا اللہ عَوْدَ جَلَّ بندے کو سب سے زیادہ تصبحت کرنے والا اور اس پر سب سے زیادہ مہر بان و کریم نہیں ہے؟ (یقینا ہے) اگر پورے جہاں میں تقوٰلی سے بڑھ کر کوئی صفت مہر بان و کریم نہیں ہے؟ (یقینا ہے) اگر پورے جہاں میں تقوٰلی سے بڑھ کر کوئی صفت بندے کے لیے بہتر، بھلائی کی جامع، زیادہ اجر والی، اعلی بندگی والی، بلندعزت والی، دنیا میں بہترین اور آخرت میں کامیابی ولانے والی ہوتی توانلہ عوّد جَلَّ اپنے بندوں کولازی طور

يراى كا حكم ديتااور اپنے مُقْرَبِين كواسى كى تاكيد فرماتا كيونكه اس كى كمالِ حكمت اور وسعت ر مت کا یمی تقاضا ہے۔لہذاجب اس نے صرف ایک خصلت یعنی تقوٰی کی نصیحت فرمائی ہے اور تمام الگوں پچھلوں کو اس میں یکجار کھاہے اور صرف اسی پر اکتفافر مایاہے تو تم نے جان لیاہو گا کہ بیرانی غایت وانتہاہے جس سے بڑھ کر پچھ ہے نہ اس سے کم پر اکتفاہے۔ مے شک الله عَزْدَ جَلَّ نے ہر نصیحت ور ہنمائی، ادب و تنبیہ اور تعلیم و تہذیب اس ایک نصیحت میں جمع فرمادی ہے جبیبا کہ اس کی حکمت ورحمت کے لا کُق ہے اور تم ہیے بھی سمجھ گئے ہو گے کہ بیہ صفت جنے تقوٰی کہتے ہیں اس میں دنیاوآ خرت کی ہر بھلائی ہے، یہ تمام ضروری امور کے لیے کافی ہے اور بندگی کے اعلیٰ در جات تک پہنچانے والی ہے۔ کسی شاعرنے کیاخوب کہاہے:

اللَّ إِنَّهَا التَّقُوٰى هِيَ الْعِرُّ وَالْكَنَامُ وَحُبُّكَ لِللَّائِيَا هُوَ النَّالُّ وَالْعَدَامُ

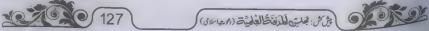
وَلَيْسَ عَلَى عَبْدٍ تَقِيِّ نَقِيْصَةٌ إِذَا صَحَّحَ التَّقُولِي وَ إِنْ حَاكَ أَوْ حَجَمُ

ترجمه: س لو! تقوی بی عزت وبزرگی ہے اور تمہاری دنیا سے محبت ذلت وخواری ہے۔ جب مُثِّق بندے کا تقوٰی درست ہو توبیہ کوئی عیب نہیں کہ وہ تچھنے لگا تاہویا کپڑا بنتا ہو۔

یمی بنیادی بات جس پر مزید کسی شے کی ضرورت نہیں اور بیراُس شخص کے لئے کانی ہے جس نے نور کو دیکھ کر ہدایت یائی اور اس پر عمل کرکے بے پرواہ ہو گیااور الله عَدَّوْءَ جَلَّ ہی اپنے فضل سے توفیق وہدایت عطافر ما تاہے۔

راستے و کھادیں کے

اگرتم کہو کہ "اس خصلت کی قدرومنزلت بہت عظیم اور وَ قَعَت بہت زیادہ ہے





اور اس کو پہچاننے کی سخت ضرورت ہے تواب اس کی تفصیل بھی ضروری ہے۔ "تو سنو!بات تویہی ہے، یقینایہ خصلت اس لا کُل ہے کہ اس کی قدر بہت زیادہ ہو،اس کی طلب لازم ہواوراس کی حاجت ومعرفت کی ضرورت پڑے مگرتم جانتے ہو کہ ہر خطیر وبڑی شے کو یانے کے لیے زیادہ کو شش، خوب محنت ومشقت، ملند ہمتی اور سخت جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور جب تقوٰی جیسی عظیم اور بڑی خصلت کی بات ہوتو پھر اِسے یانے کے لئے مجاہدہ،اس کے حق کی ادائیگی اور اس کے حصول میں آداب کالحاظ رکھنا بھی ایک بڑا فعل اور عظیم کام ہے کیونکہ خوبیاں مشقتوں کے حساب سے اور لذّتیں كوششول كے مطابق ملاكرتى ہيں۔الله عَزْدَجَلَ ارشاد فرماتا ہے:

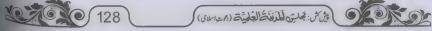
وَالَّذِينَ كِهَا هَدُو افِينَالَكُهُ مِا يَنَّهُمُ ترجمهٔ كنزالايمان: اور جنهول في مارى راه من سُبُلَنَا ﴿ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُ عَالَمُ حُسِنِينَ ﴾ كوشش كى ضرور ہم انھيں اپنرات و كھاديں

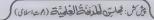
(پ۱۶،العنكبوت: ۲۹) گے اور بے شک الله نيکول کے ساتھ ہے۔

ب شک الله عنود جل بهت زیاده مهربان اور رحم فرمانے والا ہے اور ہر مشکل کی آسانی اسی کے قبضے میں ہے۔ پس غور سے سنواور آگاہ ہو جاؤاوراس خصلت کی وضاحت کو سمجھنے کی بھر پور کوشش کرو تا کہ تم اسے سکھ جاؤ، پھر تم اس پر عمل کے لئے کمر کس لینا اور الله عَزْدَ جَلَّ سے مد د چاہنا حتی کہ اپنے سکھے ہوئے پر تمہارا عمل ہو جائے، بے شک ساری بات اِسی میں ہے اور اللہ عَذَوَ جَلَّ اپنے فضل سے توفیق وہدایت عطافر مائے۔

تقوى كامعنى الم

سب سے پہلے تو تم تقوٰی کا وہ معنٰ منتمجھوجو ہمارے اسا تذہ نے بیان فرمایا ہے اور







وہ یہ ہے کہ "ول کواس گناہ کے خیال سے بھی پاک کرناجو تم نے پہلے نہ کیا ہو۔" یہاں تک کہ بندہ گناہ چھوڑنے کے عزم کو اپنے اور گناہوں کے در میان ڈھال بناوے۔ ہارے استاد صاحب نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ لہذا جب گناہ چھوڑنے کے عزم کی قوت اور دل کے اُس پر مضبوطی سے قائم ہونے کے سبب بندے اور گناہوں کے در میان یہ رکاوٹ حاصل ہو جائے تو اُس وقت بندے کو مُثقی کہیں گے اور اسی عزم، دل کی صفائی اور مضبوطی کو تقوای کہاجا تاہے۔

قر آنِ کر ہم میں تقوٰی کے معانی

قرآنِ مجيد مين لفظ" تقولى" تين معاني مين استعال مواج:

﴿1﴾ .. خوف وخشيت كے معنیٰ ميں جيسے:

ترجية كنزالايبان: اور مجهى سے درو_

وَإِيَّاى فَاتَّقُونِ ﴿ (بِ١،البقرة:١٠)

اوراس مقام پر بھی یہی معنیٰ ہیں:

وَاتَّقُوٰا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيْهِ

الىالله السيرة (١٨٥٠)

(2) ... اطاعت وعبادت کے معنیٰ میں جیسے:

يَا يُهَا الَّذِينَ امَنُوااتَّقُوااللهَ

ترجمة كنز الايمان: اے ايمان والو اللهے

ترجمة كنزالايمان: اور ڈرواس ون سے جس

میں الله کی طرف پھروگے۔

حضرت سيّدُ ناابن عباس رَضِ اللهُ تَعَالَ عَنْهُمَانِ اس كى تفسير مين فرمايا: الله عَزَّوَ جَلَّ

کی اطاعت کر وجیبااس کی اطاعت کرنے کاحق ہے۔

عُورِ اللهِ المِلْمُلِي المِلْمُلِي المُلْمُولِيِيِّ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ ا



حضرت سيِّدُنا مجابد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فِي فرمايا: اس كى اطاعت مو نافرماني نهركي جائے، اس کاذ کر ہو بھلایانہ جائے اور اس کاشکر ہوناشکری نہ کی جائے۔ ﴿3﴾ ... دل کو گناہوں سے بچانے کے معنیٰ میں اور تقوٰی کی حقیقت بھی یہی ہے کیاتم

نہیں دیکھتے، الله عَزَّدَ جَلَّ ارشاد فرما تاہے:

وَ مَنْ يُنْطِعِ الله وَ رَكُو يَخْشَ ترجمه كنز الايان: اور جو حَم مان الله اور ال الله وَيَتَّقُهِ فَأُولَيِّكَ هُمُ الْفَآيِزُونَ ﴿ كَرسول كَا اور الله عدر اور يربيز كارى کرے تو یمی لوگ کامیاب ہیں۔

(پ١٨) النوي: ۵۲)

اس آیتِ مبار کہ میں تقوٰی کو اطاعت و خشیت کے بعد الگ بیان کیا گیاہے ،اس سے تمہیں جان لینا چاہیے کہ تقوٰی کا معنی اطاعت و خشیت کے علاوہ پکھ اور ہے اور وہ ہے" دل کو گناہوں سے بحیانا"جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔

تقوٰی کے تین درج

بزر گوں نے یہ بھی فرمایاہے کہ تقوٰی(یعن بیخے) کے تین در جے ہیں:(۱)...شرک سے بچنا (۲)..بدعت سے بچنااور (۳)..گناہوں سے بچنا۔ان تنیوں درجوں کو الله عوّد جَلّ نے ایک ہی آیت طیبہ میں یوں بیان فرمایاہے:

اتَّقَوُاوَّ امَنُو اثُمَّ اتَّقَوُاوَّ اَحْسَنُوْا

كَيْسَ عَلَى الَّذِي ثِنَ امَنُو اوَ عَمِلُوا ترجيه كنزالايبان: جو ايمان لاك اور نيك كام الصَّلِحْتِ جُنّاحٌ فِيْمَاطِعِنُو ٓ الذّامَا كي ان يركِم مَّناه نبيس به جو يجه انعول في اتَّقَوْاوَّا مَنْوُ اوَعَمِلُو االصَّلِحْتِ ثُمَّرِ عَلَيال السَّلِحْتِ ثُمَّرِ عَلَيال اللهِ الله کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور

(پدالمآئنة: ۹۳)

الم الله المالية المال

👟 بہلا تقوٰی: شرک سے بچنا، اس کے مقابلے میں جو ایمان مذکور ہوا وہ تو حید ہے۔ 🚓 ... دوسر اتقولی: بدعت سے بچنا، آیت میں تقوٰی کے ساتھ جو ایمان مذکور ہوا وہ اہل سنت وجماعت کے عقائد کا قرار ہے۔

👟 ... تیسر ا تقوای: گناہوں سے بچنا، اس درجہ میں اقر ار نہیں ہو تابلکہ اس کے مقابلے میں احسان ہے اوراحسان کہتے ہیں اطاعت کرنے اور اس پر استقامت و ہیشگی کو۔ پس تقوی کا تیسر ادرجہ عبادت پر استقامت رکھنے والوں کا ہو گا۔ اس آیتِ مبار کہ میں تینوں درجوں ^{یعن}ی ایمان کادرجہ، سنت کا درجہ اور عبادت پر استقامت کا درجہ سب کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیاہے۔حضرات علمائے کرام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے تقوی کا معنیٰ بیان کرنے میں یہی کچھ فرمایاہے۔

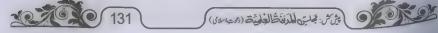
میں کہتا ہوں: میں نے ضرورت سے زائد حلال کو چھوڑنے میں بھی تقوٰی کا معلیٰ پایاہے اور یہ مشہور حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم،رَءُوف رَّحیم صَلَى اللهُ تُعَالَ عَلَيْهِ وَالِيهِ وَسَلَّم نِي ارشاد فرمايا: تقولى والول كو متقى اس لئے كہا گيا كه انہوں نے ناجائز میں پڑنے کے خوف سے جائز کو بھی چھوڑ دیا۔(۱)

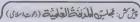
میں چاہتا ہوں عُلَائے کرام کا بیان کر دہ معنیٰ اور اس حدیث مشہور کا معنیٰ جمع کر دول تا که تفوای کی تعریف جامع اور مطلب دا ضح ہو جائے۔

صوفیا کے نزدیک تقوٰی

میں کہتاہوں: تقوٰی ہر اُس چیز ہے بچنے کو کہتے ہیں جس سے تمہیں اپنے دین میں

1... ترمذي، كتاب صفة القيامة... الخ، باب ماجاء في صفة الحوض، ٢٠٣/ محديث: ٢٣٥٩







نقصان کاڈر ہو۔ کیاتم نہیں دیکھتے کہ بخار میں مبتلا شخص جب کھانے ، مشر وب اور کھل وغیرہ میں سے ہر اُس چیز سے بچتا ہے جو اس کے لئے نقصان دہ ہو تو اُس مریض کو "بیچے والا "كتية بين_

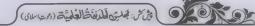
جس چیز ہے دین میں نقصان کا اندیشہ ہے اس کی دو قسمیں ہیں:(۱)...خالص حرام و گناہ اور (۲)... ضرورت سے زائد حلال _ کیونکہ ضرورت سے زائد حلال میں مشغول ومُنْهَمِک ہونا بندے کو حرام کی جانب لے جاتا اور گناہوں پر اُبھار تاہے اوراپیا نفس کے شر اور اس کی سرکشی اور خواہش اور اس کی نافرمانی کی عادت کی وجہ ہے ہوتا ہے۔لہٰذاجواینے دینی معاملے میں نقصان سے محفوظ رہناچا ہتاہے وہ اس خطرے سے یوں بیچ کہ ضرورت سے زائد حلال کواس ڈرسے چھوڑ دے کہ بیہ حرام کی طر**ف**لے جاسكتا ہے جبيها كه حضور نبي رحمت، شفع أمَّت صَلَّى اللهُ تَعَالْ عَلَيْهِ وَلاِهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: "ابلِ تقوٰی نے ناجائز میں پڑنے کے خوف سے جائز کو بھی چھوڑدیا۔"(۱) یعنی حرام میں مبتلا ہو جانے کے خوف سے زائد از ضرورت حلال کو بھی چھوڑ دیا۔ لہذا تقوٰی کی جامع تعریف بیہ ہوئی کہ '' دین کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز سے بچنا'' اور وہ نقصان دہ چیز گناه اور ضر ورت سے زائد حلال ہے۔

تقوٰی کی شرعی تعریف 👺

جب ہم شریعت کی روسے تقوٰی کی تعریف کریں گے تو ہم کہیں گے کہ تقوٰی کی جامع تعریف ہیہے کہ ''ول کو ہر اُس شر وبُر ائی ہے بچانا کہ اُس جیسا شرتم ہے پہلے

^{• ...} ترمذي، كتاب صفة القيامة ... الخ، باب ماجاء في صفة الحوض، ٢٠٠٣/٣، حديث: ٢٣٥٩







صادر نہ ہوا ہوا ہے پختہ عزم وارادے کے ماتھ کہ وہ ارادہ تمہارے اور ہر شرکے در میان آڑئن جائے۔"پھر شرکی بھی دوقشمیں ہیں:

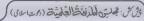
💨 ۔۔اصلی شر: وہ شر جس سے حرام ہونے کے اعتبار سے رو کا گیا ہو۔ جیسے خالص گناہ ہیں۔ 🚓 ... غیر اصلی شر: وہ شر جس سے اصلاح و تنبیہ کے لحاظ سے رو کا گیا ہو اور وہ ضر ورت ہے زائد حلال ہے جیسے وہ جائز کام جن پرخواہشات کے سبب پکڑ ہوتی ہے۔

پہلی صورت میں تقوٰی فرض ہے اور اسے چھوڑنے کے سبب عذاب نار کالمشتّحق ہو گا جبکہ دوسری صورت میں تقوٰی بھلائی وادب ہے اور اسے چھوڑنے کی وجہ سے روزِ قیامت روکا جائے گا، حساب ہو گااور سر زنش و ملامت کی جائے گی۔ توجو تقوٰٰی کی پہلی قسم پر عمل کرے گاوہ تقوٰی کے پہلے درجہ پر ہو گا اور بیر استقامت کے ساتھ عبادت کرنے والوں کا درجہ ہے اور جو تقوٰی کی دوسری قسم اختیار کرے گاوہ تقوٰی کے بلند در جہ پر فائز ہو گااور بیران لو گول کا در جہ ہے جو ضر ورت سے زائد حلال کو بھی چھوڑنے والے ہیں۔لہٰذاجب بندہ دونوں طرح کا تقوٰی یعنی ہر گناہ اورزا کداز ضرورت حلال ہے بچنا ختیار کر لے گا تو اس کا تقوٰی کامل ہو جائے گا، وہ تقوٰی کا حق ادا کرنے والا اور اپنے لیے ہر بھلائی اکٹھی کرنے والا ہو جائے گا، اسی کو کامل ورع کہتے ہیں جو دین کی اصل ہے اور یہ بار گاہِ الہی میں حضوری کے ادب کا مقام ہے۔ یہ تقوٰی کے معنیٰ اور اس کا اجمالی بیان ہے ، اسے سمجھ لو۔ ال<mark>له</mark> عَذَّوَ جَلَّ تَمْهمِیں تو فیق عطا فرمائے۔

نفس تقوی کاعادی کیسے ہو؟

اگرتم کہو کہ اب بیہ بھی واضح کر دیجئے کہ ہم اپنے نفس کو اس تقوٰی کاعادی کیسے







بنائیں کیونکہ اب نفس کو حقیقی تقوای کی لگام دینے کی کیفیت معلوم کئے بغیر چارہ نہیں۔
تو ٹھیک ہے،اس نفس کے معاملے میں تقوای کی تفصیل ہے ہے کہ تم نفس کے خلاف ہے
مضبوط ارادہ کرلو کہ اسے گناہوں سے بازر کھواور ضرورت سے زائد حلال چیزوں سے
بھی بچاؤ۔ پس اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم این آئکہ، کان، زبان، دل، پیٹ، پاؤل، نثر مگاہ
الغرض تمام اعضاء کے معاملے میں اللّٰے عَدَّوَجُلَّ سے ڈرنے والے بن جاؤگے اور انہیں
تقوی کی لگام دینے میں کامیاب ہو جاؤگے۔ تقوای کی وضاحت و تفصیل بہت زیادہ ہے
اور ہم نے اپنی کتاب "احیاء العلوم" میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ البتہ اُن میں سے
پچھ ضروری باتیں یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

جوشخص الله عَذَو جَلُّ سے ڈرنا چاہے وہ پانچ اعضاء آنکھ، کان، زبان، دل اور پید کا خاص خیال رکھے کہ بہی اصل ہیں۔ بندے کو چاہیے کہ ان پانچوں اعضاء کوہر اس گناہ، حرام، زائد از ضرورت حلال اور حلال میں اسراف وغیرہ سے بچائے جس میں پڑنے کے سبب دین میں نقصان کا اندیشہ ہو۔ جب ان پانچ اعضاء کی حفاظت نصیب ہو جائے گی تو امید ہے کہ تمام ہی اعضاء کے ضررسے حفاظت ہو جائے اور بندہ اپنے پورے بدن کے ساتھ الله عَذَو مَن کے لیے تقوٰی اختیار کرلے۔ یہاں اس بات کی ضرورت وحاجت ہے کہ اس کتاب کی شخائش کے مطابق ان اعضاء کے لئے پانچ فصلیں قائم کی جائے۔

فرمانِ مصطفع: اگرتم چاہتے ہو کہ الله عنزَدَجَلَ تم سے محبت فرمائے تودنیا سے بر عبتی اختیار کرو۔ (ابن ماجة، کتاب الزهد، باب الزهد في الدنيا، ۴۲۳/مدين ۴۱۰۲، حديث: ۴۱۰۲، بتغير)



🛞 اعضاء کے تقوی کابیان

Similar Management of the control of

پہلی فصل

الله رَبُّ الْعُلَيِيْنَ تَهْمِيں اور جميں آنکھ كى حفاظت كرنے كى توفيق عطا فرمائے، یے شک آنکھ ہر فتنے اور آفت کا سبب ہے، آنکھ کے معاملے میں تم تین اصول یا د ر کھویتہہیں کافی ہوں گے۔

🚒 بيهلا اصول: بيدار شادِ باري تعالى ب:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْامِنَ ٱبْصَامِ هِمُ <u>ۅؘ</u>ۑڿڡؘڟ۠ۅٝٳڣؙڔؙۅ۫ڿؖۿؙ؞ٝۮڸؚڬٲۯ۬ػؙڸڷۿؙؠؖ

اِنَّاللَّهُ خَبِيُّر بِمَا يَصْنَعُونَ ۞

(پ١٨، النور: ٣٠)

ترجمه فكنز الايبان: مسلمان مر دول كو حكم دو ا پن نگابیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کریں یہ اُن کے لیے بہت تھراہے بِشك الله كوان كے كاموں كى خبر ہے۔

دیکھو!میں نے اس آیتِ مبار کہ میں غور کیا تو مخضر ہونے کے باوجود اس میں تین عمده معانی و مطالب یائے: (۱)...ادب سکھانا(۲)... تنبیه (خبر دار کرنا)اور (۳)... تنبدید (دُرانا)۔ (1) ... ادب سکمانا: جہاں تک ادب سکھانے کی بات ہے تووہ اس جھے میں ہے: قُلُ لِلْمُؤُمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَامِ هِمْ ترجمة كنز الايبان: مسلمان مردول كو عَم دو

اپی نگایی کھ نیچی رکھیں۔

یہاں ادب سکھایا گیاہے اورایک غلام پرلازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آ قاکا حکم مانے ادر اس کے ادب کو بجالائے در نہ وہ بے ادب ہو جائے گا، پھر اسے مجلس میں حاضری کی اجازت ملے گی نہ وہ اس کے لا نُق ہو گا۔ اس نکتے کو سمجھو اور اس میں موجو د معنی پر المواقع المواقعة المو

غور کرو کیونکہ اس میں بہت کچھ ہے۔

﴿2﴾ ... تعبیه: جہال تک تنبیه وخبر دار کرنے کی بات ہے تووہ اس حصے میں ہے:

ذُلِكَ أَزْكُى لَهُمْ الله ١٨١٠ النور: ٣٠) ترجمة كنزالايمان: يران كے ليے بهت تقرام

TO SOLO ITT

اس جملے کے دومعنیٰ ہوسکتے ہیں: ایک میہ کہ میہ ان کے دلوں کو بہت ستھر اکرنے والا ہے کیونکہ ''زکوۃ'' کا معنیٰ پاکی اور''نزکیہ 'کامعنیٰ پاک کرنا،ستھر اکرنا ہو تا ہے۔ دوسر امیہ کہ میہ ان کی نیکیوں کوبڑھانے اور زیادہ کرنے والا ہے، کیونکہ اصل کے اعتبار سے ''زکوۃ'' کے معنیٰ ہیں ''زیادہ ہونا۔''

پی الله عَزْدَ جَلَّ نے تنبیہ فرمادی کہ نگاہیں نیچی رکھنے میں دلوں کی صفائی اور نیکیوں
کی کشرت وزیادتی ہے اور یہ اس لئے کہ اگر تم نگاہیں نیچی نہیں رکھو گے اور ان کی لگام
ڈ ھیلی چھوڑ دو گے تو وہ ہے کار چیزوں کو دیکھیں گی اور یہ بھی اندیشہ ہے کہ وہ حرام کو
دیکھنے لگ جائیں اور اگر تم نے جان بو جھ کر حرام کی طرف نظر کی تو یہ کبیرہ گناہ ہے اور
بہت ممکن ہے کہ تمہارا دل اس حرام میں لگ جائے گا اور اگر الله عَزَّدَ جَلَّ نے رحم نہ
فرمایا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ مروی ہے کہ "بندہ کبھی ایسی نظر ڈالتا ہے جس کے سب
دل ایسا بگڑ تا ہے جیسے کھال بگڑ جاتی ہے، اب اُس سے کبھی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔"

شہوت کا نیج بونے والی

اور اگر تمہاری نظر جائز ومباح چیزوں کی طرف اٹھتی ہے تواس سے بارہا تمہارا دل مصروف ہو جائے گا اور اس کے سبب تمہیں خیالات ووسوسے آئیں گے اور سے بھی ہو سکتاہے کہ تم اس مباح تک پہنچ نہ سکو تو یوں خیر و بھلائی سے محروم ہو کر تمہارا

منها حالحابدين

ول أي ميں لگارہے گا اور اگرتم نے ان چيزوں كى طرف نظرنه كى توتم ان سب سے یے پر وا اور پُر سکون ہو جاؤ گے۔اسی کے مُتَعَلِّق حضرت سیِدُناعیسی عَدَیْهِ السَّدَم کابیه فرمان ے کہ '' نظر کی حفاظت کر و کیونکہ بیہ دل میں شہوت کا نیج بوتی ہے اور دیکھنے والے کو فتنے میں ڈالنے کے لیے یہی کافی ہے۔"

حضرت سيّدُ ناذُوالنُّون مصرى عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي فِي قَرَما مِا: "شَهُوتُول كي لئے سب ہے اچھی رکاوٹ نگاہیں نیچی رکھناہے۔ "اور کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے:

وَ انْتَ إِذَا ٱرْسَلْتَ طَنُفُكَ رَائِدًا لَعَلَّكَ يَوْمًا ٱتُّعَبَتُكَ الْمَثَاظِلُ رَآيْتَ الَّذِي مَا كُلُّهُ ٱنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهِ وَ لَا عَنْ بَعْضِهِ ٱنْتَ صَابِرُ فَإِيَّاكَ وَالْأَمْرَ الَّذِي إِنْ تَوَسَّعَتُ مَوَادِدُهُ ضَاقَتُ عَلَيْكَ الْبَصَادِرُ

توجمه: (۱)...اگرتم نے اپن نگاہ کو کھلا چھوڑ دیا تو طرح طرح کے مناظر ایک دن تمہیں تھکا دیں گے۔(۲)... کیونکہ تم نہ توسب کاسب دیکھ سکو گے اور نہ بعض سے صبر کر سکو گے۔(۳)...لہذا الیے معاملے سے بچو کہ اگر اس میں داخل ہونے کے راہتے کشادہ ہو گئے تواس سے نگلنے کے راہتے تم پر نگ ہو جائیں گے۔

نگیں جھانے کافائدہ

جب تم نظر کی حفاظت کرتے ہوئے اسے جھکائے رکھو گے اور بے فائدہ وبے کار چیزوں کی طرف نہیں دیکھو گے تو تمہاراسینہ صاف ہو جائے گا، دل فارغ ہو کر کثیر وسوسول سے راحت یا جائے گا اور نفس آ فات سے سلامت ہو کر نیکیوں میں اضافے كى طرف براهے گا۔ بس اس جامع نكتے سے آگاہ رہواور الله عزّدَ جَنّ اپنے فضل واحسان المعالمة الم TO JOURN

منهاج العابدين

ہے تو فیق عطا فرمانے والاہے۔

﴿ 3﴾ ... تہدید: جہاں تک تہدید لعنی ڈرانے کی بات ہے تو وہ مذکورہ آیتِ طیبہ کے اس مصيس ب

ترجمة كنزالايبان: ب شك الله كو أن ك کامول کی خبرہے۔ اِتَّاللهَ خَبِيْرٌ بِمَايَصْنَعُوْنَ ۞ (پ١٨، النوس: ٣٠)

اوراس فرمانِ باری تعالیٰ میں بھی تہدیدہے:

يَعْلَمُ خَا بِنَةَ الْرَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي ترجيه كنزالايبان: الله جانا ب چورى چچى

الصُّلُوسُ ﴿ (١٩٠ المؤمن: ١٩) نگاه اور جو کچھ سينول ميں چھياہے۔

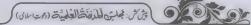
جس بندے کواینے ربّ عَزَّوَ جَلّ کے حضور کھڑ اہونے کا خوف ہوتو اُسے ڈرانے كے لئے اتن بى نفيحت كافى ہے۔ يہ پہلا اصول كتاب الله سے تھا۔

🗱: ... ووسر ااصول: حضور سر ورعالم ، شافع أئم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كابيه فرمانِ عالى ہے کہ "عورت کے محاس (حسن وجمال) کی طرف دیکھنا اہلیس کے زہر آلود تیروں میں ے ایک تیرہے توجس نے اِسے ترک کیااللہ عَزُوجَلَ اسے عبادت کا ایسامزہ چکھائے گاجو اسے خوش کر دے گا۔ "(1)

عبادت کی مٹھاس اور مناجات کی لذت عبادت گزاروں کے نز دیک بہت بڑی چیز ہے اوراس کے لئے حدیث میں بیان کر دہ عمل ایک مُجُزَّب نسخہ ہے جو اس پر عمل کرے گا اسے اس کا یقین ہو جائے گا، بے شک جب وہ فضول چیز وں سے اپنی نظر کی حفاظت کرے گاتوعبادت کی لذت ومٹھاس اور دل کی ایسی صفائی پائے گاجواس سے پہلے تبھی نہ تھی۔

€...نوادر الاصول، الاصل الرابع والاربعون والمائتان، ٩٤٨/٢، حديث: ١٢٨٤







منهاج الحسابرين

🚁 ۔۔ تیسر ااصول: تم اپنے ہر عضو پر غور کر و کہ اُس کا صحیح استعمال کہاں ہے اور اُسے س لئے بنایا گیاہے ؟ تو اُسی حساب سے تم ان کی حفاظت و نگہد اشت کرو۔ تو یاد رکھو! ماؤل جنتی باغات اور محلات کی سیر کے لیے ہیں، ہاتھ شر ابِ طہور کے جام پینے اور پھل کھانے کے لیے ہیں، یو نہی تمام اعضاء کا معاملہ ہے، پس آ تکھیں رَبُ الْعُلَمِين جَلَّ جَلَالُهٰ کا دیدار کرنے کے لیے ہیں۔ بے شک دونوں جہاں میں اس سے بڑی عزت وکر امت کوئی نہیں ہے، لہذاجس شے سے اتنی عظیم نعمت و کر امت کی امید ہو وہ یقینی طور پر اس بات کی حقد ارہے کہ اس کی حفاظت اور عزت و تکریم کی جائے۔شاعر کہتا ہے: وكَيْفَ تَرَى لَيْلَى بِعَيْنِ تَرَى بِهَا سِواهَا وَمَا طَهَرْتُهَا بِالبَدَامِعِ ترجمه: توليل كوان آئكمول سے كيے ديھے گاجن سے اورول كود كھتا ہے حالائكہ تونے

بیان کر دہ تین اصولوں میں اگر تم نے اچھی طرح غور وفکر کیا توبیہ تمہیں کافی مول کے اور توقیق دینے والا الله عَزَّوَجَلَّ بی ہے۔

وربرى فىل

آنسو بہاکر انہیں صاف مجی نہیں کیا۔

کان کو بھی فضول اور بری باتوں سے بچاناضر وری ہے اور پیہ دووجہ سے ہے۔ 🗱 🚕 کیلی وجہ: مر وی ہے کہ سننے والا بولنے والے کا شریک ہو تاہے۔ اس بارے میں ایک شاعرنے کہا:

تَحَمَّ مِنَ الطُّرُقِ أَوْسَاطَهَا وَعَدِّ عَنِ الْجَانِبِ الْبُشْتَبِهِ وَسَنْعُكَ صُنْ عَنْ سَمَاعِ الْقَبِيْحِ كَصَوْنِ اللِّسَانِ عَنِ النُّطْقِ بِه فَالنَّكَ عِنْدَ سَهَاعِ الْقَبِيْحِ شَهِيْكٌ لِقَائِلِهِ فَانْتَبِه

المُورِّ فِي مِن المُولِفَةُ العِلْمِيَةُ وَرَوْعَ اللهِ اله

ترجمه: (۱)...راستول میں سے در میانی راسته اختیار کر اور شبه والی جانب سے دور ہو جا۔ (۲)...براسننے سے اپنی ساعت کو ایسے بچا جیسے برابو لنے سے زبان کو بچاتا ہے۔ (۳)...ب شک برا س كر توبولنے والے كاشر يك بوجاتا ہے للمذاخر دار بوجا۔

🚓 :.. دو سری وجه: بُری اور فضول گفتگو سننا دل میں خیالات اور وسوسے پیدا کرتا ہے پھر بدن میں بے چینی آ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے عبادت میں دل نہیں لگتا۔

پھر یہ بھی جان لو کہ آدمی کے کان میں پڑنے اور دل میں اترنے والی گفتگو پیپے میں جانے والے کھانے کی طرح ہوتی ہے اور پیٹ میں جانے والا کھانا نفع مند بھی ہوتا ہے اور نقصان دہ بھی، اس میں غذائیت بھی ہوتی ہے اور زہرِ قاتل بھی، بلکہ گفتگو کی تا ثیر کھانے کے مقابلے میں بہت زیادہ اور دیریا ہوتی ہے کیونکہ کھاناتو نیند وغیرہ کے سبب ہضم ہو کر معدے سے خارج ہو جاتا ہے اور بسااو قات اس کا اثر کچھ وقت تک باقی رہ کر ختم ہو جاتا ہے اورانسانی جسم سے اس کا اثر ختم کرنے کے لیے دوا بھی ہوتی ہے گر اس کے برعکس انسان کے دل میں داخل ہونے والی گفتگو بعض او قات پوری زندگی اس کے ساتھ چمٹ جاتی ہے اور وہ اسے بھول نہیں یا تا،اگر وہ باتیں بُری ہوں توانسان کو عیب دار بنادیتی ہیں اور ان کے سبب دل میں برے خیالات اور وسوسے آتے رہے ہیں اور بندے کو اس بات کی ضرورت پڑتی ہے کہ وہ ان سے جان چھڑ ائے اور دل سے ان کی یاد مٹائے، ان کے شرسے اللہ عَزْدَجَلَ کی پناہ طلب کرے اور ان سے بے خوف نہ رہے ورنہ وہ اسے کسی مصیبت یابڑی آفت میں مبتلا کرنے کا سبب بن جائیں گے اور اگر تم نے بے کار وفضول باتوں سے اپنے کانوں کی حفاظت کی تو ان تکلیفوں سے راحت میں رہو گے۔لہذ اعقلمند کو اس میں غور کرناچاہیے اور الله عَذَوْجَانَ توفیق عطا فرمائے۔

المريض ال



تہمارے لیے زبان کی حفاظت کرنا،اسے روکنا اور قید کرکے رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ سارے اعضاء سے بڑھ کر سرکشی، فساد اور دشمنی اس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حضرت سيدُ ناسفيان بن عبدالله دَضِ الله تَعَالى عَنْه روايت كرت بي كه ميل في بار گاہِ رسالت میں عرض کی: آپ کو مجھ پر سب سے زیادہ کس چیز کاخوف ہے؟ آپ نے اپنی زبان اقد س پکڑ کر ارشاد فرمایا: اس کا۔ (۱)

حضرت سيدُ نابونس بن عُبَيْد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فرمات بين :مير انفس بصره كي شدید گرمی میں روزہ رکھنے کی تکلیف بر داشت کر سکتا ہے مگر فضول گوئی کا ایک لفظ چوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

تواب تم پرلازم ہے کہ خوب کو شش کر کے زبان کی حفاظت کرو۔

زبان سے متعلق پانچ اصول

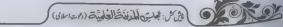
اب ہم زبان کے بارے میں پانچ اصول ذکر کرتے ہیں:

(1) ... حفرت سيّد ناابوسعيد فدرى رهى الله تعالى عنه سے مروى ہے كه"جب انسان صبح كرتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے كہتے ہيں: ہم مختبے خدا كا واسطہ ديتے ہيں كہ تو سید ھی رہنا کیونکہ اگر توسید ھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑ ھی ہو گئی توہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔"(2)

٠٠٠ ترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء في حفظ اللسان، ١٨٣/٢ مديث: ٢٣١٨

🗗 ... ترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء في حفظ اللسان، ١٨٣/٣ ، حديث: ٢٣١٥







منهاج الحابين

میں کہتا ہوں: اس روایت کا معنیٰ یہ ہے کہ زبان کا بولنا تمام اعضاء پر اثر انداز ہو تاہے، اچھابولے تو تو فیقِ الٰہی اور بُر ابولے تو ذلت ور سوائی اور الله ءَذَوَ ہَلَ بہتر جانیا ہے۔ پھر بیان کر وہ معنی کو حضرت سیدُنامالک بن وینار عَلَیْهِ دَحْمَةُ الله الْعَقَاد کے اس قول ہے بھی تقویت ملتی ہے کہ''جب تم اپنے دل میں سختی،بدن میں کمزوری اور رزق میں شکی دیکھوتو جان لو کہ تم نے ضرور کوئی فضول بات منہ سے نکالی ہے۔"

و قت کی قدریجیئے

﴿2﴾ ... حفاظتِ زبان کے لئے اپنے وقت کی قدر کرو، کیونکہ انسان جو کلام کر تاہے وہ زیادہ تر ذکر الہی کے علاوہ ہی ہو تاہے اور اس میں بھی بیشتر گناہوں بھری گفتگو ہوتی ہے جس کے متعلق پو چھا جائے گاور نہ کم از کم فضول و بے کار باتوں میں وقت ضائع ہو تا ہے۔ معقول ہے کہ حضرت سیدُناحسّان بن سِنان عَلَيْهِ دَحْمَةُ الْمَثّان ایک بالا خانے کے یاس سے گزرے تو پوچھا: بیر کب تعمیر کیا گیا؟ پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:"اے دھوکے باز نفس! تو فضول چیز کے باے میں یو چھتاہے۔" پھر آپ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ نِي اللِّي سال روزے رکھ کر نفس کو سز اوی۔

میں کہتا ہوں: خوشخری ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے نفوں پر متوجہ رہے ہیں اور افسوس ہے ان لو گوں پر جنہوں نے شرم وحیا کو خیر باد کہہ دیا اور لگام ڈھیلی چھوڑر تھی ہے۔الله عَزْدَ جَنّ ہی مد د فرمائے۔شاعرنے بالکل تیج کہااور کیا ہی خوب کہا کہ وَ اغْتَنِمُ رَكْعَتَيْنِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِذَا كُنْتَ خَالِيًا مُسْتَرِيْعًا وَ إِذَا مَا هَبَنْتَ بِاللَّغُو فِي الْبَا لِطِلِ فَاجْعَلُ مَكَانَهُ تَسْبِيْحًا الكريقة المرتبية المرتبية المرتبية المرتبية المرتبية (معاسان)



قَلْزُوْهُ السُّكُوْتِ خَيْرٌ مِنَ النُّطْقِ وَ اِنْ كُنْتَ فِي الْكَلامِ فَصِيْحًا تَوْهُ مُنْتَ فِي الْكَلامِ فَصِيْحًا تَوْمِهُ: (۱)...جب تو تنها اور پر سكون ہو تورات كى تاريكى ميں دور كعات نقل كو غنيمت جان (۲)...اور جب توكو كى باطل و فضول بات بولنا چاہ تواس كى جگه ايك بار سبطن الله كهد لياكر - الله يهن خاموش رہنا بولئے ہے بہتر ہے اگر چہ تو بولئے كامام ہو۔

نيك اعمال كوبچائيے

﴿ 3 ﴾ ... زبان کی حفاظت میں نیک اعمال کی حفاظت ہے کیونکہ جو شخص اپنی زبان کی حفاظت ہے کیونکہ جو شخص اپنی زبان کی حفاظت نہیں کر تا اور بہت بولتا ہے تو لا محالہ لوگوں کی غیبت میں پڑجاتا ہے ، جیسا کہ ایک مقولہ ہے کہ '' مَنْ کَثُرُلَعُطُلهُ کَثُرُ سَقُطُلهُ لِعنی جوزیادہ بولتا ہے زیادہ غلطی کر تا ہے۔" اور غیبت تو نیکیوں کو تباہ کر دینے والی بحل ہے ، منقول ہے کہ ''لوگوں کی غیبت کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک منجنیق (پھر پھیکنے کا آلہ) نصب کرلے اور اس کے ذریعے اپنی نیکیاں مشرق و مغرب اور شال و جنوب چاروں طرف پھنکتارہے۔

غیبت کرنے والے کو تخفہ

ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ کی نے حفرت سیّدُنا حسن بھری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی سے کہا: اے ابوسعید! فلال شخص نے آپ کی غیبت کی ہے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نَے تازہ کھجوروں سے بھر اایک تھال اس کو بھجوایا اور پیغام دیا کہ جھے بتا چلاہے تم نے اپنی نیکیاں جھے تحفے میں دی ہیں تو میں نے بھی چاہا کہ تمہمیں اس کابدلہ دے دوں۔
منقول ہے کہ حضرت سیّدُنا اِبْنِ مُبارَک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْه کے پاس غیبت کا منقول ہے کہ حضرت سیّدُنا اِبْنِ مُبارَک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْه کے پاس غیبت کا تذکرہ ہواتو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْه نے فرمایا: اگر میں غیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں غیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں غیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کی بال کی خیبت کرتا تو اپنی مال کی ضرور کرتا میں خیبت کی بال کی خیبت کی بال کی سے کھور کی جانوں کی کھور کی جانور کیا کے کھور کی جانوں کی کھور کی کھور کی کھور کی کھور کی کی کی کھور کی کے کھور کیا ہے کہ کھور کی کھور کی کھور کور کے کھور کے کھور کے کھور کی کھور کی کھور کے کھور کی کھور کور کے کھور کے کھور کی کھور کی کھور کے کھور کور کی کھور کے کھور ک

منهان العابدين العابدين

کیونکہ وہ میری نیکیوں کی زیادہ حقد ارہے۔

عبادت کسی کی، ثواب کسی اور کا

منقول ہے کہ ایک بار حضرت سیّدُ ناحاتم اصم دَحْمَهُ اللهِ تَعَالَ عَلَیْه رات کا قیام نہ کر سکے تو اس پر ان کی اہلیہ نے انہیں عار دلائی تو آپ دَحْمَهُ اللهِ تَعَالَ عَلَیْه نے فرمایا: گزشته رات چندلو گوں نے نمازیں پڑھیں، جب صبح ہوئی تو انہوں نے میری غیبت کرلی اب قیامت کے دن ان کی نمازیں میرے تر ازومیں ہوں گی۔

آفتول سے سلامتی پائیے گھ

﴿ 4﴾ ... زبان کی حفاظت میں دنیاوی آفات سے سلامتی ہے۔ حفرت سیّدُ ناسفیان توری عَلَیْهِ دَحْمَهُ اللهِ انْوَل نے فرمایا: زبان سے ایسی بات مت نکال جس کی وجہ سے تیرے دانت تورُّد یئے جائیں۔ ایک دوسرے بزرگ دَحْمَهُ اللهِ تَعَالْ عَلَیْه نے فرمایا: اپنی زبان کو انتادراز مت کرو کہ تمہاری عزت وشان خراب ہو جائے۔ کسی شاعر نے کہا:

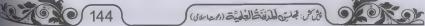
اِحْفَظُ لِسَانَكَ لَاتَقُولُ فَتُبْتَلَى اِنَّ الْبَلَاءَ مُوكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ الْحَفَظُ لِسَانَكَ لَاتَقُولُ فَتُبْتَلَى اِنَّ الْبَلَاءَ مُوكَّلًا بِالْمَنْطِقِ تَوْجَمِهِ: البَيْ زبان كى حفاظت كر، نه بول نه مصيبت ميں پڑ، بے شک مصيبت مُفتَّلُوت

جڑی ہوئی ہے۔

ول کی دلیل

حفرت سيِّدُنا عبدالله بن مبارك رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرمات إِين

اَلَا إِخْفَظُ لِسَانَكَ اِنَّ اللِّسَانَ مَيْنَعٌ اِلَى الْمَرُءِ فِي قَتْلِهِ وَ اِنَّ اللِّسَانَ دَلِيْلُ الْفُوَّادِ يَدُلُ الرِّجَالَ عَلَى عَقْلِهِ



توجمه: خبر دار!اپنی زبان کی حفاظت کر کیونکه زبان بہت جلد آدمی کو قتل کروادیت ہے۔ ہے جک زبان دل کی دلیل ہے جولو گول کو بولنے والے کی عقل پر مُطَّع کرتی ہے۔



حضرت سيّدُ ناإبْنِ مُطِّيعٍ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فَ فرمايا:

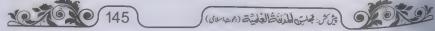
لِسَانُ الْمَرْءِ لَيْثُ فِي كَبِيْنِ إِذَا خَلَّى اِلَيْهِ لَهُ اِغَارَهُ فَمُنْهُ عَنِ الْخَنَا بِلِجَامِ صَنْتٍ يَكُنْ لَكَ مِنْ بَلِيَّاتٍ سِتَارَةُ ترجمه: آدمی کی زبان گھات لگائے شیر کی مانند ہے اسے جیسے ہی موقع ملتا ہے غارت گری کرتاہے لہٰذاخاموشی کی لگام دے کرزبان کوبدزبانی سے بچاتو یہ تیرے لیے آفتوں ومصیبتوں ہے آڑ بن جائے گی۔

ا یک مشہور کہاوت ہے کہ "بہت سے الفاظ بندے سے کہتے ہیں: ہمیں منہ سے

أخروى آفتول كوياد يججئ

﴿5﴾.. اُخروی آفات اور ان کے انجام کو یاد کرنا۔ اس معاملے میں صرف ایک نکتہ ذ ہن نشین کر لو کہ تم جو بات کرو گے وہ یاتو ناجائز دحر ام ہو گی یا پھر جائز مگرفضول و بے کار ، اگر ناجائز بات ہوئی تو اس پر تہہیں الله عدَّدَ جَلَ کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا جے بر داشت کرنے کی تم میں طاقت نہیں۔ چنانچہ

حضور نبي رحمت، شفع أمَّت صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: جس رات بھے آسانوں کی سیر کر ائی گئی تو میں نے جہنم میں پچھ لو گوں کو مر دار کھاتے دیکھا، میں





منهاج الحسابرين

نے پوچھا: اے جریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھانے (لعنی غیبت کرنے)والے ہیں۔ (۱)

زبان کورو کوور مد۔۔!

حضور نبی اکرم، و رم جسم صلّ الله تعلل عليه وسلّم في حضرت سيّد نامعا و رض الله تعلا عنْدے ارشاد فرمایا:علما(یاباعمل حفاظ قرآن)اور طالب علموں سے اپنی زبان کو روکے رکھو ادر اپنی زبان سے لوگوں کی آبر دریزی نہ کروور نہ جہنم کے کتے تھہیں پھاڑ ڈالیس کے۔ 🕲 حفرت سیّدُناابو قِلابه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِے فرمایا: "غیبت کی وجہ سے دل ہدایت سے ہٹ کر ویر ان ہو جاتا ہے۔ "الله عَذَّدَ جَلَّ اپنے فضل سے ہمیں اس بات سے محفوظ

جائز گفتگو كيول نه كى جائے؟

یہ کلام ناجائز گفتگو کے مُشْعِلُق تھاجبکہ جائز گفتگو بھی چاروجہوں سے ترک کر دین چاہیے۔ (۱)... کراماً کا تبین کو ایسی چیز لکھنے کی تکلیف دینا جس میں کوئی بھلائی ہے نہ فائدہ، لہٰذا بندے پر لازم ہے کہ ان سے حیا کرے اور انہیں تکلیف نہ دے۔الله عَوْدَ جَلَّ ارشاد فرماتاہے:

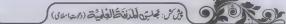
ترجيههٔ كنزالايمان: كوئى بات وه زبان سے نہيں نکالٹا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹاہو-

مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّالَكَ يُهِ

٧ قِيْبٌ عَتِيْكُ ۞ (١٧،قَ:١٨)

^{2 ...} الترغيب والترهيب، الترهيب من الرياء ... الخ، ١/ ٠٥٠ حديث: ٥٩







٠٠٠٠٠١ مسند امام احمد، مسند عبد الله بن عباس، ٥٥٣/١ مديث: ٢٣٢٢

(٢)...الله عَزْوَجُلَ كي بارگاه ميس ايها نامه اعمال پيش كرناجس ميس بے كار وفضول ما تیں درج ہوں، لہذا بندے کو چاہئے کہ اس سے بیچے اور الله عَزْوَجَلَّ سے ڈرے۔ منقول ہے کہ ایک بزرگ دَحْهُ اللهِ تَعَلاَعَلَيْهِ نَے کسی شخص کو بیہو دہ گوئی کرتے دیکھا توفر مایا: اے فلاں! توبار گاوالہی کے لئے نامّہ اعمال تکھوار ہاہے تو دیکھے لے کیا تکھوار ہاہے؟ (٣) ... قيامت ك دن فضول باتول سے يُراعمال نامه رَبُّ الْعلَمين عَلَّ جَدَلُهُ ك سامنے پڑھناہو گا، اُس وقت ساری مخلوق جمع ہو گی، جاروں طر ف ہولنا کی و سختی سو گی اور تم بھوکے پیاسے اور ننگے ہوگے اور جنت اور جنتی نعمتوں سے روک دیئے گئے ہوگے۔ (۴)... قیامت میں تہہیں اپنی دنیاوی گفتگو پر ملامت وشر مندگی ہو گی، تمہارے یاس کوئی دلیل نہ ہو گی اور حمہیں ربّ عَذْوَجَلَّ ہے حیا آئے گی۔ مقولہ ہے کہ''اِیّاكَ وَالْفُضُول فَإِنَّ حِسَابَهُ يَطُول يعنى فضول تَفتكو سے في كيونكه اس كاحساب بهت طويل مو كا۔" نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے ان چار باتوں کی نصیحت کافی ہے۔ ان کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب 'اُسُهَارُ مُعَامَلاَتِ البِّین''میں بیان کر دی ہے،اگر زیادہ کی خواہش ہے تواہے پڑھ لو تمہاری تشقیٰ ہو جائے گی۔

و می نس

اصلاحِ دل کے پانچ اصول

دل کی حفاظت، اس کی اصلاح ،اس میں اچھاغور و فکر اور خوب کو شش کرنا بھی تم پر لازم ہے کیونکہ اس کا معاملہ تمام اعضاء سے زیادہ پُر خطر ، زیادہ اثر انگیز اور زیادہ پیچیدہ ہے اور اس کی اصلاح بھی سب سے مشکل ہے۔ میں اس کی اصلاح کے پانچ المُورِّ الْمُعْرِينَ الْمُلْفِعَةُ الْوَالْمِينَةُ (رُمِياسِ) (المُعَالِّ الْمُفَاقِلُولِينَةُ (رُمِياسِ) (المُعَالِّ المُفَاقِلُولِينَةُ (رُمِياسِ)



اصول بیان کر تاہوں جو کافی ووافی ہوں گے۔

وہ خردارہے

: بہلا اصول: دل کی حفاظت کے لئے پہلا اصول درج ذیل فرامین باری تعالیٰ ہیں:

ترجمه کنز الایمان: الله جانتا ہے چوری چھے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپاہے۔ يَعُلَمُ خَا بِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُورُ ﴿ (ب٣٠،المؤس:١٩)

... (2)

ترجمة كنزالايمان: اور الله جانتا م جوتم ب ك دلول يس ب- وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُو بِكُمْ اللَّهِ اللَّهُ عَلَمُ مَا

(پ۲۲، الاحزاب: ۵۱)

ترجىد كنزالايمان: بشكالله دلول كىبات

اِتَّاللَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّنُونِ ٥

(پ۲،المائدة: ۷)

الله عَزْدَ جَنَّ نے قر آن مجید میں اس بات کا تذکرہ کس قدر فرمایا ہے اور اسے بارہا دہر ایا ہے اور اسے بارہا دہر ایا ہے اور فاص بندوں کو ڈرانے اور خبر دار کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ "الله عَزْدَ جَلَّ دلوں کے حال سے باخبر ہے۔ "کیونکہ غیبوں کے جاننے والے کے ساتھ معاملہ بڑانازک ہے تو غور کرو کہ تمہارے دلوں کے کیسے کیسے خیالات سے وہ باخبر ہے۔

د لول پر نظر

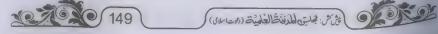
نے ... دو مر ااصول: حفاظت ِ دل کے لئے دو سر ااصول شہنشاہِ مدینہ ، قرارِ قلب وسینہ کا کی شرق اللّہ اللّہ اللّہ اللّٰہ الل مَنْ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كابير ارشادِ عالى جزانً اللهُ تَعَالَى لا يَنْظُرُ إلى صُورِكُمْ وَابْشَارِكُمْ وَاثْبَا يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ يَعِي اللَّهِ عَذَوْجَلْ تَمهاري صورتوں اور كھالوں كو نہيں ويھا وہ تو تہارے دلول اور اعمال کو دیکھتاہے۔(۱)

جب دل الله عَزْدَ مَلَ كَي نظر كامقام ہے تو پھر تعجب ہے اس شخص پر جو مخلوق كو نظر آنے والے اپنے چہرے کو آراستہ کرنے میں لگاہواہے کہ اسے دھو تااور میل کچیل سے صاف رکھتا ہے اور جتنا ہو سکتا ہے اسے خوبصورت کرنے میں لگار ہتا ہے تا کہ لوگوں کو اس میں کوئی خامی نظر نہ آئے جبکہ وہ شخص اللّٰہ عَنْوَ مَلَ کی نظر کے مقام یعنی اپنے دل کا خیال نہیں رکھتا کہ اسے بھی صاف ستھر ااور آراستہ کرے تاکہ اللّصوَدَوَجَانَ اس میں کوئی میل کچیل، آفت اور عیب نه یائے بلکه وہ اپنے دل کو ایسی گند گیوں، غلاظتوں اور برائیوں سے بھر دیتاہے کہ اگر لوگوں کواُن میں سے ایک کا بھی پتا چل جائے تو یقیناً اس سے دور بھا گیں ، کنارہ کشی کرلیں اور اُسے دھتکار دیں اور اللّٰہ عَذَّ دَجَنَّ ہی مدد فرمانے والاہے۔

پیشوا کا صحیح ہونا ضروری ہے

🗱 ... تيسر ااصول: دل ايساسر دار وباد شاه ہے جس كى اطاعت و پير وى كى جاتى ہے ، تمام اعضاءاس کی رعایا ہیں بس جب پیشوا صحیح ہو گاتو ہیر وکار بھی صحیح ہو جائیں گے اور جب بادشاہ سیدھارہے گاتورعایا بھی سیدھی رہے گی۔اسی بات کو بیارے آ قاصَلَ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم نَهِ يول بيان فرماياك "إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتُ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ لِعِنْ جَسِم مِين گوشت كاايك لوَقُطِ اہے اگروہ صحيح

• ...مسلم، كتاب البر، باب تحريم ظلم ... الخ،ص ١٣٨٤، حديث: ٢٥٦٣





رہے تو پوراجیم صحیح رہتاہے اوراگر وہ خراب ہو جائے تو پوراجیم خراب ہو جاتاہے ،سنو!وہ دل ہے۔"^(۱)جب تمام تراصلاح کا مدار دل پر ہے تواس پر بھر پور توجہ دیناضر وری ہے۔

جواہرات کی تجوری

🗱 🗝 چو تھااصول: دل بندے کے تمام عمدہ خزانوں ادر جو اہر ات کے لیے ایک تجوری ہے، ہر جو ہر بیش قیمت ہے، ان عمدہ جو اہر ات میں سب سے پہلے عقل ہے اور سب سے عظیم تر الله عَزْدَجَلُ کی معرفت ہے اور یہی دونوں جہاں کی سعادت کا سب ہے، پھر بصیرت ہے جو بندے کو الله عَزْدَ جَلَّ کی بارگاہ میں عزت ووجاہت دلاتی ہے، پھر عبادات میں خالص نیت ہے جس پر ہمیشہ کے ثواب کا دارومدار ہے۔ پھر طرح طرح کی حکمتیں اور علوم ہیں جو بندے کی بزرگ کا سبب ہیں یو نہی تمام عمدہ اخلاق وصفات ہیں جو بندے کو دو سر وں سے افضل کر دیتے ہیں۔ان سب کی تفصیل ہم نے اپن كتاب"أسرار مُعَاملاتِ الدِّيْن"مين كروى إ

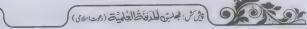
جب تجوری اتنی قیمتی ہو تولازم ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اور اسے گند گ اور آفات سے بچایا جائے، یو نہی چورول، ڈاکوؤں سے بھی اسے محفوظ رکھا جائے اور کٹی طرح سے اسے عزت دی جائے تا کہ اس میں موجود نادر جو اہر ات تک کوئی میل کچیل پہنچے نہ ہی کوئی دشمن ان پر قبضہ کر سکے۔

دل کے پانچ اوال

🗱 👊 نچوال اصول بين نے دل كى حالت پر غور كيا تو مجھے اس كے يانچ ايسے احوال

1 ... بخارى، كتاب الإيمان، باب فضل من استبر الدينه، ٢٣/١، حديث: ٥٢







نظر آئے جو انسان کے دیگر اعضاء میں نہیں ہوتے۔

والله ... وشمن اسے تباہ کرنے کے دریے ہے اور اپنی تمام تر فریب کاریوں کے ساتھ اس کے پیچیے پڑا ہے کیونکہ شیطان ہر وقت انسان کے دل کے ساتھ چمٹا ہواہے اور ول الہام اور وسوسہ دونوں کی جگہ ہے کہ فرشہ اور شیطان دونوں اسے اپنی طرف ر عوت دیے میں لگے رہتے ہیں۔

﴿2﴾ ... دل کی مصروفیت بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ عقل اور خواہش دونوں دل ہی میں ہوتی ہیں لہٰذایہ دولشکروں کامیدانِ جنگ بناہواہے،ایک طرف خواہش اپنی فوج کے ساتھ موجود ہے تودو سری طرف عقل اپنے لشکر کے ساتھ کھڑی ہے اور دل ہمیشہ ان دونوں کی باہمی مخالفت اور جنگ کے در میان رہتا ہے لہذا ضروری ہے کہ اِس مر حدی علاقے کی حفاظت و نگہد اشت کی جائے اور اس سے غافل نہ رہاجائے

﴿ 3﴾ ... دل کے عوار ضات بھی بہت زیادہ ہیں کیونکہ وسوسے اور خیالات تیر ول اور بارش کی مانند دن رات اس پر برستے رہتے ہیں جن کے ختم ہونے کی صورت نظر نہیں آتی اور نہ ہی تم انہیں رو کنے کی طاقت رکھتے ہو، دل آئکھ کی طرح دو بلکوں کے مابین بھی نہیں ہے کہ جنہیں تم بند کر کے پر سکون ہو جاؤ، نہ ہی ہے کسی تنہائی والی جگہ میں ہے اور نہ ہی اند هیری رات میں ہے کہ دشمن اسے دیکھ نہ سکے ، بیر زبان کی طرح دو جبڑول کے پیچیے دانتوں اور ہو نٹوں کی آڑ میں چھیا ہوا بھی نہیں ہے کہ تم اسے روک سکو بلکہ ول تو وسوسوں کا نشانہ ہے جنہیں تم روک سکتے ہونہ کسی صورت دل کو ان سے بچانے کی تمہیں قدرت ہے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ وسوسے مجھی دل سے جدا ہو جائیں ، پھر

لفس بھی ان وسوسوں کی پیر وی کرنے میں جلدی کر تاہے۔ نتیجہ بیہ نکلا کہ ان وسوسوں

المراح المالي المراح ال

کا مقابلہ کرناانتہائی مشکل معاملہ ہے جو مکمل طاقت اور شدید محنت کا محتاج ہے۔ ﴿4﴾ ... دل کا علاج تمهارے لیے بڑا د شوار ہے کیو نکہ وہ تم سے پوشیدہ ہے اور بہت مشکل ہے کہ تم اس کی طرف بڑھنے والی آفت یا اس کی بدلتی حالت کو بھانپ سکو۔ لہٰذااس کی چھان بین کے لیے شہیں طویل مجاہدات، گہرے غور و فکر اور کثیر ریاضت کی ضرورت ہے۔

﴿ 5﴾ ... آفات دل کی طرف بہت تیزی سے بڑھتی ہیں اور دل بھی بہت جلد بدل جاتا ہے، منقول ہے کہ ''ول جوش مارتی ہنڈیا سے بھی زیادہ تیزی سے پلٹ جاتا ہے۔''ای وجہ سے ایک شاعرنے کہا:

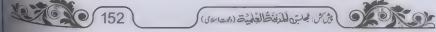
مَا سُيِّ الْقَلْبُ اِلَّا مِنْ تَقَلَّبِهِ وَ الرَّأَى يَضْرِبُ بِالْإِنْسَانِ اَطْوَارًا ترجمه: دل كوبد لتريخ كى وجد ي" قلب" كهتم بين اور رائ انسان مين طرح طرح کی حالتیں پیدا کرتی ہے۔

دل پر بھر پور تو جہ ضروری ہے

پھر مَعَاذَ الله اگر دل پھل جائے تو اس کا پھلنا بہت بڑا ہو گا اور اس کا بگڑ جانا انتہائی پریشان کن ہو گا، اس کی سب سے چھوٹی لغزش سے کہ سے سخت ہو جائے اور غیرُالله کی طرف متوجہ ہو جائے اور انتہائی لغزش میہ ہے کہ اس پر کفر کی مہرلگ جائے، كياتم نے ربّ عَزْوَجَلَّ كاب فرمان نہيں سنا:

اً لِي وَاسْتَكُبُرَ أَو كَانَ مِنَ ترجمة كنز الايمان: منكر بوا اور غرور كيا اور

الْكُفِرِيْنَ ﴿ رِبِ الْبَقَرَةِ: ٣٣) كَافْرِ مِو كَيا-



تکبّر شیطان کے دل میں موجود تھا جس نے اُسے ظاہر میں بھی انکار اور کفر پر ابھارا۔

كياتم نے بيہ فرمانِ اللي نہيں سنا:

ترجيه كنز الايمان: مكر وه تو زمين بكر كيا اور

وَلِكِنَّهُ أَخُلَدُ إِلَى الْاَثْمُ ضِ وَاتَّبُعُ

اپن خواہش کا تابع ہوا۔

هُوله (پ٥، الاعران: ١٤١)

دولت کی طرف میلان اور خواہش بَلغَم بن باعورا کے دل میں موجو د تھی جس نے اسے اس انتہائی برے گناہ پر ابھارا۔ اب بیہ فرمانِ باری تعالی سنو:

ترجية كنزالايبان: اور بم پيمير دية بي ان کے دلوں اور آئکھوں کو جیساوہ پہلی بار اس پر ایمان نہ لائے تھے اور اُنھیں چھوڑ دیتے ہیں

وَنُقَلِّبُ أَفِي كَاتَهُمُ وَ أَبْصَارَهُمُ كَمَالَمْ يُؤْمِنُوا بِهَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَكَ مُ هُمُ فِي طُغْيَانِهِمُ

کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔

يعبهون ﴿ (ب٤،الانعام: ١١٠)

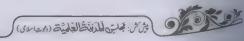
اے بندے! یہی وجہ ہے کہ الله عَزَّدَ جَانَ کے خاص بندے اپنے دلوں کے معاملے میں خو فز دہ رہے ، ان پر روتے رہے اوران پر اپنی بوری توجہ رکھی۔الله عَذَوَ جَلَّ ایسوں کی تعریف میں ارشاد فرماتاہے:

ترجمة كنز الايمان: ورتي بي ال ون س جس میں الٹ جائیں گے دل اور آ ٹکھیں۔

يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْرُابُصَالُ فَي إِلَهُ إِلَهُ النور: ٣٤)

الله عَذَوْجَلَ جميس اور تهميس نصيحت حاصل كرنے ، وسوسوں كے وقت موشيار رہنے اور عمدہ طریقے سے دلول کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے، بے شک وہ رب سے بڑھ کررحم فرمانے والا ہے۔





15 1016 1015

منهاج العادين

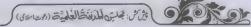
اصلاح دل کے متعلق ٹھیٹ

اگریہ کہا جائے کہ اس دل کا معاملہ تو بہت اہم ہے لہذا ہمیں وہ باتیں بتادیجے جن سے اس کی اصلاح ہو سکے اور وہ آفات بھی بتا دیجئے جو اسے خراب کرتی ہیں، امیدے ہمیں ان پر عمل کی توفیق نصیب ہوجائے ؟ توجان لو کہ ان کی تفصیل اتنی زیادہ ہے کہ اس کتاب میں ان کی گنجائش نہیں، علائے آخرت ان معانی کو بیان کرنے اور اس نکتہ پر کتابیں لکھنے کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے اصلاح دل کے لیے اليي90 عده صفات بيان كيس جن كابنده مختاج ہے اوران كے مقابلے ميں 90برى چیزیں ذکر کیں جن سے بچناضر وری ہے۔ پھر ضر وری اور ممنوعہ افعال کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا۔میری زندگی کی قشم! جو شخض اپنے دینی معاملے کی اہمیت کو مستمجھے گا اور خواب غفلت سے بیدار رہ کر اپنی فکر کرے گا تو اللہءۃ وَءَاِلَی توفیق سے ان تمام ہاتوں کو حاصل کر نااور ان پر عمل کر نااہے زیادہ نہیں لگے گا۔

ان باتوں کا کچھ حصہ ہم نے اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' (جلد ۳)کے باب ''عجائب قلب کا بیان'' میں ذکر کیاہے مگر ان سب کی تفصیل اور علاج کی کیفیت اپنی کتاب "أَسْرَارُ مُعَامَلَاتِ الدِّيْن "مِن بيان كَى ہے، يہ بذات خود ايك منتقل اور عظيم فوائد پر مشتمل کتاب ہے مگر اس سے جید علااور پختہ علم والے ہی نفع اٹھایاتے ہیں۔ جبکہ اس کتاب(منہاج العابدین) کا مقصدیہ ہے کہ اس سے ہر ابتد ائی وانتہائی در ہے والا اور ہر مضبوط و کمز ور شخص نفع اٹھا سکے۔

> يَاسَلامُ 111 باريرُه كر بيار پر دم كرنے ہے إنْ شَاءَ اللّٰه وَدَجَلَ شَفاحاصل ہو گی۔ (مرنی پخ سوره، ص ۲۳۷)









دل کی آفات اور ان کے علاج کابیان

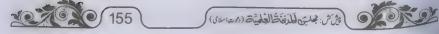
چارآفتیں اور چارخوبیال

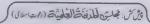
جب ہم نے ان اصولول میں غور کیا جن کا بیان کرنا دل کے علاج کے لیے ضروری ہے اور اِن کی سخت حاجت ہے اور عبادت کے معاملے میں ان سے کسی طرح بے پروائی نہیں برتی جاسکتی تو ہم نے چار ایسے امور پائے جو عبادت گزاروں کو لغزش دینے والے ، مجاہدہ کرنے والوں کے لیے آفت ، دلوں کے لیے فتنہ وآزماکش ، نفس کے لیے بلاومصیبت،عبادت میں رکاوٹ ڈالنے والے اور اعمال کو خراب وباطل كرنے والے ہيں اور ان كے مقابلے ميں چار خوبياں بھى ہيں جو عبادت كرنے والوں کے قدم مضبوط کرتی، عبادت پر مدد گار اور دلول کی اصلاح کرنے والی ہیں۔

چارآ فتیں یہ ہیں:(۱)... کمبی امید(۲)...حسد (۳)... جلد بازی اور (۴)... تکبُّر - جبکه چار خوبیال سے ہیں: (۱) یہ چھوٹی امید (۲) یہ معاملات میں بر دباری (۳) یہ مخلوق سے خیر خوابی اور (۷)...عاجزی وانکساری

دل کو سنوارنے اور اسے بگاڑنے والی یہی بنیادی باتیں ہیں اوراس ککتے پر سارا مدارہے ، لہذاتم ان آفات سے بچنے اور خوبیوں کو اپنانے کی پوری کوشش کروتا کہ تمہاری محنت ٹھکانے لگے اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔ اب میں مختصر و جامع لفظوں میں تنہیں ان آفات سے آگاہ کر تاہوں۔

> يَاوَاحِدُ 1001 بار، جس كواكيل مين دُركَتابو، تنهائي مين يره ليان شَآءَ الله عَوْدَ عِنْ اس كے ول سے خوف جاتار ہے گا۔ (مذنی جن سورہ، ص ٢٥٥)











کمبی امید ہر نیکی وہر بھلائی میں ر کاوٹ بنتی اور ہر فتنہ اور ہر برائی کی جڑہے اور _{ہر} الیی لاعلاج بیاری ہے جو مخلوق کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔یاد ر کھو!جب تمہاری امید کمبی ہوگی تو تمہارے اندر چار چیزیں زور پکڑیں گی:

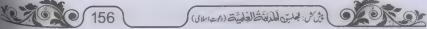
عبادت میں ستی کھا

﴿1﴾ ... عبادت كو چهوژنا اور اس ميس ستى كرنا: اس طرح كه تم كهتے هو: عنقريب كر لول گا، ابھی توچند دن پڑے ہیں نیکی کامو قع جانے نہیں دوں گا۔ حضرت سیّدُ ناداؤد طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فِي الْمِرِمِ فِي الْمِرْمِ فِي الْمُرْمِينِ فَي الْمُعِيدُ وَمَنْ طَالَ اَ مَلُهُ سَاءَ عَبَلُهُ لِعِنى جو سزاكى وهمكى سے ڈرا دُورى اُس سے قریب ہو گئی اور جس كی امید لمی ہوئی اس کا عمل بُرا ہو گیا۔"اور حضرت سیّدُنا یکی بن معاذ رازی عَدَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِی نے فرمایا: امید ہر بھلائی سے دور کرتی ، لا کیے ہر حق سے رو کتی، صبر ہر کامیابی تک پہنچا تا اور تفس ہر بر ائی کی دعوت دیتاہے۔

توبه میں ٹال مٹول

﴿2﴾ ... توبه نه كرنااوراس ميں ٹال مٹول سے كام لينا: يوں كه تم كہتے ہو: عنقريب توبه کرلوں گا، پوری زند گی پڑی ہے ابھی تومیں جوان ہوں، ابھی میری عمر ہی کیا ہے، توبہ تو میرے اختیار میں ہے جب چاہوں گا کر لول گا۔ بندہ اس بات پر ڈٹا ہو تا ہے کہ موت اصلاحِ اعمال سے پہلے ہی اسے اچک لیتی ہے۔







16 16 10V

منهاج العادين

مال جمع كرنے كالالج كا

﴿ ﴿ ﴾ ... آخرت چھوڑ کر دنیامیں مشغول ہونا اور مال جمع کرنے کالالح : بندہ کہتا ہے: مجھے بڑھاپے میں مختاجی کاڈرہے، ہوسکتاہے میں کمانے کے قابل نہ رہوں لہذااتنا جمع کر اوں جو بیاری، بڑھانے یا محتاجی میں کام آئے۔ایسی سوچیں تمہارے اندر دنیا کی رغبت اور لا کچ بڑھاتی اور مال جمع کرنے پر ابھارتی ہیں۔ پھر تم کہتے ہو: میں کیا کھاؤں گا؟ کیا پیوں گااور کیا پہنوں گا؟ سر دی آگئی، گرمی آگئی اور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، ہو سکتا ہے ابھی میری زندگی باقی ہوتو پھر میں بڑھا ہے میں شدید محتاج ہو جاؤں گالہذامیرے یاں اتنا تو ہو ناچاہیے کہ مجھے لو گوں کی ضرورت نہ پڑے۔ یہ اور اس جیسی امیدیں دنیا کی طلب اوراس کی رغبت پیدا کرتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ جمع کرنے اور جو پچھ پاس ہے اسے خرچ کرنے سے روکتی ہیں، ان کا کم از کم نقصان یہ ہے کہ یہ تمہارے دل کو مشغول رکھتی، تمہارے وقت کوضائع کرتی اور بے کارے رنج وغم میں اضافہ کرتی ہیں۔ حضرت سیدُ ناابو ذر غفاری رَضِیَاللهُ تَعَالى عَنْه نے فرمایا: آنے والے دن کی فکرنے مجھے ہلاک کر دیا۔ عرض کی گئی: اے ابو ذر!وہ کیسے ؟ فرمایا:میری امیدیں میری موت سے بھی آگے بڑھ گئ ہیں۔

 4) ... ول کی سختی اور آخرت کو بھول جانا: یہ بھی کمی اُمید کی آفت ہے کیونکہ جب تمہیں کمبی زندگی کی امید ہو گی توتم موت اور قبر کو بھول جاؤگے ، حبیبا کہ حضرت سیِّدُ نا عَلُّ المرتَّضَى كَنَّ مَاللهُ تَعَالَ وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ فِي فَرِما لِيا: آخُوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ اثْنَانِ طُوْلُ الْأَمَلِ

وَاتِّبَاعِ الْهَوَى اَلَاوَانَّ طُولُ الْاَمَلِ يُنْسِقِ الْلَخِيَةَ وَاتِّبَاعِ الْهَوَى يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ يَعَى مُحِي تم پر سب سے زیادہ خوف دوچیزوں کا ہے: کمبی امید اور خواہش کی پیروی، سنو! کمبی امیر آخرت کو بھلادیتی ہے اور خواہش کی پیروی حق بات سے روک دیتی ہے۔

غفلت بره جائے گی

جب تمہاری ذہنی و قلبی توجہات کا مر کز دنیا وی عیش واساب اور لو گوں کے ساتھ میل جول ہو گا تو تمہارا دل سخت ہو جائے گا کیونکہ دل تو موت و قبر، تُواب وعذاب اور آخرت کے احوال یاد کرنے سے نرم اور صاف ہو تاہے اور جب ان میں سے تمہارے یاس کچھ بھی نہیں ہو گاتو دل کہاں سے نرم اور صاف ہو گا؟الله عَوْدَ جَلَّ ارشاد فرماتاہے:

ترجيه كنزالايهان: پهران پرمدت دراز هو كي تو

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْرَ مَدُ فَقَسَتُ فرو وو د م (پ۲۷، الحدید: ۱۱) ان کے دل شخت ہو گئے۔

پس جب تمہاری امید لمبی ہو جائے گی تو تمہاری عبادت تھوڑی ہو جائے گی، توبہ میں تاخیر ہو گی، گناہ بڑھ جائیں گے، لا کچ جوش مارے گی، دل سخت ہو جائے گا اور آخرت سے غفلت مزید بڑھ جائے گی پھر معَاذَ الله اگر الله عَوْدَءَ بَا فِي رحم نه فرماياتو تمہاری آخرت برباد ہو جائے گی،اب بتاؤاس سے براحال اور کیا ہو سکتا ہے؟اور اس سے بڑی آفت اور کونسی ہے ہوسکتی ہے؟ یادر کھو!ان سب آفتوں کا سبب کمبی امیدیں ہیں۔

کتنے ہی آنے والے کل نہا سکے

البته! جب تم اپنی امیدول کو چھوٹا کر لوگے ، موت کو اپنے قریب تصوُّر کر وگ

_{اور اینے} ان بھائیوں اور پڑوسیوں کے احوال یاد کروگے جنہیں موت نے ایسے وقت میں اچک لیاجو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اور یہ سوچو گے کہ شاید میر احال بھی ان ہی جبیاہے توتم کہوگے: اے دھوکے باز نفس!اس بات کو یاد کر جو حضرت سیّدُ نا عون بن عبدالله وَحْمَةُ اللهِ تَعَلاعَكَيُه نِهِ كَهِي ہِ:" كَتْحْ ہى ايسے ہیں جنہوں نے دن كا استقبال کیا مگراس کو پورانہ کر سکے اور کتنے ہی کل کا انتظار کرنے والے کل کونہ یا سکے۔"

تين دن کي دنيا

اگرتم واقعی موت آور اس کی مسافت پر غور کر و تو یقیناً امید اور اس کے فریب سے نفرت کرنے لگو کے ، کیاتم نے حضرت سیدناعیسی رُوْحُ الله عَلَیْهِ السَّلام کاب فرمان نہیں سنا: دنیا تین دن کی ہے: (۱)...ایک گزشتہ کل جو گزر گیا، اس میں تمہیں کچھ اختیار نہیں(۲)... دوسر ا آنے والا کل، تم نہیں جانتے کہ اُسے پاسکو کے یانہیں؟اور (۳)... تیسر ا وہ دن جس میں تم موجو د ہو تواسی کو غنیمت جانو۔

پهر حضرت سيّد ناابو در غفاري دَغهاري دَغهاللهُ تَعلاعنه كابيه فرمان ويكهو كه "و نيا تين ساعتول کی ہے،ایک وہ جو گزر چکی، دوسری وہ جس میں تم ہو اور تیسری وہ جس کا تنہیں پتاہی تہیں کہ اسے پاسکو کے بانہیں۔"تو در حقیقت تم ایک ہی ساعت کے مالک ہو کیو نکہ موت توہر آنے والی ساعت میں ممکن ہے۔

تم ایک سائس کے مالک ہو

چر ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه كے اس فرمان پر غور كروكه "و نیا تین سانسوں ک ہے، ایک سانس جو تم لے چکے اور اس میں جو عمل کرنا تھا کر چکے، ایک سانس وہ جو المُورِّ فَيْ مِنْ الْمِينَا اللَّهِ فَالْمُ اللَّهِ فَاللَّهِ فَاللَّهِ فَاللَّهِ فَاللَّهِ فَاللَّهِ فَاللَّهِ فَاللَّهِ فَاللَّهُ فَاللّهُ فَاللَّهُ فَاللَّاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فِي فَاللَّهُ فَاللّ

تم لے رہے ہواور ایک آنے والی سانس جس کی تنہیں خبر نہیں کہ لے بھی سکو گے ما نہیں۔" کتنے ہی سانس لینے والوں کو موت اگلی سانس سے پہلے ہی آد بوچتی ہے۔ پی تمہارے پاس ایک ہی سانس ہے نہ کہ ایک گھڑی اور ایک دن ، تو اس سے پہلے کہ موت آ جائے اسی ایک سانس میں عبادت اور توبہ کی طرف جلدی کرو۔

ہر قدم پر موت کا گمان کھا

اے تفس!رزق کے اہتمام میں مت پڑ، ممکن ہے توزندہ ہی نہ رہے کہ تجھے اس کی ضرورت پیش آئے پس یوں تیر آیہ وقت ضائع اور کوشش بیکار جائے گی، کیا پی نہیں ہو سکتا کہ انسان ایک سانس یا گھڑی یا پھر ایک دن کے لیے رزق کا اہتمام کرے؟ ا عِنْ كَيا تَجْهِ إِمَا هُم الْمُتَوَكِّلِين، رَحْمَةٌ لِلْعُلَمِين صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم كى وه بات یاد نہیں جو انہوں نے اپنے اصحاب سے (سیّدُنااسامہ بن زیدرَنِیںاللهٔ تَعَالَ عَنْهُمَا کے متعلِّق) فرمالُ تھی کہ''کیا تمہیں ایک ماہ کے ادھار پر باندی خریدنے والے اُسامہ پر تُغَبُّب نہیں، بے شک وہ کمی امید لگانے والاہے ، الله کی قشم! میں نے جب بھی قدم رکھا تو اٹھانے سے پہلے اور جب بھی لقمہ منہ میں ڈالا تو نگلنے سے پہلے یہی گمان کیا شاید ابھی مجھے موت آ جائے، اس ذات کی قشم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بے شک جس کا تم سے وعدہ کیاجاتا ہے وہ آکر رہے گی اور تم عذابِ الٰہی کو ٹال نہیں سکتے۔ (۱) "

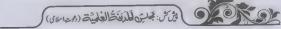
امیدول میں کمی کے ثمرات 🕷

جب تم ان باتوں کو یاد رکھو گے اور انہیں بار بار دُہر اتے رہو گے تو الله عَدَّدَ جَلَّ

1.040 معب الايمان، باب في الزهد، ١٠٥٥/ حديث: ١٠٥٢٣

مسند الشاميين للطبر اني، مسند مدين عبد الله، ١٥٠٢م، حديث: ٥٠٥







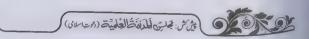
ے علم ہے تمہاری امید کم ہو جائے گی، اس وقت تم خود کو عبادت اور توبہ کی طرف جلدی کرنے والا پاؤ گے، گناہ چھوڑ دو گے اور دنیا اور اس کی طلب سے منہ موڑ لو گے بیں تمہارا حساب و کتاب آسان ہو جائے گا اور تمہارا دل آخرت اور اس کی ہولنا کیوں کی یاد میں لگارہ گا اور یہ یوں ہو گا کہ تم ایک سانس سے دوسری سانس کی طرف کی یاد میں لگارہ گا اور یہ یوں ہو گا کہ تم ایک سانس سے دوسری سانس کی طرف بڑھتے رہو اور ایک ایک کر کے آخرت کی ہولنا کیوں کا معائنہ کرتے رہو تو تمہارے دل کی سختی دور ہو جائے گی اور تمہیں دل کی نرمی اور صفائی نصیب ہو جائے گی اور اس کی برکت سے دل میں باری تعالیٰ کا خوف و خشیت پید اہو جائے گا اور تمہیں عبادت پر استقامت ملے گی اور اپنے انجام میں سعادت مندی کی امید توی ہو جائے گی، یوں تم استقامت ملے گی اور اپنے انجام میں سعادت مندی کی امید توی ہو جائے گی، یوں تم شہراتی خصلت یعنی امید وں کو کم کرنے کے طفیل ہو گا۔

منقول ہے کہ حضرت سیّدُ نازر ارہ بن ابو او فی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ کُو وَفَاتِ کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ لوگوں کے نزدیک افضل وعظیم عمل کون ساہے؟ انہوں نے فرمایا: قضائے الٰہی پر راضی رہنا اور امیدوں کا چھوٹا ہونا۔

اے میرے بھائی! اپنے اوپر غور کر اور اس عظیم صفت کو اپنانے کی سر توڑ کو شش کر کیونکہ دل اور اہم چیز ہے۔ الله عدَّدَ جَلَ کر کیونکہ دل اور نفس کی اصلاح کے لیے یہ بہت بڑی اور اہم چیز ہے۔ الله عدَّدَ جَلَ اپنے نفل ورحمت سے توفیق عطا فرمائے۔

يا فكرُوس كاجو كوكى دورانِ سفر وردكر تارج إنْ شَاءَ الله عَزْدَ مَنْ تَصَلَىٰ عَ مَحَفُوظُ الله عَنْدَوَهُ مَن









ایل علم اور حمد

حسد نیکیوں کو خراب کر تااور گناہوں پر ابھار تاہے اور یہ الیی بیاری ہے جس میں عوام ادر جاہل لوگ تو دور کی بات کثیر قراءاور علما بھی مبتلا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ حسد انہیں ہلاک کر کے جہنم پر پیش کر دیتاہے۔ کیاتم نے حضور نبی اکر م،رسول اعظم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّمُ كَابِيهِ فرمان نهيس سناكه "جيه قشم كے لوگ چيه چيزوں كے سب جہنم میں جائیں گے:(۱)..عرب عصبیت کی وجہ سے(۲)... حکمر ان ظلم کی وجہ سے (٣)... سر دار تکبر کی وجہ سے (۴)... تا جر خیانت کی وجہ سے (۵)... دیہات والے جہالت کی وجہ سے اور (۲) ... علاحسد کی وجہ سے۔(۱)"

جب حسد اس قدر بڑی آفت ہے جس کی ٹحوست نے علما کو بھی جہنم تک پہنجادیا

توضر وری ہے کہ اس سے بچاجائے۔

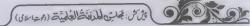
حدى پانچ فرابيال

یادر کھو حسد کی وجہ سے پانچ خرابیوں کاسامنا کرناپڑ تاہے۔

﴿1﴾ .. نيكيول كوبرباد كرنا: حضور تاجدارانبياء صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: ٱلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ لِعِنى حمد نيكيوں كو ايسے كھاجاتا ہے جيے آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔(٥)

^{€ ...} ابن ماجم، کتاب الزهد، باب الحسد، ۳۲۱۰ مدیث: ۲۱۰







^{1...}التفسير الكبير، سورة البقرة، تحت الأية: ١٠٩/١،١٠٩ ـ مسند الفردوس، ٢٣٥/١، حديث: ٣٣٠٩

2﴾... گناه اور برائيول كاار تكاب كرنا: حضرت سيِّدُ ناؤمْب بن مُؤْبِد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ نے فرمایا: حسد کرنے والے کی تین نشانیاں ہیں: (۱)...سامنے چاپلوی کرتاہے (۲)... بیچھ چھے غیبت کرتا ہے اور (٣)... دو سرے کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

مامدسے پناہ مانگو

میں کہتا ہوں: تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ الله عدَّة جَان فے صد کرنے والے ے شرسے پناہ مانگنے کا حکم دیاہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِبٍ إِذَا حَسَلَ اللهِ عَلَى اللهِ الله

(پ• ۳۰ الفلق: ۵)

جیسے رب تعالیٰ نے شیطان مر دود اور جادو گر کے شرسے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہے ایسے ہی حاسد کے شر سے بھی پناہ مانگنے کا تھم دیا ہے توغور کرو کہ حسد کاشر اور فتنہ کس قدر شدید ہو گا کہ اسے جادو گر اور شیطان کے درجے میں رکھا گیاہے،حتّی کہ اس سے پناہ دینے اور اس کے خلاف مد د فرمانے والا الله دبُ الْعُلَبين ہی ہے۔

مظلوم ظالم الم

﴿3﴾ ... ب فائدہ تھاوٹ اورر فج وغم كاشكار مونا: بلكہ وہ طرح طرح كے گناہوں ميں بھی مبتلا ہو تاہے۔حضرت سیدنا بن ساک عَلَيْدِ رَحْمَهُ اللهِ الزَّاق فرماتے ہیں: میں نے حاسدے زیادہ مظلوم کے ساتھ مشابہت رکھنے والا کوئی ظالم نہیں دیکھا،وہ ہر وفت احساسِ كمترى، پریشان خیالی اور غم میں مبتلار ہتاہے۔

44 ... ول كا اندها موجانا: حتى كه حسد كرنے والے كوالله عزّد جن ك احكام ميں سے

كوئى حكم سمجھ نہيں آتا۔ حضرت سيّدُ ناسفيان تورى عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي نِي فرمايا: طومل خاموشی کولازم کرلے تُوصاحب ورع ہو جائے گا، دنیا کی لا کچ نہ کر تُوہر فتنے سے محفوظ ہو جائے گا، طعنہ زنی نہ کر تُولو گوں کی زبانوں سے چکے جائے گا اور حسد نہ کر تُو جلدی مجھ جانے والا بن جائے گا۔

ماسد مروم وناكام ربتائ

﴿5﴾... محرومی اور رسوائی: حسد کرنے والا اپنے مقصد میں کامیاب ہو تاہے نہ دشمن كا يجه بكارُ سكتام جبيها كه حضرت سيّرُناحاتم اصم دَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فِي فرمايا: طعنه دين والا دین دار نہیں ہو تا، عیب نکالنے والا عبادت گزار نہیں ہو تا، چغل خور امن میں نہیں ہو تااور حسد کرنے والا مد د الٰہی سے محر وم ہو تاہے۔

میں کہتا ہوں: حسد کرنے والا اپنے مقصد میں کامیاب ہو بھی کیسے سکتاہے کیونکہ اس کا مقصد توبیہ ہوتاہے کہ اللہ عَذَّوَ جَلَّ کے مسلمان بندوں سے نعمتیں ختم ہو جائیں اور الله عَذْوَ هَلَّ الله كي مد د كيونكر فرمائے گا جبكه اس نے ان لو گوں كو اپنا دشمن سمجها ہوا ہے جو الله عَزَّوَ جَلَّ کے مومن بندے ہیں۔حضرت سیّدُنا ابو لیقوب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نْ كَتْنَى پِيارِي دِعا ما كَلَّى: "ٱللَّهُمَّ صَبِّرْنَا عَلَى تَبَامِ النَّعِيْمِ عَلَى عِبَادِكَ وَحَسِّنُ ٱحْوَالَهُمْ یعنی اے الله عَذَّوَ جَلَّ! اپنے بندوں کی نعمتوں پر جمیں صبر عطا فرما(کہ اُن سے حسد نہ کریں) اور اُن کے احوال مزید سنوار دے۔"

حسدوہ بیاری ہے جو تیری نیکیاں کھاجائے گی، تیرے گناہوں اور برائیوں میں اضافہ کرے گی،راحت وسکون، سمجھ بوجھ، دشمنوں کے خلاف مد داور مقصد میں کامیابی کی راہ میں ر کاوٹ بن جائے گی ، بھلا اس سے بڑی بیاری اور کیا ہو سکتی ہے لہٰذ ااپناعلاج

کر اوراس بیاری سے جان چیٹر ا۔ الله عَذَّوَ جَلَّ تُو فیق عطا فرمائے۔



جلدبازي كي چار مصيبتيں

جلد بازی مقاصد کو فوت کرنے اور گناہوں میں مبتلا کرنے والی آفت ہے اور اس ہے چار مصیبتیں پیداہوتی ہیں۔

﴿1﴾ ... عبادت گزار نیکی اور استقامت کے کسی درجے تک پہنچنے کا ارادہ کرکے اس ے لیے کوشش کرتا ہے مگر اسے پانے میں جلد بازی کرتا ہے حالانکہ ابھی اس کا وقت نہیں ہو تا تو آخر کاروہ ست ومایوس ہو کر کوشش ترک دیتاہے اور اس درجے ہے محروم رہتاہے یا پھراتنی زیادہ کوشش کرنے لگتاہے کہ اپنے نفس کو تھکاڈالتاہے اور اُس در جے سے دور رہتاہے پس وہ ان دونوں صور توں میں اِفر اط اور تفریط کا شکار ہو تا ہے اور یہ جلد بازی کا نتیجہ ہے۔

سر كارِ دوعالم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: جمارابيه وين بهت مضبوط ہے لہٰذا نرمی کے ساتھ اس میں آگے بڑھو کیو نکہ کاشتکار نہ توزمین کو بالکل اکھیڑ ⁽¹⁾ دیتا ہے نہ ہی اس کااوپر می حصہ پہلے جبیبا چھوڑ تاہے۔

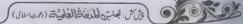
مثال مشہورہے کہ" اِن کَمْ تَسْتَغْجِلْ تَصِل یعنی اگرتم جلدی نہ کروتو(مقصود تک) فَقَ جاؤ_"شاعر كهتاب:

وَقُدُ يَكُونُ مَعَ الْهُسْتَغْجِلِ الزَّلَلُ

قَدُ يُدْرِكُ الْهُتَأَتِيُ بَعْضَ حَاجَتِهِ

114۸:مدالزهدرلابن مبارك، ص۱۱۵، حديث: ۱۱۲۸







المام المام

توجمه: صبر و مخل والا اپنی بعض ضرورت کو پالیتا ہے اور جلد باز کے حصے میں لغزشیں

﴿2﴾ ... عبادت گزار کو کوئی حاجت ہوتی ہے تو وہ الله عَذَّوَجَلَّ سے اس کے لیے بہت دعا کرتا ہے حتی کہ وہ پوری ہو جاتی ہے اور مبھی وہ وقت سے پہلے قبولیتِ دعا کی جلدی کر تا ہے تو حاجت پوری نہیں ہوتی پس ہے دیکھ کروہ ست ومایوس ہو کر دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے توبوں اپنی حاجت اور مقصود سے محروم ہوجاتا ہے۔

جلد بازی کی الاکت خیزی

﴿3﴾... کوئی انسان اس پر ظلم کرتاہے اور یہ غصہ میں آگر اس کے خلاف بدعامیں جلد می كرتاب تواس كے سبب ايك مسلمان ہلاك ہو جاتا ہے اور بسااو قات بيہ حدسے بڑھ جاتا ہے اور گناہ وہلاکت میں جاپڑتا ہے۔ الله عَدَّدَ جَنَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَيَنْ عُالْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَة ترجمة كنزالايان: اورآدى برالى كى دعاكرتاب بِالْخَيْرِ اللهِ كَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ١١ جي بعلائي ما تَتَا ہے اور آدمى برا جلد بازے۔

(پ10،بنی اسر آئیل:۱۱)

 44 ... عبادت کی اصل اور بنیاد ورغ (پر میز گاری) ہے اور ورغ کی اصل ہے ہر شے میں ایساغور و فکر اور چھان بین کرناجو اس کی تہہ تک پہنچا دے چاہے وہ کھاناہو، لباس ہو،بات چیت ہویا پھر کوئی بھی کام ہو۔ مگر جب آدمی صبر و تحل اور غور وفکر کے بجائے جلد بازی سے کام لے گا اور معاملات وبات چیت میں ضروری تھہر اؤ نہیں لائے گا تووہ لغز شوں میں مبتلا ہو جائے گا۔ یوں ہی ہر طرح کا کھانا کھانے میں جلد بازی کر کے حرام

اور مشتبہ میں جاپڑے گااور یہی حال ہر معاملے میں رہاتواس کی پر ہیز گاری کانام ونشان نہیں زہے گا اور ورع کے بغیر کی گئی عبادت میں بھلا کو نسی بھلائی ہے؟

الغرض جب جلد بازی بھلائی کی منازل ہے رو کئے ، حاجات ہے محرومی ، مسلمانوں بلد خود اپنی ہلاکت کا سبب ہے اور پھر اس کی وجہ سے پر ہیز گاری بھی ختم ہو جاتی ہے جو کہ اصل دولت ہے توانسان پر لازم ہے کہ وہ پہلے جلد بازی کی عادت کو ختم کرے اور پھر اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اللہ عَزَّوَ جَلَّ اپنے فضل واحسان سے توفیق عطافر مائے۔



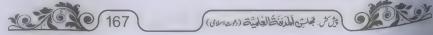
تكبُرُ دين وعقيده كوبگاڑتا ہے

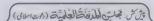
تكبر توبالكل بى تباه وبرباد كردين والى آفت ب، كياتم في الله عدَّدَ وَكَ كَافر مان نهيس سنا: **ٱلِي وَاسْتَكْلَبَرَ أُو كَانَ مِنَ الْكُفِرِينَ ۞** ترجمة كنزالايمان: منكر موااور غرور كيااور كافر (پا،البقرة: ۲۳) جوگيا

تكبر ديگر آفتوں كي طرح صرف عمل كونقصان نہيں پہنچا تابلكہ بيراصل كونقصان پہنچا تا اور دین وعقیدے کو بگاڑ تاہے، مَعَاذَ الله اگریہ پختہ ہو کر غالب آ جائے تواس کا تدارُک وسیّرباب نہیں ہوسکتا۔ پھریہ کہ تکبّر سے انسان کم از کم چار مصیبتوں میں

1 ﴾ ... حق سے محرومی اور آیاتِ الہی کو پہچاننے اور احکام الہی کو سمجھنے سے دل اندھا ہوجاتا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

سَلَصْرِفُ عَنْ الْمِنْ الْبِي الَّذِي اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ ال





171

ا نھیں کیھیر دوں گاجو زمین میں ناحق اپنی بزائی چاہتے ہیں۔

ترجمهٔ کنزالایمان: الله بول بی مبر کر دیتا ہے

متکبِر سرکش کے سارے دل پر۔

مهاج العادين يَتُكَبَّرُوْنَ فِي الْرَائِي ضِ بِغَيْرِ

يَتُكَبَّرُونَ فِي الْوَثَى ضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ (پ٥، الاعرات: ١٣١)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

كَذُلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلَى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّامٍ ۞ (پ٢٠،الؤمن: ٣٥)

﴿2﴾... تَكَبُّر كرنے والا الله عَدَّدَةِ مِن كَاراضي اور غضب ميں مبتلا ہو تاہے۔ فرمان

باری تعالی ہے:

ٳڹؙؙؙۧٛۿؘڒؽؙڿؚڣؙؚ۠ٲڶؠؙٛۺؾڴؠؚڔؽؽ_۞

(پ۱۳، النحل: ۲۳)

ترجمهٔ کنز الایمان:ب شک وه مغرورول کو پند نہیں فرماتا۔

ب سے نا پندیدہ بندہ

مروی ہے کہ حضرت سیّر ناموسی کُلِیمُ الله عَلیّهِ السَّدَ عَرض کی: اے میرے ربّ!

خَصِلِین مُخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کے دل میں تکبر،

زبان پر فخش گوئی، نیکیوں سے آئکھیں چھیر نے والا، ہاتھوں کا بخیل اور اخلاق میں بُر اہو۔

﴿ 3 ﴾ ... متکبِر کو دنیاو آخرت میں ذلت و سز اکا سامنا ہو تا ہے۔ حضرت سیّدُ ناحاتم اصم

دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ نَے فرمایا: تین حالتوں پر مرنے سے بچو: تکبر، لالح اور گھمنڈ کیونکہ تکبر

کرنے والے کو الله عَوَّدَ جَلُ اس وقت تک موت نہیں دیتا جب تک وہ اپنے گھر والوں

اور نوکروں میں سب سے کمتر شخص کے ہاتھوں ذلیل نہ ہو جائے اور لالچی کو اس وقت تک موت نہیں دیتا جب تک وہ اپنے گھر والوں

موت نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک عکرے اور پانی کے ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک عکرے اور پانی کے ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک عکرے اور پانی کے ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک عکرے اور پانی کے ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک عکرے اور پانی کے ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک علی کے ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک علی کھی ایک ایک کھونٹ کی کہر کی ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک علی کا محتاج نہیں دیتا جب تک ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک علی کا محتاج نہیں دیتا جب تک اسے روٹی کے ایک گھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک ایک گھونٹ کا محتاج نہوں کی محتالے کی کھونٹ کا محتاج نہیں دیتا جب تک ایک گھونٹ کا محتاج نہ کے ایک کھونٹ کا محتاج نہ کے ایک کی دیتا جب تک وہ اسے کھونٹ کا محتاج نہ کر کے ایک کھونٹ کا محتاج نے ایک کو لیک کے دو ایک کو کر کے ایک کو کو تک کے ایک کو کو کی کو اس کو تک کے لیک کھونٹ کا محتاس کی کو تک کے لیک کو کی کو تک کو تک کے لیک کو تک کو ت

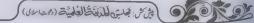
كر دے اورائے كوئى راستەنە سجھائى دے اور تھمنڈى اور اترانے والے كوالله عَزْدَجَلَ اس وقت تک موت نہیں دیتاجب تک اسے اس کے پیشاب دیا خانے سے آلودہ نہ کر دے۔ منقول ہے کہ ''جوناحق تکبر کرے گاللہ عَذَّدَ جَلَّ اسے ضرور رسوافر مائے گا۔'' ﴿ ﴾ ... تكبُّر كرنے والا آخرت ميں عذاب نار كائستيق ہو گا۔ مر وى ہے كہ الله عَزْوَجَلَ نے ارشاد فرمایا: تکبُر میری چادر اور عظمت میر اازار ہے توجو ان دونوں میں سے کسی ا یک کو بھی مجھ سے لینے کی کوشش کرے گامیں اسے جہنم کی آگ میں ڈال دوں گا۔(۱) مطلب یہ ہے کہ عظمت اور کبریائی وہ صفات ہیں جو صرف میرے ساتھ خاص ہیں اور میرے سواکسی کو لا کُق نہیں، جبیبا کہ ہر انسان کی چادر ادر ازار اسی کے ساتھ خاص ہوتاہے،اس میں کوئی دوسر اشریک نہیں ہوتا۔

پر جب تکبر جیسی ند موم صفت تم سے حق کی معرفت فوت کر دیتی ہے اور الله عَدُّورَ جَلَّ كَي آيات واحكام كوسمجھنے سے روكتی ہے جبكہ يه آيات واحكام ہر چيز كى اصل ہيں نیزاس تکبر کی وجہ سے تہہیں ربّ تعالیٰ کی ناراضی وغضب، دنیامیں ذلت ورسوائی اور آخرت میں عذاب دوزخ کا سامنا کرنا پڑے گا تو عقل مند کے لئے کوئی گنجاکش نہیں کہ وہ اپنے نفس سے غافل رہے اور تکبر سے پچ کر اور اس سے الله عَذَّوَ جَنَّ کی پناہ طلب كركے اپنی اصلاح نہ كرے۔ بے شك الله عَزْدَ جَلَّ ہى اپنے فضل وكرم سے توفیق و پنے اور حفاظت فرمانے والا ہے۔

یہ چار آفات کی مختصر وضاحت تھی اوراپنے دل کو اہمیت دینے اور اپنے دین کی حفاظت کرنے والے عقلمند کی نصیحت کے لیے ان میں سے ایک ہی آفت کا فی ہے۔

🖜 .. ابو داود، كتاب اللباس، باب ماجاء في الكبر، ۴/ ۸۱، حديث: • ٩٠٠











قلبى آفاتكى حقيقتون اور تعريفونكابيان

اگرتم ہیہ کہو کہ جب بیہ آفات اس قدر خطرناک ہیں اور ان سے بچنا اتناہی ضروری ہے تویقیناان میں سے ہر ایک کی حقیقت اور تعریف معلوم ہونا بھی ضروری ہے لہذاہم سے بیرسب بیان کیجئے تا کہ ہمیں ان سے بیخے کاراستہ معلوم ہو سکے ؟ تو سنو!ان میں ہے ہر ایک کے بارے میں تفصیلی کلام ہے جو ہم نے اپنی کتاب "احیاء العلوم" اور "اُسْتمارُ مُعَامَلَاتِ الدِّنِيْن "ميں ذكر كر ديا ہے اور يہاں ہم وہ ضروري باتيں بيان كر ديتے ہيں جن کے سواکوئی چارہ نہیں، ہم الله عَذَوْجَلَ کی توفیق سے کہتے ہیں:



ہمارے اکثر علمائے کر ام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام نے فرمایا کہ لمبی امید "یقین طور پر لج عرصے تک زندہ رہنے کے ارادہ "کو کہتے ہیں اور امید کی کمی کا مطلب اس ارادہ میں یقین شامل نہ ہو بلکہ ارادے میں قید لگادی جائے کہ "جب تک رب تعالیٰ نے چاہااور جنتی اس کے علم میں میری زندگی ہے میں اتنا ہی زندہ رہوں گا۔ "یا دنیا میں نیکیوں کے لئے رہنے کاارادہ ہو تو یہ قصرِ امل ہے پس اب اگر تم قطعی اور یقینی طور پریہ ذہن بنا لو کہ میں اگلی سانس یا اگلی ساعت یا اگلے دن تک لاز می زندہ رہوں گا تو تم کمبی امید کرنے والے ہو اور یہ تمہاری طرف سے معصیت ہے کیونکہ یہ غیب یعنی پوشیرہ معالمے پر تھم لگاناہے اوراگر تم اللہ عَذْوَجَلَّ کے علم وارادے کے ساتھ اپنے ارادے کو مُقَیَّد کر المركز ال

دواور بوں کہو: اگر اللَّه عَدَّوَ جَلَّ نے چاہاتو میں زندہ رہوں گایا اگر علم الٰہی میں ابھی میری زند گی باتی ہے تومیں زندہ رہوں گا۔ ایسی صورت میں تم کمبی امید کرنے والے نہیں بلكہ اميد كوترك كرنے والے كہلاؤ كے، يونہي اگرتم نے آنے والے وقت ميں زندہ رہے کا یقین کر لیا تو تم امید لگانے والے کہلاؤ کے اور اگر تم نے زندگی سے نیکیوں کا ارادہ کیا تواب تم امیدلگانے والول کے حکم سے نکل کر امیدوں کو کم کرنے والے ہو جاؤ گے کیونکہ تم نے آئندہ زندہ رہنے کا کوئی یقین حکم نہیں لگایا۔ لہذاتم پر لازم ہے کہ زندہ رہنے کے ذکر اور ارادہ میں یقینی حکم ترک کر دواور ذکر سے مراد دل کاذکر وارادہ اور پھراس پر دل کاجمنااور پختہ ہوناہے۔ پس تم بیہ بات اچھی طرح سمجھ لوا گراماللہ عَذَّوَجَلَّ نے چاہاتو یہ تمہاری درست رہنمائی کرے گی۔

اميدى دواقيام

امید کی دواقسام ہیں:(۱)...عوام کی امید (۲)...خواص کی امید

﴿1﴾...عوام کی امید: پیہے کہ تمہارازندہ اور باقی رہنے کا ارادہ دنیا جمع کرنے اور اس سے تفع اٹھانے کے لیے ہو، ایسی امید خالص معصیت ہے اور اس کی ضد قصر امل (یعنی امید کو کم کرنا) ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

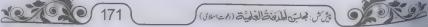
ترجية كنزالايمان: المحيس جيورو كه كمائي اور الْا مَلُ فَسُوْفَ يَعْلَمُونَ ۞ برتين اوراميد انھيں كھيل مين والے تواب جانا

ذُرُهُمْ يَأْكُنُوْ اوَ يَتَمَتَّعُوْ اوَيُلْهِمِمُ

(پ١٠١٠الجبر:٣)

(2) ... خواص کی امید: یہ ہے کہ تم زندگی کی امید کسی نیک مگر پر خطر کام کو پورا کرنے







کے لیے کرو جسے پورا کرنے کی فی الحال تم میں صلاحیت نہ ہو کیونکہ بسااو قات کوئی خاص نیکی مقصود ہوتی ہے مگر بندہ اسے کرنے یا پھر درست طریقے پر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتاوہ اس طرح کہ اس نیکی کو کرتے ہوئے اے ایسی آفت میں پڑنے کا اندیز ہو تاہے جو اس نیکی سے کئی گناہ بڑی ہوتی ہے لہذا بندہ جب کوئی نماز یاروزہ وغیرہ کوئی عبادت شر وع کرے تواس کے لیے یہ یقین کرلینا جائز نہیں کہ میں اسے بورا کر کے ہی ر ہوں گا کیو نکہ اس کا پوراہو نانہ ہو ناایک پوشیرہ معاملہ ہے اور یو نہی پیے بھی جائز نہیں کہ کسی چیز کا تطعی ارادہ کر لے کیونکہ بسااو قات کرنے کی طاقت نہیں ہوتی بلکہ بندہ یوں کیے کہ ''رب تعالیٰ نے جاہاتو میں یہ نیک کام کرلوں گا۔ ''یا پھریوں کیے کہ ''اگر یہ میرے لیے بہتر ہے تواللہ عوَّدَ جَلَ مجھے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"اس طرح بندہ لمبی امیدے عیب سے نے جائے گا۔الله عَزَّوَجَلَ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم عَن ارشاد فرمايا:

وَلا تَقُولَنَّ لِشَّلَى عُولِ فِي فَاعِلُ ترجيه كنزالايبان: اور مر الزكى بات كونه كها ذُلِكَ غَدًا إِنَّ إِلَّا أَنْ يَتُنَا عَاللَّهُ ﴿ كَمِينَ كُلِّ يَكُرُونَ كَامُّرِيكُ اللَّهُ عِيهِ

(پ۱۵، الکهف: ۲۳.۲۳)

اچھی نیت کی تعریف

علمائے کر ام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام في تحكم ميں كشاوكى كے لئے اس اميد كے مقالب میں نیت کو رکھاہے کیونکہ اچھی نیت رکھنے والا امید سے بچنے والا ہو تاہے۔ یہ امید کا تھم ہے اور اچھی نیت سب سے بنیادی چیز ہے اور اسے بھی پیچاننے کی حاجت ہے، پس المركز المباري المرتبية المرتبية (مياسان) المرتبة المر

حضرات علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے درست واچھی نیت کی جامع و مکمل تعریف پیہ فرمائی ہے: "کسی نیک عمل کا آغاز پختہ ارادے کے ساتھ کرنااوریہ یقین رکھنا کہ اِسے بوراكر ناالله عَزَّوَ جَلَّ كے سپر داور اس كى مرضى پرمو قوف ہے۔"

ایک سوال اور اس کا جواب

یہ کیے درست ہے کہ شروع کرنے میں اپنا پختہ ارادہ شامل کر لے اور پھر پورا ہونے کواللہ عَوْدَ جَلَ کی مشیت کے سپر د کر دے؟اس کاجواب بیہے کہ عمل کی ابتدامیں کوئی خطرہ نہیں ہو تا کیونکہ بندہ عمل شروع کرنے سے پہلے اس حال میں ہو تاہے کہ وہ کوئی بھی عمل شروع کر سکتاہے اس سے کچھ بھی دور نہیں ہو تا جبکہ عمل کے اختقام میں خطرات ہوتے ہیں، اس کی وجہ بیہ ہے کہ اختتام کر نابندے کے بس میں نہیں ہو تا اور ممل کے اختیام تک دوخطرے لاحق ہوتے ہیں:ایک یہ کہ آیا یہ کام اپنے اختیام کو پہنچے گا بھی یا نہیں؟ اور دوسر ایہ کہ آیایہ درست بھی ہو گایا نہیں؟ لہٰذاعمل کے اختتام تک پہنچنے کے کیےان شکآء الله کہنا اور ورست رکھنے کے لیے الله عَزْوَجَنَ کے سپر و کرنا ضروری ہے۔جب ارادہ ہمارے بیان کر دہ طریقہ کے مطابق ہو گاتواہے اچھی نیت کہیں گے جو ممی امید اور اس کی آفت سے بچانے والی ہے۔ اس میں غور کر ویہ بہت اہم نکتہ ہے۔

امیدول کی کمی کا قلعه

یاد رکھو!امیروں کی کمی کا قلعہ موت کی یاد ہے اوراس قلعے کا قلعہ بے خبری و ففلت میں اچانک آنے والی موت کو یاد کرناہے۔ گفتگو کا بیہ خلاصہ یاد کر لو اور اس پر مل کرو کیونکہ اس کی بہت زیادہ ضر ورت ہے اورلو گوں سے ملا قاتوں اور بحث ومباحثہ عُلْ مِنْ فَيْ مِنْ الْمُعَالِقُ لَمْ يَصَالِهِ الْمُعَالِقُ لَمْ يَصَالِهُ الْمُعَالِقُ لَمْ يَعْلَمُ الْمُعَالِقُ لَمْ يَعْلِمُ الْمُعَلِّقُ لَلْمُعِلِّمُ الْمُعَالِقُ لَمْ يَعْلِمُ لَلْمُعِلِّمُ الْمُعَالِقُ لَمْ يَعْلِمُ لَلْمُعِلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ لِلْمُعِلِمُ لَلْمُعِلِمُ لَلْمُعِلِمُ الْمُعَلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمِ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلَّمِ لِلْمُعِلِمُ لْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِمِلْمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمِ لِلْمُعِلِمِ لِمِلِمُ لِلْمُعِلِمِ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِلِمُ لِلْمُعِ المام المام

میں اپناوقت ضائع کرنا حجبوڑ دو۔ اللهء ؤَدَ جَلَّ اپنے فضل سے تو فیق عطا فرمائے۔



حمد، رشك اور غيرت كي تعريفات

حسد کہتے ہیں: اپنے مسلمان بھائی ہے اللہ عَذْ وَجُلَّ کی ایسی نعتیں چھن جانے کی تمنا کرنا جن میں اس مسلمان کی بہتری ہو،اگر ان کے چھن جانے کی تمنانہ ہوبلکہ یہ ارادہ ہو کہ جیسی اس کو ملی ہیں مجھے بھی مل جائیں تو یہ ''غنبطہ لینی رشک'' کہلا تاہے۔جیسا کہ حضور نبی کریم، رَءُون رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَ اس فرمانِ مبارك ميں ہے کہ ''لاحکسک اِلَّا فی اثْنَایُن لینی حسد جائز نہیں مگر دو چیزوں میں۔''(۱) یہاں حسد سے مراد ر شک ہے لیعنی دو چیزوں میں بندہ رشک کر سکتا ہے اور حدیث مبارک میں رشک کو حسداس لیے فرمایا گیا کہ دونوں کا معنٰ قریب قریب ہے۔

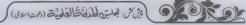
پھر مسلمان بھائی ہے جس چیز کے چھن جانے کی تم تمناکر رہے ہواگر اس کے چھن جانے میں ہی مسلمان کی بہتری ہو تو اسے ''غیرت'' کہتے ہیں۔ حسد، رشک اور غیرت میں یہی فرق ہے۔حسد کی ضد خیر خواہی ہے یعنی تم یہ جاہو کہ تمہارے مسلمان بھائی کے پاس الله عَدَّوَءَ هَلَ کی جو تعمیں اس کے حق میں بہتر ہیں وہ اس کے پاس باقی رہیں۔

ایک موال اوراس کا جواب

اگر سوال کیاجائے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ان نعمتوں میں اس کے لیے بھلائی ہے کہ اس سے خیر خواہی کریں باان میں خرابی ہے کہ اس سے حسد (غیر ت) کریں ؟ آف

1 ... بخارى، كتاب العلم ، باب الاغتباط في العلم والحكمة، ١/ ٣٣، حديث: ٢٢







حان او کہ بعض او قات ہمیں غالب گمان ہو تاہے کہ اس نعمت میں مسلمان بھائی کی بہتری ہے یا نہیں تواسی کے مطابق عمل کریں۔اگر معاملہ مشکوک ہو یعنی بہتری یاخر ابی بچھ سمجھ نہ آرہا ہو تو پھر تم کسی مسلمان سے نعمت چھن جانے کی تمنا کرونہ باقی رہنے کی بلکہ معاملہ سپر دِ الٰہی کر دو کہ "اگراس میں بہتری ہے توانلہ عَذَوَ جَلَّ بیہ نعمت اس کے پاس باقی رکھے۔" تاکہ تم حسدے نے جاؤاور خیر خواہی کافائدہ حاصل ہو جائے

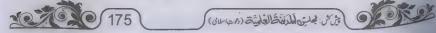
حد سے رو کنے والی باتیں

حدے بازر کھنے والی خیر خواہی کے جذبے کو مضبوط کرنے کے لیے مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور دوستی کی ان باتوں کو پیشِ نظر رکھو جو اللّٰہ عَزَّدَ جَلَّ نے لازم فرمانی ہیں اور اسے مزید تقویت دینے کے لیے بیریاد کرو کہ اللہ عقوۃ جَنْ نے ایک مسلمان کے حق اور اس کی قدر ومنزلت کو کس قدر عظیم فرمایاہے اور آخرت میں مسلمان کے لیے الله عنور جا کے ہاں کس قدر عظیم اعزازات ہیں۔ پھریہ بھی سوچو کہ مسلمان بھائی سے دنیا میں تعاوُن کرنے اور جمعہ وجماعت میں ان کے ساتھ شریک ہونے میں میرے لیے کتنے فائدے ہیں اور ہو سکتا ہے یہی مسلمان آخرت میں میری شفاعت کرنے والا بن جائے۔ یہ اور اس طرح خیر خواہی پر ابھارنے والی دیگر باتیں خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرتیں اور مسلمانوں سے حسد کرنے سے بچاتی ہیں۔اللہ عَدَّوَ جَلَّ اپنے فضل سے توفیق عطافر مائے۔



ا جلدبازی کی تعریف

جلدبازی دل میں موجود الی صفت ہے جو کسی کام کا خیال آتے ہی اُسے کر گزرنے



منهاج الحابين ١٧٦ كالمام

پر ابھارے ،نہ اس میں غور و فکر کرے اور نہ ہی کوئی تحقیق بلکہ اس کی پیر وی اور عمل كرنے ميں عجلت كا مظاہرہ كرے۔ اس كى ضد "و قار و تُمَلَّنت " ہے، يہ بھى دل ميں موجود ایک کیفیت کانام ہے جو بندے کو کاموں میں احتیاط، غورو فکر اوران کی پیروی اور عمل کرنے میں تاخیر وآہتہ روی پر ابھارتی ہے۔

تُؤَقُّف لِعِني تَقْهِر اوَ كِي ضد تُعَسُّف ہے لِعِنی بے سوچے سمجھے كام شروع كر دينا جهارے شیخ رحیّة الله تعلل علیه نے فرمایا: تو قف اور آسته روی میں به فرق ہے که تو قف کام شروع کرنے سے پہلے کیاجاتاہے یہاں تک کہ اس کا درست ہوناواضح ہوجائے اور آہتہ روی کام شر وع کرنے کے بعد ہوتی ہے یہاں تک کہ کام کے ہر ہر جز کا حق ادا کر دیاجائے۔ جلدبازی کیسے ختم کی جائے؟

و قارو تُمَكَّنَت اور صبر و تخل پیدا کرنے کے لیے انسان جلد بازی کے نقصانات اور آفات کو یاد کرے اور بیہ سوچے کہ غور و فکر کرکے کام کرنے میں سلامتی کتنی ہے اور بے سوچے سمجھے جلد بازی میں کام شروع کر دینے میں ندامت اور ملامت کا سامناہو تاہے پس اس طرح کی با تیں بندے میں صبر و مخمل اور تھہر اؤپیدا کرتی اور اسے جلد بازی ہے رو گق بیں اور الله عَزَّوَ جَلَّ ہی اپنی رحمت سے حفاظت فرمانے والاہے۔



تكبُراور تواضّع كى تعريف

نفس کی بلندی اور برتری کے خیال کو ''کنر" کہتے ہیں اور اسی سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور نفس کو کمتر اور حقیر جاننے کے خیال کو'' تواضُع'' کہتے ہیں اور اس سے عاجز گ

منهاج العابدين TO NO LIVY وانکساری پیداہوتی ہے۔

تكبُّراور تواضَّع كى اقبام الله

تكبر اور تواضع دونول كي دو دوقتميں ہيں:

﴿1﴾ ... عام تواضع ﴿2﴾ ... عام تَكبُّر ﴿1﴾ ... خاص تواضَّع ﴿2﴾ ... خاص تكبُّر 😹 اعام تواضع: معمولی لباس، رباکش اور سواری وغیره پر اکتفاء کرنا عام تواضع وانکساری ہے اور خو د کواس سے زیادہ کا اہل سمجھناعام تکبر ہے۔

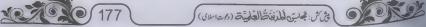
🗱 ... خاص تواضع: ہر درجے کے انسان کا خود کو حق بات قبول کرنے کا عادی بنانا خاص تواضع ہے اورایسا کرنے کے بجائے خود کواس سے برتر سمجھناخاص تکبر ہے اور یہ بہت بڑی خطااور کبیر ہ گناہ ہے۔

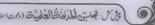
تواضع پیدا کرنے کاطریقہ

عام تواضع یوں پیداہو گی کہ تم اپنے آغاز اورا ختتام کو یاد کرواور فی الوقت طرح طرح کی جن آفتوں اور گند گیوں میں گھرے ہوئے ہوانہیں پیشِ نظر ر کھو، جیسا کہ ایک بزرگ کا قول ہے: "تمہاری ابتد اایک ناپاک قطرہ اور انتہاا یک بد بو دار لاش ہے اور ان دونوں حالتوں کے در میان تم یاخانہ اٹھائے ہوئے ہو۔ "اور خاص تواضع کے حصول کے لیے حق سے منہ پھیرنے اور باطل میں بڑھنے والوں کا انجام یاد کرو،بس عقلمند کے لیے اتن وضاحت ہی کافی ہے۔

اندُين الله المستحكى حشاطات المسائل

تم پر پیٹ کی حفاظت اور اس کی اصلاح بھی لازم ہے کیونکہ مجاہدہ کرنے والے







کے لیے اس کی اصلاح کرناسب سے مشکل اور سب سے زیادہ محنت ومشقت کا کام ہے۔ پیٹ کا اثر اور نقصان تھی بہت زیادہ ہے کیونکہ بیہ منبع ومُغدِن ہے اور تمام اعضاء میں طاقت، کمزوری اور عِفَّت وشہوت اسی سے ابھرتی ہے لہذا اگرتم الله عَزْدَ جَلَّ کی عبادت کا پختہ ذہن رکھتے ہو تو ضروری ہے کہ سب سے پہلے تم پیپ کو حرام اور شبہ والی غذا سے بچاؤ پھر ضر ورت سے زائد حلال سے بھی اس کی حفاظت کر و۔

پیٹ کو حرام سے بچانا کیوں ضروری؟

پیٹ کو حرام اور شبہ والی غذاہے بچانا تین باتوں کی وجہ سے ضروری ہے: ﴿1﴾... جَهُم كَي آك سے بحينے كے ليے۔الله عَزُوجَلُ ارشاد فرما تاہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمُوالَ الْيَهٰلِي ترجمهٔ كنزالايمان: وه جويتيمول كامال ناحق كهات ظُلْمًا إِنَّهَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَامًا اللَّهِ مِن وه تواتِ پيٺ مِن زى آك بَرت بِن اور کوئی دم جاتاہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑ تی آگ)

میں جائیں گے۔

وَسَيَصْلُونَ سَعِيْرًا أَ

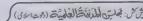
(پ،۱۰:۱۱)

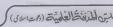
اور حضور ني اكرم، رسول مُحْتَشَم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: كُلُّ لَحْمِ نَبُتَ مِنْ سُحْتِ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ لِين جَس كُوشت نے حرام سے نشوونما پائی اُس كے کے آگ زیادہ بہتر ہے۔(۱)

حرام خور تو فيقِ عبادت سے محروم

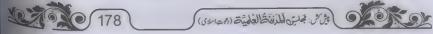
﴿2﴾ ... حرام اور مشتبه غذا كھانے والا بار گاہِ النبي سے وهتكار ديا جاتا ہے اور اسے

11...ترمذي، كتاب السفر، باب ماذكر في فضل الصلاة، ٢/١١٤، حديث: ١١٣









عادت کی توفیق نہیں دی جاتی کیونکہ الله عَدَّدَ جَلَ کی عبادت کرنے کے لائق وہی ہو تاہے جو ظاہر وباطن میں پاک صاف ہو۔

میں کہتا ہوں: غور کرو! کیااللہ عَزْدَ جَلَ نے بے غسلے شخص کو مسجد میں داخل ہونے ہے منع نہیں فرمایااور کیابے وضو کو قر آن پاک چھونے سے نہیں روکا؟ الله عَوْدَ جَلَّ ارشاد

ترجمه كنز الايمان: اور نه ناياكى كى حالت ميس بے نہائے مگر میافری میں۔ <u>ۅ</u>ؘڒڿؙڹؙٵٳڗؖٳۼٵؠڔٟؽڛؚٙؠؽڸٟڂؾۨؽ تَعْسِلُوا ﴿ (ب٥، النسآء: ٣٣)

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

لايكسُّةَ إِلَّالَهُ طَهَّى وْنَ ۞

ترجية كنزالايهان: ات نه جيونيل مرباوضو

(پ٢٤، الواقعة: ٢٩)

فرما تاہے:

حالانکہ جنابت اور بے وضو ہوناایک مباح کام ہے، جب اس پر اتنا سخت حکم ہے تو پھر جو حرام اور مشتبہ چیز کی غلاظت و گند گی میں ڈوبا ہو گا اس کا کیا حال ہو گا؟اسے كب الله عَزَّوَ جَلَّ كي پياري عبادت اور مبارك ذكركي طرف بلايا جائے گا؟ ہر گزنهيں، اُسے یہ توفیق نہیں دی جائے گی۔

خزائة عبادت كى چابى

حضرت سيِّدُ نامعافر ازى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي فرمات بين: عبادت الله عوَّدَ جَلَّ ك خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، اس کی چابی دعااور چابی کے دندانے حلال روزی ہے تو جب چابی کے دندانے ہی نہیں ہوں گے تو دروازہ کیسے کھلے گااور جب دروازہ ہی نہیں

کھلے گاتوبندہ اس میں پائے جانے والے عبادت کے خزانے تک کیسے پہنچے گا؟

ا ناپاک غذا کی نخوست 🎇

﴿3﴾ ... حرام اور مشتبه غذا کھانے والانیک عمل سے محروم رہتاہے اور إِتّفاق سے اگر کوئی نیک کام کر بھی لے تووہ قبول نہیں کیا جاتا بلکہ رد کر دیاجا تاہے اور وہ اس نیک کام میں سوائے تھکاوٹ، پریشانی اور وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہیں کرتا۔ چنانچہ حضور سَر ورِعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرما يا: رات كو عبادت کرنے والے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جنہیں بیداری کے سوالچھ ہاتھ نہیں آتااور بہت سے روزہ داروں کو اپنے روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔(۱) حضرت سیّدُناابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْهُمَانِي فرمايا:"جس شخص كے بيٹ ميں حرام ہوالله عَدَّوَ جَلَّ اس كى نماز قبول نہيں فرما تا۔ "ان باتوں پر خوب غور كرو_

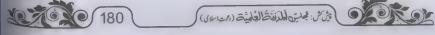
زائداز ضرورت علال في 10 آفات

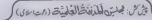
جہاں تک ضرورت سے زائد حلال کی بات ہے تو یہ عبادت گزاروں اور مجاہدہ كرنے والوں كے ليے آفت وبلاہے، ميں نے اس ميں غور كيا تو دس آفتيں ميرے سامنے آئیں جو جڑکی حیثیت رکھتی ہیں۔

دل کی سختی کی

﴿1﴾... زیادہ کھانے سے دل سخت ہو تااور دل کانور چلاجا تاہے۔ مر وی ہے کہ حضور ساقی كونژ، شافِع محشر صَلَّى اللهُ تَعَلَى عَلَيْهِ وَلِيهِ وَسَلَّم نِي ارشاد فرما يا: زياده كھا يي كر اپنے دل كو مر ده مت

€...داربی، کتاب الرقاق، باب فی المحافظة علی الصوم،۳۹۰/۲۰، حدیث: ۲۷۲۰، دون ذکر الجوع







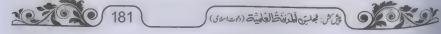
ر و کیونکہ دل مر دہ ہو جاتا ہے جس طرح تھیتی پر پانی زیادہ ہو جائے تو تباہ ہو جاتی ہے۔ ^(۱) ا بررگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه في اس بارے ميں فرمايا كه "معده ول ك ينج المتی ہوئی ہنڈیا کی طرح ہے جس میں سے بخارات ول کی طرف بلند ہوتے ہیں اور بخارات کی کثرت دل کومیلا کچیلا کردیتی ہے۔"

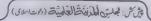
اعضاء میں شر انگیزی

﴿2﴾... زیادہ کھانے سے اعضاء میں فتنہ وشر انگیزی پیدا ہوتی ہے اور وہ فضولیات اور فساد کی طرف بڑھتے ہیں کیونکہ جب آ دمی کا پیٹ بھر اہو تو نگاہیں حرام یا فضول چِزوں کی طرف اٹھنے لگتی ہیں، کان انہیں سننے لگتے ہیں، زبان بھی ان لغویات میں پڑ جاتی ہے، شر مگاہ میں شہوت ابھرتی ہے اور قدم اس کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور جب جب آد می بھو کا ہو تو تمام اعضاء پر سکون بلکہ نڈھال ہوتے ہیں، نہ فضولیات کی رغبت کرتے ہیں نہ ہی ان میں فضولیات کے لیے ہمت ہوتی ہے۔

حفرت سيّد نااستاد الوجعفر دَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فِي فرمايا: "بيث ايك الياعضوب کہ اگریہ بھو کا ہو گا تو تمام اعضاء سیر ہوں گے یعنی پر سکون رہیں گے اور تم سے کسی شے کا مطالبہ نہیں کریں گے اور اگر پیٹ بھر اہو گا تو تمام اعضاء بھو کے ہوں گے۔" خلاصہ بیہ ہے کہ آدمی کے افعال واقوال اس کے کھانے پینے کے مطابق ہوتے ہیں،اگر اندر حرام جائے گاتو باہر بھی حرام ہی نکلے گااور اگر اندر فضول جائے گاتو باہر بھی نضول ہی نکلے گا، کھانا گویا کہ افعال کا پیج ہے جس سے افعال اگتے ہیں۔

٠٠٠ عمدة القالري، كتاب الاطعمة بابوقول الله تعالى: كلو امن طيبت مارز قنكم ، ٣٨٥/١٣، تحت الحديث: ٥٣٧٢







فہم و فراست میں کمی کھی

﴿3﴾ ... زیادہ کھانے سے فہم و فراست اور علم کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ شکم سیر کی ذہانت اور سمجھ بوجھ کو ختم کر دیتی ہے۔ حضرت سیّدُ ناسلیمان دارانی فُذِسَ ہِوُ اللهُ وَتَ اللّٰوُدَانِ نے سیّج فرمایا کہ"جب خجھے دنیا یا آخرت کی کوئی حاجت در پیش ہو تو اس وقت تک پچھ نہ کھاجب تک اپنی حاجت پوری نہ کرلے کیونکہ کھانا عقل کو بدل دیتا ہے۔" میہ بالکل واضح بات ہے جس نے اس کا تجربہ کیاوہ اسے بخو بی جانتا ہے۔

TO LAY

عبادت میں کی گھا

﴿4﴾ ... زیادہ کھانے سے عبادت بھی کم ہوتی ہے۔ کیونکہ آدمی جب زیادہ کھا تاہے توبدن بو جھل ہو جاتاہے، آنکھوں میں نیند بھر آتی ہے اور اعضاء ست پڑ جاتے ہیں پھر باوجود كوشش كے سوائے مر داركى طرح پڑے رہنے كے وہ كچھ بھى نہيں كر سكتا۔ مقولہ ہے كه"إِذَا كُنْتَ بَطِنَا فَعُدُ نَفْسَكَ زَمِنًا لِعَيْ جب توبيعُ موجائ توخود كودا كَي مريض سجه ل_" مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا بیخی عَنیْهِ السَّدَم نے ابلیس کو بہت سارے جال اٹھائے دیکھاتوارشاد فرمایا: بیہ کیاہے؟ اس نے کہا: بیہ خواہشات ہیں جن کے ذریعے میں آدمی کا شکار کرتا ہوں۔ حضرت سیدُنا لیجی علیه السّدمن فرمایا: ان میں میرے لیے بھی کوئی جال ہے؟ ابلیس نے کہا: نہیں، بس ایک رات آپ نے پیٹے بھر کر کھانا کھایا تو میں نے نماز کو آپ پر بھاری کر دیا تھا۔ حضرت سیدُنا بیجیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے فرمایا: اب میں مجھی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا۔ اہلیس بولا: آج کے بعد میں بھی کسی کو نصیحت کی بات نہیں بتاؤں گا۔ یہ ان کا حال تھا جنہوں نے پوری زندگی میں صرف ایک رات پیٹ بھر کر کھانا وَيُ مِنْ الْمِينَةُ طَالِعُ لِمَيْةَ (المِينَا اللَّهُ فَالْعُلِينَةُ (المُينَا اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللّلْهُ فَاللَّهُ فَاللَّالْمُعْلَقُ فَاللَّهُ فَاللّلْهُ فَاللَّهُ فَاللَّاللَّاللَّاللَّاللَّالِي فَاللَّاللَّاللَّاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّاللَّاللَّهُ فَاللَّالِي فَاللَّاللَّاللَّاللَّاللَّاللَّاللّلْلِلْمُلْلِلْلْمُلْلِلْمُ فَاللَّاللَّالِي فَاللَّاللَّاللَّاللْلِلْمُلْلِلْمُ فَاللَّاللَّاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّال

کھالیاتواس کا کیا حال ہو گاجو پوری زندگی میں ایک رات بھی بھو کا نہیں رہتااور پھر بھی عبادت کی امید کرتاہے۔

حضرت سيّدُ ناسفيان تورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِى فِي فرمايا: عبادت ايك بيشه ب،اس ی د کان تنهائی ہے اور اس کا آلہ بھوک ہے۔

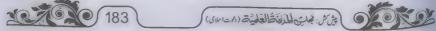
عبادت كى حلاوت كاخاتمه

﴿ 5 ﴾ ... زیادہ کھانے سے عبادت کی حلاوت ومٹھاس ختم ہو جاتی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سيدُناابو بكر صديق دَضِ اللهُ تَعال عَنْه ف فرمايا: ميس جب سے اسلام لايا مول پيث بھر کر نہیں کھایا تا کہ اپنے رب کی عبادت کی مٹھاس یا سکوں اوراپنے رب عَذْوَجَلَّ کی ملاقات کے شوق سے مجھی سیر ہو کر نہیں بیا۔

بيه صفات انل كشف حضرات كي بين اورامير المؤمنين حضرت سيّدُ ناابو بكر صديق دَضِيَ اللهُ تَعَالَ عَنْه بهي صاحب كشف عظ اور محسن كائنات، فخر موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِه وَسَلَّم نِه اللَّهِ اللَّه فرمان ميں اسى طرف اشاره فرمايا كه" ابو بكر نماز روزے كى زيادتى كى وجه سے تم سے افضل نہیں ہوئے بلکہ اس افضلیت کی وجہ ان کے سینے میں چھپی شے ہے۔ " حضرت سیّدُ ناسلیمان دارانی قُدِّسَ مِینُ النُّوْرَانِ نے فرمایا: عبادت کی سب سے زیادہ

ا وام میں پڑنے کا خطرہ کھا

﴿ 6﴾ ... زیادہ کھانے کی صورت میں حرام یا مشتبہ غذامیں پڑنے کا خطرہ ہو تا ہے كيونكه حلال توبقدر ضرورت مى ماتا ہے۔حضور نبى اكرم، رحت عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ



مٹھاں مجھے اس وقت ہوتی ہے جب میر اپیٹ میر کی پیٹھ سے لگا ہو۔

وَالِهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: حلال تيرب پاس بقدرِ ضرورت ہي آئے گااور حرام تيرب یاس بے تحاشا آئے گا۔ (۱)

طرح طرح کی مصروفیت

﴿ 7﴾ ... زیادہ کھانے والے کادل اور بدن مصروف رہتے ہیں، پہلے تواس کے حصول کی تگ ودو پھر اسے تیار کرنے کی محنت، پھر اسے کھانے اور پھر اس سے فراغت وخلاصی پانے کی فکر کرنے اوراس کے بعداس کے نقصانات سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ زیادہ کھانے سے جسم میں کئی طرح کی بیاریاں پیداہوجاتی ہیں۔طبیبول کے طبیب صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَنَيْهُ وَلاِم وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: "ہر بياري كي جڑبد مضمى ہے (١٥) اور ہر دواكي اصل ير هيز ہے۔ "(١)

حضرت سيّدُ نامالك بن وينارعكيه وَحْمَةُ اللهِ الْعَقّاد فرمايا كرت يتهي: ال لو كو ! كهاني کی کثرت کے سبب مجھے بار بار بیت ُ الخلاء جانا پڑ احتی کہ مجھے اپنے رب عَزْوَجَلَ سے حیا آنے لگی، کاش! الله عَذَّوَجَلَ نے کنگریوں میں میر ارزق رکھا ہو تا تو میں اپنی موت تک انہیں ہی چوسا کرتا۔

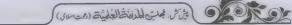
خلاصہ بیہ ہے کہ زیادہ کھانے کی وجہ سے دنیا کی طلب اور لو گوں سے لا م بڑھ جاتااور وقت ضائع ہو تار ہتاہے۔



﴿8﴾... زیادہ کھاناموت کی سختیوں اور آخرت میں پیش آنے والے امور کا بھی ایک

- 1... ال حديث كي تخريج اور تفصيل نہيں ملي_(عليه)
- العلل المتناهية، حديث في زم كثرة الاكل، ٢٢٤/٢، حديث: ١١١٠ جامع صغير، ص ١٤، حديث: ١٠٨٥
 - 3...تفسير القرطبي، سورة الاعراف، تحت الآية: ٣١/٣،٣١







ب ہے، روایات میں ہے کہ "موت کی سختیاں زندگی کی لذتوں کے مطابق ہوتی ہیں۔" توجس کی پیر لذ تیں زیادہ ہوں گی اس کی وہ سختیاں بھی زیادہ ہوں گی۔

ا ۋاب يس كى

﴿9﴾... زیادہ کھانااُخروی ثواب میں کمی کا باعث ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

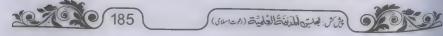
ترجمة كنزالايمان: تم ايخ حصه كى پاك چيزي لين د نیای کی زندگی میں فنا کر چکے اور انھیں برت چے تو آج تہبیں ذلت کاعذاب بدلہ دیاجائے گا سزااس کی کہ تم زمین میں ناحق تکبُرُ کرتے تھے اور سز ااس کی کہ حکم عد ولی کرتے تھے۔

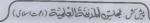
اَذْهَبْتُمْ طَيِّلْتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ التَّنْيَا وَاسْتَمْتَعُتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَنَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتُكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمُ تَفْسُقُونَ أَنْ (ب٢٦،الاحقان: ٢٠)

جس قدرتم دنیا کی لذتیں اپناؤ کے اس قدر تمہارے لیے آخرت کی لذتیں کم کر وی جائیں گی۔ یہ روایت بھی اس بات کو بیان کرتی ہے کہ جب الله عَزْوَجَلَّ نے ہمارے پیارے نبی حضرت سیّدُنامحمر مصطفع، احمد مجتبیٰ صَدَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم پر د نیا پیش کی تو ارشاد فرمایا:"اس کے عوض میں آپ کی آخرت میں سے پچھ کمی نہیں کروں گا۔"رب عَذَوْجَلَ فِي اللهِ فَضِيلت ك ساتهم آب صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللَّهِ وَسَلَّم كُو خَاصَ فرما ويا ب پس بیر اس بات کی دلیل ہے اوروں کو آخرت میں نواب کی کمی کا سامنا ہو گا سوائے ال کے جس پر الله عَذَّوَ جَلَّ اپنافضل فرمائے۔

سيدُناعمر رَضِيَ اللهُ عَنْه كِي فَكُر آخرت

م وى ہے كه حضرت سيدناخالد بن وليدرض الله تَعلامنه في امير المؤمنين حضرت







الما منها حال الما على الما عل

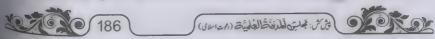
سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم دَمِنِیَ اللهُ تَعَالَ عَنْه کی وعوت کی تو ان کے لیے کھانا تیار کیا_ امیرالمؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالَ عَنْه نِے فرمایا: یہ ہمارے لیے ہے تو ان فقرا مہاجرین کے لیے کما ہے جو دنیاسے رخصت ہو گئے اور انہوں نے کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی؟ حضرت سيّدُ ناخالد بن وليد رَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْه نِه عرض كى: امير المؤمنين! ان كے ليے جن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ جنت پاکر کامیاب ہو گئے ہیں اور ہمارے لئے یہ دنیا کا حصہ ہے تو یقیناً وہ ہم سے بہت آگے جا چکے۔

مر وی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُناعمر بن خطاب دَضِيَاللهُ تُعَالَى عَلْهِ کو پیاس لگی تو آپ نے پانی مانگا، ایک شخص نے آپ کو تھجوروں سے میٹھے کیے گئے پانی کا ایک پیالہ پیش کیا، آپ نے جب پیالہ اپنے منہ سے قریب کیا تواُسے ٹھنڈ اومیٹھایایا، اں پر آپ نے ایک آہ بھری تو اس شخص نے عرض کی: امیر المؤمنین! خدا کی قشم! میں نے اسے میٹھا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ دَخِوَاللهُ تَعَالَ عَنْدنے فرمایا: اس مٹھال نے توجھے یہ پینے سے رو کا ہے ، اگر آخرت نہ ہوتی تو ہم بھی اس عیش و عشرت میں تمہارے ساتھ شریک ہوتے۔

آخرت کی ملامت

﴿10﴾... زیادہ کھانے کے سبب آخرت میں حماب وکتاب کے لیے رکنا پڑے گااور زائد از ضرورت حلال لے کر اور خواہشات میں پڑ کر جو ترکِ ادب کیا ہو گا اس پر شرم وعار دلائی جائے گی اور ملامت کی جائے گی کیونکہ و نیا کے حلال پر حساب، حرام پر عذاب اوراس کی زینت پر آخرت میں نقصان و خمارہ ہے۔

زیادہ کھانے کی یہ 10 آفات ہیں مگر اپنی فکر کرنے والے کے لیے ایک ہی کافی ہے۔





لہذااے عبادت میں کوشش کرنے والے! تنہیں غذامیں انتہائی احتیاط کرناضر وری ہے تا کہ تم حرام یا مشکوک میں نہ پڑوور نہ عذاب تہارے لیے لازم ہو جائے گا۔ پھر حلال کو بھی اتنا ہی استعال کروجس سے اللہ عَزْدَجَلَ کی عبادت پر قوت حاصل ہو سکے ورنہ ماب وكتاب كى آزماكش كاسامناكر ناپڑے گا۔الله عَذْرَجَلَ بى توفيق دينے والاہے۔

اگرتم کہو کہ پہلے ہمیں حرام اور مشتبہ چیزوں کا حکم اوران کی تعریف بیان فرما ويجيِّ ؟ توميل كهتامول كه بخدا! بهم نے اپنى كتاب "أسْمَارُ مُعَامَلاتِ الدِّين "ميل ال یر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور ''احیاء العلوم'' میں اس کا ایک علیُحدہ باب باندھا ہے۔ البتہ یہاں ہم چند ایس باتیں بتائیں گے جوابتد اوالے کمزور لو گوں کو بھی سمجھ آ جائیں کیونکہ اس کتاب کا مقصد ہی ہی ہے کہ عبادت کی ابتد اکرنے والا اس سے فائدہ اٹھائے اور ہر طالب آخرت کے لیے یہ کتاب مدد گار ثابت ہو۔

حرام اور مشتبه کی تعریف

بعض علمائے کر ام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس چیز کا شہبیں ب<u>قین</u> ہو کہ بیہ غیر کی ملکت ہے اور شریعت نے اس کے لینے سے منع کیا ہے تووہ خالص حرام ہے اور اگر مهمیں اس کا یقین نہ ہو بلکہ غالب گمان ہو تووہ مشتبہ لینی شبہ والی چیز ہے۔

جبكه ويكر علمائ كرام رَحِمَهُ اللهُ السَّلَام في فرمايا: جس ميں يقين ياغالب كمان ہووہ خالص حرام ہے کیونکہ غالب گمان کثیر احکام میں یقین کے درجے میں ہوتاہے اور اگر مہیں کی چیز کے حرام یاحلال ہونے میں شک ہوجائے اور شک ایساہو کہ کوئی بھی المعالم المعال



جانب قابلِ ترجیح نہ ہو تو وہ شبہ والی چیز ہے کہ مجھی اس کے حلال ہونے کا شبہ ہو تاہے تو تبھی حرام کا،پس اس کامعاملہ تم پر مشتبہ ہو گیااور اس کا حال حیجے گیا۔

خالص حرام سے بچنا فرض ہے اور مشکوک سے بچنا تقوٰی ویر ہیز گاری ہے۔ ہمارے نزیک مذکورہ اقوال میں سے دوسر اقول زیادہ بہتر ہے۔

کھرانوں کے تخائف کاحکم کھا

اگرتم سوال کرو کہ اس زمانے میں حکمر انوں سے تحا نف لینے کا کیا حکم ہے؟ تو یاد رکھو!اس میں حضرات علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا اختلاف ہے۔اس مسلِّلے میں ان کے اقوال درج ذیل ہیں:

﴿1﴾... بعض نے فرمایا:ہر وہ چیز جس کے حرام ہونے کایقین نہ ہواس کالینا جائز ہے۔ ﴿2﴾... دیگر علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: جب تک یقین نہ ہو جائے کہ پیر حلال ہے تو ان سے لینا جائز نہیں کیو نکہ اس زمانے میں حکمر انوں کا زیادہ تر مال حرام

ہی ہوتا ہے اور حلال ان کے پاس نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ ﴿3﴾ ... پچھ علما فرماتے ہیں کہ حکمر انوں کے تحفے تحا نُف ہر غریب وامیر کے لیے لیناجاز

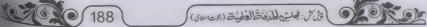
ہے کیونکہ ان کاحر ام ہونایقینی نہیں ہے اور ویسے بھی وبال دینے والے پر ہے۔ دلیل پیر ہے کہ حضور نبی کر میم صَلَّى اللهُ تَعَلاَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نے إِسْكَنْدُرِيَّة كے بادشاہ مُعَقُوْقِس كا تخف قبول

فرمایا تھا^(۱)اور دوسری دلیل ہیہ ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے یہود سے قرض لیا تھا^(۱)

حالاتك الله عدَّة وَجَلَّ ان يهوديول كي بارك مين ارشاد فرماتا ب:

^{€...}نسائى، كتاب البيوع، الرجل يشترى الطعام الى اجل... الخ، ص ١٣ ٤، حديث: ٢١٨٠







^{1...}معجم كبير، ١٢/٣، حليث: ٢٣٩٤

اَ كُلُونَ لِلسُّحْتِ (ب٢، المائدة: ٣٢) ترجية كنزالايبان: برُ عرام نور_

ان کی تیسر ی دلیل میہ ہے کہ حضرات صحابۂ کرام عَکیْهِمُ الزِّفْوَان نے ظالم حکمر انوں کازمانہ پایا اور ان کے تحفے قبول کیے۔جن میں حضرت سیّدُناابو ہریرہ،حضرت سیّدُنا إنن عباس اور حضرت سيّدُ ناابن عمر وغير ه دِخْوَانُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْهِمُ ٱجْمُعِينُ شَامل بين _ 44 ... بعض علمائے کرام فرماتے ہیں: امیر ہویا فقیر حکمر انوں کے مال ہے کسی کو بھی کچھ لینا جائز نہیں کیونکہ ان حکمر انوں کو ظالم کہاجا تاہے اور غالب طور پر ان کی کمائی حرام ہی ہوتی ہے اور تھم بھی غالب کے اعتبار سے ہی دیا جائے گالہٰذاان کے مال سے بچناضر وری ہے۔

عُلَما كى خدمت حكام كى ذِحددارى ب

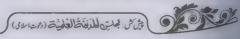
﴿5﴾... بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّدَم فرماتے ہیں: جس کے حرام ہونے کا یقین نہ ہو وہ فقیر کے لیے جائز اور غنی (امیر) کے لیے ناجائز ہے۔ ہاں اگر فقیر کو معلوم ہو جائے کہ وہ مال غصب شدہ ہے تو اب اُس کو بھی لینا جائز نہیں البتہ اس کے مالک کو لوٹانے کی نیت سے لے سکتا ہے۔ حکمر انوں سے مال لینے میں فقیر پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہ مال اگر بادشاہ کی ملکیت ہے تو پھر بلاشبہ فقیراسے لے سکتاہے اور اگر وہ مال فئی^(۱)، خَراج⁽²⁾ یا مُحْشر⁽³⁾

 انھیں جلاوطن کرکے بغیر حاصل ہوجائے چاہے انھیں جلاوطن کرکے عاصل ہویا صلح کے ساتھ۔(التعریفات للجرجانی،ص۱۲۰)

...زمین کا ٹیکس جو ذیتیوں سے لیاجا تاہے۔

 ... زیین سے نفع حاصل کرنے کی غرض سے اگائی جانے والی شے کی پیدوار پرجو زکوۃ ادا کی جاتی ے اسے عُشْر کہتے ہیں۔ (الفتادی الهندية، كتاب الزكاة، ا/١٨٥)





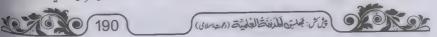
کی صورت میں آیاہے تو فقیر کااس میں حق ہے اور یہی حکم اہل علم کا بھی ہے۔ چنانچہ امير المؤمنين حضرت سيّدُناعليُّ المرتّفي كَرَّمَاللهُ تَعَال وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ فِي فرمايا: جس نِ بخوشی اسلام قبول کیا اور قرآن پاک حفظ کیا تو اُسے مسلمانوں کے بیٹ المال(۱) ہے سالانہ دوسودر ہم (یادینار) دیئے جائیں،اگر دنیا میں نہلے تو آخرت میں لے گا۔ جب معاملہ ایساہے تو عالم اور فقیر حکمر انوں سے اپنے حق کے طور پر لے سکتے ہیں۔

فلاصى كى صورت 🌎

علمائے کرام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کابیہ گروہ فرماتاہے کہ اگر جائز مال غصب شدہ مال کے ساتھ ایسے مل چکاہو کہ فرق کرنا ممکن نہ ہویا پھر غصب شدہ مال اس کے مالک یامالک کی اولا د کو واپس کرنا ممکن نه رہا ہو تو حکمر ان کے لیے خلاصی کی صورت یہی ہے کہ وہ اسے صدقہ کر دے اور رہ تعالیٰ کی بیر شان نہیں کہ حکمر ان کو تو صدقے کا حکم دے اور فقیر کو قبول نہ کرنے کا حکم دے۔ یو نہی ہے بھی اس کی شان کے خلاف ہے کہ کوئی ال فقیر کے لیے حرام ہو اور اللہ عَذَّوَ جَلَّ فقیر کو لینے پانہ لینے کا اختیار دے دے۔ پس فقیر کو حکمر ان کامال لینے کی اجازت ہے سوائے اس مال کے جس کے حرام ہونے کا یقین ہو۔ اس قشم کے مسائل میں مکمل تفتیش ووضاحت کے بغیر فتوی دینا ممکن نہیں، یہاں اگر اس کی تفصیل بیان کرنے لگے تواپنے مقصود سے دور نکل جائیں گے لہذاتم اگر ان مسائل کو جاننا چاہتے ہو تو ہماری کتاب "احیاءالعلوم" سے "حلال وحرام کا

(مجلس شرعی کے فیلے، ۱/۳۰۰)





^{• ...} سلطان اسلام کے ذریعے قائم شدہوہ خزانہ جس میں اموالِ خمس و نے وز کاۃ وضوا کع جمع کیے جائیں اور سلطان یااس کے ماذون کے ذریعے ٹمقر ؓ رہ مصارِف میں صرف کیے جائیں۔

بیان" پڑھ لواِنْ شَآءَ الله عَزْوَجَلَّ وہاں تمہیں تفصیلی وضاحت مل جائے گی۔

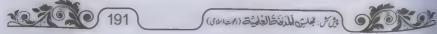
تا جروں کے تحالف کامسلہ

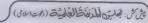
اگرتم پوچھو کہ تاجروں وغیرہ کے تحفے تحائف قبول کرنے کاکیا تھم ہے؟ کیاان کو واپس کرنایا پھر ان کی چھان بین کرنا ہارے لیے ضروری ہے؟ اور آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ حلال حرام میں زیادہ احتیاط نہیں کرتے اور یو نہی عام دوستوں کے تحفول کا حکم کیاہے؟ اس کاجواب ہے ہے کہ اگر کسی انسان کا ظاہری حال شرعی خرابی سے پاک صاف ہو تواس کا تحفہ اور صدقہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں اور پیر سوچ کر چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ زمانہ بہت خراب ہو چکاہے کیونکہ بیرایک مسلمان کے بارے میں بر گمانی ہو گی اور ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حسن ظن کا حکم دیا گیاہے۔

حكم شريعت اور حكم ورع

حلال وحرام کے معاملے میں تم یہ بنیادی قانون یادر کھو کہ یہاں دو چیزیں ہیں: ایک شریعت کا حکم اور اس کا ظاہر ہے اور ایک ورع کا حکم اور اس کا حق ہے۔ 🗱 🗝 عَمِ شریعت: پیہے کہ جس کا ظاہر درست ہو اس کا تحفہ قبول کر لو اور اس کے بارے میں سوال مت کرو، ہاں اگر حرام ہونے کا یقین ہو تو ہر گز مت لو۔ 🗱 🗝 عَلِم ورع: بیہ ہے کہ تم کسی سے کوئی بھی چیز اس وقت تک نہ لوجب تک انتہائی غور وخوض اور چھان بین کر کے بیہ یقین نہ کر لو کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور اگر شبه ہو تو داپس کر دو۔

م وى ہے كہ امير المؤمنين حضرت سيدُناابو بكر صديق دَضِ اللهُ تَعَالى عَنْه كے غلام







منهاج الحسابين ١٩٢ علي ١٩٢

نے آپ کو دورھ پیش کیاتو آپ نے نوش فرمالیا۔ غلام نے عرض کی: میں نے جب بھی کوئی چیز آپ کو دی آپ نے اس کے بارے میں پوچھا مگر اس دودھ کے بارے میں پچھ نہیں بوچھا؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَ عَنْه نِ فَرِما يا: بتاؤيه كہاں سے آياہے؟ غلام نے عرض كي: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص پر منتر پھو نکا تھا اس نے آج اس کے بدلے ہیدویا ہے۔ یہ سنتے ہے حضرت سیّدُ ناابو بکر صدیق دَضِ اللهُ تَعَالَ عَنْه نے قے کر دی اور بار گاہِ البی میں عرض کی:الہی!میں یہی کر سکتا ہوں، جور گوں میں رہ گیا اُسے تومعاف فرمادے۔ اگر ورع اور اس کاحق تمہارے پیشِ نظر ہو تو اس واقعہ کی روہے تمہارے لیے چھان بین کرناضر وری ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اگر تم یہ کہو کہ ورع تو گویا شریعت اور اس کے حکم کے مخالف ہوا تو جان لو کہ شریعت کا تھم وُسْعَت اور آسانی پر مبنی ہو تاہے اسی وجہ سے محسنِ کا سُنات، فخرِ موجو دات صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فِي ارشاو فرما يا: بُعِثُتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّهْ حَقِ يعني مي برباطل سے جدا آسان دین دے کر بھیجا گیاہوں۔(1)

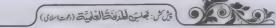
اس کے برعکس ورع کا حکم سختی اور احتیاط پر مبنی ہو تاہے جبیبا کہ کہاجا تا تھا: "مُثَقِین کامعاملہ 90 کا اشارہ کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہوتاہے۔"

حقیقت میں دو نول ایک حکم میں

پھر یہ کہ ورع و تقوٰی بھی شریعت ہی ہے ہے اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں

٠٠٠٠ مسند امام اجمل، ٨/٣٠٣، حديث: ٢٢٣٥٣







مگر بات سے ہے کہ شریعت کے دو تھم ہوتے ہیں ایک جائز ہونے کا اور دوسر اافضل و بہتر ہونے کا۔ جائز کو حکم شریعت کہتے ہیں اور افضل و بہتر کو حکم ورع کہا جاتا ہے پس حقیقت میں دونوں حکم ایک ہی ہیں،اسے اچھی طرح سمجھ لو۔

ورع كاراسة برا كفن ب

اگرتم یہ کہو کہ جب ہر چیز سے مُثَعَلَق چھان بین کوروار کھا جائے گا تودورِ حاضر میں ہم جو کچھ بھی لیں گے اس میں خرابی پیدا ہو جائے گی اور بعض او قات توصاحب ورع کے لئے مشکل کھڑی ہو جائے گی کیونکہ اسے بھی الی شے کی حاجت ہے جو اُسے عبادت تك يہنچائے؟

توتم جان لو کہ تقوٰی کاراستہ بہت کھن ہے، اس پر چلنے والے کے لیے شرط ہے کہ وہ اپنے نفس اور دل کو تکالیف بر داشت کرنے پر مضبوط کرے ورنہ وہ اس راہ پر نہیں چل سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی مُثقِین کوہِ لبنان اور دیگر پہاڑوں کی طرف چلے گئے اور وہاں گھاس اور جنگلی کھل کھا کر گزارہ کیا کیونکہ اس خوراک میں کوئی شک وشبہ نہیں تھا، توجس میں تقوٰی کابلند مرتبہ پانے کی ہمت وجشجو ہواس پر لازم ہے کہ تکالیف ومصائب برداشت کرے، ان پر صبر کرے اوران بزرگول کے طریقے پر چلے تا کہ اُن جیسی منازل پاسکے اور اگر اس راہے کامسافرلو گوں کے در میان ہیں مہنااور کھانا چینا چاہے تووہ کھانااس کے نزدیک ایک مر دار کی طرح ہوناچاہیے جس کی طرف بفتدرِ ضرورت ہی بڑھاجاتاہے پھراس میں سے بھی صرف اتنا کھائے جس سے عبادت پر قوت حاصل ہو سکے،اب وہ معذور ہو گااور جو کچھ کھایااس میں اگر کوئی شک شبہ بھی ہواتواہے کوئی

نقصان نہیں دے گا کیونکہ الله عَذْوَجَلَّ بہت زیادہ عذر قبول فرمانے والاہے۔ چنانچہ حضرت سيدُ ناخواجه حسن بصرى عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ انقوى في فرمايا: بازارول مين حلال حرام کی تمیز ختم ہو گئی ہے لہٰداز ندہ رہنے جتنی روزی پر اکتفا کر و۔

مجھے یہ بات پہنی ہے کہ حضرت سیدناؤنہب بن ورد دختة الله تعالى عليه ايك وول تین دن تک بھو کے رہتے پھر روٹی پکڑتے اور کہتے:"اے الله عَزْدَجَلَّ! بِ شک توجانا ہے اب مجھ میں عبادت کی طاقت نہیں ہے اگر میں یہ نہیں کھاؤں گاتو تکلیف یا کمزوری میں پڑجاؤں گا،اے اللہ عَذَّوَجَنَّ!اگر اس روٹی میں کسی نایاک یاحرام کی ملاوٹ ہو تواس ير ميري پكرند فرمانا۔ "پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه رو في كويا في ميں بھگوتے اور كھا ليتے۔ میں کہتا ہوں: میرے علم کے مطابق یہ دو طریقے متقین میں سے بلند مرتبہ حضرات کے ہیں البتہ جو ان سے کم مرتبہ ہیں وہ اپنی قوت وطاقت کے اعتبارے احتیاط اور چھان بین کریں، انہیں اپنی اس کوشش کے مطابق تقوٰی میں سے حصہ ملے گا، مشہور کہاوت ہے کہ "جس قدر محنت و کوشش کروگے اتنا ہی اپنی مرادیش كامياب مو ك_"الله عَذْ وَجَلُ اجْهِ كام كرنے والوں كا اجر ضائع نہيں فرماتا اور لوگ جو کھھ کرتے ہیں وہ خوب جانتاہے۔

ملال کی تین مالتیں

اگر سوال کیا جائے کہ یہ تو حرام کی بات تھی،اب ہمیں حلال کے بارے ہیں بتایئے اور ضرورت سے زائد جس حلال پر حساب کتاب ہو گااس کی تعریف کیاہے ،اس کا کتنا استعال در ست ہے اور وہ ضرورت سے زائد میں شار نہیں ہو گااور اِس کی وجہ سے عَلَى اللَّهُ اللّ

بروزِ حشر رو کا جائے گانہ پوچھ پچھ ہوگی؟ تو یا در کھو کہ بنیادی طور پر حلال کی تین حالتیں ہیں:

ملال پر گرفت وعذاب

13 ... مباح وحلال کوبندہ فخر و تکبیر، ریاکاری اور نمودو نماکش کے لیے حاصل کرے تویہ نافرمانی والا نعل ہے، ظاہری عمل کے اعتبار سے بروزِ قیامت اُسے روکا جائے گا، حیاب ہو گا اور ملامت کی جائے گی جبکہ باطنی لحاظ سے ایک نافرمانی وبرائی ہے یعنی بڑائی اور فخر چاہنالہٰذا اس وجہ سے وہ عذاب دوزخ کا حقد ارہو گا اور بندے کی طرف سے فخر ویڑائی کاارادہ کرنا گناہ ونا فرمانی ہے کیونکہ اللہ عَدُّوَجَنَّ ارشاد فرماتا ہے:

ٱتَّمَاالْحَلِوةُ الدُّنْيَالَعِبُ وَّلَهُو وَزِينَةٌ ترجمة كنزالايان: دنياكى زندگى تونبيس مُركيل کود اور آراکش اور تمهارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینه کی طرح جس کاا گایا سبز ه کسانوں کو بھایا پھر سو کھا کہ تواہے زرد دیکھے پھر روندن(پامال کیا ہوا) ہو گیااور آخرت میں سخت عذاب ہے۔

وَّتَفَاخُرُّ بَيْنَكُمُ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْوَمُوالِ وَالْاَوْلَادِ اللَّهُ لَكُتُلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْلْقَارَنْبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرْبَهُ مُصْفَيًّا ثُمَّيَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْأَخِرَةِ عَنَاكِشُويْكُ ﴿ بِ٢٠، الحديد: ٢٠)

حضور سيّدِ عالم، شفيع أمّم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم ن ارشاد فرمايا: "جوبرالي مارنے، مال بڑھانے، فخر کرنے اور د کھاوے کے لیے حلال د نیاطلب کرے گاوہ اللہ عُوْدَ جَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ ربّ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا۔ "(۱)

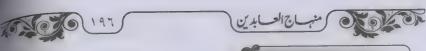
یس مذ کورہ صورت میں وعید بندے کے قلبی ارادے پر ہے۔

● ...مصنف ابن الى شيبة، كتاب البيوع، باب في التجارة و الرغبة فيها، ٢٥٨/٥، حديث: ك



المريد ال





طال پر حماب کتاب

﴿2﴾ ... حلال ومُباح كو بنده صرف اپنی نفسانی خواہش كے ليے حاصل كرے ، كوئي اور مقصد نہ ہو تو ہیے اُس کی الیم بُر ائی ہے جو اس پر حساب کتاب کو لازم تھہر اتی ہے۔ الله عَزْوَجَلُ ارشاد فرماتاب:

ترجيههٔ كنزالايهان: پهربيشك ضروراس دن

ثُمَّ لَشُئُكُنَّ يَوْمَ إِن عَنِ النَّعِيْمِ أَ (پ ۳۰، التكاثر: ٨)

رسولِ اكرم، شاهِ بني آوم صَلَى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَا فرمان ع: ونيا ك

طلال پر حماب ہے۔(۱)

طلال پراجرو ثواب

﴿3﴾ ... حلال ومُمباح كوبنده عبادتِ الهي پر تقويت كي خاطر بقدرِ ضرورت حاصل كرے کہ اتناطلب کرنے میں وہ معذور ہو اور اسی پر اکتفا کرے توبیہ اس کی طرف سے خیر، نیکی اور ادب ہے اور اس پر حساب ہے نہ عذاب بلکہ وہ اس پر ثواب و تعریف کالمستحق ے-الله عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتاہے:

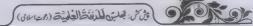
ترجية كنزالايمان:اليول كوان كى كمالى ح

ٲۅڵٙؠٟڬڶۿؙؠ۫<u>ۻؽ</u>ڹٛڞۭؾٵڰؘڛڹؙۅٛٳ

حضور سرورِ كونين، رحمتِ دارين صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللَّهِ مَسَلَّم فِي ارشَادِ فرمايا: جس نے بھیک سے بچنے ، پڑوسی پر مہر ہانی کرنے اور اپنے گھر والوں کی روزی کی خاطر حلال

1 ...مسند الفردوس، ٢٩٤/ محليث: ١٢٣٩





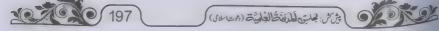


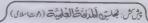
د نیاطلب کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے عائد كي طرح بو گا_(1)

مباح نیکی کیسے بنتا ہے؟

اگرتم سوال کرو کہ وہ کو نبی شرطہ جس کی بدولت مباح نیکی اور خیر بن جاتاہے؟ تو جان لو که مباح نیکی بننے میں دو شر طول کا محتاج ہے: (۱)... حال اور (۲)...ارادہ۔ 🚒 یہلی شرط: حال سے مرادیہ ہے کہ بندہ معذوری کی ایسی حالت میں ہو کہ اگر اس نے مباح وحلال کو حاصل نہ کیاتواس کی پکڑ ہوگی، وضاحت کچھ یوں ہے کہ اُس کی حالت ایسی ہو کہ اگر وہ اُس مباح کو حاصل نہیں کرتا تواس کے سبب کوئی فرض، سنت یا نفل چھوٹ جائے گاتواب مباح کو حاصل کرناأے جھوڑنے سے افضل ہے اگر چہ دنیا کے جائز ومباح کوترک کرنافضیلت کا باعث ہے ہیں جب حالت ایک ہوتو یہ معذوری والی حالت ہے۔ 🗱 ... دوسری شرط: ارادہ سے مر ادبیہ ہے کہ بندہ حلال ومباح کے حصول میں الله عَدَّوَجُلَّ کی عبادت کی تیاری اور اس پر قوت حاصل کرنے کی نیت کرے اور دل میں یہ بات لائے کہ اگر اس مباح کے حصول سے اللہ عَزْوَجَلَّ کی عبادت تک رسائی نہ ہوتی تومیں اے بھی حاصل نہ کر تا، یہ اپنی جت کو یاد کرناہے کی جب عذر کی حالت میں یہ نیت وارادہ دل میں پیدا ہو جائے تو پھر مباح کو حاصل کرناخیر ، نیکی اور ادب بن جاتا ہے اور اگر بندے کی حالت عذروالی ہو گریہ نیت وارادہ نہ ہویا یہ نیت وارادہ موجو د ہو گر حالت عذروالی نہ ہو تو پھر جائز و مباح کا حصول کسی قشم کی نیکی نہیں ہنے گا۔

٠٠٠٠مسنف ابن ابي شيبة، كتاب البيوع، باب في التجارة والرغبة فيها ، ٢٥٨/٥ ، حديث: ٤







1915

بعيرت وارادے كى ماجت

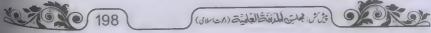
پھر بیان کر دہ ادب کے ہمیشہ ذہمن نشین رہنے کے لیے ہمیں تھوڑی بھیرت اور اجمالی ارادے کی ضرورت ہے ، بول کہ بندہ جب بھی دنیاسے پچھ لے الله عَزْدَجُلُ کی عبادت پر قوت کے حصول کے لیے لے حتیٰ کہ اگر بھی مذکورہ جمت یاد نہ رہے تو یہ اجمالی ارادہ ہی اُسے کافی ہو گا۔ ہمارے شخ دَخَهُ اللهِ تَعَلاَعَلَیْهُ نَے فرمایا: مباح کے نیکی بخے میں تین امور کا اعتبارہے: نیت وارادہ اور حالت عذر کا ہونا کہ مباح کے خیر بن کر حاصل ہونے میں بنیادی طور پر یہ دونوں ہی معتبر ہیں اور تیسر اادب کی بصیرت کا تقاضا کرنے والا اجمالی ارادہ کہ ادب پر استقامت و ہمیشگی میں یہی معتبر ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لو۔

ایک موال اوراس کا جواب

اگریہاں پوچھا جائے کہ بندہ حلال دنیا کو اپنی خواہش کے لیے حاصل کرے تو کیا یہ گناہ اور باعثِ عذاب ہے؟ اور یہ کہ عذر والی حالت میں جائز ومباح کا حاصل کرنافرض ہے یا نہیں؟ تویادر کھو کہ عذر والی حالت میں مباح کا حاصل کرناایک فضیلت ہے جسے ہم خیر و نیکی کہہ رہے ہیں اوراس کا حکم اوب سکھانے کے لیے ہے اور خواہش کی خاطر مباح کا حصول خراب اور بُراہے اور اس سے روکنا اور منع کرناڈانٹ ڈپٹ کے طور پرہے اور یہ گناہ ہے نہ اس پر عذاب ہے، البتہ اس پر حبس و حساب اور ملامت ہے۔

كہاں سے كمايا؟ كہاں فرج كيا؟

اگرتم پوچھو کہ یہ حبس وحباب کیا ہے جس کا بندے کو سامنا کرنا پڑے گا؟ تو جان لو کہ حباب یہ ہے کہ قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا: کہاں سے کمایا؟ کہاں

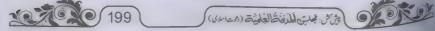


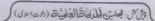
خ چ کیا؟ اور اس سے تمہاراارادہ کیا تھا؟ اور حبس بیہ کہ جب تک حماب ہو تارہے گابندہ میدانِ قیامت میں قیامت کی ہولناکیوں کے در میان پیاسا اور برہنہ کھڑار ہے گاور يمي مصيبت كافي ہے۔

قيامت يس حلال پر ملامت كيول؟

اگریہاں سوال ہو کہ جب الله عَزَّدَ جَلَّ نے اس د نیا کا حلال ہمارے لیے جائزر کھا ہے تو پھر اس کے لینے پر عار و ملامت کیوں کی جائے گی ؟ تو یا در کھو کہ عاروملامت کیے جانے کی وجہ مستحب کو ترک کرنا ہو گا جیسے کوئی شخص باد شاہ کے دستر خوان پر بیٹھے مگر آداب کالحاظ ندر کھے تواسے بھی ملامت کی جاتی ہے اگرچہ کھانااس کے لیے جائز ہو تاہے۔ گفتگو کا خلاصہ بیہ ہے کہ الله عَزَّدَ جَلَّ نے بندے کو اپنی عبادت کے لیے پید افر مایا ہ اور بندہ ہر کحاظ سے الله عَزَوَجَلَ کا بندہ ہے لہذا بندے پر لازم ہے کہ وہ مکنہ حد تک مر لحاظ سے الله عَزْدَ جَلَ كى عبادت كرے اور جس قدر ہوسكے اپنے افعال كو عبادت كے سانچے میں ڈھالے۔اگر وہ ایسانہیں کرے گا بلکہ اپنی خواہش کو ترجیح دے گا،عبادت پر قدرت ہونے کے باوجو د بغیر کسی عذر کے اللہ عَزِّدَ جَلَ کی عبادت سے غفلت برتے گا حالا نکہ وہ نعمتوں اور خواہشات کے گھر (جنت) میں نہیں بلکہ اسی عبادت وخد مت کے گھر(دنیا) میں ہے تو پھر وہ اپنے مالک ومولی کی طرف سے ملامت اور عار کا مستحق ہو گا۔ ال بنیادی بات پر اچھی طرح غور وفکر کرو۔ نیکی کرنے اور گناہ سے بیخے کی طاقت وقوت الله عَزْوَجَلَّى كَى تُونِيق ہے۔

ہم نے نفس کی اصلاح اور اسے تقوٰی کی لگام دینے کے لیے اس قدر بیان کرنے







کاارادہ کیا تھالبذااس کے حق کی مکمل رعایت کر واور اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لہ اِنْ شَاءَ الله عَذَوَ جَلَّ دونوں جہاں میں خیرِ کثیر ہاتھ آئے گی اور الله عَذَوَ جَلَّ ہی اینے نَصْ ہے توفیق دینے اور حفاظت فرمانے والاہے۔

دئيل حجاوق شيطاق اوونه Sales Singles

اے بندے!اس بڑی اور طویل گھاٹی کوعبور کرنے کے لیے مجھے ہر ممکن کو شش کر ناضر وری ہے کیونکہ بیہ تمام گھاٹیوں میں سب سے مشکل اور سب سے زیادہ محنت طلب ہے اور اس کے فتنے اور آفتیں بھی بہت بڑی ہیں، کیونکہ مخلوق میں سے جو بھی ہلاک ہوااُس کے راہِ حق سے پھرنے کا سبب دنیا، مخلوق، شیطان یا نفس ہی بناہے۔ہم ن الله " أَسْرَارُ مُعَامَلَاتِ الدِّيْن "، "احياء العلوم" اور " ٱلقُرْبَةُ إِلَى الله" من ال گھاٹی کوعبور کرنے کے حوالے سے کافی پچھ بیان کیاہے۔

اس کتاب کا مقصود رہے کہ میں نے اللہ عَذَّوَ جَنَّ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے نفس کے علاج کے رازوں پر مُطَّلَعُ فرمائے اور میری اصلاح فرمائے اور مجھے اصلاح کا ذریعہ بنائے، میں نے اس عمرہ کتاب میں مخضر مگر جامع باتیں بیان کی ہیں جوغور و فکر کرنے والے کے لیے کافی ہوں گی اور اِنْ شَاءَ الله عَزْوَجَلَ بِهِ باتیں اسے واضح راہتے کی طرف بلائیں گی۔ یہ فصل دنیا، مخلوق، شیطان اور نفس کے علاج کے نکات پر مشتمل ہے۔

دنیا سے نیجنے کا طریقہ

تم پرلازم ہے کہ تم د نیاہے بچو اور زہداختیار کرو کیونکہ معاملہ تین حال ہے خالی نہیں: المُن اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ الللللَّا اللللَّا الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الل



منهاج الحسابين

﴿ الله عقامند اور ذہین ہو تو تمہارے لیے یہی بات کافی ہے کہ دنیا الله عَذَو مَنَا لله عَذَو مَنَا الله عَذَو مَنَا عَمَال الله عَنْا مَهُ الله عَنْا مَهُ الله عَنْا مَمُهُ الله عَمْال الله عَنْا مَمُهُ الله عَنْا مُعْمَال الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُعْمَال الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُعْمَال الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُعْمَال الله عَنْا مُمُهُ الله عَنْا مُمُ الله عَنْا مُنْا الله عَنْا مُمُوالله الله عَنْا الله عَنْهُ الله عَنْ الله عَنْا الله عَنْا الله عَنْا الله عَنْا الله عَنْا الله عَنْا الله عَنْالُ عَنْدُ الله عَنْا الله عَنْا الله عَنْدُ الله عَنْا الله عَنْالُ عَنْدُ الله عَنْدُو الله عَنْدُ الله عَنْدُو الله عَنْدُو الله عَنْدُو الله عَنْدُو الله عَنْدُو الله عَنْدُو اللّهُ عَنْدُ اللّهُ عَنْدُو اللّهُ عَنْدُو ا

(2) ... اگرتم الله عَزَّدَ جَلَّ کی عبادت میں ہمت و کوشش کرنے والے ہو تو تمہارے لیے یہی بات کا فی ہے کہ دونیا کی نحوست اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ وہ تمہیں عبادت کا ارادہ کرنے سے بھی روکے گی اور اس دنیا کی فکر تمہیں عبادت و بھلائی سے غافل کر دے گی، جب دنیا کی فکر کا یہ حال ہے توخو د دنیا کتنی بڑی رکاوٹ ہوگی ؟

﴿3﴾... اگرتم غافل ہو اور تمہارے پاس عقل وبصیرت نام کی کوئی چیز نہیں کہ حقائق کو سمجھ سکو اور نہ ہی تمہاری نصیحت حقائق کو سمجھ سکو اور نہ ہی تمہاری نصیحت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ دنیا باقی رہنے والی نہیں ہے یا تو تم اسے چھوڑ جاؤگے یا ہے تمہیں داغِ مفارفت دے دے گی۔

حضرت سیّدُنا حسن بھری عَلَيْهِ دَحْمَةُ النّهِ الْقَدِی نے فرمایا: "اگر دنیا تیرے پاس باقی بھی رہی تَوْ تُو دنیا میں نہیں رہے گا پھر بھلا دنیا طلب کرنے اور اپنی مُمْرِ عزیز اس میں ضائع کرنے کا کیافائدہ؟"کسی شاعرنے کیاخوب کہاہے:

هَبِ الدُّنْيَا تُسَاقَ اِلَيْكَ عَفُوا النَيْسَ مَصِيْرُ ذَاكَ اِللَ زَوَالِ
فَمَا تَرْجُوا بِعَيْشِ لَيْسَ يَبْغَى وَشِيْكًا قَدُ تُغَيِّرُهُ اللَّيَالِيُ
وَ مَا دُنْيَاكَ اِلَّا مِثْلَ ظِلِّ اَظَلَكَ ثُمَّ اذَنَ بِارْتِحَالِ
قو مَا دُنْيَاكَ اِلَّا مِثْلَ ظِلِّ اَظَلَكَ ثُمَّ اذَنَ بِارْتِحَالِ
قومه:(۱)...وه دنياجو تيرى طرف كَيْنَى چلى آربى ہے اسے فضول سمجھ كر چھوڑدے كيا
الى كى مزل فنانہيں ہے؟(۲)... تُو عنقريب باقى نہ رہنے والى زندگى سے كيا اميدلگا تا ہے، اِسے قو

راتیں بدلتی جارہی ہیں (۳)...اور تیری دنیاسائے کی مانندہے جو تحقیے سامیہ مہیا کرتی اور پھر مط جانے کا اعلان کرتی ہے۔

لہٰذا عقلمند کی شان نہیں کہ وہ دنیاہے دھو کا کھائے اور ایک دوسرے شاعر نے بری تی بات کی ہے:

اَضْغَاثُ نَوْمِ اَوْكَظِلِّ زَائِلِ إِنَّ اللَّبِيْبَ بِيثْلِهَا لَا يُخْدَعُ رَيْبَ الْمُنُونِ وَانْتَ لَاهِ تَرْتَعُ حَتَّى مَتَى تَسْقِى النُّفُوْسَ بِكَأْسِهَا اَنَقَدُ رَضِيْتَ بِأَنُ تُعَلَّلَ بِالْمُنِّي وَالَى الْمَنِيَّةِ كُلَّ يَوْمٍ تُدُفَعُ فَتَوْوَدُنَ لِيَوْمِ فَقُيكَ دَائِبًا وَاجْبَعُ لِنَفْسِكَ لَا لِغَيْرِكَ تَجْبَعُ ترجمه:(۱)..دنیاخواب یازائل مونے والے سائے کی طرح ہے بے شک عقلمند ایم چیز وں سے دھو کا نہیں کھاتا۔ (۲)... گر دنیااپنے برتن سے لوگوں کو حواد شِے زمانہ کے جام پلار ہی ہے اور تو کھیل کو د اور کھانے پینے میں لگاہے۔ (٣) کیا توچا ہتا ہے کہ مجھے موت میں مشغول کیا جائے جبکہ توہر روز موت کی طرف د حکیلا جار ہاہے۔(۴)... پس اپنی محتاجی والے دن کے لئے زاد راہ جمع کرنے کاعادی ہو جااور دوسرول کے بجائے اپنے لیے جمع کر۔

شیطان سے بیکنے کاطریقہ

شیطان سے بیخ کے لیے مجھے ربع عزَّ وَجل کی یہ بات ہی کافی ہونی جا ہے جوال نے اپنے پیارے نبی حضرت سیّدُنا محمد مصطفّے صَلَّى اللهُ تَعَالْ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَدَّم سے ارشاو فرما كى ہے: وَقُلْ مَّ بِ أَعُودُ وَبِكَ مِنْ هَمَزْتِ ترجمه كنزالايان اورتم عرض كروكه اعمر الشَّيْطِيْنِ فَي وَ أَعُودُ بِكَ مَ بِ سِيرى پناه شاطين كروسوس اوراك

جن سے رب تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ان کی شان سے ہے کہ وہ اللہ عدَّدَ جَلَّ کے ہاں تمام جہانوں میں سب سے بہتر، سب سے زیادہ علم والے،سب سے زیادہ عقلمند اور ے افضل ہیں،اس کے باجور شیطان کے شرسے الله عَذَوَجَلَّ کی پناہ کے محتاج ہیں تو چرتمهارا کیاحال ہو گا جبکہ تم جاہل، نا قص اور غافل بھی ہو؟

مخلوق سے نیجنے کاطریقہ

مخلوت کے شرسے بچنے کے لیے تمہیں یہ بات کافی ہے کہ اگر تم ان سے میل جول اور ان کی خواہشات میں حمایت کروگے تو تم گناہ گار ہو جاؤ گے اوراپنا آخرت کا معاملہ خراب کر بیٹھو گے اور اگرتم ان کی مخالفت کرو گے توان کی دشمنی اور اذیت سے تھک جاؤگے اور تمہاراد نیا کا معاملہ تم پر د شوار ہو جائے گا پھریہ بھی خوف ہے کہ وہ تمہارے جانی دشمن بن جائیں تو تم ان کے شر میں کچنس جاؤ گے ، بالفرض اگر وہ تمہاری تعریف کرتے اور تمہیں عزت دیتے ہیں تو تمہارے خو دیسندی کے فتنے میں مبتلا ہونے کاڈر ہے اورا گروہ تمہاری مذمت کرتے اور تمہیں حقیر سمجھتے ہیں تو تمہارے عمکین ہونے اور بعض اوقات غَيْرُالله ك ليے غصے ميں آجانے كاخوف ہے لہذا مخلوق كى طرف سے تعريف ومذمت دونوں امور ہی ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں۔

پھریہ بھی یاد کرو کہ تمہیں قبر میں ڈالنے کے تین دن بعد وہ تمہیں کیسے چھوڑ دینگے اور بھول جائیں گے بلکہ تمہاری یاد بھی نہیں رہے گی گویانہ تم نے انہیں بھی دیکھا اور نہ انہوں نے تمہیں کبھی دیکھا، اب وہاں قبر میں سوائے اللّٰہ عَوْدَ جَلَ کے کوئی پر سانِ حال نہ ہو گاتو کیا یہ کھلا د ھو کا نہیں ہے کہ تم اس مخلوق کے ساتھ اپناوقت ضائع کرو جبکہ ان کی

المواقع المراقعة المعالمة المع



طرف سے وفاود وستی بہت تھوڑی ہو تی ہے اور ان کے ساتھ رہنا بھی بہت تھوڑا ہے؟ ک یہ کھلا دھوکا نہیں کہ تم اس مخلوق کی وجہ سے اللہ عزّدَ جَلّ کی عبادت چھوڑ رہے ہو حالانک انجام کار اسی کی طرف لوٹناہے، وہی ہمیشہ ہمیشہ تمہاراساتھ دینے والاہے، تمام حاجات اُسی کی طرف لوٹتی ہیں، سارا بھر وسااسی پرہے اور ہر حال اور ہر مصیبت وپریشانی کے وقت وہی لاشریک ذات جَلَّ جَلالُهٰ مدر گارہے لہٰذااے کمزورانسان!غور کرالله عَوْرَ جَل نے چاہاتو ہد ایت نصیب ہو جائے گی اور اللہ عَذَّوَ جَلَّ ہی اپنے فضل سے توفیق دینے والا ہے۔

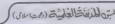
نفس سے نیجنے کا طریقہ

نفس کے شرسے بچنے کے لیے تم اس کے حالات اوراس کے برے اراد ہے وخیالات پر غور کرو کہ بیر شہوت کے وقت جانور بن جاتا ہے ،غھے کے وقت بھیڑیا بن جاتا ہے، مصیبت و پریشانی میں ہو تو چھوٹا بچہ بن جاتا ہے ، خو شحالی اور نعمتوں میں فرعون بن جاتا ہے، بھوک کی حالت میں تم اسے پاگل پاتے ہو اور جب پیٹ بھر اہو تواتر اتاہے،اگر تم اسے سیر کروتو سرکشی کر تاہے اور اگر بھو کار کھوتو چنجتا اور بے صبر ی کر تاہے پل نفس اییا ہی ہے جبیا کسی شاعر نے کہا ہے:

كَحِمَادِ السُّوءِ إِنْ ٱشْبَعْتَهُ وَمَحَ النَّاسَ وَ إِنْ جَاعَ نَهَقَ توجمه: نفس خراب گدھے کی مانندہے کہ اگرتم اسے سیر کرو تولو گوں کو کپاتا ہے اوراگر بحو کارہے تورینکتا ہے۔

نفس کی کینگی

ایک بزرگ نے سچ فرمایا که"نفس کی جہالت اور اس کی کمینگی تجھے اس وقت معلوم





ہو جائے گی جب سے کسی گناہ کاارادہ کرے یا کسی خواہش کے لیے تیار ہو جائے اور تواسے الله عَذْوَ هَلَ السيام البياء ورسل عَلَيْهِمُ السَّلام، تمام آساني كتابول اور تمام بزر كول كا واسطه دے اور موت، قبر اور جنت ودوزخ کامعاملہ اس پر پیش کرے توتب بھی یہ باز نہیں آئے گااوراپنی شہوت کو نہیں چھوڑے گا، پھر اگر تواسے یہ کہے کہ میں تھے ایک روٹی نہیں کھلاؤں گاتو پر سکون ہو کر اپنی شہوت سے باز آ جائے گا اب عہمیں اس کی كمينكي اور جہالت سمجھ آجائے گی، تواہے بندے! نفس سے ہر گز غافل مت ہونا كيونكه بير الیای ہے جبیااُسے پیدا کرنے اوراُسے جانے والے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: إِنَّ النَّفْسَ لَا مَّاسَ فُّ بِالسُّوءِ ترجه عَن الايان: بِشَك نفس توبرالي كابراءهم

(پانوسف:۵۳) دينوالا ج

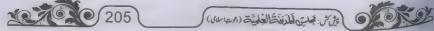
عقلند كوسمجمانے كے ليے اتنابى كانى ہے۔

حكايت: نفس كي مكاريال

حضرت سیدُ نااحمد بن أزقم بلخی علیه رَحْمَةُ الله الوّل ك بارے میں جمیں بد بات يمني م ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میر انفس مجھے جہاد پر جانے کے لیے مجبور کرنے لَكُالُومِينَ فِي كَهَا: سُبُحِنَ الله! الله عَزَّوَ مَن توارشاد فرماتا ب:

(پسما، يوسف: ۵۳)

جبکه میر انفس مجھے بھلائی کا حکم دے رہاہے، نہیں، ایسا مجھی نہیں ہو سکتا بلکہ نفس اصل میں گویشہ نشینی سے بیز ار ہو چکاہے اور لو گوں سے گھل مل کر راحت حاصل





منهاج العابدين کر ناچاہتاہے تا کہ لوگ بڑے عزت واحترام کے ساتھ اس کا استقبال کریں تو میں نے نفس سے کہا: میں تجھے کسی آبادی اور کسی جان پہچان والے کے پاس نہیں لے کر جاؤں گا۔میرے اس جواب پر نفس مطمئن ہو گیا تو مجھے اس پر بھی تشویش ہو کی اور میں نے كها: الله عَزْوَجَلَّ سب سے زیادہ سچاہے، پھر میں نے نفس سے كها: میں دشمن سے جماد کرنے کو بالکل تیار ہوں مگر میر اپہلا شکار تو ہے۔اس پر بھی میر انفس مجھ سے راضی ہو گیا، پھر میں نے نفس کی ناپسندیدہ چند باتیں اور شار کیں تو نفس ان پر بھی راضی رہا بالآخر میں نے بار گاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَذَوَجَلَّ! میں نفس کو جھوٹا اور تجھے سچامانتاہوں، مجھے نفس کی حقیقت بتادے۔ پھر مجھے کشف ہوا کہ نفس کہہ رہاہے: اے احمد! توہر روز مجھے میری خواہشات سے روک کر اور میری مخالفت کر کے مجھے قل کر تاہے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلتا،اگر توجہاد کر تااور شہید ہو جاتاتو میں ایک ہی مرتبہ قتل ہو کر تجھ سے چھٹکارا پالیتااور لو گوں میں چرچاہو جاتا کہ احمد شہادت کے مرتبے پر

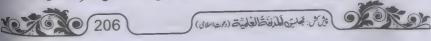
ہیں:اس مکاشفہ کے بعد میں نے اس سال جہاد ہی نہیں کیا۔ دیکھ لونٹس کا مکر و فریب اور دھو کا کیسا ہے کہ موت کے بعد بھی ایسے عمل پر لو گوں کے سامنے ریاکاری کر تاہے جس کے بعد کوئی عمل نہیں۔

فائز ہواہے، یول میر ابی چرچا اور میری ہی عزت ہوتی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فرماتِ

70 شیطانوں سے زیادہ خبیث

سى شاعرنے سچ كہااور بہت خوب كہا:

تُوقَّ نَفْسَكَ لا تَأْمَنْ غَوَا ئِلَهَا فَالنَّفْسُ اخْبَثُ مِنْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانَا





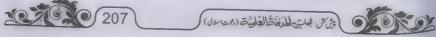
ترجمه: اپنفس سے بچو، اس کی فریب کار بول سے بے خوف مت ہو کیونکہ نفس سز خیطانوں سے بھی زیادہ خبیث ہے۔

الله عنود مَل تم پررحم فرمائ إبرائي كا حكم دين والے دهوك بازنفس سے خبر دار رہو اور ہر حال میں دل کو اس کی مخالفت پرلگائے رکھواٹ شکآءَ الله صفرَّدَ جَلَّ درست اور سلامت ر ہوگے،اس کے بعداسے تقوٰی کی لگام دو کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور تدبیر نہیں ہے۔

عبادت ميں إُخْتِناب اور إ كُتناب

یہاں ایک بنیادی بات یادر کھو کہ عبادت کی دوقتمیں ہیں:(۱)...اکتساب یعنی كرنااور (٢)...اجتناب يعنى بچنا۔ اكتباب سے مراد ہے عبادات بجالانا اور اجتناب سے مراد ہے گناہوں اور برائیوں سے بچنا اور یہی تقوی ہے اور ان دونوں میں سے اجتناب والی صورت زیادہ درست اور افضل واشر ف ہے کیونکہ جوعبادت ومجاہدہ کے ابتدائی در جے پر ہوتے ہیں ان کی ساری کوشش یہی ہوتی ہے کہ دن روزے میں اور رات عبادت میں گزرے اور وہ اسی میں لگے رہتے ہیں جبکہ عبادت گزاروں میں انتهائی در جه والے اصحاب بصیرت"اجتناب"کوتر جیج دیتے ہیں،ان کی ساری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کا دل الله عَزْدَجَلَ کے سواکسی کی طرف متوجہ نہ ہونے پائے، سیر حضرات پیٹے کو ضرورت سے زائد حلال سے ، زبان کو نضول باتوں سے اور آئکھوں كوب كارچيزول كى طرف المھنے سے بچاتے ہيں۔

اس معنی کے لحاظ سے دو سری قسم والے ایک عبادت گزار نے حضرت سیّدُنا یونس سے کہا: اے یونس! کچھ لوگ نماز کو پیند کرتے ہیں اور اس پر کسی اور عبادت کو





منهاج الحابدين المابدين منهاج الحابدين المابدين ال

ترجیح نہیں دیتے ایسے لوگ عبادت، سچائی اور عاجزی وانکساری کا ستون ہیں، کچھ لوگ روزے کو پیند کرتے ہیں اور اس پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے، یو نہی کچھ لوگ صدتے کو پند کرتے ہیں اور اسے ہی سب سے عزیز تر سمجھتے ہیں۔اے یونس!اب میں آپ کے سامنے اس کی وضاحت کرتا ہوں: "ہر برائی ہے رکنے کو اپناروزہ بنا کیجئے اور تکلیف پہنچانے سے رکنے کو اپنا صدقہ بنالیجئے کیونکہ آپ اس سے افضل شے کا صدقہ کر کتے بیں نہ اس سے پاکیزہ شے کاروزہ رکھ سکتے ہیں۔"

دوطر فه خماره

اس بات کو جاننے کے بعد کہ اجتناب یعنی گناہوں سے بچنے والی صورت توجہ اور کو شش کی زیادہ حقد ارہے اگر تم نے عبادت کے دونوں حصوں یعنی اکتساب اور اجتناب کو حاصل کرلیاتو تمہارامعاملہ مکمل اور مر ادبوری ہو گئی اور تم نے سلامتی اور غنیمت دونوں کوپالیااوراگرتم ایک ہی جھے تک پہنچ سکو تو پھر جانبِ اجتناب کو اختیار کر وسلامت رہوگے اگرچه غنیمت حاصل نه کر سکوورنه اکتساب داجتناب دونوں جانبوں کا خسارہ اُٹھانا پڑے گا اور متہمیں رات کی عبادت کرنا اور خو د کو تھکانا فائدہ نہیں دے گا کہ تم کسی ایک بُر کی نیت کے سبب اسے ضائع کر دو گے اور بول ہی طویل دن کاروزہ نفع نہ دے گا کہ ایک بے ہو دہ بات بول کر روزہ خراب کر دوگے۔

حضرت سیّدُناابنِ عباس رَضِ اللهُ تَعَالَ عَنْهُمَا ہے بِوجِها گیا کہ آپ ان دو شخصوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک نیکیاں بھی زیادہ کر تاہے اور گناہ بھی جبکہ دوسر انیکیاں بھی کم کر تاہے اور گناہ بھی؟ آپ نے فرمایا: دونوں بر ابر ہیں۔



بماری میں پر تیز کی اہمیت

اس کی ایک مثال ہم مریض کی حالت سے دیں گے کہ مریض کے علاج کے دو ھے ہوتے ہیں آدھاحصہ دوااورآدھاحصہ پر ہیز، یہ دونوں جمع ہو جائیں تو مریض ٹھیک ہو جاتا ہے در نہ پر ہیز توہر صورت کرناہی پڑتا ہے کیو نکہ جب پر ہیز نہ ہو تو دواکوئی فائدہ نہیں دیتی مگر دوانہ ہواور صرف پر ہیز ہو تو پر ہیز ضرور فائدہ دیتا ہے۔ طبیبوں کے طبیب مَلَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: أَصْلُ كُلِّ دَوَاء اللَّحِيْمَةُ لِعِنى بر دواكى اصل برميز ہے۔(۱)مطلب سے کہ پر ہیز بندے کو دواکا محتاج نہیں کر تا۔وَاللّهُ اَعْلَم۔

الل مند كاطريقة علاح

منقول ہے کہ اہل ہندم یض کا زیادہ تر علاج پر ہیز سے کرتے ہیں،ان کے ہاں م یض کوچند دنوں تک کھانے، پینے اور گفتگو کرنے سے روک دیا جاتا ہے تو وہ تندرست ہوجاتا ہے۔ پس تم پر خوب واضح ہو گیا کہ تقویٰ ہی ہر معاملے کی اصل ہے ادراُس کے اہل اونچے درجہ والے لوگ ہیں لہٰذا تنہمیں اس معاملے میں خوب کوشش اور توجه كرنى چاہي-الله عدَّد جَلَّ بى توفيق دينے والا ہے-

M. Less Side Strate College Co

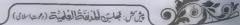
تم ان چار اعضاء کی حفاظت ور عایت کر د کیو نکه به بنیاد ہیں:

أنكه كى حفاظت

﴿1﴾ ... آئکھ کی رعایت کے لیے تہمیں یہی بات کافی ہے کہ دین ودنیا کے معاملے کا

• • • نفسير القرطبي، سورة الاعران، تحت الآية: ١٣٩/٣،







مدار دل پرہے اور اکثر او قات دل کے خیالات، مصروفیت اور خرابی میں آئکھ کا کر دار ہو تاہے اس وجہ سے امیر المؤمنین حضرت سیّدُناعلیُّ المرتضٰی كَهٔ مَاللهُ تَعَالَ وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ فِي فرمايا: مَنْ لَمْ يَنْدِكْ عَيْنَهُ فَلَيْسَ لِلْقَلْبِ عِنْدَةُ قِيْمَةٌ لِعِنْ جوابِي آنكه بِرقابونهي ركتاس کے نزدیک دل (ع گناہ کرنے کی) کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

زبان کی حفاظت

﴿2﴾... زبان کے لیے تمہیں یہ کافی ہوناچاہیے کہ تمہاری تمام تر عبادت و فرماں بر داری، مجاہدے کی تھکاوٹ کا پھل اور تمہارے نفع وغنیمت کا تعلّق اس سے ہے اور عبادت کے ضائع وبرباد ہونے کا خطرہ اکثر طور پر زبان ہے ہی ہو تاہے، بناد ٹی گفتگو یاغیبت وغیرہ کے ایک لفظ سے ایک لمحے میں تمہاری سال بلکہ پندرہ سال کی مشقت بھری عبادت ضالع ہو سکتی ہے۔اسی وجہ سے کہا گیاہے کہ "مَاشَیءٌ اَحَثُی بِطُوْلِ السِّبِجُن مِنَ الْلِسَانِ لِعَلَ زبان سے زیادہ کوئی چیز لمبی قید کیے جانے کی مستحق نہیں۔"

سات عبادت گزاروں میں سے ایک عابدنے حضرت سیّدُنایونس سے کہا:اے یونس! عبادت میں کوشاں عابدوں کو اپنی عبادت پر سب سے زیادہ قوت طویل عرصے تک خاموش رہنے سے ملتی ہے۔ پھر کہا:سب سے زیادہ ترجیح حفاظتِ زبان کو اور سب سے زیادہ توجہ دل کی سلامتی پر ہونی چاہیے۔

ا ہر سانس کی قدر کرو

پھراس سانس کو یاد کروجس میں تم نے فضول گوئی کی ،اس وقت اگر تم اَسْتَغْفِهُ الله كهه دية توشهبي كيانقصان موتا؟ تبھى قبوليت كى گھڑى موتى ہے، موسكتا ہے اى عَلَى مُنْ مُعْلِينَ الْلَمْ فِيَ قَالُولِمِينَة (وَمِدِامِلِينَ) كَالْمُولِيَة (وَمِدِامِلِينَ) كَالْمُولِينَة (وَمِدِامِلِينَ)

گھڑی میں الله عَذَوَ جَلَّ تمہاری مغفرت فرما دیتا اور فائدے میں رہتے یا پھر اُس وقت لا الله إلَّا الله كهه دية توتمهميں اپنے وہم و كمان سے بھی زيادہ اجرو ثواب نصيب ہو جاتا يا پرتم يه كهد وية كد "أسال الله العافية يعن يس الله عزوجل عافيت كاسوال كرتا ہوں"مکن ہے الله عَدْوَجَلَّ تم ير نظر رحمت فرماتا اور تمهاري دعا قبول فرماليتا يوں تمهيس دنیاوآخرت کی بلاؤوں سے چھٹکارانصیب ہو جاتا۔ کیا یہ کھلاد ھو کااور بڑانقصان نہیں ہے کہ تم نے خود کو اتنے پیارے فائدول سے محروم کر دیااور اپناسانس اور وقت فضولیات میں صرف کر دیا۔ اس کاسب سے کم نقصان میہ ہے کہ قیامت میں تہہیں اس کا حساب ویناپڑے گااور ملامت کی جائے گی۔ کسی کہنے والے نے کیاخوب کہا:

وَ اغْتَنِمُ رَكْعَتَيْنِ فِي ظُلْبَةِ اللَّذِ لِلَّهِ لِإِذَا كُنْتَ خَالِيًا مُسْتَرِيْحًا وَ إِذَا مَا هَمَيْتَ بِالْمَنْطِقِ الْبَا لِللَّهِ فَاجْعَلْ مَكَانَهُ تَسْبِيْحًا إِنَّ بَغْضَ السُّكُوتِ خَيْرٌ مِّنَ النُّظُ عِنْ النُّظ عِنْ النُّكُوتِ خَيْرٌ مِّنَ النُّظ عِنْ النَّا

توجمه: (١)...رات كى تاريكى ميس جب تم فارغ اور پرسكون مو تو دور كعت نفل كوغنيمت جانو(۲)...اور جب تم فضول گفتگو کرناچاہو تو اس کی جگہ کوئی شبیج کر لیا کرو(۳)... بے شک بعض جگہ خاموش رہنابولنے سے بہتر ہو تاہے اگر چہ تم بہت اچھابولتے ہو۔

پیٹ کی حفاظت

﴿3﴾... بیٹ کی حفاظت کے لیے بیریاد کرو کہ تمہارامقصد عبادت کرناہے اور کھاناعمل کے لیے پیجاوریانی ہے جس سے عمل اگتاہے،اگر پیج خراب ہو گاتو فصل بھی خراب ہو گی بلکہ یہ بھی خطرہ ہے کہ زمین ہی خراب ہو جائے پھر تمہیں کبھی کامیابی نہیں ملے گی۔ المراق ال

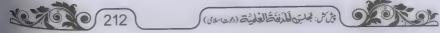
حضرت سبِّدُ نامعروف كرخي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي فِي مَا مِا: جب توروزه ركھے تو وكم لے کہ کس چیز سے افطار کرے گا، کس کے پاس افطار کرے گااور کس کے کھانے ہے افطار کرے گا؟ کیونکہ بہت مرتبہ ایہ اہوتا ہے کہ ایک لقمے سے دل کی حالت ایسی بدلتی ہے کہ بھی بھی دل اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آتا اور مبھی ایک لقمہ رات کے قیام سے محروم کر دیتاہے اور کئی بار ایسی نظر اٹھتی ہے کہ بندہ ایک سورت کی تلاوت نہیں کر پا تا اور مجھی ایسا کھالیتا ہے جس کے سبب پورے سال عبادت نصیب نہیں ہوتی۔

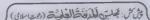
عبادت كانور

اے بندے!اگر تو اپنے دل کی اصلاح اور اپنے ربءَوَّءَ جَلَّ کی عبادت کی تو فیق چاہتا ہے تو تحجیے اپنی غذا کے معاملے میں انتہائی باریک نظر اور بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، پیربات تو فقط حلال وجائز غذا کے متعلق ہے اس کے بعد تجھے غذا کے معاملے میں مستحب کو بھی اپناناہے ورنہ تُو محض پیٹ میں کھانااٹھانے والا اور اپناوقت برباد کرنے والا ہو گا۔ ہمیں نہ صرف یقین ہے بلکہ ہم نے واضح دیکھا کہ جب پیٹ بھر اہو تو تھوڑی ی عبادت بھی نہیں ہویاتی، بالفرض تم نے مختلف حیلے بہانوں سے نفس کوعبادت پر مجبور کر بھی لیاتواس عبادت میں لذت ومٹھاس نہیں ہو گی۔اس لیے کہا گیاہے کہ "جب تم پیٹ بھر کر کھانے والے ہو تو پھر عبادت میں چاشنی کی امید مت رکھو "مجلاعبادت کے بغیر دل میں نور کیے آسکتاہے اور جب لذت وچاشیٰ ہی نہ ہو تو عبادت میں نور کیسے آسکتاہے۔

د نیا والول کوچار نصیحتیں

حضرت سیّدُ ناابر اہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْهِ فِي فرمایا: مِيں کوہِ لبنان مِیں کثیر







اولیائے کر ام دَحِمَهُ اللهُ السَّلَام کی صحبت میں رہا، ان میں سے ہر ایک مجھے یہی نصیحت کرتا ر اکد "جب دنیا والول کے پاس جانا تو انہیں چار باتوں کی نصیحت کرنا:(۱) ...جو زیادہ کھائے گا اسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہو گی (۲) ...جو زیادہ سوئے گا اس کی عُمْر میں برکت نہیں ہو گی (۳) ... جولو گول کی خوشی چاہے گاوہ رب عَزُوَجَلَ کی رضا کا انتظار نہ كرے اور (م) ...جو فضول كوئى اور غيبت كى كثرت كرے كا (خدشہ ہےكہ)وہ دين اسلام پر نہیں مرے گا۔

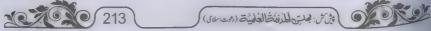
حضرت سيّدُنا مهل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فِ فرما يا: سارى عملائي چار صفات ميس ب اور ابدال انهی کی بدولت ابدال بنے ہیں:(۱)...پیٹ کوخالی رکھنا(۲)...خاموشی(۳)... گوشه تشینی اور (۴)...شب بیداری۔

بھوک ہمارا سرمایہ ہے

ایک عارف بزرگ رخمهٔ الله تعالى عكيه نے فرمايا: محوك جمارا سرمايي سے مطلب يه كه جميل سلامتي، عبادت، لذت وحلاوت اور علم نافع الغرض جو كچھ بھي نصيب ہوا ہاں کا سبب بھوک اوراس پر الله عَذَّوَ جَلَّ کے لیے صبر کرناہے۔

ول في حفاظت

4 ﴾... دل: اس كى تكبداشت كے ليے تهبيں اتنا بى كافى ہے كه يه تمام اعضاء كى اصل ہے، اگر تم نے اِسے خراب کر دیاتو ہر عضو خراب ہو جائے گا اور اگر تم نے اس کو درست کر لیا تو ہر عضو درست رہے گاکیونکہ دل ایک درخت ہے اور تمام اعضاء اس کی شاخیں ، شاخوں کو پانی در خت ہے ہی ملتاہے جس سے یہ درست یاخراب





ہوتی ہیں۔ دل باد شاہ ہے اور تمام اعضاء اس کے نو کرو درباری اور رعایا ہیں لہذا جب باد شاہ ٹھیک ہو گا تورعایا بھی ٹھیک رہے گی اوراگر باد شاہ بگڑ جائے گا تورعایا بھی بگر جائے گی۔ پس آنکھ ، زبان اور پیٹ وغیر ہ کا درست ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دل درست ہے، مگر جب تمہیں ان اعضاء میں کوئی کو تاہی نظر آئے تو سمجھ جاؤ دل میں کوئی کو تاہی اور خرابی ہے، جبھی تو ان اعضاء میں فساد آیا ہے بلکہ دل کا فساد اور خرال زیادہ ہوتی ہے اس کی طرف بھر پور توجہ دو اور اسے درست کرو تاکہ تمام اعضاء درست ہو کر راحت محسوس کریں۔

و موسول كاميدان

ول کی اصلاح کامعاملہ بہت مشکل ہے کیونکہ بیہ خیالات اور وسوسوں کامیدان ہے اور خیالات ووسوسے تمہارے قبضے میں نہیں ہیں ، ان سے بچنے کے لیے مکمل طاقت اور انتہائی مشقت اٹھانی پڑتی ہے اسی وجہ سے ریاضت ومجاہدہ کرنے والوں کے لیے دل کی اصلاح سب سے مشکل ہوتی ہے اور عقلمند حضرات اس کی طرف بہت زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی دختهٔ الله تعالى عَليْه في فرمايا: میں في 10 سال ول، 10 سال زبان اور 10 سال نفس کی اصلاح کی توان میں سب سے مشکل دل کی اصلاح کو پایا۔

ا بلِ علم كى جار آفتيں

پھر تم پر ہماری بیان کر دہ چار آ فات یعنی امید ، حبلہ بازی ، حسد اور تکبُر کی طرف بھر پور دھیان دینالازم ہے، ہم نے اس مقام پر تمام آفات میں سے ان چار کو اس کیے خاص کیا کیونکہ بیہ باطنی امر اض طلبااور علما کو خاص طور لاحق ہوتے ہیں ، اگر چ_یہ عمو**ی**

طور پر بیر ائیاں سارے ہی لوگ میں پائی جاتی ہیں مگر کتابیں پڑھنے پڑھانے والے ان میں خاص طور مبتلا ہیں لہذا ہے زیادہ بُری ہیں۔

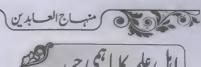
تم اس طبقے میں سے کی کو دیکھو گے کہ وہ کمبی امید رکھے گااور اسے نیت خیر مّان کر رہاہو گا نتیجۂ وہ عمل میں سستی اور کا ہلی کا شکار ہو جائے گا اور تم دیکھو گے کہ وہ جلائی کی منازل کو پانے کی جلدی کررہاہے مگر محروم رہتاہے یا پھر کسی دعا کی قبولیت میں جلدی کررہاہو گا مگر قبولیت سے محروم ہوجائے گایا پھر کسی کے لیے جلد بازی میں بدد عا كردے گا اور چراس پر نادم ہو گا۔ ياتم أس عالم يا قارى كو ديكھو كے كه اس كے ہم عصروں کو الله عَذَّدَ جَلَّ نے اپنے فضل سے جو پچھ عطا فرمایا ہے بیراس پر ان سے حسد کر ر ہاہو گا،حتّی کہ بعض او قات بیر حسد اس سے ایسے ایسے گناہ کر وا تاہے جن کی طرف كو كى فاسق و فاجر تھى نہيں بڑھتا۔ چنانچہ

حضرت سيّدُ ناسفيان تورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِى فِي فرمايا: مجھے اپنی جان كاسب سے زیادہ خطرہ علما اور قُرَّاء سے ہے۔لو گول نے اس بات کو نالپند کیا تو آپ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نے فرمایا: یہ میں نہیں کہتابلکہ یہ حضرت سیّدُنا ابر اہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمِیِ نے فرمایا ہے۔

علم والول سے محتاط رہو

حضرت سيّدُ ناعطاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه بيان كرتے ہيں كه حضرت سيّدُ ناسفيان تورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَدِى نِے مجھ سے فرمایا: اُبْلِ علم سے مختاط رہو اور ان کے ساتھ مجھ سے بھی کیونکہ اگر میر اان میں سے کسی کے ساتھ ایک انار کے بارے میں اختلاف ہو جائے کہ میں کہوں: یہ میٹھاہے اور وہ کہے: یہ ترش ہے۔ تو مجھے خوف ہے کہ وہ ظالم بادشاہ کے پاس مجھے قتل کروانے کی کوشش کرنے لگے گا۔

ENCYG TITS



الملِ علم كابا جمى حد

حضرت سیّدُنامالک بن وینار عَلَیْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْعُفّاد فرماتے ہیں: میں ساری مخلوق کے خلاف علما کی گواہی قبول کر لول گا مگر علما کی ایک دو سرے کے خلاف گواہی قبول نہیں كرول گا كيونكه ميں نے انہيں بہت زيادہ حسد كرنے والا پايا ہے۔

حضرت سيّرُ نافضَيل بن عِياض عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْوَهَّابِ في البّيخ بيلي س فرمايا: مجھ ان علاہے کہیں دور گھر خرید کر دو۔ ان لو گوں کے ساتھ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں اگر یہ میری غلطی دیکھتے ہیں تومیری بے عزتی کرتے ہیں اور اگر میرے یاس کوئی نعمت دیکھتے ہیں تو مجھ سے حسد کرتے ہیں۔

کپر ول میں زیداور دل میں تکبر ا

یو نہی تم کسی علم والے کو دیکھو گے کہ عام لو گوں پر تکبر کرتا اور انہیں کمتر جان کر اُن سے منہ پھیر لیتاہے، دور کعت نماز زیادہ پڑھ کر گویالو گوں پر احسان کر تاہے یا گویااُت الله عَذَّوَ جَلَّ کی جانب سے دوزخ سے نجات اور جنت میں داخلے کی سند مل گئ ہے یااں وجہ سے بیہ خود کوخوش بخت اور باقی سب لو گوں کوبد بخت یقین کرلیتا ہے۔ پھر اس تکبر کے ساتھ وہ عاجزی وانکساری کرنے والوں کی طرح اون وغیرہ کالباس پہنتاہے اور خود کو کمزور اور قریب الموت ظاہر کر تاہے حالانکہ ان چیزوں کا تکبر وغرورے کوئی تعلّق نہیں اور نہ یہ اس کے لائق ہیں بلکہ بیاتو تکبر کے منافی ہیں مگر اندھے کو سمجھ نہیں۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیڈنافَز قَد سَجُیٰعَکیْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْبَلِ گدرُی پہنے حضرت سیّرُنا حسن بصری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي كِي إِس آئ، اس وقت حضرت نے عمرہ جوڑا پہنا على المرافعة العلمية ا

ہوا تھا، وہ حضرت سپِدُنا حسن بھر ی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِى كے لباس كو و كيھنے اور جھونے لگے تو آپ نے پوچھا: میرے کپڑوں کو کیوں دیکھ رہے ہو؟ میر الباس جنتیوں والا اور تمہارالباس دوز خیوں والا ہے۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اکثر دوز خی گدڑی پہنے ہوئے ہوں گے۔ اس کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نے مزيد فرمايا: لو گول نے كيرول ميں زہد اور دلوں میں تکبر بسار کھاہے، خدا کی قشم! گدڑی پہن کر دل میں تکبر رکھنے والے کا تکبر ریشی لباس پہننے والے سے زیادہ ہے۔

يمي بات حضرت سيّدُ ناذُوالنُّون مصرى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي فِي ان اشعار ميس بيان فرمائی ہے:

وَ بَعْضُ النَّاسِ يَلْبَسُهُ مَجَانَه تُصَوِّفَ فَازْدَهٰى بِالسُّوْفِ جَهُلَّا وَ لَيْسَ الْكِبَرُ مِنْ شَكُلِ الْبَهَانَه يُرِيْكَ مَهَانَةً وَيُرِيدُ كِبْرًا (١) وَ مَا مَعْنَى تَصَوُّفِهِ الْأَمَانَه تُصَوَّفَ كَيْ يُقَالَ لَهْ اَمِيْنُ آرَادَ بِهِ الطَّرِيْقَ إِلَى الْخِيَانَه وَ لَمْ يُودِ الْإِلَّةَ بِهِ وَ الْكِنْ

ترجمه: (۱) ... کچھ لوگ صوفی بن کر اونی لباس پر جہالت کے سب تکبر کرتے ہیں اور پچھ توبلاوجہ اسے پہن لیتے ہیں۔(۲)..خو د کو کمزوروناتواں ظاہر کرتے ہیں اور نیت تکبر کی ہوتی ہے حالا نکہ کر دری وناتوانی میں کوئی تکبر نہیں ہوتا۔ (٣)..وہ امانت دار کہلوانے کے لیے بناوٹی صوفی بنتے ہیں حالا نکہ ایک صوفیت میں کوئی امانت نہیں ہوتی۔ (م)...اوروہ اس طرزِ عمل سے رضائے آلہٰی کا نہیں

العابدين كونسخوں ميں اس مقام پر "يُرين كوبتا" كے بجائے اللہ عام پر "يُرين كوبتا" كے بجائے "يُرِيْكَ كِبُرًا" م جو درايت كے اعتبارے صحيح معلوم نہيں ہوتا۔اس شعركى تحقيق كے ليے ہم نے دیگر کتابوں کی طرف مر اجعت کی تو ہارے سامنے یہ تین عبار تیں آئیں: "یُجِنُّ کِبْراً" "یُوِیدُ كِبْرًا ""يْرِيْكَ كِبْرًا"- جن ميس سے جم نے "يُرِيدُ كِبْرًا"كا انتخاب كركے اس كولكھ ديا ہے۔ (ازعلميه)

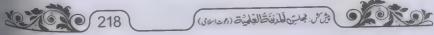
بلكه وهوكادى اور خيانت كااراده ركھتے ہيں۔

لہذااے بندے!ان چاروں آفات (لمی امید، جلدبازی، حیداور تکبر) سے نی بالخصوص تکبر سے کیونکہ اگر تم پہلی تین میں پھسل گئے تو گناہ دنافر مانی میں مبتلا ہو گے اوراگر تکبر میں پھسلے تو کفر و سرکشی کے سمندر میں غرق ہو جاؤ گے، تم شیطان کا واقعہ اوراس کی آزمائش کو ہر گزمت بھولنا کہ اس نے انکار کر کے تکبر کیا تو کا فروں میں سے ہو گیا۔اللہ عَدُوجُلُ سے دعاہے کہ وہ لینی رحمت کے صدقے ہم سب کی حفاظت فرمائے بے شک وہ جواد و کر یم ہے۔

اس مقام پر خلاصہ یہ ہے کہ جب تم اپنی عقل سے دیکھو گے تو تہہیں معلوم ہو
جائے گا کہ دنیابا تی رہنے والی نہیں ہے اور اس کا نفع اس کے نقصان اور پریشانیوں سے
بہت کم ہے مثلاً: بدن کو دنیا کے لیے تھکانا، دل کا دنیاوی فکروں میں مشغول ہونا اور
آخرت میں طویل حساب اور درناک عذاب کاسامنا کرنا، لہذاد نیا کی فضولیات سے پچو
اور اس میں سے فقط اتنالو کہ رب عَذَوَ جَلَ کی عباوت کے لیے جس کے بغیر چارہ نہ ہو
اور اس میں سے فقط اتنالو کہ رب عَذَوَ جَلَ کی عباوت کے لیے جس کے بغیر چارہ نہ ہو
اور نعمتوں اور لذتوں کو اُس جنت کے لیے چھوڑ دوجو نعمتوں کا گھر ہے اور وہ غنی و کر یم
اور تمام جہانوں کے رب عَذَوَ جَلَ کے جو ار رحمت میں بناہوا ہے۔

اُس کی دوستی میں خیارہ نہیں

تم یہ بھی جانتے ہو کہ لو گوں میں وفاداری نام کو نہیں ہے اور ان کی طرف ہے



منهاج العابدين ١٩٥ منهاج العابدين

مدیے بجائے تکلیف زیادہ ملتی ہے لہذا صرف ضروری معاملات میں ان سے میل جول ر کھو تا کہ ان کی بھلائی سے نفع اٹھاتے رہو اور ان کے ضرر سے محفوظ رہو،اس رہے عَذَهَ جَلَّ ہے دوستی کروجس کی دوستی میں تنہمیں خسارہ نہیں،جس کی عبادت پر شہیں ندامت نہیں،اس کی کتاب کو اپناغمگسار بنالواور اسی کے در کو تھامے رکھووہ ہر حال میں تمہاری مدد فرمائے گا اور تم اس رب عَذَّوَ جَلَّ كى طرف سے انعام واكرام كى بارش ديجھو كے اور د نیاوآ خرت کی ہر پریشانی میں تم اسے اپنا مدد گار پاؤگے جیسا کہ مجبوب خدا، سر ورانبیاصل اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: الله عَذَّوَجَلَّ كويادر كهو پھر جدهر رُخ كرو كے اس ے جلوے دیکھو گے_(1)

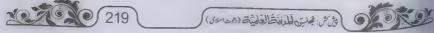
ابلیس سے مقابلہ

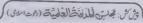
پھرتم یہ بھی جانتے ہو کہ شیطان خبیث ہمہ وقت تم سے دشمنی میں لگاہوا ہے تو اس ملعون کتے سے بچنے کے لیے غالب و قادر رہے عَذَّوَ جَلَّ کی پناہ طلب کرو اور شیطان کے مگر و فریب اور جالوں سے ہر گز غافل نہ ہو بلکہ الله عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے اسے دور بهگا دو،اس کام میں تھکناہر گزنہیں کیونکہ جب وہ تمہارا عزم ویقین دیکھے گا تو بھاگ كهر ابهو گاجيساكه رب عَزْوَجَلَ نے ارشاد فرمايا:

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلُطُنَّ عَلَى الَّذِينَ ترجمة كنز الايمان: بِ شك اس كا كوئى قابو امنواوعلى مَ يِهِمْ يَتُوكَانُونَ ﴿ اللهِ نَهِيل جوايمان لاح اور الخِرب مي بر بروسه ركة بيل-

(پ۱۳۰۱،النحل: ۹۹)

• .. ترمذي، كتاب صفة القيامة. . . الخ، باب: ٣، ٥٩ / ٢٣١ ، حديث: ٢٥٢٣







حضرت سیّدُناابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِه فِي فرمایا که" دنیا کیا ہے اور شیطان کیا ہے؟ جو دنیا گزرگئ وہ خواب اور جو باقی ہے وہ امیدیں ہیں اور رہا شیطان تو خدا کی قتم!
اس کی اطاعت کی گئی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوااوراور اس کی نافر مانی کی گئی تو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا۔"

نفس پر قابو پانے کا طریقتہ

تم نفس کی جہالت کو بھی جانتے ہو کہ کس طرح نقصان وہ اور ہلا کت خیز چیزوں پر فریفتہ ہو تاہے تو تم اس پر مہر بانی کرتے ہوئے اسے عُلَااور عُقَلا کی طرح دیکھوجو انجام پر نظر رکھتے ہیں اور اِسے جاہلوں اور بچوں کی نظر سے نہ دیکھوجو فقط موجو دہ حالت کو دیکھتے ہیں اور اس کے افیت ناک د هو کے کو نہیں سمجھتے اور کڑوی دواسے اس کاعلاج کرنے ہے بھا گتے ہیں اور تم نفس کو اس طرح تقوٰی کی لگام دو کہ جس چیز کی تتہمیں حقیقت میں حاجت نہیں جیسے زائد از ضرورت حلال، فضول گوئی، پریثان نظری اور فضول لبائر وغیرہ سے رُک جاؤاور یو نہی بری صفات جیسے کمبی امید، جلد بازی، مسلمان سے حسد، بے جا تکبریا محض خواہشِ نفس کی خاطر کھاناد غیرہ تزک کر دواور نفس کو دہی چیز دوجو ضروری ہو اوراُس میں تنہیں کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اُس وقت حاجت سے زائد حلال کی ضرورت نہیں رہتی اور الله عَزَّهَ جَلَّ نے لینی رحمت سے اپنے بندوں پر معاملے کو وُسْعَت و کشاد گی عطا فرمائی ہے اور ان کے دینی معاملے میں نقصان دہ چیز وں سے انہیں بچاتا ہے تو اب زائد از ضر ورت چیز وں کی کیا حاجت ؟ پس معاملہ ویسا ہی ہے جبیبا ایک بزرگ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِ فرما يا كه" تقولى مير بي لي سب سي آسان مي، جب مجھي كى على المرافقة المواقعة (المعاملان) من المرافقة المواقعة (المعاملان) من المرافقة المواقعة الموا منهاج العابين ١٢١ ويواد

معا ملے میں شک ہو تا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں کیو نکہ میں اپنے نفس کو جہاں بھی چھر وں سے پھر وں سے پھر وں سے پھر وں سے پھر وال سے قادر پر سکون رہتا ہے۔ "ایک شاعر نے اس بات کو بول بیان کیا ہے:

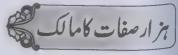
قالنَّهُ سُ دَاغِبَةٌ إِذَا دَغَبُتُهَا وَ اِذَا تُرَدُّ إِلَى قَلِيْلِ تَعُنَّعُ اِلَى قَلِيْلِ تَعُنَّعُ اللَّهُ اللللْمُلِلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ال

منقول ہے کہ ''اِس نفس کو تم جہاں پھیر وگے وہیں پھر جائے گا۔'' ایک اور شاعرنے کہا:

هِيَ النَّفْسُ مَا حَبَّلْتَهَا تَتَحَبَّلُ وَلِلدَّهْدِ اليَّامُ تَجُوْدُ وَ تَعْدِلُ تَعْدِلُ وَلِمَا عَبِي جَن مِن بَهِي وَلِمَا عَلَيْ المُنافِ وَن بِين جَن مِن بَهِي عَلَيْ وَن اللهِ عَلَيْ وَن بِين جَن مِن بَهِي ظَمْ وَ تَاور بَهِي الْفَافُ وَ تَاسِمُ عَلَيْ وَالْمَافُ وَ تَاسِمُ عَلَيْ وَالْمَافُ وَ تَاسِمُ عَلَيْ وَالْمَافُ وَ تَاسِمُ عَلَيْ وَالْمَافُ وَ اللّهُ مِن الْمَافُ وَ اللّهُ مِن الْمَافُ وَ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

ایک اور شاعرنے کہا:

صَبَرُتُ عَنِ اللَّذَاتِ حَقَّى تَوَلَّتُ وَالْزَمْتُ نَفْسِقُ صَبَرُهَا فَاسْتَبَرَّتُ وَمَا النَّفُسُ اِلاَحَيْثُ يَجْعَلُهَا الْفَتٰى فَإِنْ الْطِعِبَتُ تَاقَتُ وَالَّا تَسَلَّتُ وَمَا النَّفُسُ اِلاَحَيْثُ يَجْعَلُهَا الْفَتٰى فَإِنْ الْطِعِبَتُ تَاقَتُ وَالَّا تَسَلَّتُ وَمَا النَّفُسُ الرَّعْنَ الرَّعْنَ الرَّعْنَ الرَّعْنَ وَمِر عَلَيْ الرَّعْنَ الرَّعْنَ الرَّعْنَ وَمِر عَلَيْ الرَّعْنَ وَمِر كَاعَادِي مُولِيا لِيَاحِينَ لَا يَعْنَى الرَّعْنَ مِنَا اللَّهُ الْمُعْلِقُ اللَّهُ اللل

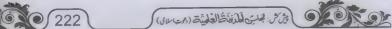


اے بندے! ہماری بیان کروہ باتیں جانے کے بعد تم نے اس پر عمل کیاتو تم دنیا میں میں بیس اللافاظ الغلیات (معملان) کے ایک میں بیست اللافاظ الغلیات (معملان) کی بیست اللافاظ الغلیات (معملان) کی ایک میں بیست اللافاظ الغلیات (معملان) کی بیست کی بیست اللافاظ الغلیات (معملان) کی بیست ک

سے بے رغبت ہو کر آخرت میں رغبت رکھنے والوں میں سے ہو جاؤگے اور یادر کھو کہ جم زاہد کہاجا تاہے گویاوہ ہز اراچھی صفات کامالک بن جاتاہے اور تم مخلوق سے جدا ہو کراللہ عَدَّدَ جَلَّ کے لیے تنہائی اختیار کرنے والے ان لو گول میں سے ہو جاؤ گے جو اُنبیٹت والے اور ربُّ الْعٰكِيدِينْ عَزَّوْجَلَّ كَ عبادت گزار ہیں، پس تم ایسے ہو جاؤگے جبیبا کہ ایک شاعر نے کہا: تَشَاغَلَ قَوْمٌ بِدُنْيًا هُمْ وَ قَوْمٌ تُغَلَّوُا لِمَوْلًا هُمُ فَأَنْزَمَهُمْ بَابَ مَرْضَاتِهِ وَ عَنْ سَائِرِ الْغَلْقِ اَغْنَاهُمْ إِذَا ذَكَرُوا بِالَّذِي ٱسْلَفُوا ٱذَابِ الْقُلُوبِ وَٱبْكَاهُمُ فَهَا يَغْرِفُونَ سِوى حُبِّهٖ فَوَالُوا الْإِلٰهَ فَوَالَاهُمْ يَصُفُّونَ بِاللَّيْلِ ٱقْدَامَهُمْ وَ عَيْنُ الْمُهَيْمِنِ تَرْعَاهُمْ فَطُولِي لَهُمْ ثُمَّ طُولِي لَهُمْ إِذًا بِالتَّحِيَّةِ حَيَاهُمْ ترجمه: (١) ... کھ لوگ اپنی دنیا میں کھو گئے اور کھ لوگ این مالک ومولی عَدَّدَ جَلُّ کے لیے تنہائی میں چلے گئے۔(۲)... تواس نے انہیں اپنی رضا کے دروازے پر جگہ دے کر ساری مخلوق ہے بے پر واکر دیا۔ (٣) ... جب وہ اینے ماضی کو یاد کرتے ہیں توماضی دلوں کو پکھلاتا اور انہیں زلاتا ہے۔(م) ...وہ اُس کی محبت کے سوا پچھے نہیں جانتے، انہوں نے معبود سے دوستی لگائی تو اس نے انہیں اپنا دوست بنالیا۔ (۵)...وہ رات کو اپنے قدم جمائے (قیام میں کھڑے) رہتے ہیں اور حفاظت فرمانے والے کی نظر عنایت ان کی تکہبانی کرتی ہے۔(۱)...ان کے لیے خوشنجری درخوشنجری ہے، جب وہ انہیں سلامتی والی زندگی عطافر ماتا ہے۔

پھر یہ کہ تم عمل کی برکت سے الله عزَّدَ جَنَّ کے لیے مجاہدہ کرنے والے ان خاص بندوں میں سے ہو جاؤ کے جن کے بارے میں رب تعالی نے ارشاد فرمایا:







TO CONTROL OF THE

منهاج العابدين

ترجية كنزالايمان: بشكمير ، بندول پر

انَّ عِبَادِيُ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمُ سُلْطُنُّ (پ،۱۱ الحجر: ۲۲) تير الچھ قابو نميل-

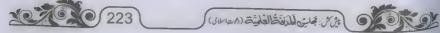
اورتم ان متقین میں سے ہو جاؤ کے جن کے لیے دونوں جہاں میں سعادت ہے اور اس وقت تم کثیر مُقَرَّب فرشتوں ہے بھی افضل ہو جاؤگے کیونکہ نہ ان کے پاس شہوت ہے جو انہیں برائی کی طرف تھنچے اور نہ خبیث نفس ہے جبکہ تم نفس کی پیے لمبی اور مشکل گھاٹی پیچیے جیموڑ کر تمام رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے اپنے مقصود تک پہنچ گئے اور تمہارے لیے بیہ سفر ہر گز آسان نہ ہوتا اگر اس میں الله عَوْدَ جَلَ کی مدد و نصرت شامل نہ ہوتی۔ہم الله عَزَوَجَلَ سے وعاکرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی حسنِ توفیق، مدد اور آسانی کے سائے میں رکھے، بے شک وہ ہر مہم کے لیے کافی اور ہر مشکل میں مدد کرنے والا ہے اور مخلوق اور ہر معاملہ اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس باب میں ہم نے اتنا ى بيان كرنے كا ارادہ كيا تھا، وَلاَحُوْلَ وَلاَقُوَّةً إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم يعني نيكى كرنے اور گناہ سے بچنے کی قوت وطاقت بلند وہرتر الله عَزَّدَ جَلَّ ہی کی تو فیق سے ہے۔

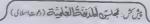
وقى كمانى كالمناف كالمن كالمناف كالمناف كالمناف كالمناف كالمناف كالمناف كالمناف كالمنا

اے عبادت کے طلبگار! الله عَزَّوَ جَلَّ تهمیں توفیق دے۔ پھر تم پر الله عَزَّوَ جَلَّ کی عبادت سے غافل کرنے والے عوارض کاسد باب کر نالازم ہے تا کہ وہ تمہیں تمہارے مقصود سے غافل نہ کر سکیں۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عوارض چار ہیں۔

پهلاعارضه: رزق

تمہارانفس رزق کا مطالبہ کرتاہے،اس کاعلاج توگل میں ہے للبذارزق اور حاجت







کے معاملے میں تم پر ہر حال میں الله عَذَوَجَلَّ پر تو کل کرنالازم ہے اور بیہ درج ذیل دو وجهول سے ضروری ہے۔

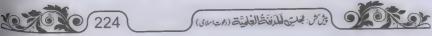
رزق میں توکل کی پہلی وجہ

رزق کے معاملے میں توکل اس لیے ضروری ہے تاکہ تہمہیں عبادت کے لیے فراغت میسر ہو اور تم حقیقی معنیٰ میں عبادت کر سکو کیو نکہ جو تو کل نہیں کرتاوہ کی حاجت، رزق یا پھر کسی مصلحت کی وجہ سے عبادتِ الہی سے غافل ہو کر کہیں اور مصروف رہتاہے، تبھی تورزق کی طلب اور کمائی وغیر ہ میں ظاہری بدن کی مصروفیت جیسا کہ دنیا میں رغبت رکھنے والے عام لوگوں کا معاملہ ہے یا پھر حصولِ رزق کی خاطر مختلف خیالوں اورارادوں کی باطنی مصروفیت جبیبا کہ رزق کے لیے کوشاں لو گوں کا حال ہے جبکہ عبادت کا حق ادا کرنے کے لیے بدن اور دل دونوں کا فارغ ہونا ضروری ہے اور فراغت تو کل کرنے والوں ہی کو نصیب ہوتی ہے بلکہ میں کہتا ہوں: کمزوریقین والے کا دل تب ہی مطمئن ہو تاہے جب اُسے کچھ حاصل ہو جائے اور ایسا شخص د نیاوآ خرت کا کوئی بڑا کام پورانہیں کریا تا۔

کام پوراکرنے والے لوگ

میں نے بار ہا اپنے شیخ حضرت سیدُنا ابو محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه كو فرماتے سناكه "ونیا میں دو ہی آدمیوں کا کام پورا ہو تاہے:(۱)... بغیر پر واکیے کام میں کو دپڑنے والا اور (۲)... توڭل كرنے والا_"

میں کہتا ہوں یہ ایک جامع جملہ ہے کیونکہ پہلاشخص اپنی قوت ارادی اور جر أتِ



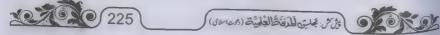
منهاج العابدين ٢٢٥ و٢٢٥

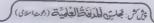
قلبی کی وجہ سے کسی رکاوٹ یا وسوسے کی پروانہیں کرتا بلکہ جو ارادہ کرتا ہے وہ کر تزرتا ہے اور تو کل کرنے والامضبوط بصیرت اور الله عذَّدَ جَلَّ کے وعدے اور ضانت پر کمال یقین واطمینان کے ساتھ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے پھر نہ وہ کسی انسان کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ وہ اسے خوف دلائے اور نہ شیطان کی پر واکرتا ہے کہ وہ وسوسے میں مبتلا کرے تو یوں وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

جبکه کمزور یقین والا تجھی بھر وساو شک اور تبھی سستی و حیرت میں پڑار ہتا ہے جیا کہ جارے کے پاس بندھے ہوئے گدھے یا پنجرے میں بند مرغی کی حالت ہوتی ہے۔وہ یونہی شک ووہم کی وادی میں گھومتار ہتا، بلند امور کی طرف بڑھنے سے خو و کوروکے رکھتا ہے اور اس کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے لہذااس سے مجھی کوئی معزز یابڑا کام وقوع پذیر نہیں ہوتا، وہ کوئی ارادہ کر بھی لے تواسے پورانہیں کر پاتا، کیاتم بلند ہمت د نیادالوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ بھی کسی بلند مرتبے اور بڑی منز ل پراسی وقت پہنچتے ہیں جب وہ اپنے آپ، اپنے مال اور اپنے گھر والوں سے توجہ ہٹا کر صرف مقصد پر نظر رکھتے ہیں۔

بادشاہ بننے کے خواہش مند جنگیں کرتے اور دشمنوں سے مقابلے کرتے ہیں اور د شمنوں کو ہلاک کر دیتے ہیں یا اپنا تا بع فرمان بنالیتے ہیں پھر کہیں جاکر انہیں بادشاہت واقتدار حاصل ہو تاہے۔منقول ہے کہ حضرت سیدُناامیر معاویہ رَضِ اللهُ تَعلاعَنه نے جنگ مِفِين كے وقت جب دونوں لشكروں كو آمنے سامنے ديكھاتو فرمايا: "مَنْ اَرَادَ خَطِيْراً خَاطَرَ بِعَظِيْهَ بِيهِ يعنى جس نے بڑاارادہ کیا اُس نے بڑی مشکل کا خطرہ مول لیا۔"

یوں ہی تاجر لوگ خطکی اور تری کے نہایت خطرناک سفر اختیار کرتے ہیں، لین جانوں اور اپنے مالوں کو مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک لے جاتے ہیں اور







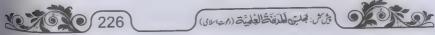
دلوں کو نَفْع یانقصان کے لئے تیار کرتے ہیں، تب جا کر بڑے مَنافع، زیادہ مال اور اَعلیٰ وقیمی اشیاء کے مالک بنتے ہیں اوران کے برعکس چھوٹے اور عام دو کاندار کمزور دل اور کے ارادے والے ہوتے ہیں وہ اپنی جان اور مال سے ہی دل لگائے رکھتے ہیں وہ ساری م گھر سے دو کان اور دو کان سے گھر کے چکر لگا کر ہی گز ار دیتے ہیں۔ بیہ لوگ باد شاہوں کی طرح بلند مرتبے کو پہنچ سکتے ہیں نہ تاجروں کی طرح کثیر نفع اٹھا سکتے ہیں،اگر انہیں بازار میں کبھی ایک در ہم کا نفع ہو جائے تواہے بہت زیادہ سمجھتے ہیں،وجہ صرف یہے کہ ان کا دل اسی ظاہری نفع میں لگاہو تاہے۔ یہ حال د نیااور د نیاداروں کا ہے۔

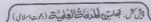
آخرت والول كاسرمايه

آخرت کے طلبگاروں کا اصل سرمایہ توکل کرنا اور مخلوق سے امید منقطع کر دینا ہے۔ جب سے حضرات کماحقہ تو کل کرتے ہیں توالله عَزْوَجَلَ کی عبادت کے لیے فارغ ہو جاتے ہیں پھر مخلوق سے کنارہ کشی کرنا، صحر اؤں، پہاڑوں کی چوٹیوں اور خطرناک گھاٹیوں میں سفر کرناان کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں یہی لوگ مضبوط، دین کے ستون، سب سے زیادہ آزاد اور زمین کے بادشاہ ہوتے ہیں، زمین میں جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں اور علم وعبادت کی جس بڑی منز ل کا چاہتے ہیں قصد کر کیتے ہیں ، ان کے راہتے میں کوئی ر کاوٹ حائل نہیں ہوتی اور ساری زمین ان کے لیے ایک مكان جيسى اور ماضى، حال اور مستقبل ان كے لئے ايك زمانہ ہو تاہے۔ چنانچہ

عزت، دولت اوربها دري كانسخه

پیارے آثا، مریخ والے مصطفی صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِيهِ وَسَلَّمَ فِي السِ فرمان میں







ای طرف اشارہ فرمایا ہے کہ "جولوگول میں سب سے زیادہ عزت والا ہوناچاہے وہ الله عَوْدَ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَوْدَ عَلَى اللَّهِ عَوْدَ عَلَى اللَّهِ عَوْدَ عَلَى اللَّهِ عَوْدَهُ عَلَى اللَّهِ عَوْدَهُ عَلَى اللَّهُ عَوْدَ عَلَى اللَّهُ عَوْدَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّ كرے اور جوسب سے زیادہ مال دار ہوناچاہے وہ اپنے پاس موجو دشے سے زیادہ اس پر بھر وساکرے جو اللہ عَذَّوَجُنُ کے پاس ہے۔"(۱)

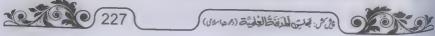
حضرت سيّدُ ناسليمان خواص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فِ فرمايا: جو شخص صدقِ نيت سے الله غَذَ اوروہ خود کیونکر کے تو حکمر ان وعوام سب اس کے متماج ہو جائیں گے اوروہ خود کیونکر مخاج ہوسکتا ہے جبکہ اس کامالک ومولاسب سے بے نیاز اور سب خوبیوں کامالک ہے۔

بكنة يقين والانوجوان

حضرت سيّدُ ناابر اجيم خَوَّاص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ فرمات جِين ايك مرتبه جنگل مين میری ملا قات ایسے خوبصورت نوجوان سے ہوئی گویادہ چاندی کا ٹکڑا ہے، میں نے پوچھا: کہاں جارہے ہو؟ وہ بولا: مکہ مکرمہ۔ میں نے کہا: زادِراہ اور سواری کے بغیر؟اس نے کہا:"اے کمزوریقین والے!جو زمین وآسانوں کی حفاظت پر قادرہے وہ مجھے زادِراہ اور سواری کے بغیر مکہ مکر مہ پہچانے پر بھی قادر ہے۔"پھر جب میں مکہ مکر مہ پہنچاتو دیکھا کہ وہ نوجوان طواف میں مشغول ہے اور یہ اشعار پڑھ رہاہے:

يًا نَفْسُ سِيْجِي اَبَدَا وَ لاَ تُحِبِّيُ آخدا إِلَّا الْجَلِيْلَ الصَّبَدَا يَا نَفْسُ مُوْقً قرجمه: اے نفس! بمیشه سیر وسیاحت کر تارہ اور الله جلیل وصمدے سواکسی سے محبت نہ کر۔ اے نفس! غیم آخرت میں جان دے دے۔ جب اس کی نظر مجھ پر پڑی تو اس نے

٠٠٠٠ مستلى ك حاكم، كتاب الارب، لا تتكلموا بالحكمة عند الجاهل، ٣٨٣/٥، حديث: 2229





منهاج الحسابين

كها:اے شخ إكيا البھى تك تمهارا كمزور يقين دور نهيں ہوا؟

سیّدُناماتم اصم کے چاریقین

حضرت سيّدُنا ابو مطيع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فِي حضرت سيّدُناحاتم اصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَال عَلَيْه سے کہا: مجھے معلوم ہواہے کہ آپ بغیر زادِراہ کے محض توکّل کی بناپر جنگلوں کاسز كرتے ہيں۔ حضرت سيّدُ ناحاتم اصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالىٰ عَلَيْه نے فرمایا: مير ازادِراه چارچيزيں ہیں۔انہوں نے بوچھا: کونٹی چار چیزیں؟ فرمایا: مجھے یقین ہے کہ د نیاوآخرت دونوں الله عَذَوْءَ هَلَ كَلَ مَلَيت بِين، مجھے يقين ہے كه تمام مخلوق الله عَذَوْجَلَ كَي محمّاح اور اس كے قبضہ میں ہے، مجھے یقین ہے کہ تمام رزق اور سارے اسباب الله عَزْوَجَلَّ کے قبضے میں ہیں اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ تمام زمین میں الله عَذَ دَجَلَ ہی کا حکم نافذ ہو تا ہے۔

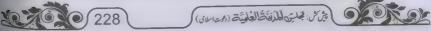
ایک شاعرنے کیاخوب کہاہے:

أَرَى الزُّهَّادَ فِي رَوْجِ وَ رَاحَهُ قُلُوبُهُمْ عَنِ الدُّنيَا مُزَاحَهُ إِذَا اَبْصَرْتَهُمْ اَبْصَرْتَ قَوْمًا مُلُوكَ الْأَرْضِ سِيْبَتُهُمْ سَهَاحَهُ توجمه:(۱)...میں زاہدین کو آرام وسکون میں دیکھتا ہوں ان کے دل دنیا سے جدامیں۔

(۲) جب توانہیں دیکھے گاتوا سے لوگوں کو دیکھے گاجو زمین کے باد شاہیں اور ان کی نشانی فراخ دلی ہے۔

رزق میں توکل کی دو سری وجہ

رزق کے معاملے میں الله عَزْدَجَلَ پر توکل ضروری ہونے کی دو سری وجہ بیہ ہے کہ اگر تو کل نہ کیا جائے تو اس صورت میں بہت بڑے نقصان اور خطرے کا اندیشہ ہے۔ میں کہتا ہوں: کیاالله عدَّوَ جَلَ نے رزق کو پیدا کرنے کے ساتھ نہیں ملایا؟ وہ ارشاد فرما تاہے:





TO GO YY9

منهاج العابدين

ترجمهٔ كنزالايمان: تمهين پيداكيا پهر تمهين

خَلَقُكُمْ ثُمَّ مَازَقَكُمْ

(پ۱۰۰،الروه: ۲۰۰۰) روزي وي_

یہ اس بات کی ولیل ہے کہ پیدا کرنے کی طرح رزق بھی اللہ عَوْرَ جَلَ کی جانب ہے ہے کسی اور کی طرف سے نہیں پھراسی پر اکتفانہیں فرمایا گیا بلکہ الله عَدَّوَجَلَ نے رزق دینے کاوعدہ بھی کیا۔ار شادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّى اللَّهِ

ترجية كنزالايبان: ب شك الله ي برارزق

(۵۸:حالناریات:۵۸)

پھر وعدہ پر اکتفاکے بجائے رزق کو اپنے ذِمّنہ کرم پر لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجيه كنز الايمان: اور زمين پر چلنے والا كوئى ایانہیں جس کارزق الله کے ذمیر کرم پرنہ ہو۔

وَمَامِنُ دَ آجَّةٍ فِي الْأَنْ ضِ إِلَّا عَلَى اللهِ بِازْقُهَا (پ۱۱،هود: ۲)

پر صرف ذمه لينے پر بھی اکتفانہيں فرمايا بلکه قسم ارشاد فرمائی:

ترجمة كنزالايمان: توآسان اورزمين كرب ک قسم بے شک یہ قرآن حق ہے دلی ہی زبان م ميل جوتم بولتے ہو۔

فَوَى بِالسَّمَاءِ وَالْرَهُ مِن النَّهُ لَحُقُّ مِّثُلُمَا أَنَّكُمُ تَنْطِقُونَ ﴿

(پ۲۲،النہیت:۲۳)

پھر اس سب پر بھی اکتفانہیں کیا بلکہ ہمیں ڈرایااور تو کل کرنے کا حکم دیا:

ترجية كنزالايهان: اور بهروسه كرواس زنده

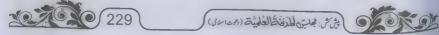
وَتُوَكِّلُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ

یر جو مجھی نہ مرے گا۔

(پ١٩، الفرقان: ٥٨)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: وَعَلَى اللهِ فَتَوَ كُلُّو ٓ النَّ كُنْتُمْ

ترجيه كنزالايمان: اور الله ،ى پر بھروسه كرو



منهاج الحابين

مُؤْمِنِيْنَ ﴿ (١٦ المَائدة: ٢٣) اگر تمهين ايمان جـ

پس جو شخص الله عَزَّدَ جَلَّ کے قول پر اعتبار نہ کرے ،اس کے وعدے کو کافی نہ سمجھے،اس کے ذِمّہ لینے اوراس کی قسم پر مطمئن نہ ہو پھر اس کے وعدے،ؤعِیداور حکم کی کوئی پر وانہ کرے تو دیکھو کہ اس کا کیا حال ہو تاہے اور کس مصیبت میں پھنتا ہے۔ خداکی قشم! پیر بہت بڑی آفت ہے اور ہم اس سے انتہائی غافل ہیں۔

یقین کی کردوری

باذنِ پرورد گار، غيبول پرخبر دارصَلَ اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فَ ايك مرتب حفرت ستيدُ ناا بْنِ عمر دَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا ہے ارشاد فرمایا: "اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسے لو گوں کے در میان ہو گے جو یقین کی کمزوری کے باعث سال بھر کارزق جمع (2)"(1)_{U}

تاريخ ابن عساكر، بأب ذكر تقلله وزهن ١٤٠٠ الخ، ١٢٤/٥ حديث: ٩٥٠

^{1...}اخلاق النبي و آدابه، بأب في زهدة، ص ١٥٩، حديث: ٨٣١

 ^{...} دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبة المدینہ کے مطبوعہ 39صفحات پر مشتمل رسالہ "فزنے کے انبار "صفحہ 29 تا36 پر شیخ طریقت،امیر المسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ا**بوبلال** محد الیاس عظار قاوری رضوی دَامَتْ بَرَكَتُهُمُ الْعَالِيَمِ ال جَمْعَ كُرنے كے حوالے سے بجھ يوں تحرير فرماتے ہيں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!مال جمع کرنے نہ کرنے کی صور توں کے متعلق بار گاہِ رضویت میں ہونے والے "سُوال وجواب" کے مختلف اِقتباسات پیش کرتاہوں،اِنْ شَاءَاللّٰهَ عَذَوَ مَلَ آپ کی معلومات میں بے حداضافہ ہو گا۔مُوال: ایک شخص جو اَہل وعِیال (یعنی بال بچےّ) رکھتا ہے اپنی ماہانہ یا سالانہ آ مدنی سے بلا إفراط و تَفرِيط (يعني بغير كمي وزيادَ تى كے) اپنے بال بچّوں پر خَرچ كر كے بقايا خدا كي راہ ميں ديتا ہے آئندہ کو اُہل وعِیال کے واسطے کچھ نہیں رکھتا، دوسر الپنی آمدنی سے بچّوں پرایک حصّہ 🗝

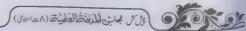
.... فرچ کر کے دوسرا حصتہ خیرات کر تا اور تبیسرا حصتہ آئندہ ان کی ضَر در توں میں کام آنے کی غِ صَ ہے رکھ چھوڑنے کو اپتھا جانتاہے ،ان دونوں میں افضل کون ہے؟ الجواب: حُسن نیّت (یعنی ر جھی بنت) سے دونوں صور تیں مجمود (بہت خوب) ہیں اور باختلاف آحوال (یعنی حالات مختلف ہونے کی وجہے)ہر ایک (مجھی)افضل، مجھی واجِب،ؤلہذا اس بارے میں احادیث بھی مختلف آئیں اور سَلَفِ صَالِحُ (لِعَنى بزر گانِ دِين) كاعمل بھي مختلِف رہا۔

أَقُولُ وَبِاللهِ التَّوْفِيقِ (الله عَنَاءَ مَل توفِق سے میں کہتا ہوں) اس میں قُولِ مُؤجِّز و جَامِع (یعن مختر وجامع قول) اِنْ شَاءَ اللَّه عَزْوَ مَن مير ہے كه آؤى دوقتىم (كى) ہيں: (١)...مُنْفَر د كه تنها ہواور (٢)...مُعينل کہ عِیال (یعنی بال بچے وغیرہ) رکھتا ہو، سُوال اگرچہ مُعیْل سے مُتَعَلِّق ہے مگر ہر مُعیْل اپنے حَقِّ نَفْس (یعنی خوداپے بارے) میں مُنْفَر داوراس پراپنے نفس (یعنی اپنی ذات) کے لحاظ سے وُہی اَحکام ہیں جو مُنْفَرِ د یر ہیں لہذا دونوں کے اَحکام سے بحث در کار۔

﴿1﴾... وه أَنْلِ إِنْقِطَاع وَتَبَثُّل إِلَى الله أَصْحابِ تَجْرِيْد وَتَفْي يْد (يَعَن الْيِي لُوك جنهوں نے الله عَوْمَ عَلْ کی خاطر د نیاہے گذارہ کشی اختیار کر لی ہو اوران پر اہل وعِیال کی ذینے داری نہ ہویا ایکے اہل وعِیال ہی نہ ہوں) جفوں نے اپنے رب سے بچھ (مال)نہ رکھنے کا عَبِد باندھا (وعدہ کیا)ان پر اپنے عَبُد کے سبب تَرکِ اِدِّ خار (ایعنی مال جمع نه کرنا) لازِم ہو تا ہے اگر کچھ بچار کھیں تو نقض عَبُد (یعنی وعدہ خِلافی) ہے اور بعد عبد پھر جُمع کر ناضر ور ضُعُف ِ لِقَين سے نَاشِئ (یعنی یقین کی کمزوری کی وجہ سے ہے) یا اُس کا مُؤہِمُ (یعنی وہم ڈالنے والا) ہو گا، ایسے (خضرات) اگر کچھ بھی ذُخیرہ کریں مستحق عقاب (یعنی سزاکے حق دار) ہوں۔ ﴿2﴾ .. فَقَر وتو كُل ظاہِر كركے صَدَ قات لينے والا اگريه حالت مُستَمر (مُن-تَ مِزيعني برقرار)ر كھنا چاہے تواُن صَدَ قات میں سے کچھ جمع کرر کھنااُسے ناجائز ہو گا کہ بیہ دھوکا ہو گااوراب جو صَدَ قد لے گاترام وخبیث ہو گا۔

﴿3﴾ ... جے اپنی حالت معلوم ہو کہ حاجت سے زائد جو کچھ بچا کر رکھتا ہے نفس اُسے طُغیان وعصیان (یعنی سر کشی ونافرمانی) پر حامِل ہو تا (یعنی اُبھارتا)، پاکسی مُعصِیَت (یعنی نافرمانی) کی عادت پڑی ب اُس میں خَرچ کر تاہے تواس پر معصیّت ہے بچنافر ض ہے اور جب اُس کا یہی طریقہ معَیّن (م۔ تَّیٰ۔ یَن یعنی مُقرَّر) ہو کہ باقی مال اپنے پاس نہ رکھے تو اِس حالت میں اس پر حاجت سے زائد 🗝







TO YOUR STATE OF THE STATE OF T

.....سب آئدنی کو مصارِفِ خَیر (یعنی بھلائی کے کاموں) میں صَر ف کر دینالازِم ہو گا۔

﴿4﴾... جوالیا بے صَبر اہو کہ اگر اُسے فاقہ پنچے تو مَعَا ذَالله اُربِ عَوْدَ عَلَى شَكایت کرنے لگے اگرچِه صِرف ول مِیں ، نہ زَبان سے ، یا ظرُ قِ ناجائزہ (لینی ناجائز طریقوں) مِثْلِ مَرِقہ (سَدِد قریعی جوری) یا بھیک و غیرہ کامر عَلِب ہو، اس پر لازم ہے کہ حاجت کے قدر جَمع رکھے ، اگر پیشہ وَرہے کہ رُوز کی تاہے ، توایک دن کا، اور ملازم ہے کہ ماہو ارماتا ہے یا مکانوں وکانوں کے کرائے پر بر ہے کہ (کرایہ) مہینہ بیچھے آتا ہے ، توایک مہینے کا اور زمیندارہ کے کہ فصل (چھاہ) یا سال پر پاتا ہے تو چھے مہینے یا سال بھر کا اور اصل ذَریحَ مُعاش مَثَلًا آلاتِ حرفت (یعنی کام کے اوزار) یا دکان مکان دیہات بھر رہے اب قی رکھنا تو مُطلقًا اس پر لازم ہے۔

﴿5﴾ ... جوعالم دین مُفِتی شَرَع یا مُدافِع بِدُع (بد مذہبیت کوروکنے والا) ہو اور بینے المال سے رِزق نہیں پاتا، جیسا (کہ اب) یہال ہے، اور وہال اس کاغیر (یعنی کوئی دوسر ا) ان مَناصب دِینید (یعنی دین مَضوں) پر قِیام نہ کر سکے کہ اِفتا (فتویٰ دینے) یا وَفِع بِدعات میں اپنے اَو قات کاصَر ف کرنا اس پر فرضِ عَین ہو اور وہ مال وجائد ادر کھتاہے جس کے باعث اُسے غَنا (مال طور پر مضوطی) اور ان فر ایُضِ دِینیہ کے لیے فارِغُ البالی ہے (یعنی روزگار وغیرہ سے باعث اُسے غَنا (مال طور پر مضوطی) اور اَن فر ایُضِ دِینیہ کے لیے فارِغُ البالی ہے (یعنی روزگار وغیرہ سے به فکری ہے) کہ اگر (سارای مال) خَرچ کر دے مُختاج کسب (یعنی اصل کام کاخ کرنے کامیاج) ہو اور ان اُمُور (یعنی ان دینی فریضوں کی ادائیگی) میں خَلَل پڑے، اس پر بھی اصل فَر یعنی باقی رہنا ہی اور آئم نی کا بَقَدرِ مذکور جَمَع رکھنا وا جِب ہے۔

﴿6﴾... اگر وہاں اور بھی عالم یہ کام کر سکتے ہوں تو اِبقاء و جُمْعِ مَد کور (حسبِ ضَروت مال جمع کرنااور مال کے ذرائع باتی رکھنا) اگرچہ واجب نہیں مگر اَئم و مُوکَّکُدُ (سخت تاکید کیا ہو ا) بیٹک ہے کہ علم دین و حمایت دین کے لیے فَر اَغ بال (یعنی خوشحال)، کسبِ مال (یعنی مال کمانے) میں اِشتِغال (یعنی مشغول ہونے) سے لاکھوں درجے افضل ہے مَعلمٰ ذا (یعنی ای کے ساتھ) ایک سے دواور دوسے چار جھلے ہوتے ہیں، ایک (عالم) کی نظر بھی خطاکرے تو دو مرسے (عُلمَاء) اُسے صَواب (یعنی صحیح بات) کی طرف بھیر دیں گے، ایک (عالم) کو مرض وغیرہ کے باعث کچھ عُذر پیش آئے تو جب اور (عُلماء) موجود ہیں کام بندنہ رہے گالبند اتَّعَدُّ دِ عُلمَائے دین (علمائے دین (علمائے دین کی کثرت) کی طرف ضَرور حاجت ہے۔

﴿7﴾ ... عالم نہیں مگر طلّبِ عِلمِ دین میں مشغول ہے اور کسب میں اِشتِغال (مال کمانے میں مشغول 🖼



(8) ... تین صورَ توں میں جَع مَعَ ہوئی، دومیں واجِب، دومیں مُوَکَّدُ (یعنی تاکیدی اور) جوان آٹھ (قصوں)

ے خارج ہو، وہ اپنی حالت پر نظر کرے اگر جَع نہ رکھنے میں اس کا قلب پر پیشان ہو، تو بُحّہ بعبادت و ذِکرِ الٰہی میں خَلَل پڑے تو بمعنی مُد کو ربَقَدرِ حاجت جَع رکھناہی افضل ہے اور اکثر لوگ اِسی قسم کے ہیں۔

(8) ... اگر جَع رکھنے میں اس کادل مُتَفَرِّق (یعنی مُنتشر)اور مال کے حفظ (یعنی حفاظت) یااس کی طرف مَنان بھان (جُمان) ہو تو جمع نہ رکھنا ہی افضل ہے کہ اصل مقصو د ذِکرِ الٰہی کے لیے فراغ بال (فال ذالنے والا) ہو وہی ممنوع ہے۔

﴿10﴾... جواصحاب نُفُوسِ مُطْهَبَهِ بَنْه (یعنی المِی المِی المِی الله الله عند مِ مال (مال نه ہونے) سے اُن کا دل پریشان (ہو) نه وُجُودِ مال (یعنی مال ہونے) سے اُن کی نظر (پریشان ہو)، وہ مُختَار ہیں (یعنی بااختیار ہیں کہ چاہیں توبقیہ مال صَدَقه و خیر ات کر دیں یا اپنے پاس ہی رکھیں)۔

(11) ... حاجت سے زیادہ کا مصارِ فِ خیر (یعنی التھی جگہوں) میں صَرف (حَرْج) کر دینااور جَمع ندر کھنا صورتِ سِوُم میں توواجب تھاباتی جُملہ صُور (یعنی دیگر تمام صورتوں) میں ضَرور مطلوب (یعنی پہندیدہ)، اور جوڑ کر (یعنی جمع) رکھنا اس کے حق میں نالپند و مَعیُوب کہ مُنْفَرِ د کو اس کا جوڑنا طولِ اَسَل (یعنی لمجی اُند) یا دُنیا کی بِندیدہ نیا کی خِبّت) بی سے ناشی (یعنی پیدا) ہو گا۔ (مطلب یہ کہ مال جمع کرنا لمی اُمّید یا دُنیا سے عَبِیّت بی کی وجہ سے ہوگا اور یہ دونوں صور تیں التھی نہیں ہیں) فرمانِ مصطفے مَنَّ اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم ہے: "دُنیا میں اُنوں رہ گویا اور شام ہو تو ہے نہ سمجھ کہ صبح ہو گی۔ "

(تِرمِذي، كتاب الفتن، باب ماجاء في قصر الامل، ١٣٩/٣ مديث: ٢٣٣٠)



حضرت سيِّدُناحس بقرى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِى قُرِماتِي بين الله عَزَّوَ عَلَّى لَعِن مِو

ایسے لوگوں پر کہ ان کے ربِّءَ وَجَلَّ نے ان کے لیے قسم ارشاد فرمائی مگر پھر بھی انہیں يقين نه آيا۔

....ن پینچوگ اس سے شر ماتے نہیں۔(معجم کبیر، ۱۷۲/۲۵،حدیث:۲۲)

حضرتِ سیّدُنااُسامہ بن زید دَخِی اللهُ تَعَالَ عَنْه نے ایک مہینے کے دعدے پر ایک کنیز عودینار کو خريدى، دسولُ الله صَدَّاللهُ تَعَالى عَنْيهِ وَالهِ وَسَلَّم نَ فرمايا: كيا أسامه سے تَعجبُ نہيں كرتے جس نے ایک مہینے کے وَعدے پر (کنیز) خریدی، بیشک اُسامہ کی امّید کبی ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں توجب آئھ کھولتا ہوں یہ گمان ہو تا ہے کہ پلک جھیکنے سے پہلے موت آ جا میگی اور جب پیالہ منہ تک لے جاتا ہوں کبھی یہ گمان نہیں کر تا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گااور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہو تاہے کہ اسے حَلَق ہے اُتار نے نہ پاؤں گا کہ موت اُسے گلے میں روک دے گی، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تہہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم (الله كو)عاجز نہيں كركتے۔

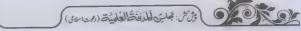
(الترغيب والترهيب، كتأب التوبة والزهد، التركيب في ذكر الموت... الخ، ١٠٨/٣، حديث: ١٥٢٥)

یہ سب(تو)مُنْفُرِد کا بیان(ہے)رہاعیال دار (تو) ظاہر ہے کہ وُہ اپنے نفس کے حق میں ''مُنْفُر د'' ہے، توخو داپنی ذات کے لیے اُسے اُنہیں اَحکام کالحاظ چاہئے اور عِیال کی نظر سے اُس کی صور تیں اور ہیں ان کابیان کریں۔

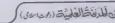
﴿12﴾ ... عِيال كَي مَعْالَت شَرع نے إس ير فَرض كى، وه ان كوتتَوكُل وتَبَيُّل (و نياسے كناره كثى) وَ صَبْرُ عَلَى الْفاقَه (لینی اور بھوک بیاس سے صَبر) پر مجبور نہیں کر سکتا، اپنی جان کو جتنا جاہے کُے (لینی آزمائش میں ڈالے) مگر اُن(یعنی بال بچوں) کو خالی چھوڑ نااس پر حرام ہے۔

﴿13﴾ ... وه جس كى عِيال ميں صورت چہارُم كى طرح بے صبر اہو اور بے شك بَهُت عوام ايسے نگلیں گے تواس کے لحاظ سے تواس پر دوہر اؤ نجو ب ہو گا کہ فَدَرِ حاجت بَمَع رکھے_

﴿14﴾ ... ہال جس كى سب عيال (يعنى بال يخ) صابِر ومُتُوكِّل ہوں أے رَوا (جائز) ہو كاكه سب (مال) راہِ خدامیں خرچ کردے۔ (فاؤی رضویہ،١٠/١٣١١، ٣٢٤، مختر أ)









بنو آدم کی بلاکت

جب يه آيتِ مباركه نازل موكى:

نَوْمَ بِالسَّبَآءُ وَالْأَثْمِ ضِ إِنَّهُ لَحَقَّ

(۲۳:الذَّريْت:۲۳)

ترجية كنزالايهان: توآسان اورزيين كرب ک قشم بے شک پہ قر آن حق ہے۔

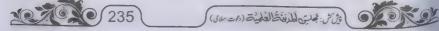
تو فرشتوں نے کہا: بنو آدم کے لیے ہلاکت ہو، انہوں نے اپنے ربّ عَذَّوَ جَلَّ کو ناراض کیاحتی کہ اس نے انہیں رزق دینے پر قسم ارشاد فرمائی۔

عبادت كيسے قبول ہو؟

حضرت سيدُنااوليس قرنى دَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه فِي فَرِمايا: الرَّتُوالله عَزْوَجَلَ كَي عَبادت زمین وآسان والوں جتنی بھی کرلے پھر بھی تجھ سے قبول نہیں کی جائے گی حتّی کہ تواُس کی تصدیق کرے۔ یو چھا گیا: اُس کی تصدیق کیسے ہو؟ ارشاد فرمایا: الله عَوَّدَ جَلَّ نے تیرے رزق کاجو ذِمه لیاہے تواس پر ایمان رکھے اور تیر اجسم اس کی عبادت کے لیے فارغ ہو۔ حضرت سيّدُنا بَرِم بن حَتَّان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْمُثَّان في حضرت سيّدُنا أُولِين قَرَ فِي رَحْمَةُ اللوتَعَالَ عَنَيْه سے يو چھا: آپ مجھے كس جكد رہنے كامشورہ ديتے ہيں؟ آپ نے اپنے ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: وہال گزر بسر کیسے ہوگی؟ حضرت سيدُنا اوليس قرنى رَخمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه في فرمايا: ان ولول ير افسوس! به شك ميس

> مبتلا ہو گئے تو اب انہیں نصیحت فائدہ نہیں دیتے۔ المرے قبلے سے پھر گئے گا

ا یک گفن چورنے حضرت سیدُناابویزید بسطامی قُنِسَ سُرُهُ السَّابِی کے ہاتھ پر توبہ کی تو آپ





رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَلاَعَائِيهِ نِے اس کے حالات دریافت کئے ،اس نے بتایا: میں نے ایک ہز ار قبریں کھودیں اور دو شخصوں کے علاوہ سب کے چہرے قبلے سے پھرے ہوئے تھے۔ یہ س کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَلَىٰ عَلَيْهِ نَ فَرِما يا: رزق كے معاملے ميں برگمانی نے ان بے چاروں كے چہرے قبلے

ہمارے ایک رفیق نے بتایا کہ اس نے ایک نیک شخص کو خواب میں دیکھاتواں كاحال يوچھتے ہوئے كہا: كيا آپ كا يمان سلامت رہا؟ تواس نے جواب ديا: توكل كرنے والول ہی کا ایمان سلامت رہتاہے۔

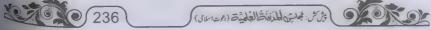
ہم وعاکرتے ہیں الله عَدَّدَ جَلَّ اللهِ عَلَّى خَصْل سے ہمارى اصلاح فرمائے اور ہمارے اعمال پر ہماری بکڑنہ فرمائے، بے شک وہ سب سے بڑھ کرر حم فرمانے والا ہے۔

توگل کی حقیقت کی

اگرتم یہ کہو کہ جمیں یہ بھی بتاہے کہ توکل کی حقیقت اور اس کا حکم کیاہے اور بندے کے لیے رزق کے معاملے میں کتنا تو کل ضروری ہے؟ تو یاد رکھو کہ اس بات کو سبحھنے کے لیے چار چیزوں کا جاننا ضروری ہے:(۱)...لفظ تو کل کی وضاحت(۲)...اس کا استعال (۳)...اس کی تعریف اور (۴)... تو کل پید اکرنے والی باتیں۔

الفظ توكل كي وضاحت

'' توکل ''کالفظ'' و کالت ''(سپر د گی/نمائند گی)ہے بناہے تواب کسی پر توکل کرنے والاوہ ہوتا ہے جو اُس دو سرے کو اپنے کام کا وکیل بنائے تاکہ وہ اُس کے کام کو انجام دے، اُس کام کی در ستی کاضامن ہواور بغیر کسی تکلُّف واہتمام کے اسے کافی ہوجائے۔







لفظ توكل كااستعمال

لفظ "توكل" تين جكه پر بولا جاتا ہے:

(۱) قسمت پر یعنی الله عَزْوَجَلَّ پریقین رکھنا کہ اس نے تمہاری قسمت میں جو لکھ دیا ہے وہ تہمیں مل کر رہے گا کیونکہ رہ تعالی کا فیصلہ بدلتا نہیں اور شرعی طور پر ایسا تو کل

(۲)... مد د کے مقام پر اور وہ یوں کہ جب تم اس کے دین کی مد د کر واور کو شش کر و تو تههيں الله عَذَوَ جَلَ كى مدوير مكمل اعتماد اور يقين ہوناچا ہيے ، الله عَذَوَ جَلَ ارشاد فرماتا ہے: فَاذَاعَزَ مُتَ فَتَو كُلُ عَلَى اللهِ اللهِ ترجمه كنزالايمان: اورجوكى بات كااراده يكاكر

ترجيه كنزالايهان:اگرتم دينِ خداكي مدد كرو گِ الله تمهاري مدوكرے كا_

(پ، ال عمزن: ۱۵۹) لوتو الله پر بهروسه كرو-

ایک اور مقام پر ار شاد فرمایا: إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرُ كُمُ (پ۲۲، محمل: ۷)

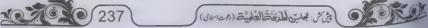
ایک اور جگه ار شاد فرمایا:

وَكُانَ حَقًّا عَلَيْنَانَصُ الْمُؤْمِنِينَ ۞ ترجمة كنزالايمان: اور مارے ذِمَّهُ كرم پر ب (۱۲۷) الدوم: ۲۷)

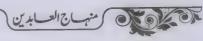
یہ توکل وعد ہُ الٰہی کے سبب واجب ہے۔

(٣)...رزق اور حاجت كے مقام پر ليني بيہ بھر وسار كھنا كه الله عَزَّدَ جَلَّ تمہارے اتنے رزق کا ضامن اور کفیل ہے جس سے تمہارا جسم قائم رہ سکے اور تم اس کی عبادت کر





TO YEAR



سكو، الله عَزْدَجَلُ ارشاد فرماتا ب

ترجية كنزالايبان: اورجو الله يرجم ورركي

وَمَنْ يَتُو كُلُّ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسُبُهُ

(پ۲۸،الطلاق:۳)

تووہ اسے کافی ہے۔

صادق وامين آقا، دو عالم ك داتاصل الله تَعَال عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: الرتم الله عَزَّوَ جَنَّ بِرِ السَّاتُو كُلِّ كُرُ و جيساتُو كُلِّ كُر نَهِ كَاحْقَ ہے تووہ تمہیں ایسے روزی دے گاجیے پر ندوں کو دیتاہے کہ وہ صبح خالی پیٹ نگلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کرواپس آتے ہے۔ (۱) یہ تو کل عقل اور شرع در نوں لحاظ سے بندے پر فرض ولازم ہے۔

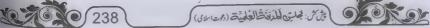
رزق کی اقیام

تو کل کامشہور مقام رزق کے معاملے میں تو کل کرناہے اور یہاں اِسی کو بیان کرنا مقصود ہے، پس اب تو کل کا اصل مقام رزق ہے اور علمائے آخرت کے مطابق یمی وہ رزق ہے جس کی ربّ تعالی نے ضانت لی ہے اور تنہیں اس کی وضاحت رزق کی اقسام بیان کرنے کے بعد ہی سمجھ میں آئے گی۔ جان لو کہ رزق کی چار قسمیں ہیں: (۱)...رزقِ مُضمون (۲)...رزقِ مُقْتُوم (٣)...رزقِ مَمْلُوك اور (٧)...رزقِ مُوْعُو د_

﴿1﴾...رزقِ مضمون:رزقِ مضمون سے مراد اس قدر غذانصیب ہونا جس سے بدن سلامت رہے، نہ کہ تمام اسباب مل جانااور الله عَوْدَ جَلَّ کی طرف سے جورزق کا ذِمَّه لیا گیا ہے وہ ای قشم کے متعلق ہے اور شرعی وعقلی اعتبار سے بیہ تو کل واجب ہے کیو نکہ الله عَدَّدَ جَلَّ نے ہمیں اپنی اطاعت وعبادت کا پابند ومکلَّف بنایاہے اور یہ اجسام ہی سے ہوتی ہے

٠٠٠ ترمذي، كتاب الزهد، باب التوكل واليقين، ٢/ ١٥٣، حديث: ٢٣٥١







الذارب تعالی کے ذِمَّهُ کرم پرہے کہ وہ ہمیں اتنارزق دے جس سے ہم عبادات بجالا سکیں۔ فرقَهُ كُرَّاميدً "كے بعض بروں نے اپنے عقیدے كے مطابق اس مقام پر كلام حن کیاہے کہ بندوں کے رزق کاضامن ہونا تین باتوں کی وجہ سے کیم الہی

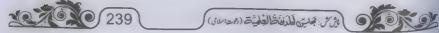
(۱)...وہ آ قامے اور ہم اس کے خادم ہیں اور آ قاپر اپنے غلام کی ضرورت بوری کر نالازم ہو تاہے جیسا کہ غلام پر آتا کی خدمت کر نالازم ہو تاہے۔

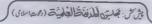
(۲)...الله عَزْوَ جَلَّ نے بندوں کورزق کامحتاج پیدا فرمایا ہے اور ان کے لیے رزق کا كوئي يقيني راسته نہيں بناياتو وہ نہيں جانتے كه ان كارزق كياہے؟ كہاں ہے؟ اور كب ملے گا؟ تا کہ وہ اسے اس کی جگہ سے لے لیں لہٰذ اواجب ہوا کہ وہ اِس معاملے میں بندوں کو کافی ہو اور انہیں رزق تک پہنچائے۔

(٣) ...رب تعالى نے بندے كواپن اطاعت وعبادت كايابند بنايا ہے اور رزق كى طلب اِس سے دور کرتی ہے لہٰذ اواجب ہوا کہ وہ بندوں کی ضرورت پوری فرمائے تأکہ وہ عبادت کے لیے فارغ ہو سکیں۔

یہ ایسے شخص کا کلام ہے جور بوبیت کی شان اور اسر ارسے ناواقف ہے اور جو بیہ کے کہ الله عَزَّدَ مَلَ پر پچھ واجب ہے وہ گمر اہو فریب زدہ ہے۔ ہم علم کلام پر مشتمل اپنی کتابوں میں اس کے فساد وخر الی کوخوب واضح کر چکے ہیں اور اب ہم اپنے مقصد کی طرف واپس آتے ہیں۔

 ایک گراہ فرقہ جس کا بانی محمد بن کرام ہے، یہ لوگ تجسیم و تشبیہ کے قائل ہیں (یعنی باری تعالیٰ ك ليے جسم ثابت كرتے اور أسے تخلوق جيما كہتے ہيں۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَٰلِكَ)-(الملل والنحل، الكر امية، ص ا/٥٩)







﴿2﴾...رزقِ مقسوم: رزقِ مقسوم وه رزق ہے جسے اللّٰه عَزَّوَ جَلَّ نَے تقسیم فرمایا اور لوج محفوظ میں لکھ دیا یعنی ہر ایک کا کھانا، بینا، پہننا ایک مُقَتْررہ مقد ار اور طے شدہ وقت کے ساتھ لکھ دیا گیاہے، نہ اس سے کم ہو سکتا ہے نہ زیادہ، نہ پہلے مل سکتا ہے اور نہ ہی تاخیر ہو سکتی ہے جیسا کہ الله کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نِ ار شاد فرمایا:رزق تقشیم ہو چکااور قلم قدرت اسے لکھ کر فارغ ہو گیا، اب کسی متقی کا تقوٰی اے زیادہ کر سکتا ہے نہ کسی گناہ گار کا فسق وفجور اسے کم کر سکتا ہے۔(۱) ﴿3﴾...رزقِ مملوك:رزقِ مملوك دنياكا هر وه مال جس كا بنده الله عَزَّوَ هَلَّ كَي تقسيم ك حساب سے مالك مواوريہ بھى الله عَزْدَ جَنَّ كے رزق سے ہے ، ارشادِ بارى تعالى ہے: اَنْفِقُوْامِمَّاكَ دُقْكُمْ ترجية كنزالايان:الله كل راه يس مارے دي

(پس،البقرة:۲۵۳) میں سے فرچ کرو۔

مطلب یہ کہ اس رزق میں سے خرچ کروجس کا ہم نے تہمیں مالک بنایا ہے۔ ﴿4﴾... رزقِ موعود: تقولی اختیار کرنے کی صورت میں بغیر کسی محنت و مشقت کے الله عَذَهُ جَلَّ نِهِ اللَّهِ مَتَقَى بندول سے جس حلال كا وعدہ فرمايا ہے أسے رزق موعود كہتے ہیں۔ارشادِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يَتَّقِى اللَّهَ يَجْعَلُ لَّهُ مَخْرَجًا ﴿ ترجية كنزالايبان: اورجوالله ع درالله ۊۜۑؘۯؙڒٛ**ۊ**ؙٛٷڡؽڂؽؿؙڒۑڿۺٮؙؚ اس کے لیے نجات کی راہ زکال دے گااور اے (پ۲۸،الطلاق:۲،۳) وہاں سے روزی دے گاجہاں اس کا گمان نہ ہو۔

یہ رزق کی جار اقسام تھیں اور تو گل صرف رزقِ مضمون میں واجب ہے،اسے

110...المقاصدالمسبق ص ١٢١ عندالمديث ٢٢٣



چى طرح جان لو-

توكل كى تعريفات

جهارے ایک شیخ رخمة اللهِ تعلل علیه نے فرمایا: ول کا مخلوق سے امید ختم کرے صرف الله عَزْوَجَلَ ير بهروساكرنا توكل ہے۔ جبكه ايك اور بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فرماتے ہیں: مصلحت کے مقام پر دل کو غیر سے جدا کر کے اللہ عَذْوَجَا کی حفاظت میں دینے کا

حضرت سيّدُناشيخ ابو عمر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَنيُه نِه فرمايا: تعليق كوترك كرنے كانام توكل ہے اور تعلیق بیرہے کہ اپنے جسم کی سلامتی الله عَذَوْجَلَ کے علاوہ کسی اور شے سے سمجھنا۔ میرے شیخ (حضرت سیدُناامام ابو بکر وَرَّاق) رَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْه نِهِ فَرما يا: تَوْكُل و تَعليق دو ذکر (سمجھناویاد کرنا) ہیں، پس تو کل بیہے کہ اپنے جسم کی سلامتی کوربّ عَزْدَ جَلّ کی جانب سے سمجھے اور تعلیق بیہے کہ اس سلامتی کورتِ عَزَّدَ جَلَّ کے سواکسی دو سرے کی طرف سے سمجھے۔

مُصَنِّف کے نزدیک توکل کی اصل کی

میرے نزدیک تمام اقوال کی ایک ہی اصل ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے دل کو ال بات پر پخته کرلو که تمهارے جسم کی بقا،تمهاری مختاجی کو ختم کرنا اور تمهمیں روزی وینا صرف الله عَزْوَجَلَ کی طرف سے ہے، کسی اور کی طرف سے ہر گز نہیں، نہ ونیاوی مال وزرہے اور نہ ہی کسی اور سبب ہے۔ پھر ربّ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ تمہارے ان کاموں کے لیے مخلوق یاکسی مال وزر کو سبب بنا دے اور چاہے تو بغیر اسباب ووسائل کے تمہیں کافی ہو جائے۔ جب تم اس بات کو دل میں بٹھالو کے تو تمہارا دل مخلوق



ہے یکسر جدا ہو کرانلہ عَذَوَجَلَ کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پس یوں تہہیں حقیقی توکل نصیب ہو جائے گا۔ توکل کی یہی تعریف ہے۔

توکل پر ابھارنے والی باتیں

الله عَذَّوَ جَلَّ كَى صَانت كو پیشِ نَظُر ركھنااور اس سے بھی بڑھ كر اس كے علم وقدرت میں اس کے جلال و کمال کو یاد کرنا اور وعدہ خلافی، بھول، کمی کو تاہی اور عیب و نقص سے اس کے پاک ہونے کو یاد کرنا،جب بندہ ان باتوں کو ذہن میں لا تارہے گا تو ہ باتیں رزق کے معاملے میں اسے الله عَذْوَجَنَ پر تو کل پر ابھاریں گی۔

کیارزق تلاش کرنا ضروری ہے؟

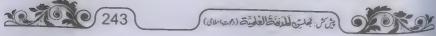
اگریہ سوال کیا جائے کہ کیاکسی صورت میں بندے کورزق تلاش کرنا بھی ضروری ہے؟ توجان لو کہ رزقِ مضمون جو ہماری غذااور ہماری بقاکے لیے ہے ہم اُسے تلاش نہیں کرسکتے کیونکہ وہ دینااللہ عَزَدَ جَلُ کا کام ہے جیسا کہ زندگی اور موت صرف اسی کی طرف ہے ہے کہ نہ بندہ زندگی لے سکتا ہے نہ موت کوٹال سکتا ہے اور جہاں تک رزقِ مقوم کا تعلّق ہے تواس کی طلب بندے پر لازم نہیں کیونکہ بندہ اِس کامتاج نہیں بلکہ اس کی ضرورت رزقِ مضمون ہے اور رزقِ مضمون کاضامن الله عَدْوَجَلَ ہے۔ رہایہ فرمانِ باری تعالیٰ کہ: وَابْتَغُوامِنْ فَضْلِ اللهِ (ب٢٨، الجمعة: ١٠) ترجمة كنزالايمان: اور الله كافضل الاشكرو تواس سے مراد علم اور ثواب کی تلاش ہے اورایک قول یہ ہے کہ بیر خصت کا تھم ہے کیونکہ بیر (نمازِجمعہ کے وقت خرید و فروخت کی) ممانعت کے بعد دیا گیاہے لہذا یہ جواز کے معنیٰ میں ہو گا(کہ رزق کی تلاش جائز ہے)اور بیہ واجب ولازم ہونے کے معنیٰ میں نہیں۔ عَلَى اللَّهُ اللَّ

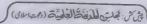
كياساب كى تلاش لازم ہے؟

اگر کوئی بوچھے کہ رزق مضمون کے کچھ اسباب ہیں تو کیا ہم پر اسباب کی تلاش لازم ہے؟ توأس سے كہاجائے گا كہ يہ تم پرلازم نہيں ہے كيونكہ بندے كواس كى كوئى عاجت نہیں ہے،اس لیے کہ الله عزَّدَ جَنَّ سب اور بغیر سب دونوں طرح دیتا ہے تو پھر ہم پر اسباب کی تلاش کہاں سے ضروری ہو گی؟ پھر سے بھی کہ الله عَذَّوَجَلُ نے کمانے یا الل كرنے كى شرط كے بغير عى تمهار برق كاذِمّه ليا ہے۔ ارشادِ بارى تعالى ہے: وَمَامِنُ دَ آبَّةٍ فِي الْأَنْمِضِ إِلَّا عَلَى ترجمة كنز الايبان: اور زمين ير على والل كوئي الله مِن وَقُها (ب١٢، هود: ٢) ايمانيس جس كارزق الله ك ذمّة كرم يرنه مو-

پھر یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ بندہ رزق کی جگہ کو جانتا ہی نہ ہو اور الله عَزْوَجَلُ اسے تلاش کرنے کا حکم دے کیونکہ بندہ یہ بھی نہیں جانتا کہ کس سبب سے اس تک رزق پنچے گاتا کہ صرف اسے ہی اختیار کرے اور دوسرے کو نہیں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ اس غذاہے ہی میری نشوو نماہو گی۔ پس جب ہم میں سے کوئی بھی یقینی طور پر اپنے رزق کا سبب نہیں جانتااور یہ کہ اُسے وہ کہاں سے حاصل ہو گاتو پھر اُس پر اِس کی تلاش لازم کرنا بھی سیجے نہیں۔اس پر اچھی طرح غور کر دیو نکہ یہ بالکل واضح بات ہے۔(۱)

رب عَزْوَ جَلْ كَى شَكايت كرنے لِكُ اگرچه صِرف ول ميں ،نه زَبان سے ، يا كلزتِ ناجائزہ (ليني ناجائز طریقوں)مِثْلِ سَرقہ (سَ۔رِ۔قَدیعیٰ چوری) پا بھیک وغیرہ کامر تکب ہو،اس پرلازِم ہے کہ حاجت کے لَدُرَ بَعْعِ رکھے،اگر پیشہ وَرہے کہ رُوز کارُوز کھا تاہے، توایک دن کا،اور ملازِم ہے کہ ماہوار ملتاہے یا مکانوں د کانوں کے کرائے پر بسر ہے کہ (کرایہ)مہینہ پیچھے آتا ہے، توایک مہینے کااورز میندار ہے۔







نیک لوگ رزق تلاش نہیں کرتے

پھر تمہارے کیا تی بات کافی ہے کہ حضرات انبیائے کر ام عَدَیْهِمُ السَّلام اور متوکلیں اولیائے عظام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام نے اکثر اور عام طور پر رزق کی تلاش نہیں فرمانی اور خود کو عبادت کے لیے فارغ رکھااور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ نفوس قد سے الله عَوْدَ جَلَّ كَ كُسى حَكُم كُو نهيں چھوڑتے اوراس معاملے ميں اس كى نافر مانى نهيں كرتے لہٰذاواضح ہو گیا کہ رزق یااس کے اسباب تلاش کر نابندے پر لازم نہیں ہے۔

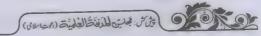
ایک سوال اوراس کا جواب

اگرتم يو چھو كەكياتلاش كرنے سے رزق زيادہ ہوتا اور نہ كرنے سے كم ہوتا ہے؟ تو جواب سے ہے کہ ہر گز نہیں کیونکہ رزق اپنی مقدار اور وقت کے ساتھ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور الله عَدَّوَجَلَّ كا حكم بدلتا ہے نہ اس كی تقسیم اور لکھے ہوئے میں كوكی تبدیلی آتی ہے۔ ہمارے عُلَمائے کرام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے نز دیک یہی سیجے ہے جبکہ حضرت سيِّدُ ناحاتم اصم اور حضرت سيِّدُ ناشقيق بلخي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمَاك بعض اصحابِ كا کہناہے کہ" بندے کے فعل سے رزق کم زیادہ نہیں ہو تالیکن مال کم زیادہ ہو جا تاہے۔" یہ قول فاسد ہے کیونکہ دلیل دونوں جگہ ایک ہے اور وہ لوحِ محفوظ میں لکھا ہونا اور تقسيم ہونا ہے۔ الله عَزَّوَجَلَّ ك اس فرمان ميں اى طرف اشاره ہے:

وَ لَا تَغْرَحُوْ الِكَيْلَا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ترجمة كنزالايمان: اللَّهِ كَمْ عَلَمُ اللَّهُ الله

..... كه فصل (چهاه) ياسال پر پاتا ہے توچھ مہينے ياسال بھر كااوراصل ذَريعَهُ مُعاش مُثَلًا آلاتِ حرفَت (یعنی کام کے اوزار) یاد کان مکان دیبات بَقَدرِ عِفایت کاباقی رکھنا تومُطلقًا اس پر لازِم ہے۔

(فآوی رضویه ، ۱۰ (۳۱۲)





بِيَالْتُكُمْ (پ٢٠، الحديد: ٢٣) باتھے جائے اور خوش نہ ہواس پر جوتم كو ديا۔

اگررزق تلاش کرنے سے زیادہ اور نہ کرنے سے کم ہو تاتوبیہ ایک طرح سے عمی ادر خوشی کا محل ہو تا کیونکہ بندہ سستی ولا پرواہی کرکے اس سے محروم رہتا اور محنت و وشش كركے اسے باليتا، حالانكه حضور ني كريم، رَءُوف رَّحيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نِهِ ایک مانگنے والے سے فرمایا: اگر تواس تک نہ پہنچاتو یہ تیرے یاس آ جاتی۔(۱)

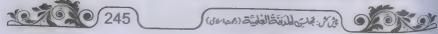
لوح محفوظ كالكهادوقسم ہے

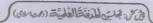
اگر سوال کیا جائے کہ ثواب اور عذاب بھی تولوح محفوظ میں لکھا جاچکاہے پھر بھی ہم پر تواب کی طلب اور گناہ کاتر ک لازم ہے اور پیر طلب سے بڑھتے اور ترک کرنے سے كم موتے ہيں؟ تو يادر كھوكه ثواب كى طلب كرناواجب ہے كيونكه الله عَزْوَمَلَ في اس كاحتى تھم فرمایاہے اور اسے ترک کرنے پر ڈرایاہے اور ہمارے نیک کام کیے بغیر تو اب دینے کی صانت اس نے نہیں لی لہذا اثواب یاعذاب کی کمی زیادتی کا تعلق بندے کے فعل ہے ہے۔ رزق اور ثواب وعذاب کے لکھے ہونے میں فرق ہے، ہمارے بعض علائے کرام نے فرمایا: لوحِ محفوظ میں لکھے ہوئے کی دوقتمیں ہیں: (۱)...غیر مشر وط(۲)...مشر وط (1) نغیر مشروط: وہ قسم ہے جس میں بندے کے فعل کی کوئی شرط نہیں بلکہ وہ بالکل مطلق لکھاہواہے اور وہ ہے رزق اور موت کیاتم نہیں دیکھتے کہ الله عَذَّدَ جَلَّ نے رزق اور موت کو بغیر کسی شرط کے بیان فرمایا ہے، ارشادِر بانی ہے:

وَمَامِنُ دَ آبَّةٍ فِي الْأَنْمُ ضِ إِلَّا عَلَى ترجمة كنز الايمان: اور زمين ير جلنے والا كوئى

اللهِ بِرِزْقُهَا (پ١١،هود:٢) ايمانېس جس كارزق الله ك زمّهُ كرم پرنه مو-

ابن حبان، كتاب الزكاة، باب ما جاء في الحرص وما يتعلق به، ٩٨/٥، حديث: ٣٢٢٩







TO TETS من العادين

اور موت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجية كنزالايبان:جب ان كاوعده آك كاتو ایک گھڑی نہ بیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔ إذَاجَا ءَاجَلُهُمُ فَلَايَسْتَأْخِرُوْنَسَاعَةً وَّ لاَ يَسْتَقُومُونَ ۞ (پ١١،يونس: ٣٩)

عارچيزين لکھي جاچکيس

سَيِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: أَ زُبِعَةٌ في عَ مِنْهُنَّ ٱلْخَلْقُ وَالْخُلُقُ وَالرِّزُقُ وَالْاَجَلُ لِعِنى جِارِ چِيزِي لَكْهِي جَاچِكِيں:(١)...جسمانی ڈھانچپه (٢)...اخلاق (۳)...رزق اور (۴)... موت_⁽¹⁾

﴿2﴾... مشروط: لوحِ محفوظ میں لکھی دو سری قشم مُعَلَّق ہے اور بندے کے فعل ہے مشر وط ہے اور وہ ہے ثواب اور عذاب کیاتم نہیں دیکھتے کہ الله عَذَوَ جَلَّ نے اپنی کتاب میں انہیں بندے کے فعل پرمعَلْق فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّ اَهُلَ الْكِتْبِ امِّنُوْ اوَاتَّقَوْ اللَّهُ تُرْجِية كنزالايبان: اور الركتاب وال ايمان لَكُفُّونَاعَنْهُمْ سَيِّالِهِمْ وَلاَ دُخَلْنَهُمْ لات اور پر بیز گاری كرتے تو ضرور بم ان ك گناہ اُتار دیتے اور ضر ور انہیں چین کے باغوں

جَنْتِ النَّعِيْمِ ١٠

میں لے جاتے۔

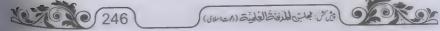
(پ٢، المائدة: ٢٥)

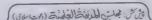
یہ بہت واضح ہے اسے جان لو۔

رزق تقدیرالهی سے ہے 🎇

اگریہ کہاجائے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو تلاش کرتے ہیں انہیں رزق اور مال مل جاتا

1 ... معجر كبير، ٩/١٩٣١، حايث: ٨٩٥٢







ے اور جو تلاش نہیں کرتے وہ نہیں پاتے اور محتاج رہتے ہیں ؟ توایسے شخص سے کہاجائے گا کہ اگر ایسائی ہے تو پھر متہیں کوئی بھی تلاشِ رزق کرنے والا محروم یا محتاج نظر نہیں آنا ع ہے اور کوئی بھی فارغ رہنے والا دولت مند نظر نہیں آناچاہیے حالا نکہ اکثر فارغ لوگ دولت منداور طلب کرنے والے مختاج ہیں۔اس لیے تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ بیہ ب غالب علم والے رب عَزْوَجَلَ كَي تقدير اور حكمت والے باد شاه جَلَّ جَدَالُه كَي تدبير ہے۔ ملك شام كے واعظ حضرت سيِّدُ ناابو بكر محد بن سابق صَقَلى عَدَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعِلْ في كما يوج فرمايا:

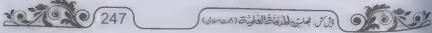
كُمْ مِنْ قَوِيٍّ قَوِيٍّ فِي تَقَلَّبِهِ مُهَنَّبِ الرَّأِي عَنْهُ الرِّزْقُ مُنْحَرِفُ وَ كُمْ ضَعِيْفٍ ضَعِيْفٍ فِي تَقَلَّبِهِ كَأَنَّهُ مِنْ خَلِيْجِ الْبَحْنِ يَغْتَرِفُ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى آنَ الْإِلَهَ لَهُ فِي الْخَلْقِ سِرٌّ خَفِيٌّ لَّيْسَ يَنْكَشِفُ

فَاحْبِدُ اللَّهَكَ فِي ضِيْقٍ وَفِي سِعَةٍ وَلا تُعَانِدُ فَمَا الْأَزْرَاقُ تَخْتَلِفُ

توجمه:(١)... بهت سے قوی لوگ جو تدبیر میں بہت ہوشیار اور مضوط ہوتے ہیں وہ رزق ے محروم ہوتے ہیں۔(۲)...اور بہت سے کمزور لوگ کم سمجھ بوجھ والے ایسے ہوتے ہیں گویا سندر کی تہہ ہے خزانے نکال رہے ہوں۔(٣)... پیراس بات کی دلیل ہے کہ مخلوق کے معاملے میں رب عَذْوَ جَلُ کا ایک پوشیدہ راز ہے جو ظاہر نہیں ہو تا۔ (م)... پس تو شکّی وخوشحالی دونوں میں اپنے معبود کی چر کر اور سر کش مت بن کیو نکه رزق نہیں بدلتے۔

جنگل اور زادِ راه

اگرتم ہو چھو کہ کیامیں کھلے جنگل میں بغیر زادِراہ کے چلاجاؤں؟ تومیں کہوں گا کہ اگر تمہارا دلی تعلق الله عَوْرَجَلَ کے ساتھ مضبوط ہے اور تمہیں الله عَوْرَجَلَ کے وعدے پر





کامل یقین ہے تو بغیر زادِ راہ چلے جاؤ ادراگر ایسا نہیں ہے توعوام کی طرح ہوجاؤجو گز_ر بسر کے ذرائع سے مُڑے رہتے ہیں۔

میں نے حضرت سیّدِناامام ابو المعالی عَنیْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي كُو فَرِماتِ سَاكَهِ جَو اللهُ عَوْدَ جَلُ كے ساتھ لوگوں كى عادت كے مطابق چلے الله عَوْدَ جَلَّ بھى اس كے ساتھ لوگوں كى عادت كے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

یہ فرمان بہت عمدہ ہے اور غور کرنے والے کے لیے اس میں ڈھیروں فوائد ہیں۔

زادِراہ کے حکم قر آنی کامطلب

اگرتم كهوكه كياالله عَزَّوَجَلَ ني نهيس فرمايا:

وَتَزَوَّدُوافَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ

التَّقُولِي (١٩٤١) البقرة: ١٩٧)

ترجمهٔ كنزالايمان: اور توشه (مفر كافرچ) ساته

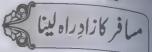
لو کہ سب سے بہتر توشہ پر ہیز گاری ہے۔

یادر کھواس آیتِ طبیبہ کے بارے میں دوا قوال ہیں:

(۱)...یہال زادِراہ ہے مر ادآخرت کازادِراہ ہے جب ہی فرمایا کہ بہتر توشہ پر ہیز گاری ہے جبکہ دنیاکے سازوسامان اور اسباب کو توشہ قر ار نہیں دیا۔

(۲) ۔۔ یہ آیتِ مبار کہ اُن لوگوں کے متعلق ہے جو جج کو جاتے تولوگوں کے بھروسے پراپنے ساتھ توشہ نہ لے جاتے چنانچہ وہ لوگوں سے مانگتے اور ان کے سامنے عاجزی کرتے یوں لوگوں کو تکلیف دیتے لہذا انہیں تھکم دیا گیا کہ توشہ ساتھ لے کر ٹکلیں اور خبر دار کیا گیا کہ تمہارا اپنے مال سے توشہ لینالوگوں کا مال لینے اور ان پر بھروسا کرنے سے بہتر ہے۔ ہماراموقف بھی یہی ہے۔

منهاج الحسابدين 76 YEAS



اگرتم سوال کرو که کیاتو کل کرنے والا بھی سفر میں زاد راہ لے کر نکلے ؟ توجان لو کہ بیاد قات متوکل شخص بھی زادراہ ساتھ لے کر چلتا ہے مگر اس کے دل میں پیات نہیں ہوتی کہ یہی میر ازرق ہے اور اس سے میں نے زندہ رہناہے بلکہ اس کاول الله عزَّوَجَلَ سے لگاہوتا ہے اور وہ اسی پر بھر وساکر تاہے اور کہتاہے: رزق تقسیم ہو چکا اور لکھا جاچکا، اب رب تعالیٰ کی مرضی ہے وہ اسی زادِراہ کو میر اسہارا بنائے یا کسی اور چیز کو۔ یو نہی متو کِلّ شخص تبھی کسی دو سری نیت کے تحت زادِراہ ساتھ رکھتاہے مثلاً: کسی مسلمان کی مد د کرنا وغيره و معامله زادِراه ساتھ رکھنے بانہ رکھنے کا نہیں بلکہ اصل معاملہ دل کا ہے، تمہارا دل صرف الله عن وعدے اور اس كى ضانت پر ثابت رہنا چاہيے۔ للمذا زادراہ ساتھ رکھنے والے کتنے ہی لوگ الله عَزْدَ جَلَّ پر تو کل کرتے ہیں، نہ کہ اس زادراہ پر اور بہت سے زادِ راہ ساتھ نہ لینے والے زادوتوشہ کی آس میں رہتے ہیں اور الله عَدَّوَجَنَّ پر تو کل نہیں کرتے للذا اصل معامله دل ہی کا ہے۔اس اصول کو سمجھ لوان شَآءَ الله عَوْدَ جَلَّ بير تنہيں کافي ہو گا۔

ایک سوال اور اس کا جواب 🌎

ا كر سوال كيا جائے كه سَيِّدُ الْمُتَوَكِّلِيْن، رَحْمَةٌ لِلْعْلَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم، حفرات ِ صحابَة كرام اور ديكر بزر كانِ دين دِهْوَانُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ بهي توزادِ راه ساتھ لیتے تھے؟ توجواب بیہ دیاجائے گا کہ بلاشبہ زادِ راہ لیناحرام نہیں، جائز ہے۔حرام توبیہ ے کہ الله عَذَهُ جَلَّ پر تو کل چھوڑ کر توشے پر بھر وساکر لیاجائے۔ پس اِسے سمجھو، پھر بیہ بتاؤكم الله عَذَوجَلَ في إر يرسول صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم ع ارشاد فرمايا:

وَتُو كُلُّ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي كُلا يَهُوتُ ترجمة كنز الايمان: اور بهر وسه كرواس زنرو (پ١٩، الفرتان: ٥٨) پرجو بهجي نه مرے گا۔

اب حضور نبی اکرم، شفیع معظم صَلَ الله تَعَالَ عَلَيْهِ وَالله وَسَلَم کے بارے میں تمہاراکی خیال ہے کیا آپ صَلَ الله تَعَالَ عَلَیْهِ وَالله وَسَلَم الله تَعَالَ عَلَیْهِ وَالله وَسَلَم الله الله تَعَالَ عَلَیْهِ وَالله وَسَلَم الله آپ صَلَ الله وَسَلَم الله آپ صَلَ الله وَسَلَم الله آپ صَلَ الله وَسَلَم الله وَلَكَ عَصَ اور تَوْكُل مِن اصل اعتبار ول الله عَذَوْدَ وَلَى مِن اصل اعتبار ول الله عَذَوْدَ وَلَى مِن اصل اعتبار ول الله عَذَوْدَ وَلَى مِن الله وَلَه وَسَلَم الله وَلَكَ عَصَ اور تَوْكُل مِن اصل اعتبار ول الله عَذَوْدَ وَلَى مِن اصل اعتبار ول الله عَذَوْدَ وَلَى مِن الله والله والله

زادِراه ليناافضل يانه لينا؟

اگرتم پوچھو کہ زادِراہ ساتھ لینا افضل ہے یانہ لینا؟ تویادر کھو کہ حالت بد لئے ہے

اس کا حکم بدل جاتا ہے پس اگر کوئی ایسا شخص ہے لوگ جس کی پیروی کرتے ہیں اور وہ

اس نیت سے زادِراہ ساتھ لیتا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ جائز ہے یا پھر وہ

مسلمانوں کی مد دیا کسی فریادرس کی خیر خواہی کی نیت کر تا ہے یا کوئی بھی نیک نیت رکھتا

ہے تواس کے لیے زادِراہ لینا افضل ہے اور اگر کوئی تنہا ہے مگر اس کا توکُل الله عَوَّدَ جَلُ پر
مضبوط ہے اور اندیشہ ہے کہ زادِراہ ساتھ لیا تو یہ الله عَوَّدَ جَلُ کی عبادت سے غافل کرے

مضبوط ہے اور اندیشہ ہے کہ زادِراہ ساتھ لیا تو یہ الله عَوَّدَ جَلُ کی عبادت سے غافل کرے

مضبوط ہے اور اندیشہ ہے کہ زادِراہ ساتھ لیا تو یہ الله عَوَّدَ جَلُ کی عبادت سے غافل کرے

گاتواہیے شخص کا زادِ راہ نہ لینا افضل ہے۔ ان چند جملوں کو سمجھو اور اچھی طرح یاد کر لواور الله عَزَّوَ جَلَّ بِي تُوفِق عطا فرمانے والا ہے۔

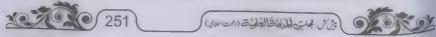
روسر اعارضه: خيا لات اوران كا قصد واراده

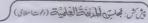
(راوعبادت میں رکاوٹ ڈالنے والے چار عوارض میں سے دوسر اعارضہ ہر اس چیز کا خیال ہے جس سے تم ڈرتے ہویا جس کی امید کرتے ہو، جے چاہتے ہویا جے ناپند کرتے ہو حالا نکہ نہ تم اس کی بہتری کو جانتے ہونہ فساد کو۔)

ان خیالات کے لیے تمہیں تفویض (خودسپر دگ) کافی ہے ، پس تم اپناسارامعاملہ الله عَذْوَجَلَ كَ سِير وكر دواوراياكر نادووجه سے بہتر ہے:

🗱 بیلی وجہ: فوری طور پر تمہارے دل کو اطمینان نصیب ہو جائے گا کیونکہ جب کام اہم مگر غیر واضح ہوں کہ اُن کی بہتری یا خرابی کا پتانہ ہو تو تمہارا دل و دماغ پریشان اور بے چین ہو جاتا ہے، تمہیں معلوم نہیں ہو تاہے کہ تم ٹھیک کروگے یاخراب؟لیں اگر تم سارامعاملہ الله عَذْوَجَلُ كے سپر وكر دوگے تو تمہيں يقين ہو جائے گا كہ اب ميں بہترى اور بھلائی کی طرف ہی جاؤں گالیس تم خطرے سے بے خوف ہو جاؤگے اور تمہارادل فوری طور پر مطمئن ہو جائے گالیں بیہ اطمینان، بے خو فی اور فوری طور پر راحت و سکون کاملنا بهت برى دولت ہے۔ ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه الذِي مجلسوں ميں اكثر فرما ياكرتے تھے: " دَعِ التَّذُبيْرَ إلى مَنْ خَلَقُكَ تَسْتَرِ - يعنى تدبير كواييني بيد اكرنے والے پر چھوڑ دوتم يُر سكون ہو جاؤگے۔"آپنے اس کے متعلق یہ اشعار بھی کہے:

إِنَّ مَنْ كَانَ لَيْسَ يَدُدِى آفِي الْبَحِ بَوْبِ نَفْعٌ لَهُ آوِ الْبَكْرُهُوفِ







الْهُ الْبُرِّ الَّذِي هُوَ بِالرَّا فَيَد عَنْهُ إِلَى الَّذِي يَكُونِيهِ لَكُونِيهِ لَكُونِيهِ الْهُ الْبُرُ الَّذِي هُوَ بِالرَّا فَيَة الحَنَى مِن اُمِّه وَ ابِيهِ لَلَّهُ الْبُرُ الَّذِي هُوَ بِالرَّا فَيَة الحَنَى مِن اُمِّه وَ ابِيهِ لَلَّهُ الْبُرُ الَّذِي هُوَ بِالرَّا فَيَه بِعَدِيهِ فِي مِن اُمِّه وَ ابِيهِ لَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى الْعَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُولُولُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْعَلَى اللْهُ عَلَى اللْعَلَى اللْ

شیطان دیکھنے کی تمنا کا نجام

منقول ہے کہ ایک عبادت گزارالله عنوّد کرائے سے دعاکیا کرتا تھا کہ وہ اسے شیطان
د کھا دے۔ اس سے کہا گیا کہ الله عزّد کرائے سے عافیت کا سوال کر مگر وہ نہ مانا اور اُسی دعا
میں لگارہاتوالله عزّد کرائے شیطان کو اس پر ظاہر کر دیا۔ جب اس نے شیطان کو دیکھاتو
اسے مارنے کا ارادہ کیا، شیطان بولا: اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ تم نے ابھی سوسال مزید
زندہ رہنا ہے تو میں تمہیں ضرور تباہ وہر باد کر دیتا۔ شیطان کی اس بات سے وہ دھو کا کھا
گیا اور دل میں کہنے لگا: ابھی تو میر کی بہت عمر باقی ہے لہذا جو چاہوں کروں پھر تو بہ کر
گیا اور دل میں کہنے لگا: ابھی تو میر کی بہت عمر باقی ہے لہذا جو چاہوں کروں پھر تو بہ کر
اس حکایت میں تمہارے لیے سبق ہے کہ اپنے ارادے پر جے نہ رہو اور نہ بی
اس حکایت میں تمہارے لیے سبق ہے کہ اپنے ارادے پر جے نہ رہو اور نہ بی

اپنے مقصود کے لیے ضد کر واور میہ حکایت کمی امید سے بھی ڈراتی ہے کیونکہ کمبی امید ہے بڑی آفت ہے۔ شاعر نے بچ کہا:

الَا يَا نَفْسُ اِنْ تَرْفُى بِقُوْتِ فَأَنْتِ عَنِيْزَةٌ اَبَدَا غَنِيَّهُ وَ إِيَّاكَ الْمَطَامِعَ وَ الْأَمَانِ فَكُمْ أُمْنِيَّةٍ جَلَبَتْ مَنِيَّة ترجمه: اے نفس خبر دار ہو جا! اگر توبقدرِ ضرورت غذا پر راضی رہے گاتو ہمیشہ عزت و

ال والارم گااور لالچ اور امیدوں سے چ کیونکہ بہت می آرز وئیں موت تک پہنچاد تی ہیں۔

جب تم اپنامعاملہ الله عنود کر کے اس سے دعاکروگے کہ وہ تمہارے لیے وہ چیز مقرر کرے جس میں تمہاری بہتری ہو تو تمہیں بھلائی اور بہتری ہی نصیب ہوگی۔ الله عزوج لَ في ايك نيك بندے كى بات كويوں بيان فرمايا:

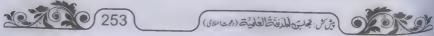
وَالْوِّضُ آمْرِ يَ إِلَى اللهِ ﴿ إِنَّ اللهَ عَرْضَهُ عَنْ الايمان: اوريس الْحِكام الله كوسونيتا بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقْمُهُ اللهُ سَيِّاتِ موس بِشك الله بندوس كو ديكها بوالله مَامُكُرُ وُاوَ حَاقَ بِالِ فِرْعَوْنَ سُوْعُ فَي اللهِ اللهِ عَالَى اللهِ اللهِ عَوْنَ سُوَّعُ اللهِ اللهِ الله

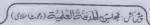
الْعَنَابِ ۞ (پ٢٢، المؤمن: ٣٥،٣٣) فرعون والول كوبر عذاب نے آگيرا۔

کیاتم نہیں دیکھتے کہ آیتِ مبار کہ میں" اپناکام سپر دِ الٰہی کرنے"کے ذکرکے فوراً بعد برائیوں سے بچانے، دشمنوں پر مدد اور مراد تک پہنچنے کا ذکر ہے۔ پس خوب غور كروالله عَزَّوَ جَلَّ تَهْهِينِ تُوفِق عطا فرمائے۔

تفويض كامعنى اورحكم

اگر تم پوچھوکہ تفویض کا مطلب اور اس کا حکم کیا ہے؟ تو جان لو کہ یہاں دو چزیں یاد رکھنے کی ہیں جن سے بات بالکل واضح ہو جائے گی۔(۱)... تفویض کا مقام اور







1026 YOE

منهاج العادين

(۲)... تفویض کا معنیٰ و تعریف اور اس کی ضد۔

تفويض كامقام

ارادے کی کوئی گنجائش نہیں۔

جانناچاہیے کہ انسان جن چیزوں کاارادہ کر تاہے اُن کی تین قسمیں ہیں۔ 🗱 👊 پہلی قشم : وہ جس کے براہونے کا تنہیں کامل یقین ہو ، کسی قشم کا کوئی شک نہ ہو جیسے: دوزخ اور عذاب اور افعال کے لحاظ سے کفر، بدعت اور گناہ۔ پس اس کے

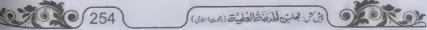
🗱 ... دو سری قشم: وہ جس کے اچھا ہونے کا تنہیں قطعی اور یقینی علم ہو جیسے جنت، ایمان اور سُنَتُ وغیر ہ۔ تنہیں ان کا پختہ ارادہ کر ناہے ، یہاں تفویض کی کو کی جگہ نہیں کیونکہ اس میں کوئی خطرہ ہے نہ اس کے خیر اور بھلائی ہونے میں کوئی شک۔

🗱:... تنیسری فشم: وہ جے کے بارے میں تنہیں یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہے یابُرائی جیسے نفلی اور مباح چیزیں۔ بیر تفویض (یعنی اپنامعاملہ سر: الٰہی کرنے) کا مقام ہے، تتہمیں ان کا پختہ ارادہ کر ناجائز نہیں بلکہ یوں کرو کہ اگر اس میں میرے لیے بہتری ہے تومیں کروں گایا پھریوں کہو کراٹ شآء الله عَزْوَجَلَ میں کروں گا پس اگرتم نے اس قید کے ساتھ ارادہ کیا توبہ تفویض ہے اور اگر ایسانہ کیا توبہ ایک ممنوع اور مذموم لا کچ ہو گی۔خلاصہ بیہ نکلا کہ جس شے کے ارادے میں خطرہ واندیشہ ہو وہ تفویض کا مقام ہے اور وہ یہ ہے کہ تنہیں اُس میں اپنے لیے بھلائی کا یقین نہ ہو**۔**

تفويض كى تعريفات

ہمارے بعض مشائح کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمْ فِي فرمايا: تفويض كا معنى يہ ب كم







خطرہ دالے کام میں اپنے اختیار کو مختار و مذہبر اور مخلوق کی بھلائی جاننے والے کے سپر د سرناجس کے سواکوئی معبود نہیں۔

حضرت سيّدُنا شيخ ابو محمد سجزى رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فِي تَفُويض كي بيه تعريف كى كه «خطرے دالے کاموں میں اپنا اختیار مختارِ حقیقی الله عَذَّوَجَلَّ کے حوالے کر دینا تا کہ وہ تہارے لیے بہتر کا انتخاب فرمائے۔"

جبد حضرت سيّدُناشيخ ابو عمر دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه فِي فرمايا: لا في كوترك كرنے كانام تفویض ہے اور لا کی بیہ کہ خطرے والا کام کرنے کا پختہ ارادہ کیاجائے۔

یہ تومشاکج کی تعریفات تھیں جبکہ ہمارے نزدیک تفویض کی تعریف یہ ہے: جس کام میں تمہمیں خطرے کا خوف ہو اس میں بیہ ارادہ کرنا کہ الله عَذَّوَ جَلَّ تمہاری بہتری کی



تفویض کی ضد طمع (لا کچ) ہے اور طمع دوطرح کی ہوتی ہے:

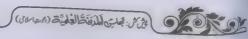
(۱)...وہ طمع جور جا(امیر) کے معنی میں ہو۔مطلب تم ایسی چیز کا ارادہ کر وجس میں کوئی خطرہ نہ ہو، ایسی طبع مذموم نہیں بلکہ قابلِ تعریف ہے جیسا کہ الله عَزْدَ جَلَّ (اپنے نیک بندوں کے اقوال ذکر کرتے ہوئے) ارشاد فرما تاہے:

وَالَّذِينَ أَطْهَا أَن يَغْفِي لِي خَولَيْكَتِي ترجمه كنزالايمان: اور وه جس كى مجمع آس الله

يُوْمُ السِّيْنِ ﴿ (ب١٩، الشعر آء: ٨٢) ہے كہ ميرى خطائيں قيامت كے دن بخشے گا۔

ایک اور مقام پر ار شاد فرمایا:





1076 YOU ترجمهٔ کنزالایمان: جمیل طع ہے کہ ہمارار

اِنَّانَطْهُ اَنْ يَغْفِي لَنَا رَبَّنَا خَطْلِنَا

ہاری خطاعیں بخش دے۔

(پ١٩) الشعر آء: ٥١)

اس طع کے متعلّق کلام کرنا ہمارا مقصود نہیں ہے۔

فرى محتاجي

(٢)... دوسرى قسم مذموم طمع ہے۔ حضور نبي اگرم، رسولِ مُختَشَم صَلَّى اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرما يا إِيَّاكُمْ وَ الطَّهَ عَ فَإِنَّهُ فَقُرٌ حَاضِرٌ يعنى خور كو طمع سے بچاؤ کیو نکہ بیہ فوری مختاجی ہے۔(۱)

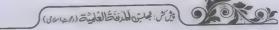
منقول ہے کہ" دین کی خرابی اور بربادی لا کچ میں ہے اور دین کی پختگی تقوٰی وير بيز گاري ميل ہے۔" ہمارے شيخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نے فرمایا: مذموم طمع دو چزي ہیں: (۱)... مشکوک نفع میں سکونِ قلب تلاش کرنا اور (۲)... خطرے والا کام کرنے کا یکاارادہ کرلیں۔ تفویض کے مقابلے میں جوارادہ ہے وہ یہی ہے۔

تفویض پر ابھارنے والی باتیں کے

تفویض حاصل کرنے کا طریقہ ہیہ ہے کہ امور میں پائے جانے والے خطرات کو اور ہلاکت وخرابی کے امکان کو یاد کیا جائے، اس سے بھی بڑھ کرتم اس چیز کو ذہن میں لاؤ کہ تم کئی طرح کے خطرات سے بچنے اور محفوظ رہنے کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ تم ان سے لاعلم اور غافل ہونے کے ساتھ کمزور بھی ہو۔ یہ باتیں پیش نظر رکھنا متہمیں تمام کام الله عَذَّوَ هَلَّ کے سپر و کرنے اور پُر خطر کاموں میں پختہ ارادے سے بیخ

1...معجم اوسط، ۵/۳۰، حديث: ۵۷۵۲







پر ابھارے گانیزایسے کاموں میں تہہیں خیر و بھلائی کی شرط کے ساتھ ارادہ کرنے پر ابھارے گا۔ان باتوں کو اچھی طرح یاد کرلواللہ عَذَّوَ جَلَّ توفیق عطافر مائے۔

روقتم کے خطرات کھا

اگر سوال کیا جائے کہ آخر وہ خطرہ کیاہے جس کی وجہ سے علمائے کر ام تفویض کوضر وری قرار دیتے ہیں؟ تو سنو کہ یہاں خطرات دوفتم کے ہیں:

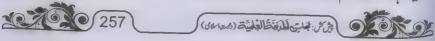
جے اِنْ شَاءَالله عَفَره : شک ہونا کہ بید کام ہوسکے گایا نہیں اور تم بید کر سکو کے یا نہیں ؟ای وجہ سے اِنْ شَاءَالله عَدَّوَ مَلَ کَهُ عَلَى ضرورت پرلِ تی ہے اور بینیت وامید کے باب میں شامل ہوجاتا ہے۔

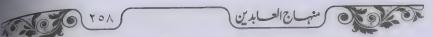
ﷺ:...دوسر الخطرہ: خرابی کاہے کہ تہمیں اس میں اپنی بہتری کا یقین نہیں ہوتا، پس اِی دجہ سے تفویض کی حاجت ہوتی ہے۔

خطرے کے متعلق اقوالِ علما کھا

خطرے کے متعلّق علیائے کر ام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کے اقوال میں اختلاف ہے، بعض نے فرمایا: کام میں خطرہ بیہ ہے کہ ہو سکتاہے اس کام کے علاوہ کسی دوسرے کام میں نجات ہواور بیہ بھی ممکن ہے بیہ کام کرنے میں گناہ ہو جبکہ ایمان اور سنت میں کوئی خطرہ نہیں ہو تا کیو نکہ ایمان کے بغیر نجات نہیں اور سنت پر استنقامت میں کوئی گناہ نہیں للہٰذا ایمان و سنت کا پختہ ارادہ کرنا بالکل درست ہے۔

حضرت سیّدُ ناستادابواسحاق اسفر اکینی علیّه دَحْمَهُ اللهِ النول نے فرمایا: کسی کام میں خطرہ سیم کے اس کام میں کوئی الیی رکاوٹ آجائے کہ اصل کام چھوڑ کر اس رکاوٹ کو دور



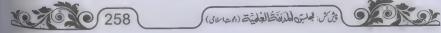


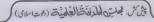
کرنا زیادہ بہتر ہو۔ ایسا خطرہ مباح، سنت اور فرائض میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً: کم شخص پر نماز کا وقت بہت ننگ ہو گیا ابھی اس نے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تھا کہ کمی ڈو جتے یا آگ میں جلتے شخص نے اسے مد د کے لیے پکارااور یہ اس کو بچپا بھی سکتا ہے تو اس کے لیے اُسے بچانا نماز میں مشغول ہونے سے بہتر ہے۔ پس ایس صورت میں مباحات، نوافل اور کثیر فرائض میں بھی پختہ ارادہ کر نادرست نہیں ہے۔

ایک سوال ادراس کا جواب

اگر سوال کیا جائے کہ یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ الله عَذْدَ جَازَا پنے بندے پر ایک چیز فرض کرے اور اس کے جھوڑنے پر عذاب کی وعید بھی سنائے اس کے باوجود اس کام کے کرنے میں بہتری نہ ہو؟جواب ہیہ ہے کہ ہمارے شیخ (ابو بکرورَّاق) دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فرماتے ہیں: الله عَزْوَجَلَ نے بندے کو اسی چیز کا حکم فرمایاہے جس میں اس کے لیے بہتری ہو بشر طیکہ کوئی ر کاوٹ نہ پائی جائے اور نہ ہی بندے پر کسی فرض میں اتن شکی فرمائی ہے کہ وہ اس سے پھر ہی نہ سکے مگریہ کہ اس کے پھرنے میں بھی اس کے لیے بہتری ہی رکھی ہو۔ کئی د فعہ ایساہو تاہے کہ اللہ عَذَّدَ جَلَّ بندے کے لیے کسی عذر کو سبب بنادیتاہے جس کی وجہ سے دو فرض یاواجب کاموں میں سے ایک کو چھوڑ کر دو سرے کی طرف بڑھنازیادہ بہتر ہو تاہے جبیبا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں، لہذا الیی صورت میں بندہ معذور بلکہ ماجور یعنی ثواب کالمستحق ہو تاہے،اس وجہ سے نہیں کہ اس نے فرض کو چھوڑابلکہ اس وجہ سے کہ اس نے وہ فرض اختیار کیاہے جو زیادہ بہتر تھا۔

میں نے حضرت سیدُ ناامام الحرمین ابو المعالی جُوَیْنی عَلَیْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْقَدِی كو اس مسلط







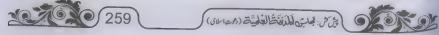
یں یہ فرماتے سنا کہ الله عَذْدَ جَلَّ نے نماز، روزہ اور مج وغیرہ جو بھی بندے پر فرض فرمائے ہیں ان میں بالیقین بندے کے لیے بہتری ہے اور ان کو انجام دینے کا پختہ ارادہ کر نابھی درست ہے اور اس پر ہم سب کا اتفاق ہے۔اب مباح و نفلی چیزیں تفویض کے عممیں باقی رہ گئیں۔اسے اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ یہ اس باب کی مشکل ترین بحث ہے۔

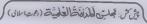
مقام تفویض سے گرنا کھا

اگر کہا جائے کہ کیا معاملات کو سپر دِ خدا کرنے والا ہلاکت وخرابی ہے محفوظ رہتا ہے حالا نکہ دنیاتو مصائب وآلام کا گھرہے؟ توجان لو کہ معاملات کوسپر دخدا کرنے والے کواکٹر بھلائی ہی نصیب ہوتی ہے ، البتہ مجھی کبھار اُسے ناکامی کا منہ دیکھناپڑتا ہے (۱)اور اِس کی وجہ سے بسااو قات وہ رسواہو کر تفویض کے مقام سے گر جاتا ہے جبکہ مقام تفویض سے گرنے اور رسواہونے میں بندے کے لیے کوئی بھلائی نہیں۔حضرت سیّدُ نا تيخ ابو عمر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فِ السابي فرمايا -

ایک قول میہ بھی ہے کہ بندے نے جو معاملات سپر دِ خداکیے ہیں ان میں اسے بھلائی اور بہتری ہی نصیب ہوتی ہے جبکہ رسوائی اور مرتبہ تفویض میں کو تاہی ان کاموں میں ہوتی ہے جو بندہ سپر دِ خدا نہیں کر تاوجہ یہ ہوتی ہے کہ اسے ان کاموں میں بُر ائی کا اندیشہ نہیں ہو تا جبکہ تفویض ان کاموں میں ہوتی ہے جن میں بھلائی اور بُر ائی دونوں کا شک ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ كَ مزد يك بيه دوسر اقول ہى زيادہ بہتر ہے کیونکہ اگر ایبانہ ہو تو تفویض پر ابھار نے والی بات مضبوط نہیں رہتی۔

سیناکای اس کی اپنی کمزوری تفویض کی بنیاد پر ہوتی ہے۔(ازعلمیہ)







الله عَزْدَ جَلْ پر کچھ واجب بنيس

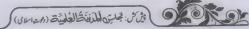
اگریہاں یہ سوال کیا جائے کہ کیا اللہ عَذَّوَجَلَّ پر واجب ہے کہ اپنے معاملات أي کے سپر دکرنے والے کو افضل چیز ہی عطا فرمائے؟ تو یاد رکھو کہ اللّٰہ عَذَّوَ جَلَّ پر کوئی چیز واجب تھم انا محال وناممکن ہے اور بندوں کے لیے اللہ عَذَوَ جَلَّ پر کچھ تھی واجب نہیں ہے۔ بعض او قات وہ حکمت کے تحت بندے کو بہتر عطا فرماتا ہے مگروہ بہتر افضل نہیں ہو تا، کیاتم نہیں دیکھتے کہ ایک سفر میں الله عَذَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب نبی صَلَّى اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم اوران ك اصحاب عَلَيْهِمُ الرِّضُوّان ك ليے سورج طلوع ہونے تك بورى رات نیند مقد رفر مادی یہاں تک کہ ان کی نمازِ تہجد اور نمازِ فجر قضاہو گئی(۱)حالا نکہ نماز نیندے افضل ہے۔ بعض او قات رب تعالیٰ کسی بندے کے لیے د نیا کی نعمتیں اور دولت مقدر فرما دیتا ہے اگر چپہ افضل فقر وغربت ہے۔ یو نہی کسی کو بیو یوں اور اولا دمیں مشغول فرمادیتا ہے اگر چیہ عبادت کے لیے تجڑ د (یعنی بیوی بچوں کانہ ہونا) افضل ہے۔ ⁽²⁾ بے شک

 ... غروهُ خيبر سے والي پر آپ صلى الله تعالى عليه و البه و سلم اور صحابة كرام عليفه الزِّفوان في ايك مقام پر پر او کیا جہال بیرواقعہ پیش آیا۔ (مسلم، کتاب المساجد،باب قضاءالصلوۃ الفائدة، ص۳۲، حدیث: ۹۰۳م

●...احناف کے نزدیک غلبرشہوت کے وقت نکاح کرناواجب اور حالت اعتدال میں سُنَّتِ مؤکدہ ہے اور یہ نوافل میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔ جبیبا کہ فقاؤی شامی میں ہے: "صحیح قول کے مطابق عَلمِ شہوت کے وقت نکاح کرناواجب ہے اور حالتِ اعتدال میں سُنَّتِ مؤکدہ ہے جبکہ بندہ وطی،مہراور نفقہ (یعنی خرچ وغیرہ) پر قادر ہو اور نوافل میں مشغول ہونے سے نکاح کر ناافضل ہے اور نکاح ترک کرنے والا گناہ گار ہے کیونکہ سنت ِمؤکدہ کا ترک گناہ ہے اور اگر نکاح سے اپنے آپ کو اور عورت کو حرام سے بچانے کی نیت اور اولاد کاارادہ ہوتو نکاح کرنااجر و ثواب کا موجب ہے۔ای طرح سنت پر عمل ادر حکم الٰہی بجالانے کی نیت ہو تو اجرو ثو اب ملے گالیکن اگر محض شہوت پوری کرنے اور حصولِ لذت كى نيت بوتوكوكى تواب نہيں ملے گا۔ (در يختار معرد المحتار، كتاب النكاح، ٢/٣ يمتا ١٨)



FIG YT.





76 76 1715

منهاج العابدين

الله عَذْوَ هَلَّ البِّيِّ بندول كو جانتاد ميكه المجـ

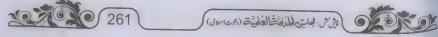
بیان کر دہ بات ایسے ہی ہے جیسے ایک سمجھد ار اور خیر خواہ طبیب مریض کے لیے جَو کا پانی تجویز کر تاہے اگر چیہ شکر کا پانی زیادہ اچھااور زیادہ لذیذ ہو تاہے کیونکہ طبیب جانتا ہے کہ اس کی بیاری کا علاج جَو کے پانی میں ہے اور بندے کا مقصد بھی ہلاکت سے بچناہی ہو تاہے ،نہ کہ ہلاکت وبُر ائی کے ساتھ فضل و شرف حاصل کرنا۔

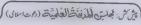
تفويض ميں اختيار

اگر سوال کیاجائے کہ اپنے معاملات سپر دِ خد اکرنے والا بااختیار ہو تاہے یا نہیں؟ توجان لو کہ جمارے علمائے کر ام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کے نزویک درست میہ سے کہ اسے اختیار ہو تاہے اور اس سے اس کی تفویض میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ یوں کہ جب اس کی بہتری افضل ومفضول دونوں میں ہو تو وہ اللہ عَذَوَ جَلَّ ہے بیہ جاہ سکتا ہے کہ رہِ تعالیٰ اس کے لیے افضل کے اساب مہیافرمادے جیسے مریض کو اختیار ہوتا ہے کہ طبیب سے کہے: اگر دو نوں ہی میں میری بہتری ہے تو پھر میری دواجو کے پانی کے بجائے شکر کاپانی کر دو تا کہ مجھے اپنی پبند اور بہتری دونوں ایک ساتھ مل جائیں، اسی طرح بندے کو بھی ہے دعا کرنے کا اختیار ہے کہ اللہ عنوَّدَ جَلَّ افضل میں اس کی بہتری رکھ دے اور اس کا سبب بنادے تا کہ اسے فضل اور بہتر دونوں اکٹھے مل جائیں لیکن شرط یہ ہے کہ اگر الله عَذَوَجَلَ اس کے لیے بجائے افضل کے غیر افضل میں بہتری کو منتخب فرمائے تو بندہ اس پر راضی رہے۔

تفویض میں کہاں اختیار نہیں؟

اگر کہاجائے کہ ایساکیوں ہے کہ بندے کے لیے افضل کو اختیار کرنارواہے اور







المادين ١٦٢ كالمادين

زیادہ بہتر کو اختیار کرنا جائز نہیں؟ تو یاد رکھو کہ افضل اورزیادہ بہتر میں فرق ہے۔ بندہ مفضول کے مقابلے میں افضل کو تو جانتاہے مگر خرابی کے مقابلے میں بہتری ہے لاعلم ہو تاہے اسی لیے اُس کا پختہ ارادہ نہیں کر سکتا اور افضل کو اختیار کرنے کا معنیٰ ہیہے کہ بنرہ یہ چاہے کہ اللّٰہ عَذَدَ جَنَّ اُس کی بہتری کو افضل میں رکھ دے اور اِس کو اس کے لیے مُنتُخ و مقدر فرمادے۔ بے شک بندہ اِسی میں پختہ ارادہ کر سکتاہے، اسے اچھی طرح سمجھ لو۔ یہ جو کچھ بیان ہواعلم تفویض ادر اس کے اسر ار کاخلاصہ ہے ، اگر حاجت نہ ہوتی تو ہم اسے ذکر نہ کرتے کیونکہ یہ علوم مکاشفہ کے سمندروں میں سے ہے اس کے باوجو دمیں نے اس کتاب میں مختصر مگر جامع نکات بیان کر دیئے ہیں اور میں نے وضاحت کاارادہ اس لیے کیا تا کہ بڑے بڑے علمااورا بتدائی طالب اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔اگر اللہ عَوْدَ وَجُلْ نے جاہاتو تو فیق ملے گی۔

تیسراعارضہ: قضائے الہی پر رضا کابیان

(راہِ عبادت میں رکاوٹ ڈالنے والے چار عوارض میں سے تبیسر اعارضہ قضائے الٰہی کی مختلف صور توں کا پیش آنا ہے، یہ قضا بدلتی رہتی ہے بھی نفس ناراضی کی طر ف جلدی کر تاہے اور مجھی فتنے کی طرف دوڑتاہے۔)

جب قضاء کا عارضہ آ جائے تواس کے لیے تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم الله عَزْدَ جَلَ کی قضاء لیخی فیصلے پر راضی رہواور پیر راضی رہنادو وجہ سے ضروری ہے:

🗱 🛶 کی وجہ: عبادت کے لیے فراغت نصیب ہو جائے گی کیونکہ اگرتم قضائے الٰہی پر راضی نہ ہوئے تو ہمیشہ تمہارے دل پر غم دیریشانی کے بادل چھائے رہیں گے کہ ایسا کیوں ہوا؟ ویسا کیوں نہ ہوا؟ اور جب دل اس طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو تو پھر

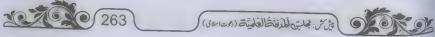
عادت کے لیے فراغت کیے نصیب ہو سکتی ہے؟ کیونکہ تمہارے پاس ایک دل ہی تو ہے اوروہ بھی دنیا کی اگلی پچھلی پریشانیوں سے بھر جائے تواب اس میں الله عَزَوَجَلَ کی یاد، اس کی عبادت اور فکر آخرت کے لیے جگہ کہاں یے گی؟

مو بوده برکت کاختم ہونا

حضرت سيّدُ ناشقيق بلخي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الوّلِ في سيح فرما ياكه "گزرے ہوئے كامول ير حرت اور آنے والے کامول کی فکر تمہاری موجو دہ گھڑی کی برکت بھی ختم کر دیتی ہے۔" 🚓 ... دو سرى وجه: قضائے الهي پر راضي نه رہنے كي صورت ميں الله عَزَوَجَلَ كي ناراضي

منقول ہے کہ ایک نبی عَلَيْهِ السَّلام کو آزمائش بینچی تو انہوں نے الله عَزَّوَ جَلَّ کی بارگاہ میں شکایت کی، الله عَزْدَ جَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی که"تم میر اشکوہ کر رہے ہو حالا نکہ میں شکوہ اور مذمّت کا مُستّحق نہیں ہوں اور یہ جو تمہارے لیے ظاہر ہو امیرے علم کے مطابق ہے تو پھرتم اپنے لیے میرے فیلے پر ناراض کیوں ہوتے ہو؟ کیاتم چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر دنیابدل دوں یا پھر لوحِ محفوظ میں تبدیلی کر دوں، میں اپنی جاہت کے بجائے تمہاری چاہت کے مطابق فیصلہ کروں اور میری پیند کے بجائے تمہاری پیند نافذ ہو، میری عزت وجلال کی قشم! اگر دوبارہ تمہارے دل میں یہ خیال گزرا تو میں لباس نبوت اُتار کر متہیں آگ کے حوالے کر دوں گااور جھے کوئی پر وانہیں۔"

میں کہتاہوں: عقلمند کوغور کرناچاہیے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم تگہداشت اور دل دہلادینے والی وعید اپنے انبیاو ہر گزیدہ بندول کے ساتھ ہے توعام بندول کے ساتھ اس کا معاملہ کیسا ہو گا؟ پھر حکایت میں اس فرمان پر غور کرو کہ ''اگر دوبارہ آپ کے دل



منهاج الحالمين ١٦٤ كالمحالة

میں بیہ خیال گزراتو میں لباسِ نبوت اتارلوں گا۔ "بیہ سخت تنبیہ محض دل کے اراد ہے وخیال پرہے تواس شخص کا کیاحال ہو گاجولو گوں کے سامنے اپنے رہے تعالیٰ کی طرف ہے آنے والی آزمائش پربے صبر ی کرے، چیخ چلائے، شکوہ کرے اور شور مجائے اور نہ صرف خود بلکہ اوروں کو بھی اپنے ساتھ ملالے۔

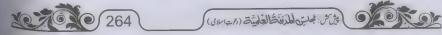
پھر یہ تنبیہ انہیں تھی جنہیں ایک بار قضاہے ناراضی کا خیال گزراتوجو ساری عمر ہی الله عَدَّدَ جَلَّ سے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے گز ار دے اس کا کیاانجام ہو گا؟ پھریہ کہ انہوں نے تواپنے ربّ تعالیٰ سے شکایت کی تھی توجو غیر کے سامنے روناروئے اس کا کیا ہے گا؟ ہم اپنے شریر نفسوں اور بُرے اعمال سے الله عَذَوَجَلَ كي بناہ چاہتے ہیں اور ہم اُس سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں معاف فرمادے، ہمارے گناہ اور کو تاہیاں بخش دے اور اپنی نظر رحمت سے ہماری اصلاح فرمائے۔ بے شک وہ سب سے بڑھ کررحم فرمانے والا ہے۔

قفاء پرراضي رہنے كامعنى

اگر یو چھاجائے کہ قضائے الٰہی پر راضی رہنے کامعنٰی،اس کی حقیقت اور اس کا حکم كيا ہے؟ تو جان لوكه جارے علمائے كرام رَحِتَهُ اللهُ السَّلام في فرمايا: ناراضي چيوڙدينے كانام رضاہے اور ناراضی میہ ہے کہ بندہ الله عَذَّوَ جَلَّ کی قضاء و فیصلے کے مقابلے میں اُس شے کو اپنے لیے زیادہ بہتر اور عمدہ سمجھے جس کی بہتری یا خرابی کا اسے یقین ہی نہ ہو۔ اس معاملے میں یہ شرطہ تواسے سمجھ لو۔

ایک سوال اوراس کا جواب

اگر تم سوال کرو که کیاشر اور گناه الله عَذْوَجَلَ کی قضاء و قدر سے نہیں ہیں؟ تو پھر



یدہ شریر کیسے راضی ہو سکتا ہے اور بیراُس پر کیو نکر لازم ہو سکتا ہے؟ تو یاد رکھو کہ راضی رہے کا تعلق قضائے الہی کے ساتھ ہے اور شرکی قضاو فیصلہ شر نہیں ہے بلکہ شروہ ہے جس كافيصله ہوالہذااہے شرپرراضي ہونانہيں بلكه قضاپرراضي ہونا کہيں گے۔ ہمارے شائخ نے فرمایا کہ قضاء کا تعلق چارول چیزول سے ہوتا ہے: (۱) یفعت (۲) یشدت (۳)... بھلائی اور (۴)...برائی۔

1 ... نعمت کے معاملے میں فیصلہ فرمانے والے (الله تعالیٰ)، فیصلہ اور جس کا فیصلہ ہوالینی نعمت سے راضی ہونا بندے پر واجب، اُس کے نعمت ہونے کی حیثیت سے اس یر شکر اداکر نا بھی واجب اور نعمت کے اثر کو ظاہر کرکے خود پر اللہ عَزْوَجَلَ کے احسان کا اظهار بھی واجب ہے۔

﴿2﴾... شدت و سختی کے بارے میں بھی فیصلہ فرمانے والے، فیصلہ اور اس شدت وتکلیف پر راضی رہنا واجب ہے اور اُس کے سختی ہونے کے لحاظ سے اس پر صبر کرنا

﴿3﴾ ... بھلائی کے معاملے میں بھی فیصلہ فرمانے والے، فیصلہ اوراس بھلائی پر راضی ہو نا واجب ہے اوراس حیثیت سے کہ وہ تجلائی ہے اور اُس کی توفیق ملی بندے پرالله عَوْدَ عَلَ کے احسان کو یاد کرنا بھی واجب ہے۔

﴿4﴾ ... شركے معاملے میں بھی فیصلہ فرمانے والے ، فیصلہ اور جو فیصلہ ہوا اُس پرراضی ہوناواجب ہے،اس حیثیت سے کہ اُس کا فیصلہ ہواہے،اس لحاظ سے نہیں کہ وہ شر ہے اور چونکه اُس کا فیصله ہواہے تواس اعتبار سے در حقیقت بیہ فیصلہ کرنے والے اور فیصلہ كى طرف لو ثاہے اور بير ايسے ہى ہے كہ تم كى مخالف كے مذہب كى معلومات لينے پرراضى



ہو جاؤتا کہ تنہیں اُس کا پتا چل جائے،اس لیے نہیں کہ تم اسے اپنالو گے پس اس کا علم ہو ناعلم کی طرف لوٹے گا اور تمہاری رضا اور محبت حقیقت میں علم کے ساتھ ہو گی نہ کہ اس مذہب کے ساتھ۔ پس جو فیصلہ ہوااس پر راضی رہنے کا بھی یہی مطلب ہے۔

فضا پر راضی کی زیادہ طلبی 👺

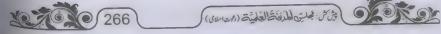
اگریہاں سوال ہو کہ کیا قضائے الٰہی پر راضی رہنے والازیادہ کا طلبگار ہو سکتاہے؟ توجواب سے ہے کہ ہاں مگر اس شرط کے ساتھ کہ اگر زیادہ میں میرے لیے بہتری و بھلائی ہے تو اللہ عزَّدَ ہَلَ زیادہ عطا فرمائے، قطعی ویقینی طلب نہ کرے۔ یوں وہ قضائے الٰہی پر راضی رہنے والا ہی کہلائے گا بلکہ بیہ دلیل ہو گی کہ وہ بدر جہ او کی قضائے الٰہی پر راضی ہے کیونکہ جب کوئی کسی شے کو پیند کر تااور اس پر راضی ہو تاہے جب ہی توزیادہ کی طلب کر تاہے۔ چنانچہ

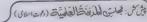
حضور ني كريم، رَءُون رَّحيم صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم كُوجِب دوده بيش كيا جاتا وَ آپ يه دعاكرت: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْدُلِينَ السَّاللَّهُ عَزَّوْ جَلَّ! اس مِن جارك كَ بر کت رکھ اور جمیں اس سے زیادہ عطافرما۔ "اور جب کوئی اور چیز پیش کی جاتی تو یہ دعا کرتے: '' وَزِدُنَا خَيْرًا مِّنْهُ لِعِنْ ہمارے لئے اس سے بہتر میں اضافہ فرما۔''(۱) دونوں دعاؤں میں کہیں بھی بیہ دلیل نہیں ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم قضائے الٰہی پر راضی نہ تھے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

ا گرتم كهو كه ان دونول دعاؤل مين توآپ صَلَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فَ بَهْر يَ

ابوداود، كتاب الاشربة، باب ما يقول اذا شرب اللبن، ٣٤٥/٣، حديث: ٣٤٣٠ بتغير







ادر بھلائی کی شرط نہیں لگائی؟ تو جان لو کہ ان امور کا تعلق دل سے ہے زبان سے ادا کر نا تو فقط ان کا اظہار ہو تاہے اور جب دل میں کوئی چیز ہو تو زبان سے اس کا اظہار نہ بھی کیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔اسے اچھی طرح سمجھ لو۔

چوتھاعار ضہ:مصائب و تكاليف

(راہ عبادت میں رکاوٹ ڈالنے والے چارعوارض میں سے چو تھاعار ضہ مصائب و تکالیف ہیں بالخصوص مخلوق، شیطان اور نفس کی مخالفت کرنے والے کو ہر طرف سے پیش آتی ہیں)

مصائب و تكاليف كے عارضے كاعلاج صبر ہے توہر مقام پر صبر كرناتم پر لازم ہے

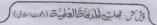
اوريه دودجه سے:

🗱 ... پہلی وجہ: تا کہ تمہیں عبادت تک رسائی ہو جائے اور عبادت سے جو تمہارا مقصو و ہے دہ تمہیں نصیب ہو جائے کیونکہ ہر عبادت کا معاملہ صبر اور تکالیف بر داشت کرنے پر مو توف ہے ، جو صبر کرنے والانہ ہو حقیقت میں وہ عبادت میں سے پچھ حاصل نہیں کریاتا کیونکہ جو الله عَذَوْدَ جَلَ کی عبادت کا ارادہ کر تا اور اس کے لیے تنہائی اختیار کرتا ہے تواہے کئی قشم کی آزماکشوں،امتحانوںاور تکلیفوں کاسامنا کرناپڑتا ہے۔

راهِ عبادت کی چار مشقیں

پہلی ہے کہ اصل عبادت میں ہی مشقت ہے ،اسی وجہ سے اس کی تر غیب ولائی گئی اور اس پر تواب کا وعدہ کیا گیا کیونکہ بندہ خواہش کو مار کر اور نفس پر جبر کر کے ہی عبادت کر سکتا ہے،اس لیے کہ نفس وخواہش نیکی و بھلائی سے روکتے ہیں اور ان کی مخالفت کرناانسان کے لیے سب سے مشکل کام ہے۔





دومری په که بنده مشقت اٹھا کر جب کوئی اچھاکام کر تاہے تو پھر اور زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اچھاکام برباد نہ ہو جائے اور کسی عمل کو باقی رکھنا عمل کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

تیسری پیر کہ دنیامصائب وآلام کاگھرہے جو بھی اس میں رہے گا اے لازی طور پر ان کاسامناکر ناپڑے گااور ان مصائب کی بھی کئی قشمیں ہیں: خاندان میں مصیبت، ر شتہ داروں، بھائیوں اور دوستوں وغیرہ میں سے کسی کی جدائی یاموت واقع ہو جانا، خود اپنے جسم کا مختلف امر اض اور در دوں میں مبتلا ہو نا، عزت کے معاملے میں لوگوں سے جھگڑا فساد ہونا، اپنی عزت پر دست درازی، غیبت یا الزام تر اشیوں کا ڈر وخوف ہو نابو نہی مال کے ختم ہو جانے کا ڈر وغیر ہ ان میں سے ہر مصیبت اپنی حیثیت کے لحاظ سے انسان کوزخمی کرتی اور دل جلاتی ہے للمذ اانسان کو ان سب پر صبر کی ضرورت ہے ورنہ ہے صبری اور روناد ھونا سے عبادت کے لیے فارغ نہیں ہونے دے گا۔

چو تھی ہے کہ آخرت کے طلبگار کی آزمائش ومصیبت زیادہ شدید ہوتی ہے۔ جو جتنازیادہ الله عَزْوَجَلَ کے قریب ہوتاہے دنیامیں اس کے لیے مصائب وآلام بھی اسے ى زياده بوت بين، كياتم نے محبوب خدا، سيد انبياء صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كابيه فرمان نَهِيلُ سَا: ' ٱشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً ٱلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ لِين لو گول مِن سب سے سخت آزماکش انبیائے کر ام عَلَیْهِمُ السَّلَام کی ہوتی ہے پھر شہدا کی پھر درجہ بدرجہ دیگر لو گوں کی۔ ''(ا)پس جو شخص بھی نیکی کے رائے کا ارادہ کرے گا اور راہ آخرے کے لیے تنہائی چاہے گا تواہے ان مصیبتوں کاسامنا کرناپڑے گا،اگر اس نے ان پر صبرینہ کیااور

^{• ...} ترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء في الصبر على البلاء، ٣/ ١٤٩، حديث: ٢٣٠٠، دون ذكر "الشهداء"

منهاج الحسابدين

ہزت کی طرف متوجہ نہ ہواتو وہ اس راہ سے جدا ہو کر عبادت سے محروم ہو جائے گا اور اسے عبادت میں سے پچھ بھی نصیب نہ ہو گا۔

ممائب کے متعلق قر آنی فیصلہ

الله عَذَّوَ جَلَّ نَے جمیں بالکل واضح طور پر بتادیا کہ تمہیں مصائب و تکالیف کا سامنا کر ناپڑے گا اور ان کے ذریعے ہم تمہاری آزمائش کریں گے۔ار شادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمة كنزالايبان : بشك ضرور تمهارى آزمائش ہوگى تمهارے مال اور تمهارى جانوں ميں اور بشك ضرور تم الكے كتاب والوں اور مشركوں سے بہت كچھ برُ اسنوگے۔

لَتُبْلَوْتَ فِي اَمُوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ تَ وَلَيْسُكُمُ تَ وَلَيْسُمُ فَيَ فَي اللَّهِ مِنَ اللَّهُ مُنَا اللّهُ مُنَا اللَّهُ مُنَا اللَّهُ مُنَا اللَّهُ مُنَا اللَّهُ مُنَالِحُلُكُ مُنَا اللَّهُ مُنَا اللَّهُ مُنْ اللَّالِمُ مُنْ اللَّهُ مُنَا اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنَا اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنَا اللَّا

(پ، ألعمزن: ۱۸۲)

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

وَإِنْ تَصْدِرُوْ اوَتَتَقَقُوْ افَإِنَّ ذَٰلِكِ مِنْ ترجمهٔ كنزالايمان: اور اگرتم مبر كرو اور بچتے

عَزْمِ الْأُمُوْمِ ١٨٥ (پ، العمزن: ١٨١) د بوتويه بزي بمت كاكام ب-

گویار ب تعالی ار شاد فرمار ہاہے کہ یہ بات اپنے دلول میں بٹھالو کہ تمہیں مختلف فسم کی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا،اگر تم نے صبر کیا تو واقعی تم مر د ہو گے اور تمہارے کام بلند ہمت مر دوں والے ہوں گے۔ لہذا جو الله عَذَوَ جَلَّ کی عبادت کا ارادہ کرے اسے لازم ہے کہ پہلے طویل صبر کا پختہ عزم کرلے اور دل میں یہ بات بٹھالے کہ جب تک زندگی ہے بڑی بڑی مصیبتوں کو بر داشت کرنا ہی پڑے گا۔اگر اس نے کہ جب تک زندگی ہے بڑی بڑی مصیبتوں کو بر داشت کرنا ہی پڑے گا۔اگر اس نے کہ جب تک زندگی ہے بڑی بڑی مصیبتوں کو بر داشت کرنا ہی پڑے گا۔اگر اس نے کہ جب تک زندگی ہے بڑی بڑی مصیبتوں کو بر داشت کرنا ہی پڑے گا۔اگر اس نے کہ جب تک زندگی ہے بڑی بڑی مصیبتوں کو بر داشت کرنا ہی پڑے گا۔اگر اس نے کہ جب تک زندگی ہے بڑی بڑی مصیبتوں کو بر داشت کرنا ہی پڑے گا۔اگر اس نے کہ جب تک زندگی ہے بڑی بڑی مصیبتوں کو بر داشت کرنا ہی پڑے گا۔

FIG TV. ایسانہ کیاتو گویا بغیر آلات کے کام کرناچاہتاہے اور غلط طریقے پر کام کرنے لگاہے۔

موت کی چاراقهام

حضرت سيّدُ نافَضَيْل بن عِماض عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَهَّابِ فِي فرمايا: جو آخرت كارارته ط کرنا چاہتا ہے وہ خود پر چارا قسام کی موت طاری کرلے: سفید، سرخ، سیاہ اور سبز سفید موت بھوک، سیاہ موت لوگوں کی طرف سے مذمت، سرخ موت شیطان کی مخالفت اور سبز موت بے دریے آنے والے مصائب ہیں۔

بہترین تقیحتی

🚓 ... بزر گول کے پاس جاؤتواس وقت تک برتری نہ چاہناجب تک کہ وہ خوو متہمیں برتزی نہ دے دیں تاکہ تمہمیں ان سے کو کی پریشانی نہ پہنچے۔

🗱 ... جب تم کچھ لو گوں کے ساتھ ہو توجب تک وہ تمہیں بطور تعظیم آگے نہ کریں،اس وقت تک ان کی امامت نہ کرانا۔

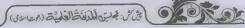
🚓 استمام جانا ہو تودو پہریاضج کے وقت میں جانااور سیر و تفریح کے مقامات کی

🗱 ... باد شاہوں کے ظلم کی جگہوں پران کے پاس اس وقت تک جانے ہے گریز کر ناجب تک تمہیں یقین نہ ہو جائے کہ تمہاری حق بات مان کروہ لو گوں پر ظلم وستم سے باز آجائیں گے اس لئے کہ اگر تمہاری موجود گی میں باد شاہوں نے کسی ناجائز وحرام کام کاار تکاب کیااور تم طاقت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں اِس ناجائز فغل سے نہ روک سکے تولوگ تمہاری خاموشی کی وجہ سے اس فعلِ ناحق کو حق

🚓 ... علمی محفل میں غصہ کرنے سے بچنا۔

🚓 ...لو گول کے سامنے قصے کہانیاں بیان نہ کر ناکیونکہ قصہ گوضر ور جھوٹ بولتا ے۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۳، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)









و جرکے نواندو تمرات کابیان

و سری وجہ: صبر کے ضروری ہونے کی دوسری وجہ سے کہ صبر میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔ صبر سے درج ذیل بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں:

نجات و كاميا بي

صر کرنے سے نجات اور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ

الله رَبُّ الْعُلَمِينَ عَزَّدَ جَلَّ كَافْرِ مَانِ عَالَيْثَانَ مِ:

ترجية كنزالايبان: اورجوالله ع در الله اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گااور اسے وہاں سےروزی دے گاجہاں اس کا گمان نہ

وَمَن يَتَقِى اللهَ يَجْعَلُ لَهُ مَخْرَجًا ﴿ وَيَرْزُقُهُمِن حَيْثُ لا يَحْسِبُ

(پ،۳۱،الطلاق:۲۰٫۳)

آیت مبارکہ کامطلب یہ ہے کہ جو صبر کے ذریعے الله عَزَّدَ جَلَ سے وُرے گاالله عُؤْدُ جُلَّاس کے لیے مصیبتوں سے نکلنے کی راہ نکال دے گا۔

وشمنول پر کامیا بی

صبر کی وجہ سے دشمنوں پر کامیابی نصیب ہو گی۔ چنانچہ

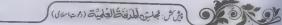
ارشادِ بارى تعالى ب:

ترجمة كنزالايمان: توصر كروبي شك بهلاانجام

فَاصْبِرُ * إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْتُتَّقِيْنَ صَ

يرميز كارول كا_







TO TYT منهاج العابدين

مراد پوری ہونا

صبر کی برکت سے مر ادبوری ہو گی۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَتُنْتُ كُلِمَتُ مَ إِنْ الْحُسْفَى عَلَى بَنِي ترجمة كنزالايمان: اور تير ، رب كالهاوعره اِسُرَ آءِیْلُ فَبِهَاصَیَرُوُا ﴿ رِبِهِ،الاعداف: ١٣٤ نَی اسرائیل پر پوراہو ابدلہ اُن کے صبر کا۔

منقول ہے کہ حضرت سیدُنا بوسف عَلَيْهِ السَّلَام في البيغ والدِ ماجد حضرت سيِّدُنا يعقوب عَلَيْهِ السَّلَامِ كَ خط كَ جواب مين لكها: ابّاءُكَ صَبَرُوا فَظَفَرُوا فَاصْبِرْ كَمَاصَبِرُوا تَظْفَنُ كَهَا ظَفَنُ وْالْعِنِي آپِ كَي آباء واحداد نے صبر كيا تو كامياب ہوئے پس آپ بھی اُن كی طرح صبر کیجئے تو آپ بھی اُن کی طرح کامیاب ہو جائیں گے۔

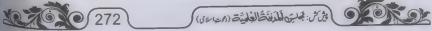
اسی مضمون کوایک شاعرنے یوں بیان کیا کہ:

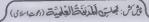
لَا تَيَاسَنَ وَإِنْ طَالَتُ مُطَالَبَةٌ إِذَا اسْتَعْنَتَ بِصَبْرِ أَنْ تَرَى فَيَجَا اَخْلِقُ بِنِي الصَّابُرِ اَنْ يَخْطَى بِحَاجَتِهِ وَ مُدُمِنُ الْقَرْعِ لِلْاَبْوَابِ اَنْ يَلِجَا توجمه: (۱)...مايوس ۾ گزنه بو، اگرچه مطالبي كوع صه گزر جائے، اگر تو صبر سے مدد لے گاتو کشاد گی کو دیکھے لے گا۔

(۲)...ا پنی حاجت پالینے والے صابر انسان کی مانند ہو جااور داخل ہونے کے لئے دروازوں پر مسلسل دستک دینے والے کی طرح ہو جا۔

ييثوائي وامامت

صبر کے سبب لوگوں کی پیشوائی وامت کادرجہ ملتاہے۔الله عَزْدَ جَلَ ارشاد فرماتاہے: وَجَعَلْنَامِنْهُمْ أَيِبَّةً يَّهُلُونَ بِأَمْرِنَا ترجبهٔ كنزالايبان: اور بم ن أن يس ع بح







76 76 TVT

منهاج الحسابدين لَهُ اللَّهُ ا

امام بنائے کہ جمارے علم سے بتاتے جب کہ اُنہوں نے صبر کیا۔

(۲۳: السجدة: ۲۳)

تعريف وتوصيف

الله عدَّدَ وَ الله عَدْدَ وَ الله عَلَى تعريف فرما تا ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

ترجية كنزالايبان: ب شك بم في اس صابر بإيا كيا چھابندہ بے شك وہ بہت رجو عُالانے والاہے۔ إِنَّاوَجَدُنْهُ صَابِرًا ۗ نِعْمَ الْعَبْثُ ۗ إِنَّا اَوَّاقِ ﴿ رِبِع، ص: ٢٨)

جنت کی بثارت

صبر کی بدولت جنت کی بشارت،ربّ عَذْرُجَلً کی درودیں اورر حمت نصیب ہوتی ہے۔ فرمانِ البی ہے:

ترجيههٔ كنز الايمان:اور خوشخرى سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم الله کے مال ہیں اور ہم کو اس کی طرف پھرنا ہے لوگ ہیں جن پران کے رب کی درودین بین اور رحمت۔ <u></u> وَبَشِّرِ الصَّبِرِينَ ﴿ الَّذِينَ الْهَ الَّذِينَ الْهَ ا ٱڝٵؠۘؾۿؠٞؗمٞڝؚؽؠۘڐ[ؙ]ڐڠٵڵٷٳٳٵڸڟؚڡ وَإِنَّا إِلَيْهِ لَم جِعُونَ أَهُ أُولَيِّكَ عَلَيْهِمْ صَلَوْتُ مِّنْ ثَابِّهِمْ وَ مَا حَمَّةُ ۖ (پ۲.البقرة: ۱۵۵ تا ۱۵۷)

مجت البي المجا

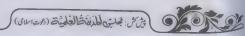
صبر كرنے والے سے الله عَذَو جَلَ محبت فرماتا ہے۔ ارشادِ بارى تعالى ہے:

ترجية كنزالايمان: اور صبر والے الله كو محبوب

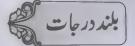
وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّيرِينَ @

(پ، العمزن: ۱۳۲)









صبر کی وجہ سے جنت میں بلند در جات نصیب ہوں گے۔الله عَوْدَ جَلَّ ارشاد فرما تاہے: أُولِيِّكَ يُجْزَوْنَ الْغُنُّ فَقَيِمَا صَبَرُوْا ترجمة كنز الايمان:ان كو جنت كا سب ح اونچابالاخانہ انعام ملے گابدلہ ان کے صرکا۔ (پ١٩، الفرقان: ٧٥)

عظیم بزرگی

صبر کرنے سے بندہ عظیم بزرگی پا تاہے۔ چنانچہ ربّ تعالیٰ ارشاد فرما تاہے: سَلَمْ عَلَيْكُمْ بِمَاصَبُرْتُمْ ترجمه كنزالايمان: سلامتي موتم يرتمهارك

بانتها ثواب

صبر کی بدولت بے انتہا ثواب ملتاہے جسے مخلوق شار کر سکتی ہے نہ سوچ سکتی

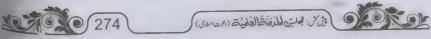
ہے۔ربعَزَوجَنَّ ارشاد فرماتاہے:

اِنَّمَايُو فَّي الصَّبِرُونَ أَجْرَهُمُ ترجمهٔ كنزالايمان:صابرول بي كوان كاثواب

بِغَيْرِجِسَابِ (١٠٠٥) الزمر:١٠) جربور دياجائ گاب گنتي-

سُبُحُنَ الله! أَس پاك ذات كاكيماكرم م كه صرف ايك لمحه صر كرني يرونياو آخرت میں بیہ بزر گیاں اور فضائل عطا فرمادیتا ہے توتم پر ظاہر ہو گیا کہ د نیاوآخرت کی بهلائي صبر ميں ہے۔ محبوبِ خداصَلَ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَدَّم في ارشاد فرمايا: مَا أَعْطِي أَحَدُّ مِنْ عَطَاءِ خَيْرًا وَ أَوْسَعُ مِنَ الصَّابِرِ يعنى صبر سے بہتر اور وسیع عطاد بخشش کسی پر نہیں کی گئی۔ (۱)

• ... بخاسى، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسئلة، ١/ ٣٩٦، حديث: ١٣٦٩



امير المؤمنين حضرت سيّدنا عمر بن خطاب دَضِ اللهُ تَعَالَ عَنْه ف فرما يا جَمِيعُ خَيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ صَبْرِسَاعَةِ وَاحِدَةٍ لِعَنى مومنين كى تمام بھلائى گھڑى بھر كے صبر ميں ہے۔ مسی شاعرنے کیاخوب کہا:

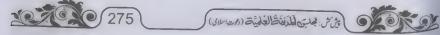
وَ كُلُّ خَيْرٍ بِهِ يَكُوْنُ الصَّبُرُ مِفْتَاحُ مَا يُرْجَى فَرُبَّهَا آمْكُنَ الْحَرُونَ فَاصْبِرْ وَ إِنْ طَالَتِ اللَّيَالِي مَا قِيْلَ هَيْهَاتَ لَا يَكُوْنُ وَ رُبَّا نِيْلَ بِاصْطِبَارِ ترجمه:(١)...صبر اميد كي چابي ہے اوراس كى بدولت مر بھلائى حاصل موجاتى ہے۔(٢)... صبر كرو اگرچہ عرصہ طویل ہوجائے کیونکہ بسااو قات صبر ہے بہت د شوار کام بھی ممکن ہوجاتے ہیں (۳)...اور مجھی توصیر کی وجہ ہے وہ بھی ہوجاتا ہے جس کے متعلق کہاجاتا ہے کہ افسوس یہ تو نہیں ہوسکتا۔ ایک اور شاعرنے کہا:

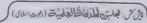
وَ حَسْبُكَ أَنَّ اللَّهَ ٱثَّنَى عَلَى الصَّبْرِ سَهَوْتُ إِلَى الْعُلْيَاءِ مِنْ جَانِبِ الْفَقْمِ

صَبَرُتُ وَكَانَ الصَّبْرُ مِنِّي سَجِيَّةً إِذَا كَانَ بَابُ الذِّلِّ مِنْ جَانِبِ الْغِنْي سَاصْبِرُ حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَنَا فَإِمَّا الله يُسْرِ وَ إِمَّا الله عُسْمِ

توجمه: (١)...مين صبر كرتا مول اور صبر ميرى عادت ہے اور (فضيات صبر كے ليے) تحجے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ عَوْمَ مَل صبر پر تعریف فرماتا ہے۔(۲)... جب مالداری کی جانب ذلت وپستی کا دروازہ ہو تو میں فقر و محتاجی کے رائے سے بلندی کی طر ف بڑھتا ہوں۔(٣)... میں صبر کرتا ر ہوں گا یہاں تک کہ الله عَذَوْ جَلَ ہمارے در میان فیصلہ فرمادے چاہے آسانی کا ہویا تنگی کا۔

لہٰذاتم پر لازم ہے کہ اس نفیس اور عُمدُه صفت کو اپنے اندر پیدا کرو اور اس کے خُصُول کے لئے بوری کو شش کرو،اس کے ذریعے تم کامیاب لوگوں میں سے ہو جاؤ







المركزة والمنهاة العادين 6 TYTS

گے۔الله عَزَّوَجَلَّى توفيق كامالك ہے۔

صبر کی حقیقت کھی

اگر تم کہو کہ صبر کی حقیقت اور اس کا حکم بھی بتا دیجئے؟ تو جان لو کہ صبر کے لغوى معنى مين"ركنا" الله عَذْوَجَلَّ ارشاد فرما تا ہے:

> وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّنِ يُنَ يَنْ عُوْنَ مَ بَهُمْ بِالْغَلُوةِ وَالْعَثِيِّ يُرِيْدُونَ وَجُهَهُ وُ لِاتَّعُدُ عَيْنَكَ عَنَّهُمْ تَرْيُنُ زِيْنَةَ الْحَلِوةِ السُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعُمَنُ أغْفَلْنَا قُلْبَهُ عَنْ ذِكْمِ نَاوَاتَّبَعَ هَا لَهُ وَ كَانَ أَمْرُ لَافُرُطًا

ر کھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آئکھیں اٹھیں جپوڑ کر اور پر نه پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہانہ مانو جس کا دل ہم نے ا پنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے

ترجية كنزالايمان: اور اپني جان ان سيمانوس

پیچیے چلااور اس کاکام صدے گزر گیا۔

(پ۱۵،الکهف:۲۸)

یعنی اپنے آپ کوان کے ساتھ رو کے رکھواور الله عَزْدَ جَلَّ کے لیے لفظ"صابر"اں معنیٰ میں بولا جاتا ہے کہ اس نے مجر مول سے عذاب کوروکا ہواہے اور وہ عذاب دیے میں جلدی نہیں فرما تا۔ پھر وہ معنیٰ جو دل کے کاموں اور کاوشوں میں ہے ایک ہے اُسے صبر کہاجاتا ہے کیونکہ وہ خو د کو جزع سے رو کناہے اور حضرات علائے کر ام کے فرمان کے مطابق "شدت وسختی کے وقت اضطراب ویے چینی کے اِظہار " کو جزع کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شدت و سخق سے نکلنے کے پختہ ارادے کو جزع (یعنی بے صبری) کہتے ہیں اور اس ارادے کو ترک کر دیناصبر کہلا تاہے۔

صولِ صبر كاطريقه

حصولِ صبر کاطریقہ بیہ ہے کہ تکلیف کی مقدار اوراُس کے وقت پر غور کرو کہ بیہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ اور وقت سے پہلے آتی ہے نہ بعد میں للبذا ہے صبر ی کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس میں نقصان وخطرے کا اندیشہ ہے اور صبر کے حصول کا اس سے بڑھ کریہ طریقہ ہے کہ "تم صبر پراللہ عَزْوَجَلَ کی طرف سے ملنے والے بہترین بدلے اور عظیم الثان عطا کو یاد کرو۔" یہ بڑی کام کی باتیں ہیں اور توفیق الله عَزْوَجَلَ ہی عطافر ما تا ہے۔

الله وروق وراس كرحمول كابيان

سبسے بڑی رکاوٹ

بیان کردہ چاروں عوارض اور ان کے اسباب کو دور کر کے اس مشکل ترین گھاٹی کو عبور کرناتم پر لازم ہے ور نہ بیہ عوارض تمہیں نہ صرف تمہارے عبادت والے مقصد پر عمل سے روکییں گے بلکہ اس کو یاد کرنے اور اُس کے متعلق سوچنے سے بھی محروم کر دیں گے کیونکہ ان میں سے ہر عارضہ جلد یا بدیر بندے کو مصروف کرنے والا ہے۔ ان عوارض میں سب سے ہر ااور سب سے مشکل رزق کا معاملہ اور اس کی فکر ہے۔ مان عوارض میں سب سے برا اور سب سے مشکل رزق کا معاملہ اور اس کی فکر ہے عموی طور پر مخلوق کے لیے سب سے برای مصیبت اس کی ہے۔ مخلوق نے اس کے لیے اپنی جانوں کو تھکا دیا، دل فکر وں میں جکڑ گئے، غموں کی کثرت ہوگئ، اپنی عمریں ضائع کر دیں اور اس کی وجہ سے براے برائے گناہوں کا بوجھ اپنے سر لے لیا۔ اس منائع کر دیں اور اس کی وجہ سے برائے گناہوں کا بوجھ اپنے سر لے لیا۔ اس منائع کر دیں اور اس کی وجہ سے برائے گناہوں کا بوجھ اپنے سر لے لیا۔ اس خد مت میں لگا دیا ہیں دنیا میں انہوں نے اند بھرے، غفلت، نقصان اور ذلت ور سوائی خد مت میں لگا دیا ہیں دنیا میں انہوں نے اند بھرے، غفلت، نقصان اور ذلت ور سوائی خد مت میں لگا دیا ہیں دنیا میں انہوں نے اند بھرے، غفلت، نقصان اور ذلت ور سوائی کی گھر کے بھری کھر کے بھری للدی شکھ الفائی شرورے اند بھرے، غفلت، نقصان اور ذلت ور سوائی کی میں سے میں لگا دیا ہیں دنیا میں انہوں نے اند بھرے، غفلت، نقصان اور ذلت ور سوائی کیوں کی میں بھری کی کھر کے بھری للدی شکھ کیا کہ کھر کی گئی کے کھر کیا گئی کھر کے بھری للدی شکھ کیا گئی کھر کے کا معاملہ کو بھر کی گئی کھر کے کھر کے کھر کے کھر کے کا میں کھر کے کھر کے کھر کے کھر کی کھر کے کھر کی کھر کے کھر کھر کے کھر کے کھر کے کھر کے کھر کے کھر کھر کے کھر کے کھر کے کھر کے کھر کے کھر کھر کے کھر

میں زندگی گزاری اور آخرت کی طرف خالی ہاتھ چل پڑے ،اگر الله عَزْوَجَلُ نے اپنے نضل سے رحم نہ فرمایا تو وہاں انہیں حساب اور عذاب کا سامنا ہو گا۔

غور تو کرو کہ رہے عَذَّوَ جَلَّ نے رزق کے تذکرے میں کس قدر آیات نازل فرمائیں اور رزق دینے پرکتنا زیادہ اپنے وعدے، قشم اور ضانت کا ذکر فرمایا، پھریہ بھی دیکھو کہ حضرات انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام اور علیائے عظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام مسلسل لو گول کو تھیجت کرتے رہے، سیدھاراستہ د کھاتے رہے، کتابیں تصنیف فرمائیں، لو گوں کو مثالیں دیں اورا نہیں الله عَزَوَ جَلَّ سے ڈراتے رہے ،اس سب کے باوجو دلو گوں نے ہدایت قبول کی نہ تقوٰی اختیار کیااور نہ ہی مطمئن ہوئے بلکہ وہ رزق کی وجہ سے بے ہو شی کی کیفیت میں ہیں اور انہیں یہی فکر کھائے جاتی ہے کہ کہیں صبح پارات کا کھانا نکل نہ جائے۔

غفلت کی اصل وجه کھا

بیان کر دہ غفلت اور رزق کی فکر کی اصل وجہ اللّٰہءَ ذَوَجَلَ کی آیات اور اس کی تخلیق میں غورو فکرنہ کرنا، رسولِ پاک، صاحب لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم کے پیارے کلام سے نصیحت حاصل نہ کرنا اور بزر گانِ دین کی باتوں میں غور نہ کرناہے اور پیہ کہ لوگ شیطانی وسوسوں کا شکار ہو گئے ، جاہلوں کی باتوں پر کان د ھرنے لگے اور غافلوں کی عاد تیں اپنالیں یہاں تک کہ اہلیس ملعون ان پر مکمل طور پر قابض ہو گیااور ان کے د لول میں بری عادات پختہ ہو گئیں بالآخر لوگ دل اور یقین کی کمزوری کا شکار ہو گئے۔

الله والول كي ثابت قدى

کیکن اصحاب بصیرت اور ریاضت و مجاہدہ والے اصحاب نے آسانی راہتے پر نظر على الله والله وال

رکھی اوردہ زمینی اسباب کی طرف متوجہ نہ ہوئے، انہوں نے اللّٰه عَوْدَ جَلِّ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیااور مخلوق سے کنارہ کش ہو گئے، اللّٰه عَوْدَ جَلَّ کی آیتوں کا یقین کیا، اسی کے رائے کو نگاہ میں رکھالی انہوں نے نفس وشیطان اور مخلوق کے وسوسوں کی طرف بالکل توجہ نہ دی اور شیطان، انسان یا نفس نے جب بھی انہیں کسی وسوسے میں مبتلا کرنا چاہا تووہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے مقابلہ کرنے لگے یہاں تک کہ مخلوق نے ان سے منہ موڑلیا، شیطان دور ہے گیا، نفس تا بعد ار ہو گیا اوروہ صراطِ متنقیم پر ثابت قدم رہے۔ چنانچہ شیطان دور ہے گیا، نفس تا بعد ار ہو گیا اوروہ صراطِ متنقیم پر ثابت قدم رہے۔ چنانچہ

سِيدُنا ابر ابيم بن ادبم عَلَيْهِ الرَّحْمَه في ثابت قدى

حضرت سیّد ناابراہیم بن اَدُہَم عَلَیْهِ دَحْیَةُ اللهِ الاَدُی کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ نے ایک جنگل عُبُور کرنے کا ارادہ کیا تو اِلمیس نے آکر آپ کویوں ڈرانے کی کوشش کی کہ ''یہ ایک خطر ناک جنگل ہے اور آپ کے پاس اِسے طے کرنے کے لئے زادِراہ ہے نہ کوئی اور ذریعہ۔'' شیطان کی طرف سے یہ خوف ولانے پر آپ نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں ضر وریہ خوفناک جنگل زاوِراہ کے بغیر تنہا طے کروں گا اور ہر میل پر ایک ہزار رکعت نقل اداکروں گا۔ چنانچہ آپ اپنے ارادے پر ثابت قدم رہے اور اس جنگل میں 12 برس گزار دیئے۔ انہی سالوں میں اس جنگل سے ہارون رشید جج کے ارادے سے گزراتو اس نے آپ کو ایک جگہ نوافل اداکرتے دیکھا۔ اسے بتایا گیا کہ یہ حضرت سیّد ناابراہیم بن اَدُہَم عَلَیْهِ دَحُهُ اللهِ الاَدُی مِیْس تو اس نے آپ کے پاس آکر کہا: ''اے ابواسحاق! آپ اس حال میں خود کو کیا پاتے ہیں؟''تو آپ نے یہ دوشعر پڑھے: دُونُعُ دُنْوَائُلُو بِیْنَا یَنْنُی وَ لَا مَا دُونُعُ مُنْوَدُ کُونِیانَا وَیْنَا یَنْنُی وَ لَا مَا دُونُعُ مُنْوَدُ کُونِیانَا وَیْنَا یَنْنُی وَ لَا مَا دُونُعُ مُنْوَدُ کُلُونُونِ وَیْنِنَا فَلَا وَیْنُنَا یَنْنُی وَ لَا مَا دُونُعُ مُنْوَدُ کُونِیانَا وَلَا کُنْ وَیْنُنَا یَنْنُی وَ لَا مَا دُونُونُ وَ لَا مَا دُونُونُ وَ لَا مَا دُونُونُ وَلَائِلُونَ وَیْنَا وَلَائِلُونَ کُونِیَا وَلَائِلُونَ وَیْنَا وَلَائِلُونَ وَلَائِلُونُ کُونُونَا وَلَائِلُونَ کُونُونُ وَلَائُونَا یَنْکُنَا یَنْکُنَا یَنْکُنَا یَنْکُنُ وَ لَا مَا دُونُونُ

و بين المدينة شالغلية و دوساساى) (دوساساى)

فَطُولِي لِعَبْدِ الْآثِرِ اللهَ رَبَّهُ وَ جَادَ بِدُنْيَاهُ لِمَا يَتُوفَخُ توجمه: ہم اپنادین برباد کرکے د نیاسنوارتے ہیں تو ہمارا دین رہتا ہے نہ د نیا۔ پس خوش خبری ہے اس بندے کے لئے جس نے اپنے ربَعَذَوْجَلُ کو ترجیح دی اور آخرت کی امیدید وہا

جنگل میں انو کھی آرزو

ا یک بزرگ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَیْه کسی جنگل میں تھے کہ شیطان نے انہیں و سور ڈالا:"آپ کے پاس زادِ راہ نہیں ہے اور یہ جنگل ہلاکت خیز ہے، یہاں آبادی ہے نہ کوئی انسان۔"توانہوں نے بھی تہیہ کرلیا کہ"وہ اس جنگل کو بغیر زادِ راہ کے طے کریں کے اور عام راستہ چھوڑ کر چلیں گے تاکہ کسی انسان سے سامنانہ ہو اور خود پچھ نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ ان کے منہ میں تھی اور شہد ڈالا جائے۔ "پھر وہ راتے ہے ہٹ کر جد هر رُخ تھا چل پڑے،وہ فرماتے ہیں:اللہ عَذَوَ جَلَ نے جتنا حیاہا میں چلتارہا، پھر میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ راستہ بھول کر چلا آرہاہے، میں انہیں دیکھتے ہی زمین پر لیٹ گیا تا کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکیں مگر وہ چلتے رہے حتی کہ میرے سریر آپنیجے، میں نے آئکھیں بند کرلی تھیں،وہ میرے قریب ہو کر کہنے لگے: لگتا ہے کہ اس کا زادِ سفر ختم ہو گیاہے اور بھوک پیاس کی شدت ہے بیہوش ہے ،اس کے منہ میں تھی اور شہد ڈالو شاید اسے ہوش آ جائے۔ پھر وہ تھی اور شہد لائے تومیں نے اپنامنہ اور دانت مضبوطی سے بند کر لئے ، پس انہوں نے چُھری لا کر میر امنہ زبر دستی کھولنا چاہاتو میں ہنس پڑااور منہ کھول دیا، یہ دیکھ کروہ بولے: کیاتم یا گل ہو؟ میں نے کہا: ہر گزنہیں اور تمام تعریفیں الله عَذَّهَ جَلَّ کے لئے ہیں۔ پھر میں نے انہیں شیطانی وسوسے والا واقعہ سنایا۔ TO JO YAIS

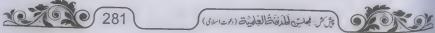
منهاج العابدين

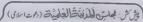
عجيب وغريب تمنا

مارے ایک شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ فرماتے میں: میں اینے زمانہ طالبِ علمی میں ا کے سفر کے دوران کسی مسجد میں تھہر ا، بزرگوں کے طریقہ کار کے مطابق میں بھی خالی ہاتھ تھا۔ شیطان نے مجھے و سوسہ ڈالا کہ بیہ مسجد لو گوں سے بہت دور ہے ، اگر تم کسی آبادی والی مسجد میں چلے جاؤ تولوگ تمہیں دیکھ کر تمہاری ضر ورت پوری کر دیں گے۔ میں نے کہا: میں نیبیں رات بسر کروں گااور میر الله عَزْدَ جَلَ کے ساتھ عہدہے کہ حلوے کے سوالچھ نہیں کھاؤں گااور حلوہ بھی ایسے کھاؤں گا کہ لقمہ لقمہ کرکے میرے منه میں ڈالا جائے۔میں نے عشاکی نماز اداکی اور مسجد کا دروازہ بند کر دیا، رات کا ابتدائی حصہ گزراتواجانک کسی نے مسجد کادروازہ کھٹکھٹایا،اس کے پاس چراغ بھی تھا، جب اس نے کافی زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانا نثر وع کیا تومیں نے اُٹھ کر دروازہ کھول دیا، دیکھاتوسامنے ایک بڑھیا کھڑی تھی جس کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا،وہ اندر آئی اور میرے سامنے حلوے سے بھر اتھال رکھ کر کہنے لگی: یہ نوجوان میر ابیٹاہے، میں نے سے حلوہ اس کے لیے تیار کیا تھا، دوران گفتگو اس نے قشم کھالی کہ"وہ یہ حلوہ اکیلا نہیں کھائے گایہاں تک کوئی مسافریا(أس بڑھیانے یہ کہاتھا)وہ مسافر جواس مسجد میں تھہر اہوا ہے اس کے ساتھ کھائے۔ "الله عَزْدَ جَلَّ تجھ پررحم کرے! تو بھی کھا۔ پھر اُس بڑھیانے ایک لقمہ میرے اور ایک لقمہ اپنے بیٹے کے منہ میں ڈالناشر وع کر دیا۔

مجاہدات پر مبنی واقعات کے فوائد

یہ اور اس طرح کے دیگر واقعات جن میں صالحین کے مجاہدات اور شیطان کی







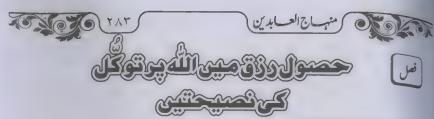
المام المام

مخالفت كاذكر بان ميں تمہارے ليے تين فاكد بين:

﴿1﴾ ... تتہمیں معلوم ہو جائے کہ جس کے لیے رزق مقدر ہو چکاوہ اُسے ہر حال میں مل کر ہی رہے گا۔

﴿2﴾ ... تم يه بھی جان لو که رزق اور تو گل کا معامله بہت اہم ہے اور شیطان اس میں کئی ہتھکنڈے اپنا تا اور بڑے بڑے وسوسے ڈالناہے یہاں تک کہ دنیاسے کنارہ کرنے والے بزر گانِ دین بھی ان سے چھٹکارانہ پاسکے اور ان کی طویل ریاضت ومجاہدے کے باوجود شیطان ان سے مایوس نہیں ہواحتی کہ شیطان کو بھگانے کے لیے انہیں طرح طرح کی جنگ كرنى پڑى جيساكه واقعات گزرے _ مجھے اپنى زندگى كى قسم! ستر سال نفس وشيطان ہے جنگ کرنے والا بھی نفس و شیطان کے وسوسول سے بے خوف نہیں ہو سکتا جیسا کہ عبادت کا آغاز کرنے والا بلکہ ایساغافل بھی بےخوف نہیں ہو تاجس نے گھڑی بھر بھی ریاضت کی کوشش نہ کی ہو۔اگر نفس وشیطان اس پر غالب آ گئے تواسے ہلاک ورسوا کر دیں گے جیسے دھوکے میں پڑے غافلوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔عقل دانوں کے لیے اس میں نصیحت ہے۔ ﴿3﴾... تنہبیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ معاملہ خالص اور خوب کوشش ومجاہدہ سے ہی عمل ہو تاہے کیونکہ بزر گان دین بھی خون، گوشت، روح اور بدن میں تمہاری ہی طرح تھے بلکہ ان کے بدن تم سے زیادہ د بلے پتلے اور اعضا وہڈیاں تم سے زیادہ کمزور تھیں مگران کے پاس علم کی قوت، یقین کانوراور دین کی ہمت تھی اسی وجہ سے وہ اس قسم کے سخت مجاہدات پر قادر اور حق پر ثابت قدم رہے۔الله عَزْوَجَلَّ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے! اپ نفس پر غور کرواوراس سخت بیاری کاعلاج کرو،الله عَدَّدَ جَلَّ نے چاہاتو کامیاب ہو جاؤ گے۔

و المركز المباري المباري المركز المباري الم



چذعمده زكات

اب میں چند نکات بیان کرتا ہوں جو میرے علم میں آئے ہیں اگرتم انہیں یاد رکھو گے تو یہ تمہارے دل میں جاگزیں ہو کر رزق کے معاملے میں مَشَقَت سے تمہیں کفایت کریں گے اور اگرتم نے ان میں غور وفکر کرکے ان پر عمل کیا تو تمہیں بالکل واضح راستے پر ڈال دیں گے۔اللّه عَذَوَ جَلَ توفیق عطا فرمائے۔

رزق كاضامن الله ب

الله عزّد کرا کے اپنی کتابِ مقدس میں معلوم ہونا چاہیے کہ الله عزّد کرا نے اپنی کتابِ مقدس میں تم کمیا کہتے ہو کہ کسی تمہارے رزق کی ضانت و کفالت کا ذِمّہ لیا ہے ، اس بارے میں تم کمیا کہتے ہو کہ کسی دنیاوی باد شاہ نے تہمیں ایک رات کا مہمان بنایا اور کھانے پر بلایا اور تہمیں اس کے متعلق حسن ظن بھی ہے کہ وہ سچاہے ، جھوٹ بولتا ہے نہ وعدہ خلافی کر تاہے بلکہ کسی بازاری ، یہودی ، نصر انی یا آتش پر ست نے کہ جس کا ظاہر حال اچھا ہو تم سے ایساوعدہ کیا ہو تو کیا تم اس پر یقین کر کے اس کی بات پر مطمئن نہیں ہو جاؤ گے ؟ کیا تم اس پر معمئن نہیں ہو جاؤ گے ؟ کیا تم اس پر عمر وساکر کے اپنی رات کے کھانے سے بے فکر نہیں جاؤ گے ؟ پھر تہمیں کیا ہو گیا ہم کیا مقامات پر قسم ذکر فرمائی کہ تہمیں رزق دے گا پھر بھی تم اس کے وعدے پر بلکہ کئی مقامات پر قسم ذکر فرمائی کہ تہمیں رزق دے گا پھر بھی تم اس کے وعدے پر مطمئن نہیں ہوئے؟ اس کے قول اور ضانت سے تہمیں سکون نہیں ملا؟ اور نہ بی تم مطمئن نہیں ہوئے؟ اس کے قول اور ضانت سے تہمیں سکون نہیں ملا؟ اور نہ بی تم

منهاج العابرين ١٨٤ عرص ١٨٤

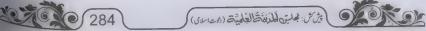
نے اس کی قشم کی طرف توجہ کی ؟ بلکہ تمہارا دل بے چین اور رزق کی فکر میں ہی لگاریتا ہے۔ کاش!ربّ تعالیٰ کے وعدوں اور قسموں پریقین نہ کرنے کا وبال تم دیکھ لیتے اور اے کاش کہ متہیں معلوم ہو جاتا کہ اس کی مصیبت اور رسوائی کس قدرہے۔ امير المؤمنين حضرت سيّدُناعليُّ المرتضى كَهَّ مَاللّهُ تَعَال وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ سے إس ضمن ميں م اشعار مروی بین:

اَ تَطْلُبُ رِنْهَ اللهِ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ وَ تُصْبِحُ مِنْ خَوْفِ الْعَوَاقِبِ امِنَا وَتَرْضَى بِصَرَّافٍ وَ لَوْ كَانَ مُشْيِكًا ضَمِيْنًا وَ لَا تَرْضَى بِرَيِّكَ ضَامِنَا كَانَّكَ لَمُ تَقْنَعُ بِمَا فِي كِتَابِهِ فَأَصْبَحْتَ مَنْحُولَ الْيَقِيْنِ مُبَايِنَا توجمه: (١) ... كياتم الله عَزْدَ جَلَ كارزق كسى دوسرے سے طلب كرتے ہو اور انجام كے خطرے سے بے خوف ہو جاتے ہو۔ (۲)...اور سِکے تبدیل کرنے والا مشرک ہی کیوں نہ ہوتم اُس کے ضامن ہونے پر رضامند ہواور اپنے رب تعالیٰ کے ضامن بننے پر رضامند نہیں ہو۔ (۳) یہ گویا کہ تم کتابِ الٰہی میں کیے گئے وعدہ پر مطمئن نہیں ہوئے اور اپنے کمزور یقین کے سبب سچے یقین

ایمان و معرفت سے مروی کا خوت

ربِّءَ وَهَرَكَ وَعَدَ اور ضانت پر يقين نه كرنے كى وجه سے ہى رزق كے معاملے میں شکوک وشُبہات جنم کیتے ہیں اور ایسے شخص پرمعَاذَ الله معرفت بلکہ اليمان چھن جانے كاخوف ہے،اى وجهسے ربِّ عَزَّوْ هَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَى اللهِ فَتَوَ كُلُو الله مي يربعروسه كرو







TO THO

منهاج العابدين

مُؤْمِنِينَ (١٠١١ المائدة: ٢٣)

اگر تههیں ایمان ہے۔

ایک اور مقام پر ار شاد فرمایا:

ترجية كنزالايمان: اور مسلمانول كوالله بي ير

وَعَلَى اللهِ فَلْيَتُو كُلِّكِ الْمُؤْمِنُونَ ۞

(پ۸۲،المجادلة: ۱۰) کھروسہ چاہئے۔

اپنے دین کی فکر کرنے والے مؤمن کے لیے یہ ایک نکتہ ہی کافی ہے۔ نیکی کرنے اور گناہ سے بیخے کی طاقت و قوت عظمت وبزرگی والے الله عَذَو جَلَّ ہی کی توفیق سے ہے۔

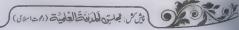
تمهارالقمه كوئى اور نهيس چباسكتا

💨 ... دوسر انکته: شهمیں معلوم ہو ناچاہیے کہ رزق تقتیم ہو چکا ہے اور پیربات کتابُ الله اور احادیثِ رسول سے ثابت ہے اور تم پیر بھی جانتے ہو کہ رب تعالیٰ کی تقسیم میں ردوبدل نہیں ہو تا۔ اگرتم نے اس تقسیم کا انکار کیا یا پھر اس میں کو تاہی مانی تونعُؤذُ بالله تم نے کفر کا دروازہ کھٹکھٹا یااور اگر تتہمیں یقین ہے کہ بیہ تقسیم حق ہے اور بدل نہیں سکتی تو پھر رزق کی حلاش اور اہتمام کا کیا فائدہ؟ہاں، دنیا میں ذلت ورسوائی اورآخرت میں سخت نقصان کاسامناکرنایرے گا۔ای وجہ سے سر کارنامدار، مدینے کے تاجد ارصَلَی الله تَعَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّم نِے ارشاد فرمایا: "محچیلی اور بیل کی پیشت پر لکھا ہواہے کہ بیہ فلال بن فلال کارزق ہے(۱) پس لا کچی شخص کو شش و تھکاوٹ ہی بڑھا تاہے۔"

الیائی ایک قول جمارے شیخ دخه الله تعالى عدّنه كا بھی ہے كه جس لقم كا چباناتمهارے لیے مقدر کر دیا گیاہے اسے تمہارے سوا کوئی نہیں چباسکتالہذا اپنارزق عزت کے ساتھ

٠٠٠٠مسنل الفردوس، ٢/ ٣٢٥،حليث: ١٥٣٨ بتغير







کھاؤ، ذلت کے ساتھ نہیں۔ دانش مندول کے لیے یہ دوسر ابہترین کلتہ بھی کانی ہے۔ مُر دورزق کا کیا کرے گا؟

: 🚓 🚾 تنيسر الكته : بيه نكته ميں نے اپنے شيخ حضرت سيّدُنا امامُ الحر مين جُوَيْنِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِي سے سنا ، انہوں نے حضرت سیدُنا استاد ابواسحاق اِسْفَر اِ کینی عَلَیْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْوَالِ ك حوالے سے بیان کیا کہ وہ فرمایا کرتے تھے: میں نے رزق کے معاملے میں قناعت اس طرح اختیار کی کہ میں نے غورو فکر کے بعد اپنے نفس سے کہا: پیررزق زندہ لو گوں اور زندگی کے لیے ہی توہے، بھلائمر دہ رزق کا کیا کرے گا؟ اور جب بندے کی زندگی اللہ عَذَّدَ جَلَّ کے قبضے میں ہے تو اس کی مرضی ہے وہ رزق دے یانہ دے اور اس کی مرضی ومنشامجھ سے پوشیدہ ہے وہ جیسے چاہے تدبیر فرمائے ، مجھے تو پُر سکون رہنا چاہیے۔ اہل متحقیق کے لیے یہ نکتہ بہت عمرہ ہے۔

اساب كاكوئي اعتبار نهيس

🚓 🗝 چوتھا نکتہ: اِس مُکتے کا تعلق اُسی بات سے ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے کہ الله عَوْدَ وَلَا نے بندے کے رزق کی ضانت کی ہے اور بیہ ضانت صرف رزقِ مضمون کی ہے جس میں بندے کی نشوونما اور بقاہے۔جہاں تک کھانا پانی وغیر ہ اساب کی بات ہے تو بندہ جب الله عَزَّوَ مَلَ كى عبادت كے ليے تنهائى اختيار كر كے الله عَزَّوَ مَلَ پر توكل كرتا ہے توبسااو قات بیر اسباب اس سے روک دیئے جاتے ہیں پھر وہ ان کی پر واکر تاہے نہ بے چین ہو تاہے کیونکہ معاملے کی حقیقت کو جانتا ہے کہ جسم کی سلامتی وبقا کے لیے بقدرِ ضرورت رزق کی ضانت رب تعالی نے لی ہے اور الله عَذَوَ جَلَّ پر تو کل اِسی معنی کے على المرافعة المواقعة (المدامان) (المدامة المرافعة المدامة الم

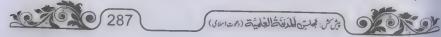
لیاظ سے ہے کسی اور اعتبار سے نہیں اور الله عَذْدَ جَلَّ سے اسی رزقِ مضمون کی امید ہے یونکہ جب تک اس کی زندگی ہے اور وہ عبادت کا مکلّف ہے تو یقیینارب تعالیٰ اسے اتنی روزی عطا فرمائے گا جس سے اس کا جسم سلامت رہے اور وہ عبادت کر سکے اور یہی مقصود ہے اور الله عَزْدَجَلَّ ہر چاہے پر قادرہے وہ چاہے تواپنے بندے کا جسم کھانے پانی کے ذریعے قائم رکھے چاہے تو گارے مٹی کے ذریعے یا پھر ملائکہ کی خوراک کی مانند تسبیح و تہلیل کو اس کی غذ ابنادے اور چاہے تو بغیر کسی سبب کے جسم کو قائم وسلامت رکھے۔ بندے کا مقصود صرف اتنی قوت ہے جس سے عبادت کر سکے کھانا، پینا اور شہوت ولذت كو پإنااس كامقصو د نهيس للهذااساب كاكو كی اعتبار نهيس۔

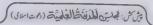
كئى كئى دن كچھ نہ كھانا

توکل کابیان کر دہ معنیٰ یہی ہے جس کی بدولت بڑے بڑے زاہداور عبادت گزار زادِ راہ کے بغیر طویل ترین سفر طے کرنے اور کئی گئی راتیں اور دن گزارنے پر قاور ہوئے۔ کسی نے دس دن کچھ نہ کھایا، کسی نے ایک مہینہ اور کسی نے دو مہینے تک کچھ نہ کھایا مگر پھر بھی ان کی قوت وطاقت میں کمی نہ آئی ۔ پچھ تو ایسے بھی تھے کہ ریت پھانک لیتے تواللہ عَدَّوَ جَلَّ اس کو ان کی غذا بنادیتا۔ چنانچِہ

منقول ہے کہ حضرت سیدُ ناسفیان توری علیه دَحْمَةُ اللهِ القوى کا زادِ راہ مکه شریف میں ختم ہو گیا آپ نے 15 دن ریت پھانک کر گزار دیئے۔

حضرت سیّدُ ناابومعاویه اسو در حُبّهٔ اللهِ تَعَالَ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدُ ناابر اہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْهِ كُو20 دن تك گارا كھاكر گزارہ كرتے ديكھا۔





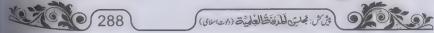
حضرت سيّدُنالهام اعمش رَحْهُ الله تَعلاع مَنه ميان كرت بي كه حضرت سيّدُناابر ابيم تمي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَيْفِ نِے فرمایا: میں نے ایک مہینے سے پچھ نہیں کھایا۔ میں نے جیرت سے کہا: ایک مہینے سے؟ فرمایا: نہیں بلکہ دومہینے سمجھ لو۔اس دوران ایک شخص نے مجھے قسم دے کرانگور کھانے کو کہاتو میں نے سکچھ سے چندانگور کھالئے مگر اس سے پبیٹ میں در دہو گیا۔ میں کہتا ہوں:ان واقعات پر جیرت نہ کرو کیونکہ الله عَذَوْ جَلَ ہر شے پر قادرے کیاتم نہیں دیکھتے کہ مریض مہینہ مہینہ کچھ نہیں کھاتا مگر پھر بھی زندہ رہتاہے حالانکہ مریض کی حالت اور طبیعت تندرست کے مقابلے میں بہت کمزور ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی شخص بھو کا مر جائے تو پیہ اُس کی موت کا وقت تھاجو آپہنچاجیسا کہ بعض لوگ پیٹ بھرنے اور زیادہ کھانے سے مرجاتے ہیں۔

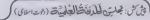
سبب عائم ياقت؟

حضرت سيّرُنا ابو سعيد حُرَّا زعَنيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَقَاد بيان كرتے بي كه الله عَزَّوَ جَلَّ ك ساتھ میر احال بیہ تھا کہ وہ ہر تین دن میں مجھے کھلا دیتا تھا، ایک بار میں جنگل میں گیااور تین دن گزر گئے مگر کھانے کو کچھ میسر نہ آیا۔ جب چو تھادن آیا تو مجھے کمزوری محسول ہوئی اور میں وہیں بیٹھ گیا، اتنے میں غیب ہے آواز آئی: اے ابوسعید! کوئی سبب چاہیا یا قوت؟ میں نے عرض کی: سبب نہیں صرف قوت جاہے۔ تومیں اسی وقت کھڑ اہو گیااور بغیر کھائے بارہ دن گزار دیئے اور مجھے کوئی تکلیف و کمزوری تک محسوس نہ ہوئی۔

فرشتول جبيباحال

جب متوکِّل بندہ دیکھے کہ اس سے اساب کوروک دیا گیاہے تووہ یقین کرلے کہ







الله عَذَوَ جَلَّ اسے قوت عطا فرمائے گالہٰذااسے بے چین وپریشان ہر گزنہیں ہونا جاہے بله وہ اس پر الله عَذْوَجَلَ كا بہت زیادہ شكر ادا كرے كيونكہ بير الله عَذْوَجَلَ كا اس پر احسان ہے کہ اس نے غیبی مدد فرماکر اس سے مشقت کو دور رکھااور اسے اس کے مقصود تک پہنیا دیا، اس سے اسباب و بوجھ کو دور کر دیا اور خلافِ عادت اسے طاقت عطا فرما کر اپنی قدرت کی راہ دکھائی ،اسے کھانے اور اسباب سے بے نیاز کرکے فر شتوں کے حال کے ساتھ ملا دیا اوراُسے بیہ بزرگی عطا کرکے عام لو گوں اور چویا ئیوں کی حالت سے بلند فرما ریا۔ اس بہت بڑی بنیادی بات پر غور کروان شَآءَ الله عَدَّوَ مَلَّ بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

توکل بھیرت پیدا کر تاہے 🕷

میرے خیال میں شاید تم کہو کہ آپ نے کتاب کے مخضر ہونے کی شرط سے ہٹ کریہاں بات کو کافی طویل کر دیا ہے؟ تو میں جواب میں کہوں گا: خدا کی قشم! توکل کے اس معنیٰ کی جنتی وضاحت ضروری ہے اس کے مقابلے میں سے بہت تھوڑی ہے کیونکہ عبادت میں اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے بلکہ دنیا اور بندگی کا دارومدار ای پر ہے لہذا جو راہِ عبادت پر چلنے کا ارادہ ر کھتا ہو وہ ہماری ان باتوں کو مضبوطی ہے تھام لے اور ان کی رعایت کرے ورنہ وہ مقصود سے دور ہٹ جائے گا اور جو چیز علائے آخرت واہلِ معرفت کی بصیرت پر تمہاری رہنمائی کرے گی وہ پیہ ہے کہ ان نُفُوسِ قدسیہ نے اپنے معاملے کی بنیاد اللہ عوَّدَ جَنْ پر تو کل پرر تھی ، انہوں نے عبادت کے لیے خود کو فارغ رکھا اور تمام دنیاوی اسباب سے منہ موڑ لیاتو انہوں نے کتنی زیادہ کتابیں اللهيل، كس قدروصيتيس كيس، الله عزَّدَ جَلَّ في دين ميس ان كے ليے كيسے مخلص مُعاوِنيين

اور دوست مہیا کر دیئے تھے کہ خلافِ اہلِ سنت و جماعت کے اعتقاد والے عابدوں اور زاہدوں وغیرہ کو ان میں ایک ذرَّہ بھی نصیب نہیں ہوا جیسے کر امیہ وغیرہ۔اس لیے کہ ان کے عقائد کی بنیاد ہی اصولِ حقہ کے خلاف پر تھی۔

اور ہم اہلِ سنت وجماعت جب تک اپنے ائمہ وبزر گانِ دین کے نقش قدم پر چلتے رہے تو مدارس وعبادت گاہوں سے مُعَزَّزُ و مکر م ہو کر نکلتے رہیں گے۔ مجھی علم کے امام بنیں گے جیسے حضرت اساد ابو اسحاق، حضرت ابو حامد، حضرت ابوطیب، حضرت ابن فُوْرَک ، ہمارے شیخ امامُ الحرمین جُو نینی اور ان جیسے دیگر حضرات اور مجھی سیے عبادت گزار بنیں گے جیسے حضرت ابو اسحاق شیر ازی، حضرت ابو سعید صوفی اور حضرت نفر مَقْدِسَى دَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى اَجْمَعِيْن - بيه وه ستنيال ہيں جوعلم اور دنياسے بے رغبتی ميں دوسرول سے فوقیت لے گئے مگر اب دل کمزور ہو گئے اور ہم ان چیزوں میں جاپڑے جن کا نقصان نفع سے کہیں زیادہ ہے، نتیجہ بیہ نکلا کہ ہم دین کے معاملے میں پستی کا شکار ہو گئے، ہمتیں کمز در ہو گئیں، بر کات اٹھ گئیں اور عباد توں کی لذت و حلاوت ختم ہو گئی۔ اب نہیں لگنا کہ کسی کو خالص عبادت یا علم و حقیقت نصیب ہو جائے اور آج ہم میں جو تھوڑی بہت روشیٰ ہے یہ ہمارے اسلاف ومشائخ جیسے حضرت حارث محاسی، حضرت محمد بن ادریس شافعی، حضرت مُزَنی اور حضرت حَرُمُله وغیر ه رَجِمَهُ اللهُ اللهِ مِن پیشواوَل کے باقی ماندہ طریقوں پر چلنے کا نتیجہ ہے۔ یہ ہتیاں ایس ہیں جیسائسی شاعر نے کہا:

رَعَى اللَّهُ قَوْمًا قَدُ رَعَوْا حَتَّى رَبِّهِمْ فَلَا نَقَصُوْا عَهْدًا وَلَا اَخْلَفُوْا عَهْدًا وَ مَا صَحِبُوا الْآيَامَ إِلَّا تَعَقَّفَا وَ مَا وَجَدُوا مِنْ حُبِّ سَيِّدِهِمْ بُدًّا أَفَاضِلُ صِدِّيْقُونَ أَهْلُ وِلَآيَةٍ إِلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ قَدُ جَعَلُوا الْقَصْدَا



تَحَلَّلَ عَقْدُ الصَّابِرِ مِنْ كُلِّ صَابِرٍ وَ مَا حَلَّتِ الْآيَامُ مِنْ صَبْرِهِمْ عَقْدَا

ترجمه: (١)...الله عَزْوَجَال الله وكول كى حفاظت فرمائ جنهول في ابت رب تعالى ك حق کی هاظت کی ، انہوں نے کوئی عہد توڑانہ کسی عہد کو پسِ پشت ڈالا۔(۲)...انہوں نے پاکیزہ زندگی گز اری اور اپنے رب کی محبت کے سوا کوئی چارہ نہیں پایا۔ (۳)... پیہ حضرات بڑے فاضل،صِدِّ بیّ اوراولیا ہیں جن کے ارادوں کامر کزبادشاہوں کابادشاہ الله عَزْدَ جَنْ ہے۔ (م)... ہرصابر کے صبر کا بندہ ٹوٹ گیا مگر زمانے کے حوادث ان کے صبر کی ایک گرہ بھی نہ کھول سکے۔

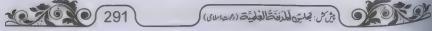
ہم مسلمان ابتدائے اسلام میں بادشاہ تھے اب بس ایک بازاری کی سی حیثیت رہ گئی، ہم شہسوار تھے مگر اب پیدل ہو گئے،اب خطرہ ہے کہیں راتے ہے ہی نہ اتر جائیں، الله عَذَوَ جَلَّ مصائب پر ہماری مدد فرمائے اور بیہ جو تھوڑی سی دین کی رَمُق (یعنی کچھ اڑ) باقی ہے اسے ہم سے سُلُب نہ فرمائے۔ بے شک وہ جواد وکریم ہے، احسان فرمانے والا مہربان ہے اور نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی قوت وطاقت بلند وبرترالله عَوْدَ جَلَّ ہی کی تو فیق سے ہے۔

ه مویص کابیان

تمام جہتول سے واقت کھا

تفویض یعنی اینے ہر معاملے کوالله عَدَّدَ جَان کے سیر د کرنے کے لیے دو بنیادی باتوں میں غور کرو۔

🗱 بہلی بات: تم یہ توجانتے ہو کہ اختیار اس کے پاس درست ہو تاہے جو ہر کام کی تمام جہتوں لیعنی ظاہر وباطن اور اس کے حال وانجام سے واقف ہوورنہ اند شیہ ہے کہ



منهاج الحسابين

وہ خیر و بھلائی کے بجائے ہلاکت وخرابی کو اختیار کر لے گا۔ مثلاً تم کسی دیہاتی ما چرواہے کو در ہم دے کریہ ہر گز نہیں کہوگے کہ اس میں سے کھوٹے اور کھرے الگ الگ کر دو کیونکہ اسے ان کاعلم ہی نہیں ہے اور یوں ہی اگر تم سنار کے بجائے کسی عام بازار والے سے یہ یو چھوتب بھی یہی مشکل پیش آسکتی ہے لہذاضر وری ہو گاکہ تم سونے چاندی کی پہچان رکھنے اور ان کے اسر ار وخواص جاننے والے کسی سنار سے ان کی جانچ کر اوَاور تمام امور کو ہر جہت ہے شامل ہونے والاعلم صرف الله عَوْدَ هَا بِي كو ہے لہٰذاُس کے سوا کوئی بھی حقیقی تدبیر واختیار کا مستحق نہیں ہے ، اسی وجہ سے رہے تعالى نے ارشاد فرمایا:

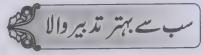
ترجمه کنزالایمان: اور تمهارارب پیدا کرتاب جوچاہے اور پسند فرما تاہے ان کا کچھ اختیار نہیں۔

وَ رَبُّكَ يَخُلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَالُ الْ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيرَةُ ﴿ (ب٠٢، القصص: ١٨) چرارشاد فرمایا:

ترجية كنزالايمان: اورتمهارارب جانتام جو أن وَ مَا أَيْعُلِنُونَ ﴿ (١٩٠ ، القصص: ١٩) كسينول مِن جِها إنه اورجو ظاهر كرتي بين

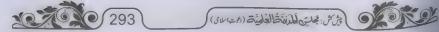
وَ رَابُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُلُوْرُهُمُ

ا یک بزرگ رَحْمَدُ اللهِ تَعَالَ عَلَیْه کو الله عَزَّوَجَلَ کی جانب سے اشارہ ہو ا کہ مانگ تجھے دیاجائے گا۔ وہ توفیق یافتہ تھے، عرض گزار ہوئے: ہر معاملے کو ہر طرح سے جانے والا ہر لحاظ سے ناواقف بندے سے فرما تاہے کہ مانگ تجھے دیا جائے گا، بھلا میں کیا جانوں کہ میرے لیے کیا بہتر ہے جو میں اس کاسوال کروں؟ پس میرے لیے تو ہی پیند فرما۔



🗱 ... دوسری بات: کوئی شخص تم سے کیے کہ میں تمہارے سارے کام کر دول گااور

تمہاری تمام ضرور توں کی بہترین تدبیر کروں گا، تم آپنے سارے معاملات میرے حوالے کر کے بے فکر ہو جاؤ اوروہ شخص تمہارے نزدیک اپنے وقت کاسب سے بڑا عالم، سب سے مضبوط، سب سے زیادہ عقلمند، قابل بھر وسا، سچا، پختہ اور سب سے ز ہادہ وفادار ہو تو کیاتم اس کی اس بات کو اینے لیے غنیمت اور بہت بڑی نعمت نہیں سمجھو گے ؟ اور کیاتم اس کے احسان مند نہیں ہو گے ؟ کیاتم اس کی بہت زیادہ تعریف اور شکریہ ادا نہیں کرو گے ؟ پھر اگر وہ تمہارے لیے کوئی ایسی چیز منتخب کر لے جس میں تہہیں کوئی بہتری نظرنہ آتی ہوتو پھر بھی تم پریشان نہیں ہو گے بلکہ اس شخص کی تدبیر پر مطمئن ہو جاؤ کے اور تہہیں یقین ہو گا کہ یہ شخص میرے لیے بہتر چیز کا انتخاب ہی کرے گا اور تمہارے لیے بھلاہی سوچے گا اگر چہ بعد میں انجام کچھ بھی ہو گر کیا تہہیں اس پر مکمل اعتاد نہیں ہو گا؟ جب ایک بندے پر تمہارے اعتاد کا یہ حال ہے تو پھر تمہیں کیا ہو گیاہے کہ اپنے کام تمام جہانوں کے ربِّ عَذْوَ جَلَّ کے سپر و نہیں کرتے حالا نکہ زمین اورآ سانوں کی تدبیر فرمانے والا وہی ہے، سب سے بڑھ کر عالم، سب سے بڑھ کر قادر، سب سے بڑھ کر مہر بان اور تمام اغنیا سے غنی تر ہے، وہ اپنے عدہ علم اور حسن تدبیر سے تمہارے لیے وہ مُنْتُخُ فرما تاہے جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا، اینے معاملات اس کے سپر د کر دو اور ان کاموں میں لگ جاؤجو تمہاری آخرت کے لیے مدد گار ہوں اور جب رب تعالی تمہارے لیے کوئی ایساکام مُنتَخَبُ فرما لے جس کے راز تک تمہیں رسائی نہ ہو تو تم اس کے فیطے پر راضی اور مطمئن ہو جاؤ کیونکہ اس کا انجام جو بھی ہو گااِن شَآءَ الله عَذَوْجَلَ تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ اس میں اچھی طرح غور کرواللہ عَذَّوَجَلَّ تُوفِیق عطا فرمائے۔





و تضانے الی پر راضی رہنے کا بار

دنیا و آخرت کافائده کی

اس کے حصول کے لیے فقط دو بنیادی ہاتوں پر غور کر دیہ تنہیں کافی ہوں گی۔ 🚓 🛶 کیملی بات: قضائے الٰہی پر راضی رہنے کی صورت میں دنیا وآخرت دونوں میں فائدہ ہے: دنیاکا فائدہ میہ ہے کہ دل کی فراغت نصیب ہو جاتی اور برکار کے غم ہے جان چھوٹ جاتی ہے۔ ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نَے فرمایا: جب تقریر حق ہے تو پھر عم وفکر بیکارہے۔اس قول کی اصل ایک حدیثِ مبارک ہے۔ چنانچہ

مروى ہے كه پيارے آقا، مدين والے مصطفى صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْدِ وَاللهِ وَسَلَّم فِي حضرت سيَّدُ ناابنِ مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَ عَنُه سے فرمایا: "لِيَقِلَّ هَتُكَ، مَا قُدِّرَ يَكُنُ، وَمَالَمُ يَرْزُقْ، لَمْ يَاْتِك لِعِنى تمهارى فكر كم ہونى چاہيے كيونكه جو مقدر ہو چكاوہ ہو كررہے گا اور جو مقدر میں نہیں وہ تنہیں پہنچے نہیں سکتا_"(۱)

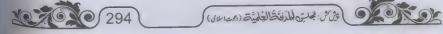
آخرت کا فائدہ میہ ہے کہ الله عَدَّدَ جَلَّ کی رضا اور ثواب نصیب ہو گا،ارشادِ باری

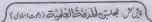
ترجية كنزالايبان: اللهان سراضي اوروه الله

ىَضِى اللهُ عَنْهُمْ وَ يَاضُوْا عَنْهُ (پ ٤ ، المَاثِدة: ١١٩)

جبكه الله عَذَّوَ مَلَ كَي ناراضي كي صورت ميں دنيا ميں رخج وغم اور پريثاني كا سامنا اور آخرت میں گناہوں کے بوجھ اور عذاب کاخوف ہے کیونکہ اس کا فیصلہ نافذ ہو کر

• ... شعب الايمان، باب في التوكل ... الخ، ١٨٨٢، حديث: ١١٨٨ ابتغير قليل







رہناہے تمہاری فکریاناراضی اسے بدل نہیں سکتی، جبیا کہ ایک شاعرنے کہا:

مَا قَدْ قُضِى يَا نَفْسُ فَاصْطَبِرِيْ لَهُ ﴿ وَ لَكِ الْأَمَانُ مِنَ الَّذِي لَمْ يُقُدَرِ و تَحَقَّقِي اَنَّ الْمُقَدَّرَ كَائِنْ حَتْمًا عَلَيْكِ صَبَرْتِ امْ لَمْ تَصْبِرِي ترجمه: اے نفس!جو مقدر ہو چکااس پر صبر کر اور جو مقدر نہیں ہوااس میں تیرے لیے امان ہے۔اور یہ یقین کرلے کہ جو مقدر ہو چکاوہ ضرور ہو کررہے گاچاہے توصیر کریا ہے صبری۔ لهذا عقلمند شخص قلبي سكون اور ثواب جنت كو حيورٌ كر بيكار كاغم نهيس بإلتا جو آخرت میں بوجھ اور عذاب کا سبب بے۔

خطرات كالنديشه

💥 ... دوسری بات: قضائے الہی پرناراضی کی صورت میں بہت بڑے خطرے ، نقصان بلکہ کفر و نِفا**ق کا ڈر ہے سوائے بیر کہ اللّٰہ** عَذَّوَجَلَّ محفوظ **فرمائے۔ ذرا اللّٰہ** عَذَّوَجَلَّ کے اس فرمان پر غور کرو:

> <u>ڡؙڰٳۅؘ؆ڽ۪۪ۨڬٷؽؿٝۅؠؙٷؽؘڂؿۨؽؽڂڴ۪ؠٛٷػ</u> فِيْمَاشَجَرَبَيْنَهُمْ ثُمَّ لَايَجِكُوْا فِأَنْفُسِهِمْ حَرَجًامِّتًا قَضَيْتَ *ڔ*ؽؙڛٙڷؚؠؙۅ۫ٳۺٙڸؽؠٵ۞

(پ۵،النسآء:۲۵)

ترجية كنزالايمان: تواكم محبوب تمهارك رب کی قشم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھاڑے میں تہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلول میں اس سے ر کاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان کیں۔

آیتِ مبارکہ میں رسولِ کریم،زؤون راحیم صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم كَ فَصِلَّح پر راضی نہ رہنے والے کے لیے قسم ارشاد فرماکر ایمان کی نفی فرمادی توجو الله عَذَّوَجَلَّ

من العادين 16 197 Y97

کے فصلے پر راضی نہ رہے اس کا کیا حال ہو گا؟

مديثِ قد سي کي سخت و عيد

حديثِ قدى ميں ہے كه تاجدارِ رِسالت، شهنشاهِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالمِهِ وَسَلْم نے فرمایا کہ الله عَذَوَ جَنَّ ارشاد فرما تاہے: جو میرے فیلے پر راضی نہیں ہو تا،میری طرف سے پہنچنے والی مصیبت پر صبر نہیں کر تااور میری نعمتوں کاشکر ادا نہیں کر تاوہ میرے سواکوئی اور معبود بنالے_⁽¹⁾

اس کی وضاحت میں ایک قول سے بھی ہے: ''گویارب تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے کہ ایسا شخص میری تقدیر پر ناراض ہو کر میرے رب ہونے پرراضی نہیں ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ کوئی دوسر ارب بنالے جس سے وہ راضی ہو۔" عقلمند کے لیے یہ بڑی وعید اور سخت ڈرانے والی بات ہے۔

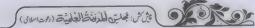
رُ كُوْبِيت وعُبُودِيَّت

ا یک بزرگ رَحْمَهُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه سے پوچھا گیا: عبو دیت کیاہے اور ر بوہیت کیاہے؟ انہوں نے فرمایا: رب تعالی فیصلہ فرمائے اور بندہ راضی رہے اوراگر ربّ تعالی فیصلہ فرمائے اور بندہ راضی نہ ہو تو وہاں ربوبیت ہے نہ عبو دیت۔

پس اس بنیادی بات پر غور کرو اور اینا محاسبه کرو شایدالله عَدَّوَجَلَّ کی مد و وتو نیق

٠٠٠٠معجم كبير، ٢٢/ ٣٢٠، حديث: ٨٠٨

تفسير القرطبي، سورة البروج، تحت الزّية: ٢٢، ١٠/ ٢١٠







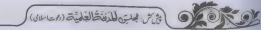
صبر ایک کڑوی دوااور نابیندیدہ گھونٹ ہے مگر ہے بہت برکت والی شے ، یہ نفع بخش چیزوں کو لاتی اور نقصان دہ چیزوں کو تم سے دور کرتی ہے اور جب دوا ایسی خوبیوں والی ہو تو عقلمند انسان خود پر جبر کر کے اسے پی لیتا اور اس کی کڑواہٹ وتیزی کوبر داشت کرتاہے اور کہتاہے: کڑواہٹ ایک کمجے کی اور راحت سال بھر کی ہے۔

مبرى اقيام

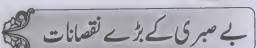
صر کے بہت سے فائدے ہیں۔ پہلے صبر کی اقسام جان لو، صبر کی جار قسمیں ہیں:(۱)...عبادت پر صبر (۲)...گناہوں سے صبر (۳)...زائد از ضرورت حلال سے صبر اور (٧) ... مصائب وآلام پر صبر -

اگر بندہ صبر کی کڑوی دوابر داشت کر کے ان چار مواقع پر صبر کرے گا تواسے عبادت اور اس کی منازل لیعنی د نیامیں استقامت اور آخرت میں کثیر ثواب نصیب ہو گا، وہ دنیا میں گناہوں اور ان کی نحوستوں سے اور آخرت میں ان کے بوجھ سے پج جائے گااور دنیا کی الیم طلب سے بھی محفوظ ہو جائے گاجو یہاں محض مصروفیت اور آخرت میں عذاب کا سبب بنے۔ پھر کسی بھی مصیبت میں مبتلا ہونے پر اس کا اجر ضائع نہیں ہو گابشر طبکہ صبر کرے۔ یوں اسے صبر کی دجہ سے عبادت ، اس کا ثواب اور اس کی مُعَزَّز منازل مل جائیں گی اور الله عَدَّدَجَلَ کی جانب سے زہد و تقوٰی اور بڑے تواب کی دولت انعام میں ملے گی۔ مختفر یہ کہ صبر کے اشنے فائدے ہیں جن کی تفصيل الله عَزْدَجَنَّ بى جانتا ہے-









بلاشبہ صبر نقصان دہ چیزوں کو دور کر تاہے، پہلے بندے کو دنیامیں جزع و فزع کی مشقت سے راحت مل جاتی ہے اور پھر آخرت میں بے مبری کے بوجھ اور عذاب ہے ن کے جاتا ہے اور اگر بندہ صبر کرنے میں کمزور واقع ہو اور شکوہ شکایت کے راہتے پر جلے تواس کاہر نفع ضائع ہو جائے گااور ہر مصیبت گلے پڑجائے گی کیونکہ جبوہ عبادت کرنے میں مشقت نہیں اٹھا سکے گا تو عبادت نہیں کر لیئے گا اور اگر بالفرض کر بھی لے تو اسے محفوظ رکھنے کے معاملے میں صبر نہیں کریائے گاتوانسے ضائع کر دے گایا پھر عبادت میں استقامت پر صبر نہیں کرے گاتواستقامت کے بلند در جات سے محروم رہے گایا پھر گناہ سے دور رہنے پر صبر نہیں کرے گا تو اس میں مبتلا ہو جائے گا یاضر ورت ہے زائد حلال ہے بے صبری کرے گاتواس میں مشغول ہو جائے گایامصیبت پر صبر نہیں كرے گاتومبر كے تواب سے محروم ہوجائے گا۔

دو ہری مصیبت کھی

بسااو قات بے صبر ی اتنی بڑھتی ہے کہ اس کے سبب بندہ عوض سے محروم ہو جاتا ہے، یوں اسے دو مصیبتیں چہنچتی ہیں:(۱)... د نیامیں اُس شے سے اور آخرت میں اجر وتواب سے محرومی اور (۲)...ناپندیدہ بات میں گر فتاری اور صبر سے محرومی۔منقول ے که "حِرْمَانُ الصَّابُرِعَلَى الْمُصِيْبَةِ اَشُدُّ مِنَ الْمُصِيْبَةِ لِعِنْ مصيبت ير صبر سے محروم ہو جانامصیبت سے زیادہ سخت ہے۔"ایسی چیز کو اختیار کرنے کا کیا فائدہ جو پاس موجود شے کو دور کر دے اور جو دور اور مفقود ہے اس کو لے کرنہ آئے، لہذا جب تم سے على المراقبة المراقبة

ا کے شے فوت ہو جائے تو کوشش کر و کہ دوسری فوت نہ ہو۔

امير المؤمنين حضرت سيّدُنا علَّى المرتضَى كَرَّمَاللهُ تَعَالْ وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ فِي ايك شخص كو تلى دية هوئ برسى جامع بات ارشاد فرمائى:"إِنْ صَبَرُتَ جَرَتُ عَلَيْكَ الْمَقَادِيْرُو ٱنْتَ مَا جُوْدٌ وَ إِنْ جَزِعْتَ جَرَتُ عَلَيْكَ الْمَقَادِيْرُ وَ انْتَ مَأْزُوْرٌ لِعِنَى الرَّتَم صبر كروك توتم پر تقدیر جاری ہوگی مگر اجرو ثواب پاؤگے اور اگر بے صبر ی کا مظاہرہ کیاتب بھی تقدیر جاری ہے مگر تہہیں گناہ ملے گا۔"

تعليم تدبير اور سيدهاراسة

پھر میں کہنا ہوں: گفتگو کا خلاصہ بیہ ہے کہ الله عَذَّدَ جَلَّ پر خالص تو کل کے ذریعے دل کو اس کی پیندیدہ چیز وں سے دور کرنااور نفس کو پختۂ عادات سے رو کنا نیز امور کا راز جانے بغیر اُن کی تدبیر ترک کر کے انہیں الله عَذَوَ جَلَّ کے سپر دکر دینا، نفس کو تھیم الٰہی پر ناراضی اور جزع و فزع ہے رو کنا حالا نکہ نفس اس کی جلدی کر تاہے اور ناپسند کرنے کے باوجود نفس کورضا مندی کی لگام دینااور صبر کا گھونٹ بلانایہ سب اگر چیہ ایک تلخ معاملہ ، سخت علاج اور بھاری بوجھ ہے لیکن یہی صحیح تدبیر اور سیدھاراستہ ہے ادراس کاانجام اچھااوراحوال نیک بختی پر مشمل ہیں۔

مهربان باپ اور بیمار بیٹے کی مثال

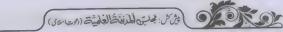
تم اس مہربان مالدار باپ کے بارے میں کیا کہتے ہوجو اپنے بیٹے کو جس کی آئکھیں د کھ رہی ہوں تر تھجور اور سیب کھانے سے منع کرے اور اسے ایک سخت طبیعت نگر ان کے سپر د کر دے جو پورادن اس بچے کو اپنے پاس روکے رکھے اور ڈانٹٹا

رہے اور یو نہی وہ باپ اپنے بیٹے کو پچھنے لگوانے کے لیے پچھنے لگانے والے کے پاس لے جائے جو کٹ وغیرہ لگا کر اسے تکلیف دے۔ کیاوہ باپ بیر سارے کام بیٹے کے ساتھ تنجوسی کی وجہ سے کر تاہے؟ یہ کیو نکر ہو سکتاہے جبکہ یہی شخص پڑوسیوں اور دیگر لو گوں پر خوب خرچ کر تاہے یا پھریہ بیٹائس کے نز دیک کوئی مقام ومرتبہ نہیں رکھا؟ یہ بھی کیسے ممکن ہے حالا نکہ اس کی ساری جمع ہو نجی اس بیٹے ہی کے لیے ہے۔ مااس فغل سے باپ کا ارادہ بیٹے کو محض مشقت و تکلیف پہنچانا ہے ؟ یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہی بیٹا اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا پھل ہے کہ اگر ہوا کا تیز جھوزکا بھی بیٹے کولگ جائے توباپ کورنج ہوتا ہے۔جب ایسابالکل نہیں ہے تو سمجھ جاؤ کہ باپ جانتاہے کہ اس تکلیف میں میرے بیٹے کی اصلاح و در ستی ہے اور اس تھوڑی می مشقت کی وجہ سے اسے بہت زیادہ بھلائی اور بڑا نفع حاصل ہو گا۔

طبیب اور مریض کی مثال

یو نہی اس ماہر خیر خواہ اور شفق طبیب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو مریض کویانی یینے سے منع کر دیتاہے حالا نکہ مریض پیاساہو تاہے اور اس کا کلیجہ جل رہا ہو تا ہے مگر طبیب اسے کڑوی دوا پلا تاہے جو مریض کے نفس وطبیعت پر گرال ہوتی ہے، کیا تمہیں میہ لگتاہے کہ طبیب مریض کو کسی دشمنی یا ایذار سانی کے لیے پیر دوا دے رہاہے؟ ہر گز نہیں، بلکہ یہ طبیب کا احسان اور مہر بانی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر مریض کی خواہش ایک لمحے کے لیے بھی پوری کر دی تو ہ ہلاک ہو جائے گاادر اسے پر ہیز کروانے میں اس کی شفااور بقاہے۔







76 76 T. I

منهاج العابدين

تبهاری بهتری اور مجلائی

لہذااے انسان! اگر الله عَزَّوَجَلَّ تم سے ایک روٹی یا ایک در ہم روک لے تو یقین کر لو کہ جو تم چاہتے ہو دہ اُسے کے قبضے میں ہے اور وہ تمہاری مطلوبہ چیز تمہیں دیے پر قادر ہے اور وہ فضل وجود فرمانے والاہے، وہ تمہارے حال کو جانتاہے اس پر پچھ بھی پوشیدہ نہیں پس شے کا فقدان ہے نہ وہ عاجز ہے اور نہ ہی اُس پر پچھ مخفی ہے ،وہ ان باتوں سے پاک ومُنَزَّ ہ ہے ، بے شک وہ سب سے بڑھ کر غنی ، سب سے زیادہ قدرت والا، سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ جو دو کرم والا ہے لہٰذا اِس حقیقت پر یقین رکھو کہ اُس کا تم سے کچھ رو کناتمہاری بہتری و بھلائی ہی کے لیے ہے۔عطانہ كرنے كى وجه عجزيا بخل كيے ہوسكتا ہے جبكہ وہ قرآنِ مجيد ميں ارشاد فرما تاہے:

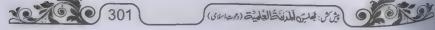
هُوَالَّنِي كُخَلَقَ لَكُمُمَّافِ الْوَثْمُ ضِ ترجمه كنزالايمان: وبى ب جس نے تمهارے جَرِيعًا ق (پا،البقرة:٢٩) ليبناياجو يجهز مين مين مي

اور الله عَزْوَجَلُ كى طرف بخل كيے منسوب ہوسكتاہے جبكہ اس نے تو اپنی معرفت جیسی عظیم دولت بھی شہبیں عطافر ہائی جس کے سامنے ساری دنیا ہے ہے۔

پیارول پرمشقتوں کی زیادتی

ایک مشہور حدیث میں ہے کہ الله عَزَّدَ جَلَّ ارشاد فرما تاہے: ''میں اپنے دوستوں کو ونیا کی نعمتوں سے اس طرح دور رکھتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنے اُونٹوں کو فارش زده أو نثول سے دور رکھتا ہے۔ "(۱)

● ... حلية الاولياء، مقدمة المصنف، ٢/١، حديث: ٢٠، الزهد لاحمد، ص٩٩، حديث: ٣٣٢، ٣٣٢





اور جب ربّ تعالیٰ تمهمیں کسی شخق و تکلیف میں مبتلا فرمائے تو جان لینا کہ اے تمہاری تکلیف یاامتحان کی حاجت نہیں ہے ،وہ تمہاری حالت اور تمہاری کمزوری کوخو جانتا ہے اوروہ تم پرلطف ومہر بانی تھی فرماتاہے، کیاتم نے سر کاردوعالم صَدَّاللهُ تَعَلاعلَيْهُ وَلا وَسَلَّمَ كَابِهِ فَرَمَانِ مَهِيلِ سَاكِهِ ٱللَّهُ ٱرْحَمُ بِعَبْدِةِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْوَالِدَةِ الشَّفِيْقَةِ بِوَلَهِ هَا يَعْ الله عَدَّوْدَ جَلَّ بِي بِر شفقت كرنے والى مال سے زيادہ اپنے مومن بندے پر مهر بان ہے۔ "(۱) جب تنہمیں یہ معلوم ہو گیاتو سمجھ جاؤ کہ جو تکلیف تنہیں آئی ہے اس میں تمہارے لیے بہتری ہی ہے جسے تم نہیں جانتے گر الله عَزْدَ جَلَّ جانتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الله عَزْدَ جَلَّ ك سب سے مُعَرُّز بندے مونے كے باجود حضرات انبيائے كرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اور اوليائے عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام كو آزما تشيس زياده آتي بيس يهال تك كه پيارے آقا، مدينوالے مصطَّفْ صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: "إذَا اَحَبَّ اللهُ قَوْمًا إبْتَلاَهُمُ لِعِن الله عَزْوَجُلُ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے توانہیں آزماکشوں میں مبتلا فرمادیتا ہے۔''⁽²⁾

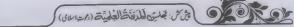
محسِ كائنات، فخرِ موجودات صَلَّى اللهُ تَعالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم ني بير جهي فرمايا ب: "الشُّذُ النَّاسِ بِلَاءً ٱلْأَنْبِياءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَ لُ فَالْأَمْثَ لُ يَعْنِ لُو لَوْل مِي سب سے كڑى آزماكش انبیائے کر ام عَلَیْهِمْ السَّلَام کی ہوتی ہے پھر شہد اکی پھر درجہ بدرجہ دیگر لوگوں کی۔"(3)

تم نظرر حمت مين ہو

جب تم دیکھو کہ الله عَذَوَ جَلَّ تم ہے د نیاروک رہاہے یا پھر تم پر مصائب وآلام بڑھا

- ... بخارى، كتاب الادب، باب محمة الوالدو تقبيله ومعانقته، ٢/ ٠٠١، حديث: ٥٩٩٩
 - 2...مسندامام حمد، حديث محمود بن لبيد، ٩/ ١٢٣، حديث: ٢٣٤٠٢
- ◙...ترمذي، كتأب الزهد، باب ماجاء في الصبر على البلاء، ٣/ ١٤٩، حديث: ٢٠٠٧، دون ذكر "الشهداء"







رہاہ تو یقین کرلو کہ تم اللہ عنور کہ ان عنور کا اس عنور کا اس اس اللہ عنور وہ متہیں اپنے دو متوں کے طریقے پر چلارہاہے، بے شک تم اُس کی نظرِ رحمت میں ہواور وہ اس کا على نبيس، كياتم اس كابيه فرمانِ عاليشان نبيس سنتة:

وَاصْدِرْ لِحُكْمِ مَ بِيِّكَ فَإِنَّكَ ترجمة كنزالايمان: اوراك محبوب تم الية رب کے حکم پر تھہرے رہو کہ بے شک تم ہماری گهراشت میں ہو۔

لنبيث (پ۲۷، الطور: ۲۸)

بلکہ تم خود پر اپنے رب عَدَّوَجَلَّ کے اس احسان کو پہچانو کہ وہ تمہاری صلاح و خیر کے لئے تمہاری حفاظت فرماتا، تمہارااجرو ثواب بڑھا تااوراپنے ہاں تمہیں مُعَزَّزونیک لو گوں والا مقام ومرتبہ عطافر ماتا ہے۔ پس تم کتنے ہی قابلِ تعریف انجام اور قابلِ عزت عطائيں ديکھتے ہو اور الله عَزَّدَ جَلَّ اپنے فضل واحسان سے توفیق عطا فرمائے۔

الم المنظم المنظ

اس مقام پر خلاصہ سے کہ اگرتم نے یقین طور پر جان لیا کہ الله عَزْدَجَلَّ عَنی ہے، تمہاری ضرورت کے رزق کا ضامن ہے جس سے تم زندہ رہ کر اس کی عبادت بجالا سکو اور یہ کہ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جو چاہے اور جیسے چاہے کرے اور وہ ہر حال بلکہ ہر آن تمہاری ضر ورت سے باخبر ہے تو تمہیں اس کے سیچے وعدے اور ضانت پر بھر وسا ہو جائے گا اور تمہارا دل مطمئن ہو جائے گا پھر تم اسباب اور گزربسر کے ذرائع سے زُک جاؤگے اوراپنے دل سے ان کا خیال نکال دوگے کیونکہ ذاتِ باری تعالیٰ سے ہٹ کر ہی ذرائع تہہیں بے پر واکر سکتے ہیں نتہہیں کافی ہو سکتے ہیں۔اس لیے کہ خوراک کا کھانااور بیناالله عَزْدَ هَلَ بی آسان فرماتا ہے ، پھر وہی ہے جو کھانے میں لذت وذا نقه پیدا منهاج الحسابدين

فرما تاہے، پھر وہی ان کا نفع و قوت تمہیں دے کر ان کاضر روبو جھ تم سے دور کر تاہے اور اگر وہ چاہے توان اسباب کے بغیر بھی تہہیں (کھانے پینے سے) بے پر واکر دے اور کافی ہو جائے کپس سارامعاملہ اسی وَحُدُهُ لا شریک کی طرف لو ٹاہے توتم اسی پر بھر وساکروں

\$ 5.2 5.2 5.51

یو نہی تم اپنے تمام کامول کی تدبیر بھی اس کے حوالے کر دوجو زمین اور آسانوں کی تدبیر فرمانے والا ہے اور اپنی سوچ کو ہر اس سے چیز سے آزاد کر دوجس تک تمہارے علم کی رسائی ہے نہ نظر کی جیسے یہ سوچنا کہ کام کل ہو گایا نہیں؟ کیسے ہو گا؟اور خود کو" شاید" اور"اگر مگر"کے چکرے بھی بازر کھو کیونکہ اس میں وقت کاضیاع اور دل کی پریشانی ہے، ہو سکتاہے کل ایسے حالات پیدا ہو جائیں جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہوں اور جو کچھ تم نے سوچ بحپار کرر کھاہو گااوراس میں جو قیمتی وقت لگایاہو گاسب بیکار ہو جائے گا بلکہ تمہیں نقصان وخسارہ اٹھانا پڑے گا جس پرتمہیں ندامت ہو گی کہ دل خواہ مخواہ بے فائدہ شے میں لگار ہا۔ ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے اسى بات كو چھ يوں بيان كيا ہے:

سَبَقَتْ مَقَادِيْرُ الْالهِ وَ حُكُمُهُ ۚ فَارِحْ فُوادَكَ مِنْ لَعَلَّ وَ مِنْ لَوْ توجمه: الله عَدَّدَ جَلَ كَي تقريري أوراس كافيعله جو چكالبذ السِين دل كو"شايد" و"اكر"ك چکرہے صاف رکھو۔

ایک اور شاعرنے کہا:

في أمور تَكُونُ أوْ لَا تَكُونُ سَهرَتُ اعْيُنُ وَنامَتُ عُيُوْن إِنَّ رَبًّا كَفَاكَ مَا كَانَ بِالْأَمْسِ سَيكُفِيْكَ فِي غَي مَا يَكُوْنُ عَلَى مَنْ الْمُعْتَ الْمُلْفِقَ الْمُلْقِقَ (المِداسان) كَالْمَافِقَ الْمُلِقَةُ (المِداسان) كَالْمُعْتَ (المِداسان) كَالْمُعْتَ (المِداسان) كَالْمُلْقَةُ (المُداسان) كَالْمُعْتَ (المُداسان) كَالْمُعْتَ (المُداسان) كَالْمُلْعَالِمُ الْمُلْمَانِينَ الْمُلْمِينَ الْمُلْمِينَا الْمُلْمِينَ الْمُلْم

ترجمه: کچھ آئکھیں کامول کی سوچ بچار میں جاگتی اور سوتی ہیں کہ پتانہیں ہوں گے یا نہیں ؟ سنو! بے شک جورب عَذَّوَ جَلَّ گزرے ہوئے کل میں تنہمیں کافی تھاوہ آنے والے کل میں بھی تہیں کافی ہو گا۔

ایک شاعرنے کہا:

سَيَكُونُ مَا هُوَ كَائِنٌ فِي وَقُتِهِ وَ آخُو الْجَهَالَةِ مُتْعَبُ وَ مَحْزُونُ فَلَعَلَّ مَا تَخْشَاهُ لَيْسَ بِكَائِنِ وَ لَعَلَّ مَا تَرْجُوْهُ لَيْسَ يَكُونُ ترجمه: جو ہونے والا ہے وہ اپنے وقت پر ہی ہو گا جبکہ جابل وبے خبر شخص مشقت وغم بر داشت کرتاہے۔ توجس کا تجھے ڈرہے شاید وہ واقع نہ ہو اور جس کی تجھے اُمیدہے شایدوہ بھی نہ ہو۔ خلاصہ بیہ ہے کہ تم اپنے نفس سے کہو: اے نفس! ہمیں وہی ملے گاجوالله عدَّدَ جَلَّ نے ہمارے لیے لکھ دیاہے، وہی ہمارامولیٰ ہے اور ایمان والوں کو اسی پر بھر وساکر نا چاہیے، وہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے کیونکہ وہ ایسا قدیر ہے جس کی قدرت کی انتہا نہیں، ایسا حکیم ہے جس کی حکمت کی انتہا نہیں اور ایسار حیم ہے جس کی رحمت کی انتہا نہیں اور جو الیبی شان والا ہو وہی اس لا ئق ہے کہ تم اس پر بھر ساکر و اور اپنے تمام امور اس کے سپر د کر دولیں تم پر تفویض (یعنی معاملات کوسپر د خِداکرنا)لازم ہے۔

ناراضي كاكوئي فائده نهيس

یو نہی تم اپنے دل میں یہ بات بھالو کہ الله عَدَّدَ جَلَّ نے تمہارے لیے جو فیصلہ فرمایا ہے وہی تمہارے زیادہ موافق اور تمہارے لیے سب سے بہتر ہے کیونکہ ہماراعلم اس کی کیفیت دراز تک پہنچنے سے قاصر ہے اور تم کہو کہ اے نفس!جو مقدر ہو چکاوہ ضرور منهاج الحسابدين

مو كرر ہے گا لہذاناراض مونے كاكوئى فائدہ نہيں، بھلائى اسى ميں ہے جو الله عزّوج كرتاب للنداناراضي كي كوئي وجه نهيس ہے۔اے نفس!كياتويه نهيس كہتا كه "ميں الله عود عل کے رب ہونے پر راضی ہوں'' تو پھر تُواس کی قضاد فیصلے پر کیسے ناراض ہو تاہے حالانکہ قضارَ بُوبِیّت کی شان اور اُس کاحق ہے لہٰذااس کی قضا پر راضی رہنا تجھ پر لازم ہے۔

مصيبت آنے پر کيا کريں؟

جب تمهیں کوئی مصیبت پہنچے اور تمہیں وہ بری گئے تواس وقت اپنے نفس کی نکہبانی کر و اور اپنے دل کو قابو میں رکھو تا کہ وہ بے چین ہو نہ اس سے شکوہ شکایت کا ظہور ہو بالخصوص مصیبت پہنچتے ہی ایسا کرو کیونکہ صبر و تخل کااصل موقع یہی ہو تاہے اور اُس وقت میں نفس بے صبر ی کی طرف جلد بڑھتا ہے توتم اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس! پی مصیبت توواقع ہو چکی ،اب اسے دور کرنے کی کوئی تدبیر نہیں اور الله عودَوَجُلُاس سے بڑی مصیبت کو بھی دور فرماچکاہے ،بلاشبہ مصیبتوں اور بلاؤں کی اقسا مہہت زیادہ ہیں اور عنقریب پیر مصیبت بھی دور ہو جائے گی، پیر تو ایک بادل ہے جو حبیث جائے گالہذالے نفس!تووا قع ہونے والی مصیبت کو دور کر سکتا ہے نہ ہی ہے صبر ی کا کوئی فائدہ ہے تو تھوڑی دیر کے لیے صبر کا دامن تھام لے اس کے بدلے تھے طویل خوشی اور بہت زیادہ تواب نصیب ہو گااور حقیقت سے کہ صرو تحل کے ساتھ کوئی مصیبت مصیبت نہیں رہتی پس تم اپنی زبان کو" اِنَّالِتٰهِ وَاِنَّاالِیْهِ رَاجِعُونَ "کہنے اور دل کو اُس شے کی یاد میں لگادوجس کی بدولت متہمیں بار گاہِ النبی سے اجر حاصل ہو اور پختہ ارادے والے حضرات انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اور اوليائے عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام كابڑتے بڑے مصائب پر صبر كرنا يا در كھو۔



جب الله عَزَّوَ جَلَّ كَى وفت تم سے دنیا یارزق كوروك دے تو تم كہو: اے نفس! الله عَذَوْجَاتَ تيرے حال كو تجھ سے زيادہ جانتا ہے اور وہ تجھ پر سب سے زيادہ مهربان بھی ہے، جب وہ کتے کو گھٹیا ہونے کے باوجو د روزی دیتا ہے بلکہ کا فر کو اپناد شمن ہونے کے باجود کھلاتا ہے تومیں تو اس کا بندہ ، اسے پہچاننے اور ایک مانے والا ہوں تو کیا وہ مجھے ایک روٹی بھی نہیں دے سکتا؟ اے نفس! اچھی طرح جان لے کہ اس نے تجھ ہے رزق کی بڑے فائدے کے لیے ہی روکا ہے اور عنقریب الله عَزْدَ جَلُ تنگی کے بعد آسانی فرمائے گاپس تھوڑا صبر کرلے پھر تو اُس کی عمدہ کاریگری کی حیرت انگیزی د <u>کھے</u> گا، کیاشاعر کی پہاہت نہیں سنتے ؟

تُوقَّعُ صُنْعَ رَبِّكَ سَوْفَ يَأْقِ بِمَا تَهُوَاهُ مِنْ فَرَجٍ قَرِيْب وَ لَا تَيْأَسَ إِذَا مَا نَابَ خَطْبٌ فَكُمْ فِي الْغَيْبِ مِنْ عَجَبٍ عَجِيْب توجمه: اپنے رب تعالی کے کام کا انتظار کر عنقریب تھیے تیری خواہش کے مطابق کشادگی ملے گی۔اور جب کوئی مصیبت وپریشانی نزدیک آئے تو مالیس مت ہونا کیونکہ غیب کے خزانوں میں بہت سے عائبات ہیں۔

ایک اور شاعرنے کہا:

الَّذِي الْهَمُّ بِهِ بَرَّمُ الَّذِي الْهَمُّ بِهِ بَرَّمُ إِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْعُسْرِي فَقَكِّرْ فِي اللَّمْ نَشْرَحْ فَعُنْ بَيْنَ يُسْرَيْنِ إِذَا كَرَّرْتَكُ فَافْرُحُ توجمه: (۱)...اے غمول میں قید شخص! (متوجه مو) (۲)... جب تحجے زیادہ تنگی موتوسورہ الم نشرے میں غور کر تو دیکھیے گا کہ (۳)...ایک شکی کا ذکر دو آسانیوں کے در میان ہے جب تو اسے بار

المراق المراقعة العالمية والمدياس المراقعة العالمية والمدياس المراقعة العالمية والمدياس المراقعة المرا



16 16 T.AS

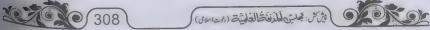


بارپڑھے گا توخوش ہوجائے گا۔

جب تم اس طرح کی باتوں کو یاد کروگے اور بار بار ان کی مثق کروگے تومصائر وآلام تم پر آسان ہو جائیں گے بشر طیکہ تھوڑاعرصہ تم ہمت و کوشش سے کام لو۔ اس مقام پر پہنچ کر تم نے ان چار عوارض اور ان کی مشقت سے جان چپڑ الی اور الله عَذَّوَ جَلَّ كَ نز ديك تم توڭل كرنے والول اور اپنے معاملات سپر دِ خدا كرنے والول میں سے ہو گئے جو اس کی قضاپر راضی اور اس کی طرف سے آنے والی مصیبت پر صابر ہیں، تم نے دنیامیں اپنے دل وہدن کی راحت اور آخرت میں بڑا ثواب اور ذخیرہ حاصل کر لیا اور بار گاہِ الہی میں عزت و محبت کے مقام پر فائز ہو گئے، تمہارے لیے دونوں جہاں کی بھلائیاں اکٹھی ہو گئیں اور عبادت کا راستہ آسان ہو گیا کیونکہ کوئی ر کاوٹ رہی نہ کوئی مشغولیت اور تم نے اس مشکل گھاٹی کو عبور کر لیا۔ دعاہے الله عَوْدَ جَلَ حسنِ توفیق سے ہماری اور تمہاری مدد فرمائے کیونکہ سارا معاملہ اسی کے قبضہ واختیار میں ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ نیکی کرنے کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت بلند وبرتر الله عَذَّوَجَلَّى کی طرف سے ہے۔

ن بخیں کمائی کی سات ہے۔ اور اور اسے دیا ہے کے ان اور اور استار کے دار کے دار کے دار کے دار کے دار کے دار کے دار

اے میرے اسلامی بھائی!جب تمہارے لیے عبادت کاراستہ واضح اور آسان ہو گیا، تمام عوارض ادر ر کاوٹیں دور ہو گئیں تواب تمہیں اس راہ پر چلنا بھی ضر وری ہے مگر درست سفر اسی وقت ہو گاجب تم خوف اور امید کو جان لو گے اور کماحقہ دونوں کو اپناؤ گے۔



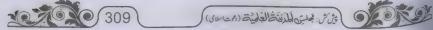


فوف کیول ضروری ہے؟

خوف کو اپنانا دووجہ سے ضروری ہے:

🚁 بہلی وجہ: تا کہ گناہوں سے رکنا اور بچنانصیب ہو جائے کیونکہ نفس بہت زیادہ برائی کا حکم دیتا، شرکی طرف مائل ہو تااور فتنوں کا شوق رکھتاہے ، اسے بہت زیادہ ڈرا دھمکا کر ہی ان باتوں سے رو کا جاسکتا ہے ، فطری طور پر بیہ ایسا آزاد ہے جس میں حیاہے نہ و فابلکہ یہ ایسا ہی ہے جبیبااس کے بارے میں ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ نَے کہا: ٱلْعَبُدُ يُقْرَعُ بِالْعَصَا وَ الْحُنُّ تَكُفِيْهِ الْبَلَامَةُ ترجمه: غلام كولا تقى سے سيدھاكياجاتا ہے جبكه آزاد شخص كے ليے ملامت بى كافى ہوتى ہے۔ لہذانفس کو قولی، فعلی اور فکری طور پر خوف کے کوڑے سے سیدھار کھو۔ منقول ہے کہ ایک بزرگ دَحْهَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْهِ کے نفس نے انہیں گناہ کی طرف بلایا تو وہ صحر امیں گئے اور کیڑے اتار کر تبتی ریت پر لوٹ پوٹ ہونے لگے اور اپنے نفس سے کہا: اے رات کے مر دار اور دن کے بیکار!اس گرمی کو چکھ، جہنم کی گرمی تواس سے بھی زیادہ ہے۔ 🗱 ... دو سری وجه: تا که تم نیکیوں پر خو دیسندی میں مبتلا ہو کر ہلاک نه ہو جاؤبلکه نفس کومذ مَّت، عیب اور نقص و کمی وغیر ہ کے ذریعے رُسواکرتے رہو کیو نکہ نفس کی برائیوں میں بڑے خطرات ہیں۔

حضور نبی كريم،رَءُوُفْ رَحيم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَللهِ وَسَلَّم في (خوف كي تعليم دينے كے لئے) اپن دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:"لُوَاتِی وَعِیْلُس اُخِنْنَا بِمَا اکْتَسَبَتْ هَاتَانِ لَعُنِ بْنَاعَذَابًالَمْ يُعَذَّبْهُ أَحَدٌ مِّنَ الْعَلَيِيْنَ يَعِي الرّميرِي اور عيسى عَنيْهِ السّلامري كَرُر ان



الما المالي العابدين المالي ال

دو کے کئے پر کی جاتی تو جمیں ایساعذاب دیاجا تاجیسا تمام جہانوں میں کسی کونہ دیا گیاہو۔ "(۱)

يزر گول كاخون مندا

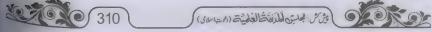
حضرت سیّدُناحسن بھر ی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ القَوِی فرماتے ہیں: ہم میں سے کوئی شخص اس بات سے بے خوف نہیں ہو سکتا کہ"اس نے اپنی زندگی میں کوئی گناہ کیااوراس کے سب بخشش کادروازہ بند ہو چکا ہو تواس کے بعد کے نیک اَعمال کسی شار میں نہ آرہے ہوں۔" حفرت سيّدُ ناابْنِ سِماك دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَدَيْه نِهِ السِّيخِ نَفْس كوبول وَانْتُ بِلِا كَي: ال نفس! تو با تیں زاہدوں والی کر تا ہے اور عمل منافقوں والا کر تا ہے پھر بھی جنت کی لا کچ رکھتاہے، تجھ پر افسوس ہے، جنت والے لوگ دو سرے ہیں جو ایسے اعمال کرتے ہیں جیسے تو نہیں کر تا۔

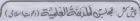
ایسے واقعات کا یاد کرنا اور انہیں ذہر اتے رہنا بندے کے لئے ضر وری ہے تاکہ وہ عبادت پر خو د پیندی میں مبتلانہ ہو اور گناہ سے باز رہے اور توفیق دینے والااللہ

اميد کيول ضروري ہے؟

تمہارے لیے امید کاشعور اور اِسے سمجھنادووجہ سے ضروری ہے: 🗱 🛶 پہلی وجہ: نیکیوں کاشوق پیدا کرنے کے لیے اور وہ یوں کہ نیکی بہت بھاری ہو تی ہے، شیطان اس سے رو کتا ہے، خواہش نفس بدی کی طرف بلاتی ہے، نفس کے معاملے میں عام اہلِ غفلت کا حال سامنے ہے ، کوئی ڈھ کا چھیا نہیں ہے جبکہ نیکی کرنے پر

ابن حبان، كتاب الرقاق، باب الحوف والتقوى، ۲۵/۲، حديث: ۲۵۲ بتغير قليل







ملنے والا ثواب آئکھ سے او حجل ہے اور اُس تک پہنچنا نفس کو بعید لگتا ہو پس جب حالت ا پی ہو تو نفس نیکی کی طرف کما حقہ رغبت اور شوق نہیں رکھتالہذا کسی ایسی شے کی ضرورت ہے جو ان رکاوٹوں کا مقابلہ کر کے نفس کو نیکی پر ابھارے اور وہ شے ان ر کاوٹوں کے بر ابر بلکہ ان سے بڑھ کر ہونی جاہیے اور وہ چیز اللہ عَذَوَ جَلَّ کی رحمت سے قوی اُمیداور بہترین ثواب اور اچھی جزا کی انتہائی رغبت ہے۔

بهارے شیخ دختهٔ الله تعالى عَلينه نے فرمايا: عُم كھانے سے روكتا ہے، خوف كنا مول ہے رو کتا ہے، اُمید عبادات کی ہمت پیدا کرتی ہے اور موت کی یاد غیر ضروری شے سے بے رغبت کرتی ہے۔

🗱 .. دو سری وجه: تا که اُمید تمهارے لیے سختیوں اور مشقتوں کو بر داشت کرنا آسان کردے۔ جان لو کہ جو اینے مطلوب ومقصود کو پیجان لیتا ہے اس کے لئے کوشش کرنا آسان ہو جاتا ہے ، جسے کوئی شے پیند آجائے اور اسے پانے کا بھر پور شوق ابھرنے لگے تو بندہ اس کے لیے ہر مشقت برداشت کرتاہے اور کسی تکلیف کی کوئی پروا نہیں کر تا۔ یو نہی جو کسی سے سچی محبت کر تاہے تو وہ راہ میں آنے والی مشکلات سے بھی محبت کرتا ہے حتّی کہ وہ ان مشکلات میں کئی طرح کی لذت محسوس کرتا ہے، کیاتم نہیں دیکھتے کہ چھتے سے شہد نکالنے والا مکھیوں کے ڈنک کی پر وانہیں کرتا کیونکہ اُس کے ذہن میں شہد کی مٹھاس ہوتی ہے، یو نہی مز دوری کرنے والا کمبے اور طویل وشدید گرم دن میں بھاری بوجھ اٹھا کراو نجی سیڑ ھیوں پر چڑھنے کی پروا نہیں کر تا کونکہ پتاہے کہ شام کو اس کے بدلے میں دو درہم ملیں گے۔ یو نہی کسان سارا سال مردی گری، محنت ومشقت اور تھاوٹ کی پر واکیے بغیر کام کر تاہے کیونکہ جانتاہے کہ

TO TO THE

منهاج العابدين

اس سے اسے غلہ ملے گا۔

اے میرے اسلامی بھائی! مجاہدہ کرنے والے عابدین کا بھی یہی حال ہے کہ جنت کے آرام وآسائش،اس کی نعتوں جیسے جنتی محلات، حوریں، جنتی کھانے، جنتی مشروب، جنتی زیورولباس اور وہ سب کچھ جو الله عَزْوَجَلَّ نے اہلِ جنت کے لیے تیار کر رکھا ہے جب یہ حضرات انہیں یاد کرتے ہیں تو عبادت کی مُشَقَّت بر داشت کرنا، د نیاوی لذتوں کا ختم ہونااور تکالیف اٹھاناان کے لے آسان ہو جاتا ہے۔

حكايت: جنتول كاجگرگانا

عَلَى اللَّهُ اللّ

توجمہ: (۱) ... مصیبت و تنگ حالی بر داشت کرنا اسے نقصان نہیں دیتا جس کا ٹھکانا جنت افر دوس ہو۔ (۲) ... تم اُسے غم میں ڈوبا، خوفز دہ، گھبر ایا ہوا اور پُرانے کپٹروں میں مسجدوں کی طرف جاتا دیکھو گے۔ (۳) ... اے نَفُس! تو دوزخ کی آگ کیسے بر داشت کرے گا جبکہ پھرنے کے عملینے کاونت آچکا ہے۔

سرکش چوپائے کاعلاج کے

میں کہتا ہوں:جب بندگی کامدار دو چیزوں پرہے ایک عبادت کی بجا آوری اور دوسر ا گناہوں سے بچنا تو پیر مقصد بُر ائی کا تھم دینے والے نفس کی موجو دگی میں اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب اسے ترغیب وتر ہیب اور خوف واُمید کے ذریعے اس طرف متوجه رکھاجائے کیونکہ سَرِ تُش چوپایہ یوں ہی قابومیں رہتاہے جب ایک شخص آگے سے تھنچے اور دوسرا پیچے سے ہانکے اور اگروہ چویایہ کی گڑھے میں گرجائے توایک طرف سے کوڑے مارے جاتے ہیں تودوسری طرف سے سبز چارہ و کھایاجاتا ہے تب کہیں جاکروہ اس گڑھے نکاتا ہے۔ یو نہی شریر بچہ مدرسے اس صورت میں جاتاہے کہ اس کے والدین اسے کئی طرح کالالچ دیں اور استاد اپنے رُعب اور دبد بے میں رکھے۔بالکل اِسی طرح نفس بھی ایک سرکش چویایہ ہے جود نیا کے گڑھے میں گراہواہے پس خوف اس کے لئے کوڑااور ہائلنے والا ہے اور ثواب کی اُمیداس کے لے سبز چارہ اور آگے بڑھانے والا ہے اور یہ نفس شریر بچے کی مانند ہے جے عبادت و تقوٰی کے مکتب لے جانا ہے کہی دوزخ اور عذاب کا ذکر اس میں ڈرپیدا کر تاہے اور جنت و ثواب اس میں اُمید ور غبت پیدا کرتے ہیں۔ ور المنظمة الم منهاج العابدين منهاج

اسی لیے عبادت وریاضت کے طلبگار بندے پر لازم ہے کہ وہ نفس کو ان دوچیز وں خوف اور امید کا شعور دلائے درنہ پیر سر کش نفس عبادت کی طرف ہر گزنہیں آئے گا۔اسی مفہوم کے ساتھ قر آن کریم نے ثواب کے وعدہ وتر غیب اور عذاب کی وعیر اوراُس سے ڈرانے کو بیان کیا اور ان دونوں ہاتوں میں خوب مبالغہ فرمایا ہے پس قر آن کریم نے عزت والے ثواب کا ایساذ کر کیا جس سے صبر نہ کیا جاسکے اور در دناک عذاب کو یول بیان فرمایا جسے بر داشت کرنے کی طاقت ہی نہیں لہذاتم خوف وامید کے ان معانی کوخو دیرلازم کرلو تا که تههیں مراد میں کامیابی ملے اور عبادت میں مشقت بر داشت كرنا آسان ہو جائے۔الله عَذَو جَلَّ اپنے فضل سے تو فیق عطا فرمائے۔

خون واميد كي حقيقت، تعريف اور حكم

اگرتم پوچپو که خوف اورامید کی حقیقت اور ان کا حکم کیاہے ؟ تو جان لو کہ ہمارے علمائے كرام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام كے نزديك خوف اوراميد كا تعلق خيالات سے بے اور بندے کے اختیار میں صرف ان دونوں کے مقدمات ہیں۔خوف کی تعریف ومقدمات درج ذیل ہیں:

خون کی تعریف 🎇

حضرات علمائ كرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرمات بين: "ٱلْخُوْفُ رَعْدَةٌ تَخْدُثُ فِي الْقَلْبِ عَنْ ظَنَّ مَكُنُوْ وِيَنَالُهُ لِعِنْ مَالْبِنديده خيال آنے پر دل ميں پيدا ہونے والے لرزے كو خوف کہتے ہیں۔"خشیت بھی اس کی مثل ہے لیکن "خشیت "ایک طرح کی ہیت اور عظمت کا تقاضا کرتی ہے۔

خوف کی ضد"جر اُت"ہے لیکن تبھی یہ"امن"کے مقابلے میں بھی بولا جاتا جیسے كتية بين: خَائِفٌ وَّ امِنُ وَّخَوْفٌ وَّ أَمْنُ (يعني دُرنے والا اور بے خوف، خوف اور بے خوف) كيونك بِ خوف بی الله عَزْدَ جَلَ پرجر أت كرتا ب اور حقیقت سے به جر أت بی خوف كی

فون کے جار مقدمات

خوف کے درج ذیل چار مقدمات ہیں:

پہلا مقدمہ: اپنے گزرے ہوئے کثیر گناہوں اوران کثیر جھگڑوں کو یاد کرناجن میں تم پر مطالبات ہیں اور ان کی ادائیگی سے چھٹکارے کا تمہیں علم نہیں۔

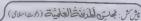
دوسر امقدمہ:الله عَزْوَجَلَ كي شديد بكر اور عذاب كو ياد كرنا جے سہنے كي تم ميں

تبسر امقدمہ: عذاب الٰہی کے سامنے اپنی کمزوری کو یاد کرنا۔ چوتھامقدمہ:ایخ اوپر الله عَزْوَجَلَ کے قادر ہونے کویاد کرنا کہ وہ جب چاہے جیسے جاہے کر سکتا ہے۔

اميد کي تعريف

ٱلرِّجَاءُ فَهُوَا بُتِهَاجُ الْقَلْبِ بِمَعْرِفَةِ فَضْلِ اللهِ سُبْحَانُهُ وَاسْتَزُوَاحُهْ سِعَةَ رَحْمَتِه لِين الله عزَّدَ جَلَّ کے فضل کو پہچان کر دل میں خوشی کی لہر دوڑنے اور رحمت ِ الہی کی وسعت سے راحت پانے کو اُمید کہتے ہیں۔ اُمید کا یہ معنی قلبی خیالات سے تعلق رکھتاہے جس پر بندے کو اختیار نہیں۔البتہ اس لحاظ سے اختیار میں ہے کہ بندہ الله عَزَّوَ جَلَّ کے فضل اور وسیع







رحت کو یاد کرے اور مجھی دل میں پیدا ہونے والے خیال کورب تعالیٰ کی مرضی پر معلق کرنے کو "اُمید" کہتے ہیں مگر اس مقام پر پہلا معنیٰ ہی مر ادہ اور وہ قلبی خوش ومسرت کے لحاظت فضل ورحت کو یاد کرناہے اور امید کی ضدمایوسی ہے اور مایوسی کہتے ہیں اُلگہ عَنْ اللّٰه اللّٰ

أميد كاشرعي حكم

اُمیدر کھنا کبھی فرض اور کبھی مستحب ہو تاہے۔ اگر بندے کے لئے اُمید کے علاوہ مالیوسی سے بچنے کاکوئی اور راستہ نہ ہو تو اُس وقت اُمید فرض ہوتی ہے اور اگر ایسانہ ہو تو یہ مستحب کے درجے میں ہے مگر ساتھ ہی دل میں اللہ عَوْدَ جَلَّ کے فضل و کرم اور و سیع رحمت کاعقیدہ بھی اجمالی طور پر پختہ ہوناضر وری ہے۔

اُمید کے چار مقدمات

امید کے درج ذیل چار مقدمات ہیں:

پہلا مقدمہ: کسی کی سفارش اور تمہارے سوال کے بغیر تمہیں رب تعالیٰ کاجو فضل پہنچ چکااسے یاد کرنا۔

ے مددومهر بانی کی صورت میں الله عَزَّوَجَلَّ فی الحال فرمار ہاہے۔

چوتھا مقدمہ: رحمت ِ الٰہی کی وسعت اور اُس کی رحمت کے اُس کے غضب پر حاوی ہونے کو یاد کرنا اوراس بات کو پیشِ نظر رکھنا کہ الله عَزْدَ جَلَّ رحمٰن ورحیم، غنی و کریم اور اینے مومن بندوں پر بہت مہر بان ہے۔

جب تم خوف اور امید کے ان مقدمات کو یاد کرتے رہو گے توہر حال میں تمہیں خوف اور امید کا حساس ہو تارہے گا۔الله عنوَ جَلَّ اپنے فضل ورحمت سے تو فیق عطافر مائے۔

الله المعالم المالي الم كهشروق

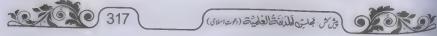
ب احتیاطی کا نجام

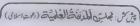
خوف وامید کی اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لے تمہیں مکمل احتیاط، بچاؤ اور انتہائی رعایت کی ضرورت ہے کیونکہ یہ خطرناک اور مشکل گزر گاہ ہے اور یہ دوخطرناک اور ہلاکت خیز راستوں کے در میان واقع ہے ان میں سے ایک بے خوفی کا اور دوسر ا نامیدی کاراستہ ہے جبکہ خوف وامید کی راہ ان دو خطرناک راستوں کے در میان ہے جب تم پر حد سے زیادہ امید کا غلبہ ہو جائے گا تو یقیناً خوف ختم ہو جائے گا اور تم بنوفی کے رائے پر چل پڑو گے اور فرمانِ الٰہی ہے:

فَلا يَأْمَنُ مَكُمَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ ترجمة كنزالايمان: توالله ك في تدير عندر

الْخْسِرُ وُنَ ﴿ (١٩٥ الاعدان: ٩٩) نبين بوت مرتبابي والے۔

اور اگرتم پر خوف کا غلبہ ہو گیا یہاں تک کہ امید ختم ہو گئی توتم مایوسی کے راستے







العادين منهاج العادين

پر آجاؤ کے اور ربّ تعالی کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

ترجیه کنزالایمان: الله کی رحمت سے نامیر نہیں ہوتے مرکافرلوگ۔ لاَيَايُسُ مِنْ سَّوْجِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ اللهِ اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ المِلْمُلْمُ اللهِ المِ

احتياط كاانعام

اور اگرتم امید وخوف کے راہتے پر سفر کرو اور دونوں کو مضبوطی سے تھاہے رکھو تو یہی سیدھاراستہ ہے اور اللهء عَذَّوَ جَلَّ کے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کی راہ ہے جن کی تعریف اس نے یوں بیان فرمائی ہے:

ترجیهٔ کنوالایمان: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امیداور خوف کڑ گڑاتے ہیں۔ خوف سے اور ہمارے حضور گڑ گڑاتے ہیں۔

اِنَّهُمُ كَانُو ايُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَةِ وَيَنْعُونَنَا مَ عَبَّالًا مَ هَبًا وَكَانُو ا لَنَاخُشِعِيْنَ ۞ (ب٤١، الانبيّاء: ٩٠)

خوف واُمید کے تین رائے

اس گھاٹی میں تمہارے سامنے تین راستے واضح ہو گئے: (۱) ... بے خونی وجر اُت کا راستہ (۲) ... مایوسی و ناامیدی کاراستہ اور (۳) ... ان دونوں کے در میان خوف اور امید کاراستہ ۔ پس اگر تم اس در میانی راستے سے ایک قدم بھی دائیں بائیں ہوئے تو ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوجاؤگے۔ پھر معاملہ بیہ ہے کہ ان دوہلاکت خیز راستوں پر چلنے والے اور ان کی طرف بلانے والے بھی بہت ہیں اور در میانی راستے کے مقابلے پر چلنے والے اور ان کی طرف بلانے والے بھی بہت ہیں اور در میانی راستے کے مقابلے میں ان پر چلنا بہت آسان ہے کیونکہ اگر تم بے خونی کی جانب نظر کروگے توالله عود بحق کی وسیع رحمت، کثیر عنایت اور جو دو کرم اس قدر نظر آئے گاکہ تمہیں بالکل ہی خوف کی وسیع رحمت، کثیر عنایت اور جو دو کرم اس قدر نظر آئے گاکہ تمہیں بالکل ہی خوف

منهاج العابدين ١٩٥ منهاج العابدين

نہیں ہے گاپوں تم اس پر قناعت کر کے اس سے مانوس ہو جاؤگے اور اگر تم صرف نوف کی طرف نظر کروگے تو تہمیں الله عَزَّدَ جَلَّ کی خفیہ تدبیر ، اس کی ہیت، اس کے ماتھ معاملے کی نزاکت اور اپنے نیک وبر گزیدہ بندوں کے ساتھ اس کے جلال کا معالمہ دیکھو گے توتم فوراہی مایوسی وناامیدی کا شکار ہو جاؤ گے۔

درمیانی راسة اپناؤ

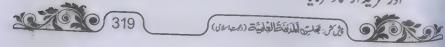
بیان کر دہ صورتِ حال کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ تم صرف رحمَتِ الٰہی کی وسعت کونہ دیکھو کہ اس پر قناعت کر کے بے خوف ہو جاؤاور بول ہی فقط اس کی ہیت و جلال کونہ دیکھو کہ مایوس وناامید ہو جاؤ بلکہ تم خوف وامید دونوں کی طرف نظر رکھو اور دونوں جانبوں سے تھوڑا تھوڑا حصہ لے کر ان کے در میان ایک باریک راہ پر چلو تا کہ سلامت رہو کیونکہ محض امید کاراستہ بہت آسان اور کشادہ ہے جبکہ اس کا انجام تمہاری ب خوفی اور نقصان ہے، یونہی محض خوف کاراستہ بھی بہت کشادہ ہے اور اس کا انجام تمہاری گمر اہی ہے اوران دونوں کے مابین ایک راستہ اعتدال ومیانہ روی کا ہے اوروہ خوف وامید دونوں کاراستہ ہے اگرچہ سے بہت باریک اور مشکل ہے۔ بے شک سے سلامتی والااورواضح راسته ہے جو تنهبین بخشش،احسان،جنت،رضائے الٰہی اوررحمٰن عَذْوَجَلٌ کی ملا قات تک لے جاتا ہے۔ کیااس رائے پر چلنے والوں کے بارے میں تم نے الله عَوْدَ جَلَّ كا به فرمان تهیس سنا:

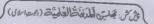
ترجمهٔ كنز الايمان: الني رب كو بكارت إي ڈرتے اور امید کرتے۔

يُرُعُونَ مَ لِنَّهُمْ خَوْفًاوَّ طَمَعًا

(پ۲۱، السجدة: ۲۱)

اور مزيد ارشاد فرمايا:





المادين منهاج العادين TO COM TY.

ترجمهٔ كنزالايمان: توكى جي كونهيس معلوم جو آئکھ کی ٹھنڈ ک ان کے لیے چھپار کھی ہے صل فَلاتَعْلَمْ نَفْسُ مَّا أُخْفِي لَهُمْ مِّن قُرَّةٍ أَعْدُنٍ جَزَآءً بِمَاكَانُوْا

اُن کے کاموں کا۔ يَعْمَلُونَ ١٤:١١،السجدة: ١٤

ان چندباتوں پر خوب غور کرواور اچھی طرح تیار ہو کر اس راستے پر چل پڑو کیونکہ خوف ور جاکامقام حاصل کرنا آسان نہیں ہے اور اللّٰہ عَزَّدَ جَلَّ ہی تو فیق عطافر مانے والاہے۔

راہ خوف وا مصوبے جلسے کے تعین اصبا ا

جان کو کہ اس راستے پر چلنا، ست وسر کش نفس کو نیکیوں پر ابھار نااور اسے اس کی من پسند چیز ول سے روک کر عبادات میں لگاناجو اس پر بہت بھاری ہیں اس وقت ممکن ہے جب تم درج ذیل تین اصولوں پر کار بند ہو جاؤاور بغیر غفلت و سُستی کے انہیں ہمیشہ پیش نظر رکھو:

﴿1﴾...الله عَزَّوَ جَلَّ كَ ترغيب وتربيب والے فرامين كوياد كرنا۔

﴿2﴾ ... بكِرْ كرنے اور معاف كرنے ميں دستورِ الٰهي كو ياد كرنا۔

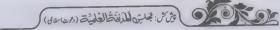
﴿3﴾ ... روزِ محشر الله عَزَّوَ جَلَّ البِّي بندول كوجو ثواب ياعذاب دے گااسے ياد كرنا۔

ان میں سے ہر اصول کی تفصیل کے لیے کئی کئی صفحات در کار ہیں اور اس کے ليے ہم نے "تُنبيئهُ الْعَافِلِيْن" كے نام سے ايك مستقل كتاب لكھى ہے اور پیشِ نظر کتاب میں ہم صرف اتن بات کریں گے جو مقصود کے لیے کافی ہو گی ،اِن شَاءَ الله عزّد جَلْ-

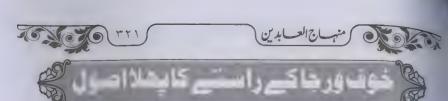
محبت دنیا کی تعریف

د نیا کی وه محبت جو اُخر وی نقصان کا باعث ہو (قابل منه مت اور بُری ب)-(احیاء العلوم، ۳/ ۲۳۹)









اے بندے! شوق وامید اور ڈروخوف پر مشمل آیات میں غور کرو۔

امید کے بارے میں فرامین الہی

یہاں اُمید کے متعلق آٹھ فرامین باری تعالی بیان کیے جاتے ہیں:

ترجیهٔ کنزالایبان:الله کی رحمت سے ناامیر نه ہوبے شک الله سب گناه بخش دیتا ہے۔ ٧ تَقْنَطُو امِنْ مَ حَمَةِ اللهِ ﴿ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ النُّ نُوبَ جَبِيْعًا ﴿ (١٣٥، الزمر: ٥٣)

ترجية كنزالايمان: اور گناه كون بخفي سواالله كـ

<u>ۅؘڡؘڽؙؾۘۼؙڣؚۯٳڶڽؙؙٛڹؙۅٛۻٳڵۘٙۘڒٳڛؙؖۿؙؖ</u>

(پ،،العمزن: ۱۳۵)

... ﴿3﴾

غَافِرِالنَّائُبِوَقَابِلِالتَّوْبِ

(پ٣٢، المؤمن: ٣)

*ۮ*ۿؙۅؘٵڷۜڹؚؽؙؽڠۛؠڶؙٳڶؾۜٞۅٛؠۊؘؘۘۼڹۛؗۼؠٵڋ؋ وَيَعُفُوا عَنِ السَّيِّ اتِ (ب٢٥، الشورى: ٢٥)

كَتَبَ مَ بُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةُ لا

(پ٤، الانعام: ٥٢)

ترجية كنزالايهان: كناه بخشخ والا اور توبه قبول . كرتے والا۔

ترجية كنزالايبان: اور وى بح جواي بندول كى توبہ قبول فرماتااور گناہوں سے در گزر فرماتا ہے۔

ترجية كنزالايمان: تمهار رب ني الي ذمّة کرم پررحت لازم کرلی ہے۔



TO THE

من العادين

ترجيههٔ کنزالايهان: اور ميري رحمت ۾ ڇ کو گیرے ہے تو عقریب میں نعمتوں کو ان کے لیے لکھ دول گاجو ڈرتے ہیں۔

وَى حْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ * فَسَا كُنْتُهَا لِلَّذِينَيَتَّقُوْنَ

(پ٩،الاعران: ١٥٢)

ترجمة كنز الايمان: ب شك الله آوميول ير بہت مہربان مہر (رحم) والاہے۔ اِتَّاللَّهُ بِالتَّاسِ لَهُ ءُوْفٌ مَّحِيْمٌ ﴿ (پ۲، البقرة: ۱۲۳)

ترجية كنزالايبان: اوروه مسلمانول يرمهربان

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيْمًا ﴿

(پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

یه اور ان جیسی دیگر آیاتِ طیبه اُمیدوالی آیات مبار که ہیں۔

خون کے بارے میں فرامین باری تعالیٰ کھا

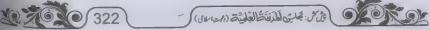
یہاں خوف و تدبیر کے متعلق سات آیات کریمہ بیان کی جاتی ہیں:

ترجية كنزالايبان:اكميرك بندوتم مجهي ورو-

لِعِبَادِفَاتَّقُونِ ﴿ (پ٢٣، الزمر:١١)

ترجمة كنزالايمان: توكياييه مجهة موكه بم في تتهيل بيكار بنايا اور تتهبيل هاري طرف بھر نانہيں۔

اَ فَحَسِبْتُمُ النَّمَا خَلَقْنَكُمْ عَبَثَّاوً النَّكُمُ اِلَيْنَالِاتُرْجَعُونَ (نِ١٨، المؤمنون: ١١٥)







منهاج العابدين

ٱیکُسَبُ الْاِنْسَانُ آَنُیُّتُوكَ سُدًی اللهٔ (پ۲۹،القیامة:۳۷)

كَيْسَ بِاَ مَانِيَّكُمُ وَلاَ اَ مَانِیِّ اَ هُلِ الْكِتْبِ مَنْ يَعْمَلُ سُوْءً النُّجْزَ بِهِ لا وَ لا يَجِلُ لَهُ مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلِيَّا وَ لا نَصِيْرًا (و ٥ ، النساء : ١٣٣)

...﴿5﴾

وَهُمُيَحُسَبُونَ أَنَّهُمُيُحُسِنُونَ صُنْعًا ﴿ (ب١١، الكهف: ١٠٣)

وَبَكَ الَهُمُ مِّنَ اللهِ مَالَمُ يَكُونُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۞ (ب٢٥، الزمر: ٢٥)

... (7)

وَقَرِمُنَا إِلَى مَاعَبِلُوْامِنْ عَبَلِ فَجَعَلْنُهُ هَبَا ءً مَّنْثُوْسًا ﴿

(پ١٩، الفرقان: ٢٣)

ترجمة كنزالايمان: كيا آدمى ال كمنديس ب كه آزاد چورد ياجائ كا-

ترجمة كنزالايمان: كام نه يجه تمهارے خيالوں پرہے اور نه كتاب والوں كى ہوس پر جو برائى كرے گااس كابدله پائے گااور الله كے سوانه كوئى اپناجمايتى پائے گانه مدد گار۔

ترجمه فی کنزالایمان: اوروه اس خیال میس بیس که هم اچهاکام کررہے ہیں۔

ترجمه کنزالایسان: اورانسس الله کی طرف سے وہات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔

ترجیه کنوالاییان: اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ہم نے قصد فرما کر اُنھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

منهاج الحابدين

دعاہے کہ الله عَزْوَجَلَّ این رحمت کے صدقے ہمیں سلامت رکھے۔(امین)

خون واميدى جامع آيات

یہاں وہ آیاتِ طیبات ذکر کی جاتی ہیں جن میں خوف اور اُمید دونوں کا بیان ہے: الله عَزْوَجَلُ ارشاد فرما تاب:

ترجمهٔ کنزالایمان: خبر دومیرے بندول کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والامہر بان۔ نَبِّي عِبَادِئَ أَنِّيٓ أَنَّا الْعَفُوسُ الرَّحِيْمُ أَنَّ (پ١٠١١الحبر: ٢٩)

اسے اگلی آیت میں ارشاد فرمایا:

وَ أَنَّ عَذَا فِي هُوَ الْعَنَ ابُ الْرَالِيمُ ۞ ترجههٔ کنزالایهان:اور میر ای عذاب دروناک

(پ١١٠) الحجر: ٥٠)

امید کے فورً ابعد عذاب کاذ کر فرمایا تا کہ تم پر صرف امید ہی غالب نہ آ جائے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

ترجيه كنزالايان: سخت عذاب كرفي والا

شَوِيْرِالْعِقَابِ لارِپ٢٢،المؤمن:٣)

اس کے ساتھ ہی فرمایا:

ترجمه كنزالايهان:برك انعام والا

في الطُّولِ ﴿ (پ٢٠، المؤمن: ٣)

یعنی احسان اور فضل والا۔ یہ اس لیے فرمایا کہ کہیں تم مکمل طور پر خو**ف میں ہی**

نہ جکڑے جاؤ۔

اس سے زیادہ حیرت انگیزیہ فرمان عالیثان ہے:

ترجمة كنزالايمان: اورالله تهميل اليخ عذاب

وَيُحَدِّرُ مُ كُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ *

سے ڈراتا ہے۔

(پ،العمران: مع)



TO NOTO TO

منهاج العابدين

اس کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا:

وَاللَّهُ مَاءُونٌ بِالْعِبَادِ طَ

ترجمهٔ كنزالايمان: اور (الله) بندول پر مهربان

(پ، العمون: ۳۰)

اوراس سے بھی بڑھ کر چیرت انگیزید ارشادِ الہی ہے:

ترجية كنزالايمان جورحمن سے بوريھے دُر تا

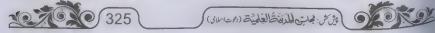
مَنْ خَشِيَ الرَّحْلِيَّ بِالْغَيْبِ

ويكهواس آيتِ مباركه مين الله عَزْوَجَلَ في "دُر في" كوا پني صفاتِ جَبّار، مُنتَقِم اور متكبر كے ساتھ بيان كرنے كے بجائے صفت "رحلن" (يعنى بهت رحم فرمانے والا) كے ساتھ بیان فرمایا تا کہ خوف کے ساتھ رحمت کا بھی ذکر ہو اور صرف خوف تمہارے دل کو فنانہ کر دے۔ یوں سمجھو کہ اس آیت میں خوف بیان فرماکر بالکل بے خوفی ہے تہہیں بحایا اور رحمت کا ذکر فرما کرتمہارے لیے تسکین کا سامان فرمایا۔ یہ ایساہی ہے جیے کہا جاتا ہے:"تم اپنی مہربان مال سے کیول نہیں ڈرتے؟" یا"تم اینے شفق باب سے کیوں خوف نہیں کرتے؟" یا "تم رحم دل حاکم سے کیوں نہیں ڈرتے؟"اس قسم کی گفتگو کامقصدیه ہو تاہے کہ تم خوف وامن کا در میانی راستہ اختیار کر واور بالکل بےخوفی اور بالكل مايوسى كى طرف نه جاؤ۔ الله عَدَّوَ جَلَّ جميں قرآنِ تحكيم ميں غور و فكر كرنے والااوراس پر عمل کرنے والا بنائے ، بے شک وہ جواد و کرتیم ہے۔

فیت ورجاکے راسے کا توسی العصال

ابلیس کی تنابی و بربادی 🎇

دوسر ااصول پکڑ کرنے اور معاف کرنے میں وُستورِ الٰہی کو یاد کرناہے۔اگر جانب





منهاج الحابدين

خوف کو دیکھیں تو سب سے پہلے شیطان ہے جس نے 80 ہزار سال الله عَزْدَ عِنْ كی عبادت کی۔ منقول ہے کہ "ایک قدم بھی ایس جگہ نہیں جہاں اس نے رب تعالی کو سجدہ نہ کیا ہو۔ "مگر پھر اس نے ایک حکم کا انکار کیا تو بار گاہ ایز دی سے دھتکار دیا گیا اور اس کی 80 ہمر اربر س کی عبادت اس کے منہ پر مار کر قیامت تک کے لیے معلون کر ویا گیااور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے درناک عذاب اس کامقدر تھہرا۔

سیدُنا جبریل کی گریه وزاری

مروی ہے کہ صادق وامین آقا، دو عالم کے داتاصل الله تعالى عليه واليه وسلم نے حضرت سیّدُنا جبریل امین عَلیه السَّلام کو کعبه معظم کے پر دوں سے لیٹ کر گریہ وزاری کرتے اور بید دعاکرتے دیکھا کہ" الہی !میر انام نہ بدلنااور میرے جسم کو تبدیل نہ فرمانا۔"

سيّدُنا ابُوالبشر كاوا قعه

پھر دیجھو کہ حضرت سیّدُ نا آدم عَل نَبِينِنَا وَعَلَيْهِ الصَّلُوةُ وَالسَّدَم اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے صفی اور نبی ہیں جنہیں ربّ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا، فر شتوں سے انہیں سجدہ کر دایاا در انہیں فر شتوں کی گر د نوں پر سوار کر کے اپنے جو ارِ رحمت میں جگہ عطافر مائی، ا نہوں نے ایک بار وہاں سے کھالیا جس کی اجازت نہ تھی تو ایک ند اکی گئی:"جو ہماری نہ مانے وہ ہمارے جو ارِ رحمت میں نہیں رہ سکتا۔ "پھر آپ کا تخت اٹھانے والے فرشتوں کو تھم دیا کہ''انہیں ایک آسان سے دوسرے آسان کی طرف اتار دیں۔ "حتّی کہ انہوں نے آپ کو زمین پر پہنچادیا۔ مر وی ہے کہ آپ اپنی لغزش کی معافی کے لیے دوسوسال تک روتے رہے اور جو تکلیف وآ زماکش پہنچنا تھی وہ اُن کو پہنچی اور ان کی اولا دمیں ہمیشہ TO NOTO THY

منهاج العابدين

ے لئے شختیاں و پریشانیاں رکھ دی گئیں۔

شيخُ المُرْسِلِين كاوا قعه

پھر دیکھو کہ حضرت سیّدُ نانوح عَلَيْهِ السَّلاَم جو شیخ المرسلین ہیں، آپ نے حق کی غاطر کس قدر مشقتیں بر داشت کی ہیں مگر آپ کی مبارک زبان سے نہ کہنے والا صرف ایک کلمہ نکلاتورتِ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلاتَسْئَالُنِ مَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ الله عَلَيْ الله الله الله عَلَيْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْ الله عَل إِنِّيَّ أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ جَهِ اللَّهِ عَلَم نهيل مِن تِجِهِ نفيحت فرماتا مول

الْجَهِلِيْنَ ﴿ (ب١١،هود: ٢٩)

بعض روایات میں یہاں تک آیا ہے کہ الله عَزَّوَ جَلَّ سے حیا کے سبب آپ عَلَيْهِ السَّلَام في 40 سال تك ابناسر آسان كي جانب نهيس المايا-

ابُوالانبيا كاواقعه

پھر حضرت سیدناابراہیم خیلین الله عندیه السّدم کے واقعہ میں نظر کرو کہ آپ سے صرف ایک لغزش ہوئی تو کس قدر خو فز دہ ہوئے اور کتنی عاجزی کے ساتھ بار گاہ الٰہی میں عرض گزار ہوئے:

وَالَّذِي مَنَّ أَطْمَعُ أَنْ يَكُفِفِمَ لِي خُطِيِّئَتِي ترجمة كنزالايمان: اور وه جس كى مجھ آس لكى

يُوْمُ السِّينِ شِي ﴿ (پ١٩، الشعر آء: ٨٢) ہے كه ميرى خطائيں قيامت كے دن بخشے گا۔ (١)

 انبیاء معصوم ہیں، گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے، ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تو اضع ہے اورامت کے لئے طلبِ مغفرت کی تعلیم ہے۔ (تغیر خزائن العرفان، پ٩١، الثعر آء، تحت الآیة: ٨٢) منهاج الحابدين

حتى كه روايت ميل آتاب كه آپ عكيه السَّلام شدتِ خوف سے روتے توالله عور على حفرت سيّدنا جبريل عَكنيه السَّدَم كو بهيجنا، وه حاضر موكر عرض كرتے: اے ابراہيم!كم آپ سمجھتے ہیں کہ ایک دوست اپنے دوست کو آگ کاعذاب دے گا؟ توحفزت سیّدنا ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام ارشاد فرماتے: یَا جِبُریْلُ إِذَا ذَكَنْ تُخطِیْئَتِیْ نَسِیْتُ خُلَّتَهُ لِعِن اِس جبریل!جب مجھے اپنی لغزش یاد آتی ہے تو (شدتِ خوف ہے)اُس کی دوستی کو بھول جاتا ہوں۔

کلیم خدا کاواقعه 🎇

پھر حضرت سیدُناموسی کَلِیْمُ الله عَلیْهِ السَّلَام کے واقعہ پر غور کرو کہ آپ نے عصرے ا یک قبطی کو گھونسامار دیاتو کس قدر خوف کااظہار اور استغفار کیااور بار گاہِ الٰہی میں عرض کی: ى بِ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرُ لِي ترجية كنزالايبان:الميراربين (پ۰۲، القصص: ۱۲) این جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

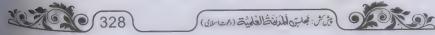
بلغم بن باعورا كاعبر تناك قصه

حضرت سیّدُ ناموسیٰ کَلِینُمُ اللّٰه عَلَیْهِ السَّلَام ہی کے زمانے میں بلعم بن باعورانامی ایک شخص تھا، اس کا مرتبہ بیہ تھا کہ نظر اٹھاتا تو عرش کو دیکھ لیتا مگر (رب تعالی کی خفیہ تدبیر غالب آئی ادر) اس کاحشر وہ ہوا جسے قر آن یاک نے پچھ اس طرح بیان فرمایا:

وَاثُلُ عَلَيْهِمْ نَبَا الَّذِي مَى النَّيْلَةُ ترجمة كنزالايمان: اور ال محبوب الحين ال کااحوال سناؤ جے ہم نے اپنی آیتیں دیں تووہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگاتو گر اہوں میں ہو گیا۔

التِنَافَانُسَلَحُ مِنْهَافَا تُبَعَهُ الشَّيْطُنُ فَكَانَ مِنَ الْغُوِيْنَ ۞

(پ٩،الاعراف:٥٥١)





اس کی ہلاکت وبربادی کی وجہ بیہ ہوئی کہ وہ صرف ایک بار د نیا اور اہل د نیا کی طرف مائل ہوااور اللہ عَذَّوَ جَلَّ کے دوستوں میں سے ایک دوست (حضرت سیّدُنا مولی کلیهٔ الله عَنیهِ السَّدَم) کی صرف ایک حرمت کو ترک کیاتواس کی معرفت چھین لی گئی اور اسے دھتکارے ہوئے کتے کی طرح کر دیا گیا، ارشادِ باری تعالی ہے:

فَيَشَلُهُ كَبَثُلِ الْكُلْبِ أَنْ تَحْمِلُ ترجمهٔ كنزالايمان: واس كا حال ك كى طرح عَلَيْهِ يِلْهَثُ أَوْتَ ثُو كُهُ يَلْهَثُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْتَ ثُو كُهُ يَلْهَثُ اللَّهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ يَلْهَثُ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّا عَلَا عَلَا عَلَّهُ عَلَّهُ عَلَّا عَلَا عَلَّا عَلَا عَلَّا عَلَا عَلَّا عَل

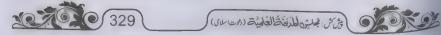
(پ٩،الاعراف: ١٢١) د الاعراف لكالي

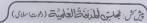
لی الله عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہلاکت و گر اہی کے سمندر میں غرق كر ديا_

میں نے ایک عالم صاحب کو فرماتے سنا کہ گمر اہ ہونے سے پہلے بلعم بن باعورا کی مجلس میں اس کی گفتگو لکھنے والے طلبا کے لئے 12 ہزار ساہی کی دواتیں رکھی جاتی تھیں مگر پھر ایسا گمر اہ ہوا کہ پہلاوہ شخص بن گیاجس نے اس مسئلے پر کتاب لکھی کہ دنیا بنانے والا کوئی نہیں ہے (یعنی خد اتعالیٰ ہی کا انکار کر بیٹھا)۔

ہم الله عَزْوَجَلَّ کے غضب، اس کی ناراضی، اس کے درناک عذاب اور الی ذلت وخواری ہے اُس کی پناہ مانگتے ہیں جسے سہنے کی ہم میں طاقت نہیں۔

غور کر و که دنیا کی محبت اور اس کی نحوست خاص طور پر علما کو کس طرح نقصان پہنچاتی ہے، لہذا ہوشیار ہو جاؤ کیو نکہ معاملہ پر خطرہے، عمر مختصر ہے اور عمل میں کو تاہی ہے جكدا عمال كى جاني كرنے والاد مكير مائے۔ اگر وہ اچھے اعمال پر ہمارا خاتمہ فرمائے اور ہمارى لغزشوں کو معاف فرمادے تو اس کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔









خَلِينُفَةُ الله كاوا قعه

پھر زمین میں الله عَزَّدَ جَلَّ کے خلیفہ حضرت سیّر ناداؤد عَلَیْدِ السَّلَام کے واقعہ پر غور کرو کہ اُن سے صرف ایک لغزش ہوئی تو وہ اس پراتناروئے کہ آنسوؤں سے زمین ير كهاس اك آئى اورآپ نے يه عرض كى زالهِي أمَا تَرْحَمُ بُكَانِيْ وَتَضَرُّعِيْ يعني ال میرے معبود!کیا تومیری گربیہ وزاری پر رحم نہیں فرمائے گا؟ تو ند افرمائی گئی: اے داؤد! تم ا بنی لغزش بھول گئے اور گریہ وزاری کو یادر کھا۔

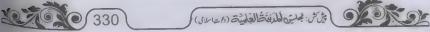
سيدنا يونس عنيه السلام كاوا قعه

حضرت سیدنالونس عکیدالسَّلام کے واقعہ پر غور کرو کہ آپ نے صرف ایک مرتبہ بے محل غصہ کیا(اور کفراوراہل کفریے بغض کے سبب حکم الٰہی کاانتظار کئے بغیر ہجرت کر گئے) توالله عَزَّوَ جَلَّ نِے آپ کو 40 دن تک سمندر کی گہر ائی میں مچھلی کے پیٹ میں رکھا جہاں آپ په نداکرتے تھے:

لَا إِلَّهُ إِلَّا أَنْتُ سُبُخُنَكَ ۚ إِنِّي كُنْتُ ترجية كنزالايمان: كوئي معبود نهيس سواتيرے مِنَ الظُّلِدِيْنَ فُّ (پ١١ الانبيآء: ٨٥) يا کې ۽ تجھ کوبے شک مجھ سے ب جاموا۔

فرشتول نے بیہ ندا سی تو عرض کی: اے ہمارے معبوداور ہمارے مالک ایسی نامعلوم جگہ سے جانی پہچانی آواز آرہی ہے۔ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ میر ابندہ یونس ہے۔ فرشتوں نے اِس معاملے میں سفارش کی۔اس سب کے باوجودالله عَوَدَ جَلَ نے مجھل كى طرف نسبت كرتے ہوئے آپ كانام بدل كر ذُوالنُّون كر ديا پھر ارشاد فرمايا:

فَالْتَقَبَهُ الْحُوْتُ وَهُوَمُلِيْمٌ ﴿ فَكُوْلًا تَرْجِمَةُ كَنْوَالايِمَانِ: هُرِاتٍ مُحِلِّى نَ نَكُل ليادر



TO TO THE

وہ اپنے آپ کوملامت کرتا تھاتوا گروہ شہیج کرنے والانہ ہو تاضر ور اس کے پیٹ میں رہتاجس دن تك لوگ اٹھائے جائیں گے۔ منهاج العابدين آنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿ لَلَبِثَ قْ بَعْلِيهُ إِلَّا يَوْمِ يُبْعُثُونَ أَ (پ۳۳، الصِّفْت: ۱۳۲۲)

پھر الله عَذْوَجَلُ نے ان پر اپنے احسان اور نعمت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمة كنزالايمان: اگراس كے رب كي نعمت اس کی خبر کونه چنچ جاتی توضر ور میدان پر پھینک دیا جاتاالزام ديا بوا_

كُولَا أَنْ تَلْمَ كَهُ نِعْمَةٌ مِنْ مَّابِهِ لَئُبِنَا بِالْعَرَآءِ وَهُوَمَنَّا مُؤْمُّ 🕝 (پ۲۹، القلم: ۳۹)

سيّدُ الانبياصَلّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَاذَ كِرِ خِيرِ

اے کزرو بندے!الله عَزَدَجَلَ کی اس خفیہ تدبیر پر غور کر اور یو نہی ذرا آگے بڑھ كر ديكھ كه تمام نبيوں، سب رسولوں بلكه تمام مخلوق سے بڑھ كر عزت والے اپنے محبوب كريم صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم عدرتِ تَعَالَى في كيا ارشاد فرمايا:

فَاسْتَقِمْ كُمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ ترجمهٔ كنزالايمان تو قائم رموجياتهين عمم مُعَكَ وَ لا تَطْغُوا اللهِ اللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اورجوتهارے ساتھ رجوع لایا ہے اوراے لوگو بَصِيرٌ الله (پ١١،هود: ١١٢) مرکشی نه کروبے شک وه تمهارے کام و کھر ہاہے۔

حتى كه آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا:"شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَأَخَوَاتُهَا یعنی مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی دو سری سور توں نے بوڑھا کر دیا ہے۔ "(۱) ایک قول کے مطابق اِس فرمانِ نبوی سے مر اد مذکورہ آیتِ طبیبہ اور اس جیسی دیگر آیاتِ مقدسہ ہیں۔

٠٠٠ ترمني، كتاب التفسير، بأب ومن سورة الواقعة، ١٩٣/٥، حديث: ٢٠٠٨ مصنف عبد الرزاق، كتاب فضائل القرآن، باب تعليم القرآن وفضلہ، ٣/ ٢٢٥، حديث: ٢٠٠٢

منهاج العابدين TO JO THY

رتِ تعالی نے یہ بھی فرمایا:

وَاسْتَغُفِرُ لِذَا شَيْكَ

(پ٣٣، المؤمن: ٥٥)

ترجمة كنز الايمان: اور اپنول كے گنابول كى

معافی جاہو۔

یہاں تک کہ الله عَذْوَجَلَ فِ اپنی مغفرت کے ذریعے احسان کا تذکرہ فرمایا:

وَوَضَعْنَاعَنُكُ وِزُ رَاكَ أَلَانِي كَ ترجية كنزالايبان: اورتم يرس تمهاراوه بوج

اَ نَقَضَ ظَهُرَكَ ﴾ (ب٠٠، المدنشرح: ٣،٢) اتارلياجس نے تمہاري پيٹھ توڑي تھي۔

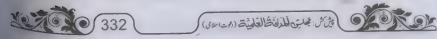
ایک دوسرے مقام پریہ بھی ارشاد فرمایا:

لِيَغْفِرَلَكَ اللهُ مَاتَقَتَّامَ مِنُ ذَنَّبِكَ ترجمة كنزالايمان: تاكه الله تمهار سبب كناه **وَ هَا تَأَخَّرَ** (پ۲۶،الفتح: ۲) بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے چچلوں کے۔

اس کے بحد حضور نی کر یم ، رَءُون رَ حیم صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم رات میں نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدم موج جاتے۔ صحابة كرام عكيفه الزِفوان عرض كرتني: يا رسول الله صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم! آبِ اليما كرتي بين حالا نكم الله عَذَّ وَجَلَّ نِي آپ كے سبب آپ كے الكول اور چچپلول كے گناہ معاف كرديج ہيں؟ تُو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللِّهِ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ''کہا میں شکر گزار بندہ نه بنوں؟''(۱)

حضور نی کریم ، رَءُوْف رَّحیم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نِي (خوف کی تعلیم دینے کے لئے)اپنی شہادت اور ساتھ والی انگل سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:''کؤ آنی وَ عِیْسُق

• ... بخارى. كتاب التفسير ، باب ليغفر لك الله . . . الخ، ٣٢٨/٣٢٨، حديث: ٢٨٣٧، ٨٣٧





منهاج العابرين

_{ٱۼ}ڹ۫ؽؘٳؠؚؠٙٵػۜڛؘؠؘڎؙۿٵؾؘٵڹؚڵۼؙڋؚٚؠؙؽؘٳۼۮؘٳؠٵڵؠؙؽۼڎ۫ۘؠهؙٲڂۮۜؠؚؚۜڹڹڶۼڵؠؚؽؙڹ^{ۑۼ}ؽٵڴؗڕڡڕ؈ٳۅڔ عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی بکِڑ ان دو کے کئے پر کی جاتی تو ہمیں ایساعذاب دیا جاتا جیسا تمام جہانوں میں کسی کونہ دیا گیاہو۔"⁽¹⁾

بول ہی پیارے آقا، مریخ والے مصطفی شفت تعلا عقید والیه وسلّم رات کو نماز پڑھتے اور روت ، و ع يه وعاكرت: "أعُوذُ بعَفُوكَ مِنْ عِقَابِكَ وَبِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْمِى ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَهَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ لِعِيْ مِن تير عداب س ہے تیرے عفو و در گرز کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری برضا کی پناہ جیا ہتا ہوں اور تیری کپڑسے تیری رحمت کی پناہ مانگتا ہوں، میں تیری الیی تعریف نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔ "(2)

صحابة كرام وامت مرحومه كامعامله

پھر صحابَة كرام دِخْوَانُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمُ أَجْمَعِين كو ديكھو كہ جو اس أُمَّت كے سب سے بہتر زمانے کے لوگ ہیں، ایک مرتبہ اُن سے دورانِ مزاح کوئی بات صادر ہو گئی تو الله عَزَّوَ جَلَّ في ارشاد فرمايا:

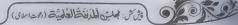
ترجمه فكنز الايمان: كياايمان والول كو الجمي وه وقت نہ آیا کہ ان کے ول جھک جائیں الله کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا اور ان جیسے نہ

ألم يأن لِكُنِ يْنَ امَنُو ا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمُ لِنِ كُي اللهِ وَمَانَزَلَ مِنَ الُحَقِّ لا وَلا يَكُونُوا كَالَّنِ يْنَ أُوتُوا

- ٠٠٠١١١٠٠ كتاب الرقاق، باب الخوف والتقوى، ٢/٢، حديث: ٢٥٢ نحوة
- ...مسلم، كتاب الصلاة، باب مايقال في الركوع والسجود، ص٢٥٢، حديث: ٢٨٧

شعب الايمان، باب في الصيام، ٣٨٥/٣، حديث: ٣٨٣٧







TO TO THE

منهاج العادين

ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہو کی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت فاسق ہیں۔

الْكِتْبَمِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَلُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ لَو كَثِيرٌ مِنْهُمْ فْسِقُونَ ﴿ (پ٢٤، الحديد: ١٦)

پھراس امت پراللہ عَوْدَ جَلَ کی رحمت کے باوجو داُس نے اِن کے لیے حدودو سز انسی، بڑی تدبیریں اور آداب مقرر فرمائے ہیں۔

حضرت سيِّدُ ناليونس بن عُبَيْدِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ فرما يا كرتے: يهال كسى كے يانج در ہم چوری(۱) کرنے پر اپنا بہترین عضو(ہاتھ) کٹ جانے کے بعد آخرت میں اس کے عذاب سے بے فکر مت ہونا۔

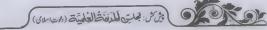
ہم رحیم و کریم رب عَزْوَجَلُ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ محض اپنے فضل و کرم کاسلوک فرمائے بے شک وہ سب سے بڑھ کر مہر بان ہے۔

جانب اميديس معاملة البي

دوسر ااصول پکڑ کرنے اور معاف کرنے میں دستورِ الٰہی کو یاد کرناہے۔اگر جانبِ اُمید کی طرف نظر کریں توتم الله عَوَّدَ جَلَ کی بے پایاں ووسیع رحمت کا تذکرہ کرواس میں کوئی حرج نہیں ہے۔رحمت باری تعالٰی کی وسعت کا اندازہ اس بات سے بخو ہی ہوجاتا ہے کہ وہ ایک کمھے کے ایمان کی وجہ ہے 70 برس کا كفر مٹاديتاہے۔ چنانچہ فرمانِ بارى تعالی ہے: قُلْ لِلَّذِينَ كُفَّىٰ قَا إِن يَّنْتَهُو اليُغْفَىٰ ترجمة كنزالايان: تم كافرول ع فرماو الروه باز لَهُمْ صَّاقَتُ سَكَفَ جَ (پ٥، الانفال: ٣٨) رج توجو هو گزراوه انہيں معاف فرماديا جائے گا-

احتاف کے نزیک: دس در ہم کی چوری اور دیگر شر ائط پائے جانے کی صورت میں ہاتھ کا ٹاجائے گا۔۔







76 76 rro

منهاج العابدين

مادو گرول كاواقعه

فرعون کے جاد گرول کاواقعہ دیکھو کہ وہ حضرت سپیرُناموسی عَدَیْدِ السَّلامے جنگ رنے آئے تھے اور انہوں نے خداعَذَ ءَبَلَ کے دشمن فرعون کی قسم کھائی تھی مگر جب ایمان لائے توسیح دل سے بکار اٹھے:

ترجمه كنزالايمان: مم ايمان لائے جہان ك

امتًابرَتِ الْعُلَمِينَ ﴿

(پ٩٠١الاعران:١٢١)

و یکھو الله عدَّوَجَلَّ نے ان کا ایمان قبول فرما لیا اور زمانہ کفر میں اُن سے جو یکھ سر زد ہوا تھاسب معاف فرمادیااور یہی نہیں بلکہ انہیں جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے شہیدوں کی سر داری عطافرمادی۔

یہ ان کا حال تھا جنہوں نے گفر، گمر اہی اور فساد میں زندگی گزاری مگر لمحہ بھر کو رتِ تعالیٰ کو پیچان کراہے ایک مان لیا، تواس کا کیا حال ہو گاجس نے اپنی ساری زندگی الله عَذَوْجَلَ كو ايك مانة ہوئے گزار دى اور دونوں جہاں میں اس کے سوالسي كواس

اصحابِ کہف کا تذکرہ کھا

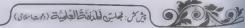
کیاتم اصحابِ کہف کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنی زندگی کاطویل عرصہ کفریر قائم رہے(۱) اور انہوں نے کہا:

ترجمة كنزالايمان: مارارب وه ع جو آسان

مُبُّنَامَ بُالسَّلُوتِ وَالْأَثْمِضِ

1٨/٢، البداية والنهاية







TO GO THE S المراح المساج العادين اور زمین کارب ہے ہم اس کے سواکسی معبود

كَنْ نَّدُعُوَ أُمِنْ دُوْنِهَ إِلَّهَا

کونہ یو جیں گے۔

(پ۱۵، الکهف: ۱۳)

اور وہ بار گاہِ الٰہی کی طرف متوجہ ہوئے تواللّٰہ عَذَهَ جَلَّ نے ان کا ایمان قبول فرما کر انہیں کس قدر عزت بخشی، چنانچه ار شاد فرمایا:

وَ نُقَلِّمُهُمُ ذَاتَ الْيَبِيْنِ وَذَاتَ ترجمهٔ كنزالايمان: اور بم ان كى وابنى باير

الشِّمَالِ (۱۵ الكهف: ۱۸) كروثيس بدلتے ہیں۔

بلكم الله عَزَّوَ جَلَّ ن ان كى عزت كوبرهانے كے ليے انہيں ہيت وجلالت كالباس بہنادیا حتی کہ تمام مخلوق سے بڑھ کر عزت والے اپنے محبوب کریم صَلَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم (ك ور يع لو كول) سے يول فرمايا(1):

ترجية كنزالايهان:اكسننے والے اگر تو انھيں جمانک کر دیکھے توان سے بیٹھ پھیر کر بھاگے

<u>لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمُ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمُ</u> فِرَامًاوَّ لَمُلِئَتَ مِنْهُمْ مُعَبًا

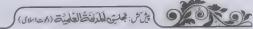
اور ان سے ہیت میں بھر جائے۔

(پ١٥، الكهن: ١٨)

صرف يمي نہيں بلكہ الله عدَّة وَجَلَّ في ان كے بيتھي آنے والے كت كو بھى كس قدر عزت دی کہ اس کا ذکر اپنی بیاری کتاب میں فرمایا،اسے دنیا میں ان کے ساتھ (غار میں) چُھپادیا اور آخرت میں بطورِ اعز از اسے بھی جنت میں داخل فرمائے گا۔الله عَوْدَ جَلَّ

 ناہریہ ہے کہ اس میں خطاب مسلمانوں ہے ہند کہ نبی کریم مَدَ اللهُ عَدَیْهِ وَسَدْ سے کیونکہ حضور (مَنْ اللهُ عَنْيُهُ وَسُدُّ عَنْ تُورِبِ (تعالی) کو دیکھااور نہ گھبر اے تواصحاب کہف تو پھر بندے ہیں،رب (تعالی ارشاد) فرما تاہے: مَازَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا كَلْنِي مير ے صبيب نے مجھے و كيھ كريك بھی نہ جھيكا يا اوروہ نہ بہتے، نیز بعض روایات میں ہے کہ حضور (مَنْ اَسْمَعَنْیه دَسَلُہ) نے معراج میں اصحاب کہف کو ملاحظہ فر مایا-(نورالعرفان، ١٥٠، الكهف، تحت الآيه: ١٨)







منهاج الحابدين

نے یہ فضل اس کتے پر فرمایا جس نے کوئی عبادت نہیں کی بلکہ چند قدم الله عَوْدَ عَلَیٰ کو پہلے نے اور ایک ماننے والے لوگوں کے ساتھ چلاتھا اور اُن لوگوں کا یہ چند دن کا عمل تھا تو اس بندہ مومن پر فضل وعنایت کا کیا حال ہو گاجو 70 سال تک الله عَوْدَ عَلَیٰ کو ایک مان کر اس کی عبادت کر تا رہے ،اس پختہ ارادے کے ساتھ کہ 70 ہز ار سال بھی زندگی ملی تورب تعالیٰ کی بندگی میں ہی بسر کروں گا۔

محبوب بندول پرعتاب

﴿1﴾... اے بندے! کیاتم نے نہیں ساکہ جب حضرت سیّدُ ناابر اہیم خَلِیْلُ اللّٰه عَلَیْهِ السَّلَام نے گنہگاروں کے لیے ہلاکت کی دعا کی تورتِ تعالیٰ نے ان پر کیساعتاب فرمایا۔ ﴿2﴾.. يول بى جب قارون نے حضرت سيّدُ ناموسى كَلِيْمُ الله عَلَيْهِ السَّلَام سے مدو ما نگی اور آپ نے انکار فرماد یا توالله رب العزت نے آپ کو عتاب کرتے ہوئے فرمایا: قارون نے آپ سے مد د مانگی اور آپ نے مد د نہ کی؟ مجھے اپنی عزت کی قشم!اگر وہ مجھ ہے مد دمانگتاتو میں ضرور اس کی مد د کر تااور اسے معاف کر دیتا۔ ﴿ 3 ﴾ .. اسى طرح ويكموكم الله عزَوَجَلَ في حضرت سيّدُنالونس عَلَيْهِ السَّدَم كو آب كي قوم کے معاملے میں (جبکہ آپ تھیم الٰہی کا انظار کئے بغیر جرت فرما گئے اورآپ کے پیچھے قوم نے توبہ کرلی)کیباعتاب فرمایا کہ''آپ کو کدو کا پیڑ خشک ہونے کاغم ہے جے میں نے ایک ماعت میں اُگایااور ایک ساعت میں خشک کر دیا مگر ایک لا کھ یااس سے زیادہ لو گول كاغم نہيں فرماتے۔" پھر ديكھو كەكس طرح الله عَذَوْجَلَ نے ان كى قوم كاعذر قبول فرما لیااور ان سے اپنابڑا عذاب بھیر دیاحالا نکہ عذاب انہیں گھیر چکا تھا۔ 4﴾ ... پھر ذرااس معاملے پر غور کروجس میں الله عَذَة جَلَّ نے حضور سیّدُ الْمُرْسَلِيْن صَفَّاللهُ

العراق في المرابعة ال

منها حالحالای منها حالم المالای منها

تَعَلَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم بِرعَمَا بِ فرمايا، واقعه بيرے كه أيك بارآپ صَلَّى اللهُ تَعَلَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم باب بَنِي شَيْبَهِ سے اندر تشریف لائے تو کچھ لو گوں کو ہنتے دیکھا، ارشاد فرمایا: "تم کیوں ہنتے ہو، آئندہ میں تمہیں ہنتے ہوئے نہ دیکھوں۔" یہ فرماکر ابھی حجر اَسُوَد تک پہنچے تھے کہ فورا اُن کی طرف واپس آئے اورار شاد فرمایا: ابھی میرے پاس حضرت جبریل امین عکنیہ للسّد آئے اور عرض کی نیارسول الله صَلَى الله تعالى عَلَيْه وَاللهِ وَسَلَّم الله عَزْوَجَلَ آپ سے ارشاوفر ماتا ہے:"آپ میرے بندول کو میری رحمت سے مالوس کیو نکر کریں گے؟ آپ اُن سے فرماد يحيِّ كه بي شك ميں بخشنے والامهر بإن ہوں۔"(۱)

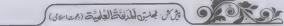
بندول پر مهربانیال

حضور نبيّ رحمت، شفيع ٱمَّت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِيهِ وَسَلَّم فِي ارشَادِ فرمايا: "اللهُ ٱرْحَمُ بِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْوَالِدَةِ الشَّفِيْقَةِ بِوَلَدِهَا لَعِنَى الْحِ بِحِيرِ شَفْقت كرنے والى ال سے بھی زیادہ الله عَدَّوَ حَلَّ اپنے مو من بندے پر رحم فرمانے والا ہے۔ "(²⁾

ا یک مشہور حدیث مبارک میں ہے: بے شک اللّٰہءؤؤ جَلَّ کے پاس سور حمتیں ہیں، رب تعالی نے اِن میں سے آیک رحمت انسانوں، جنوں اور جانور وں کے مابین تقسیم فرمادی توان کی باہمی محبتیں، شفقتیں اور مہر بانیاں اسی ایک رحمت کے سبب ہیں جبکہ باقی 99ر حمتیں اُس نے اپنے لیے رکھی ہیں جن سے وہ قیامت میں اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔⁽³⁾ جب اس نے اپنی ایک رحمت سے دنیامیں تم پر کرم و محبت سے بھر پور یہ سادی

٢٧٥٢: حديث: ٢٧٥٢ مقالله... الخ، ص١٣٧٢، حديث: ٢٧٥٢







٠٠٠٠معجم كبير ١٣٠، ١٣/ ٢٨ مدليث: ٢٣٨، بتغير ، معجم أوسط، ٢/٨٧ ، حديث: ٢٥٨٣، بتغير

کتاب الادب، باب رحمة الولد... الخ. ۴/۰۰، حدیث: ۹۹۹۵ بتغیر قلیل

منهاج العابدين

عطائیں کی ہیں کہ تنہمیں اپنی معرفت عطا کی ،اس اُمَّتِ مَر حومہ میں پیدا کیا، طریقہ اہلِ اتت و جماعت کی پہچان نصیب کی اور وہ تمام ظاہری و باطنی تعتیں جو تمہارے یاس موجود ہیں اُن سے نوازاتواس کے نضلِ عظیم سے اس بات کی بھی اُمید ہے کہ وہ اپنی نعتوں کی پھیل فرمائے گاکیونکہ احسان کوشر وع کرنے والا اُسے بیورا بھی فرما تاہے اور وہ تہمیں باقی 99ر حتوں سے بھی وافر حصہ عطافر مائے گا۔ ہم الله عَوْدَ جَلَّ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضلِ عظیم سے محروم نہ کرے، بے شک وہ بڑامہر بان باد شاہ اور بڑار حیم وجَوَاد ہے اور ہم اس سے مدد طلب کرتے ہیں۔

کے خوندور جا کے راستے کا تیسر الصول کی

خوف واُمید کے بارے میں تیسر ااصول اُس ثواب یاعذاب کو یاد کرناہے جس کے متعلق وعدہ یاوعید آئے ہیں۔اس حوالے سے ہم چار احوال بیان کریں گے: . (۱)...موت (۲)... قبر (۳)... قیامت اور (۴)... جنت و دوزخ اس کے علاوہ ان میں سے ہر مقام پر فرمانبر داروں ونافرمانوں اور کوشش کرنے والوں اور کو تاہی کرنے والوں کے لیے جو خطرات ہیںان کا بھی ذکر کریں گے۔

ULLE

الكمه ضرور پر حول كا

میں اس بارے میں دوشخصوں کا حال بیان کر تا ہوں ، ان میں سے ایک کا قصہ یول ہے کہ حضرت سیدُنااِبْنِ شَعْرِ مَه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کو میں حضرت سیدُنا امام شعبی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه ك ساتھ ايك مريض كى عيادت كے ليے گيا، ہم نے ويكھا

کہ وہ حالتِ بزع میں ہے اور پاس بیٹھاایک شخص اسے لاَ اِللهَ اِلّه الله کہنے کی تلقین کررہا ہے۔ حضرت سیّدُنا امام شعبی عَلَيْهِ رَحْنَهُ اللهِ الْقَوی نے اس شخص سے کہا: مریض کے ساتھ نرمی کرو۔ اپنے میں مریض بول اٹھا کہ '' یہ مجھے تلقین کرے یانہ کرے میں کلمہ ضرور پڑھوں گا۔'' پھر اس نے یہ آیتِ مبار کہ تلاوت کی:

وَ ٱلْزَمَهُمُ كَلِمَةَ التَّقُوٰى وَ كَانُوَا اَحَقَّ بِهَاوَ اَهْلَهَا لَ

ترجیدهٔ کنز الایبان: اور پر ہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سز اوار اور

اس کے اہل تھے۔

(پ۲۲،الفتح: ۲۱)

حضرت سیِدُناامام شعبی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الوَلِي فِي كَها: تمام تعریفیس الله عَدَّوَجَلَّ کے لیے بین جس فے ہمارے رفیق کو نجات بخشی۔

تین گنا ہول کے سبب بڑا فاتمہ

دوسرے شخص کی حکایت کھے یوں ہے کہ حضرت سیّدُنا فُضَیٰل بن عِیاض عَلیه

رَخمَةُ اللهِ الْوَهَّابِ کے ایک شاگر د کی وفات کا وقت آیاتو آپ اس کے پاس تشریف لے

گئے اوراُس کے سرہانے بیٹھ کر سورہ لیٰس شریف کی تلاوت کرنے لگے، شاگر دنے کہا:
استاد صاحب! بیہ نہ پڑھیں۔ پھر آپ نے اسے لاالله الله کہنے کی تلقین کی تو(مَعَاذَ
الله) اس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کہوں گا، میں اس سے بیز ار بوں۔ یہ کرہ کروہ مرگیا
تو حضرت سیّدُنا فُضَیٰل بن عِیاض دَخمهُ اللهِ تَعَالُ عَدَیْهُ والپس اپ مکان پر آئے اور 40
دن تک روت رہے اور گھر سے باہر نہ نکلے پھر آپ نے اس شاگر دکو خواب میں دیکھا
دن تک روت رہے اور گھر سے باہر نہ نکلے پھر آپ نے اس شاگر دکو خواب میں دیکھا
کہ اسے گھییٹ کر جہنم کی طرف لے جایاجارہا ہے، آپ نے اس سے پوچھا: کس سب
سے الله عَوْدَ جَلْ نے تجھ سے معرفت چھین کی حالانکہ تو میر ے شاگر دوں میں سب
سے الله عَوْدَ جَلْ نے تجھ سے معرفت چھین کی حالانکہ تو میر ے شاگر دوں میں سب
سے الله عَوْدَ جَلْ نے تجھ سے معرفت جھین کی حالانکہ تو میر ے شاگر دوں میں سب

منهاج العابدين

زیادہ علم والا تھا؟ اس نے کہا: تین عیبوں کے سبب، ان میں سے پہلا چغلی ہے کہ میں اپنی ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھااور آپ کو کچھ بتاتا تھا، دو سر احسد ہے کہ میں ان سے حسد کرتا تھا اور تیسر اپیے کہ مجھے ایک بیاری تھی، جب میں نے طبیب سے اس کے متعلق یو چھاتواس نے کہا: سال میں ایک پیالہ شر اب کا پی لیا کر ورنہ یہ بیاری ختم نہیں ہو گی۔اس لئے میں سال میں ایک بار شر اب پیا کرتا تھا۔

مم الله عَذْوَجَلَ كَى ناراضى سے اس كى پناہ مائكتے ہیں بے شك مم اسے برواشت

قابل رشك موتيس

اب مزيدوه شخصول كاحال بيان كرتا مول- چنانچه حضرت سيّدُناعبدالله بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه ك متعلق آتا ہے كه آپ نے حالت ِنزع ميں آسان كى جانب دیکھاتو مسکر ادیئے اور پیر آیت مبار کہ تلاوت فرمائی:

لِیثُلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعِیلُونَ ﴿ ترجمهٔ کنزالایمان: ایک بی بات کے لیے کامیوں

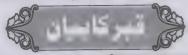
(پ۲۳ءالصّفت: ۲۱)

اسى طرح كا واقعه ميں نے امامُ الحر مين حضرت سيّدنا ابوالمَعَالى عبد الملك جُوْنين عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِي ع سناكه حضرت سيّدُناامام الوبكرين فَوْرَك رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه في بيان فِرِها يا: زمانه طالب علمي ميں مير اا يك سائقى تھاجو انھى ابتد ائى طالبِ علم تھا، بہت محنتى، منتقی اور عبادت گزار تھا مگر باوجود محنت کے آگے نہیں بڑھ یا تا تھاتو ہمیں اس پر تعجیب ہو تا تھا۔ ایک مرتبہ وہ بیار ہو اتو خانقاہ میں صوفیا کے در میان اپنی جگہ میں رہنے لگا اور شفاخانے میں نہیں گیااور بیاری کے باوجود سخت عبادت وریاضت میں مشغول رہاجس على المسترقة العلمية و المعدالان المسترقة العلمية و المعدالان المسترقة العلمية و المعدالان المسترقة ال مراع الحابدين

کے سبب اس کی حالت مزید خراب ہوگئی، میں اس کے پاس تھا کہ اچانک اس نے آسان پر اپنی نظریں جمالیں اور کہا:"اے اِبْنِ فُورَک! ایسی ہی بات کے لئے عمل کرنے والول كوعمل كرناجيا هيه-"اورأس وقت اس كاا ثقال مو سيار حُهةُ الله تعالى عكينه-

ماپ تول میں تمی کاوبال

دوسر اواقعہ بیر ہے کہ حضرت سپّدُنامالک بن دینارعکنید رَحْمَةُ الله الْعَقَاد فرماتے ہیں: میر اا یک پڑوی تھا میں اس کی موت کے وقت اس کے پاس گیاتو وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگا: اے مالک! اس وقت میرے سامنے آگ کے دو پہاڑ ہیں اور مجھے زبر دستی ان پر چڑھنے کا کہاجارہا ہے۔حضرت سیدنا مالک بن وینارعکنیه رَحْمَةُ اللهِ الْعَفَار کہتے ہیں کہ میں نے اس کے گھر والوں سے اس کا حال دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: اس شخص نے ماینے کے دو پیانے رکھے ہوئے ہیں،ایک سے خرید تا تھااور دو سرے سے بیچا تھا۔ میں نے وہ دونوں پیانے منگوائے اور ایک کو دوسرے پر مار کر توڑ دیئے۔ پھر اس سے دریافت کیا: اب کیساحال ہے؟ اس نے کہا: مجھ پر معاملہ اور زیادہ سخت ہو تاجار ہاہے۔



نگاهِ شوق اور عثق بھر ادل

قبر اور بعدِ موت کے حالات سے متعلق دو اشخاص کا حال بیان کرتا ہوں۔ پہلا واقعدیہ ہے کہ ایک بزرگ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالىٰ عَلَيْه نِے بيان کيا کہ ميں نے حفرت سپِّدُ نا سفیان توری عکنیه رَحْمَةُ اللهِ النول کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: اے ابوعبدالله! آپ كاكياحال مع؟ انهول نے مجھ سے منہ پھيرتے ہوئے كہا: يدكنيت عَلَى اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الل

منهاج العابدين

ہے بلانے کا وقت نہیں۔ میں نے پھر پوچھا: اے سفیان! آپ کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے جواب میں یہ اشعار پڑھے:

هَنِيْنًا رِضَائِ عَنْكَ يَابُنَ سَعِيْد نَظَرْتُ إِلَى رَبِّي عِيَانًا فَقَالَ لِي بعَبْرَةٍ مُشْتَاقٍ وَ قُلْبٍ عَبِيْه لَقَدُ كُنْتَ قَوَامًا إِذَا اللَّيْلُ قَدُ دَجَا وَ زُمْنِينَ فَالِنَى عَنْكَ غَيْرُ بَعِيْد فَدُوْنَكَ فَالْحُتَّرُ اَيَّ قَصْمٍ تُرِيْدُهُ ترجمه: (۱)... ميل نے اپنے پرورد گار كوبالكل واضح ديكھا، اس نے مجھے فرمايا: اے ابن سعید! تجھے میری رضا مبارک ہو۔ (۲) ... تو تاریک راتوں میں نگاہِ شوق اور عشق بھرے دل کے ساتھ قیام کرتا تھا۔ (٣)...اب محلّات تیرے سامنے ہیں توجو چاہے لے لے اور میرے دیدار سے لطف اندوز ہو کہ میں تجھے سے دور نہیں۔

وقت كالحيل الم

دوسر اواقعہ اُس شخص کا ہے جے کسی نے خواب میں دیکھا کہ رنگ بدلا ہوا ہے اور دونوں ہاتھ گر دن میں بندھے ہیں، اس سے بوچھا گیا: الله عَزْدَ جَلَ نے تیرے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟اس نے جواب میں پیہ شعر پڑھا:

تُوَلَّى زَمَانٌ لَعِبْنَا بِهِ وَ هٰذَا زَمَانٌ بِنَا يَلْعَبُ ترجمه: وهوقت گزر گیاجس سے ہم کھلتے تھے اور یہ وہ وقت ہے جو ہم سے کھیل رہاہے۔

شہید کی جنازے میں شرکت

بعدِ موت کے احوال سے متعلق دواور آدمیوں کا حال بھی ذہن میں رکھو، ایک توبیہ کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں:میر اایک لڑ کا شہید ہو گیا گر وہ مجھے کبھی خواب میں العراق المراق ال منهاج الحابدين

نظرنه آيا، جس رات امير المؤمنين حضرت سيّدُناعمر بن عبد العزيز عَدَيْهِ رَحْمَةُ الله العَزيز وصال ہوااس رات وہ مجھے خواب میں نظر آیاتو میں نے پوچھا: بیٹا! کیاتم مُر دے نہیں مو؟ تواس نے جواب دیا: نہیں بلکہ مجھے شہادت نصیب ہوئی ہے اور میں الله عزور کے ہاں زندہ ہوں اور مجھے رزق دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا: آج کیے آنا ہوا؟اس نے کہا: آج آسان والوں میں بیہ ندا کی گئی:"سنو! آج ہر نبی، صِدِّیق اور شہید حضرت عمر بن عبد العزيز كے جنازہ ميں شركت كرے۔" لہذا ميں بھى ان كى نماز جنازہ ميں شركت كے لئے آيا تھا پھر نمازے فارغ ہوكر آپ كوسلام كرنے جلا آيا۔

روزخی سائس نے بوڑھا کردیا

دوسر اواقعہ یہ ہے کہ حضرت سیدُناہشام بن حسّان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میر اا بک چھوٹا بچپہ فوت ہو گیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا تو وہ بوڑھا تھا، میں نے بوچھا: بیٹا! یہ بڑھایا کیسا؟ اس نے کہا: جب فلاں شخص ہمارے یاس آیا تواُسے و مکھ **کر** دوزخ نے ایک غصہ بھری سانس لی جس کے سبب ہم سب بوڑھے ہو گئے۔ ہم جہنم کے درناک عذاب سے عظمت والے رب کی پناہ مانگتے ہیں۔



مهمان اور جرم

جہاں تک قیامت کی بات ہے تواس کے متعلق اس فرمانِ باری تعالیٰ میں غور کرو: كِوْهَ نَحْشُهُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْلِينِ ترجيه كنزالايبان: جسون بم پر بيز كارول كو ر حمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بناکر اور وَفُدًا إِنَّ وَنَسُونُ الْهُجْرِ مِيْنَ إِلَّى



الم الله المنظمة المنظمة المنظمة المناسلي



منهاج العابدين

جَهُنَّم وِثُمادًا ١٠٠ (١١،مريه: ٨١،٨٥) مجر مول كوجهم كى طرف بانكيس كيا يا -كوئى سخص قبرے أشھے گاتوأس كى قبر پر بُراق كھڑا ہو گااور تاج اور خلّے موجود ہول کے پس وہ تاج اور اعلیٰ لباس زیب تن کرے گا اور بُراق پر سوار ہو کر نعمتوں بھری جننوں کی طرف روانہ ہو گا اور اس کے إعزاز وَإِكرام كی خاطر اس كو پيدل نہيں چلنے ديا جائے گاجبکہ کوئی شخص اپنی قبرسے نکلے گا تو عذاب کے فرشتے اور آگ کی بیڑیاں قبریر موجو د ہوں گی اور بد بخت کو دوزخ کی طرف پیدل بھی چلنے نہیں دیں گے بلکہ اسے منہ ے بل گھسیٹ کر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ ہم الله عَزْدَجَلَ کی ناراضی وغضب ہے اس کی پناہ ما لگتے ہیں۔ (امین)

نیکی والول پر مُواخذه نہیں

میں نے بعض علمائے کر ام سے میہ روایت سیٰ ہے کہ حضور نتیِ غیب دان،رحمتِ عالميان مَدَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم نِي ارشاد فرمايا: جب قيامت كا دن مو كالبجه لوك ليني قبروں سے نکلیں گے تواُن کے لئے سبز پروں والی سواریاں ہوں گی۔وہ ان پر سوار ہوں گے تو وہ انہیں اُڑا کر میدانِ محشر میں لے جائیں گی حشّی کہ جب وہ جنت کی دیواروں تک پہنچیں گے تو فرشتے انہیں دیکھ کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے:یہ کون ہیں؟جواب ملے گا:ہم نہیں جانتے، شاید پہلوگ اُمتِ محدیہ میں سے ہوں۔ پھر پچھ فرشتے ان کے پاس جاکر پوچھیں گے: تم کون ہو اور کس اُمَّت سے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم اُمتِ محدید میں سے ہیں۔ فِرشتے پوچھیں گے: کیا تمہارا حساب ہو چکا؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر دریافت کریں گے: کیا تمہارے اَعمال کا وزن ہوچکا؟ وہ جواب دیں كَ: نهيں _ فرشتے يو چيس كے: كياتم اپنے أعمال نامے پڑھ چكے؟ وہ كہيں كے:

منهاج الحسابين

نہیں۔ پھر فرشتے ان سے کہیں گے: واپس لوٹ جاؤ کہ یہ سارے کام پیچھے ہوں گے۔ اِس پر وہ لوگ کہیں گے: کیا تم نے ہمیں کچھ دیا تھا جس پر ہمارا حساب ہو گا۔ ایک روایت میں بول ہے کہ وہ فرشتوں سے کہیں گے: دنیا میں ہم کسی شے کے مالک ہی نہیں تھے کہ عدل کرتے اور ظلم نہ کرتے، ہم نے توبس اپنے ربّ تعالیٰ کی عبادت کی ہے حتّی کہ اس نے ہمیں بلایا تو ہم آگئے۔اتنے میں ایک نداآئے گی:میرے بندوں نے سچ کہا، نیکی کرنے والوں پر کوئی مواخذہ نہیں اور الله عَدَّوَ مَلَّ بَحْشَے والامہر بان ہے۔ (۱) كياتم نے الله عَدَّوَ جَلَّ كابيه فرمان نہيں سنا:

اَفَمَنُ يُّلْقَى فِي النَّامِ خَيْرًا مُرهَّنَ يَأْتِنَ تَرجمة كنزالايمان: توكياجو آك مِن والاجائ امِنَا يَوْمَ الْفِيمَةِ (ب٣٠ ، حم السجدة: ٣٠) گاوه بھلا یاجو قیامت میں امان سے آئے گا۔

کس قدر عظیم ہو گاوہ شخص جو قیامت کی ان ہولنا کیوں ، زلزلوں اور سختیوں کو د کیھے گا مگر بے خوف ہو گا اس کے دل میں کوئی گھبر اہٹ داخل ہو گی نہ اُس کے دل یر کوئی بوچھ ہوگا۔ دعاہے اللہءَ وَدَجَلَ ہمیں اور شہبیں ان سعادت مندوں میں داخل فرمائے اور یہ الله عَذَّوَجَلَّ کے لیے کوئی مشکل نہیں۔



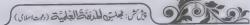
ان کے مُتَعَلِّقٌ قر آنِ کریم کی ان دو آیتوں میں غور کرو:

ترجیهٔ کنزالایهان: اور انھیں ان کے ربنے ستھری شراب پلائی ان سے فرمایا جائے گاہ

وَسَقْهُمْ مَ بُهُمْ شَرَابًاطَهُوْ مُا ١٠ إِنَّ هٰنَا كَانَلُمْ جَزَآءًوَّ كَانَسَعْيُكُمْ

٠٠١/٣، بريقة محمودية، الثأمن والعشرون حب المال للحرام، ٢٧/٣







منهاج العابدين ٢٤٧ كري ١

تمہاراصلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔ مَشْكُو مًا صلى (پ٢٠،١١دهر:٢٢،٢١) دوسری آیت میں دوز خیوں کا حال بیان کرتے ہوئے ان کا قول بیان فرمایا:

ترجهة كنزالايهان:اكاماركرب بم كودوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں رب فرمائے گاؤ تکارے (ذلیل ہوکر) یڑے رہواں میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ مَ بَّنَا اَخُرِجُنَامِنُهَا فَإِنْ عُدُنَا وَإِنَّا ظٰلِمُونَ ۞ قَالَ اخْسَئُو انِيْهَا وَلا تُكَلِّبُونِ ۞

(پ۱۸، المؤمنون: ۷۰۱، ۱۸۰۱)

مروی ہے کہ"اس وقت وہ کتے بن جائیں گے اور جہنم میں بھو نکتے پھریں گے۔"ہم در دناک عذاب سے رَءُؤف در حیم رب کی پناہ مانگتے ہیں۔

سبسے بڑی مصیبت

حضرت ستيدُ ناليجيلى بن مُعاذرازى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي فرمات بين: هم نهيس جانت کہ جنت سے محرومی بڑی مصیبت ہے یا دوزخ میں ڈال دیا جانا کیونکہ جنت سے کسی صورت صبر نہیں اور دوزخ کو ہر داشت کرنے کی کسی میں ہمت نہیں، مگر نعمتوں کا فوت ہونادوزخ کاعذاب بر داشت کرنے سے ہر حال میں آسان ہے۔

پھر سب سے بڑی مصیبت تو دوزخ میں ہمیشہ رہناہے کیو نکہ اگر اس سے نگلنے کی بھی کوئی صورت ہوتی تب تو معاملہ کچھ آسان ہو تا مگر وہ توایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے، بھلا کس دل میں اسے بر داشت کرنے کی طاقت ہے اور کس جان میں اسے سنخ كى سكت ہے؟ اسى لئے حضرت سيّد ناعيسٰى رُوْحُ الله عَلَيْهِ السَّلَام في ارشاد فرمايا: جہنم میں ہمیشہ رہنے والوں کا تذکرہ ڈرنے والوں کے دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیتاہے۔



سيّدُنا حن بصرى عَلَيْهِ الرَّحْمَة كي تمنا

حضرت سیّدُ ناحسن بھر ی عَدَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے سامنے ذکر ہوا کہ جو شخص س سے آخر میں جہنم سے باہر آئے گا اس کا نام ہناد ہو گااور اسے ایک ہزار سال تک عذاب دیا گیاہو گا،وہ یہ کہتاہوا جہنم سے باہر آئے گا: یاخنَّان، یامَنَّان!(یعنی اے مہربان! اے احسان فرمانے والے)۔ بیر سن کر حضرت سیّدُنا حسن بھر ی عَلَیْهِ رَحْمَهُ اللهِ الْقَوِی رو پڑے اور فرمایا: کاش! میں ہناد ہو تا۔ لو گوں نے اس بات پر تعجب کیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالى عَلَيْه نِے فرمایا: تم پر افسوس! کیاوہ ایک دن جہنم سے نکل نہیں جائے گا؟ میں کہتا ہول:سارے معاملے کی اصل ایک بنیادی بات ہے جو کمر توڑ دیتی، چېرے زر د کرتی، دل کلڑے کرتی، جگر پگھلاتی اور آنکھوں ہے آنسو جاری کرتی ہے اور وہ بات ہے معرفت ِ الٰہی کے حچین جانے کاخوف۔ یہی ڈرنے والوں کے ڈرکی انہاہے اوراسی پر رونے والوں کی آئکھیں روتی ہیں۔

محبين ايمان ومعرفت چھن مذجائيں 🕷

بعض بزر گول رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمْ نِے فرمایا: غم تین ہیں:(۱)...عباوت قبول نہ ہونے کا غم (۲)... گناہ کی بخشش نہ ہونے کا غم اور (۳)...معرفتِ الٰہی چھن جانے کا غم۔ جبکہ مُخلِصِین فرماتے ہیں: حقیقت میں تمام عموں کی اصل ایک ہی غم ہے اور وہ ہے معرفت چھن جانے کاغم اور اس کے علاوہ سارے عموں کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ان کا ختم ہونا ممکن ہے۔

حفرت سیِّدُ نالیوسف بن اسباط رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه بيان كرتے ہیں كه ایک مرتبہ



المُ اللَّهُ اللَّ



منهاج العابرين ٢٤٩ منهاج العابرين

میں حضرت سٹیدُنا سفیان توری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي کے باس گیا تو وہ ساری رات روتے ہے، میں نے پوچھا: کیا آپ کا یہ رونا گناہوں پر ہے؟ توانہوں نے ایک تنکا اٹھایا اور فر مایا: بار گاہِ الٰہی میں گناہ تو اس ہے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، میں تو اس خوف سے رو ر ہاہوں کہ کہیں الله عَذَّوَجَلَّ مجھ سے اسلام کی دولت نہ سلب فرمالے۔

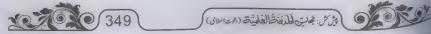
ہم احسان فرمانے والے الله عدَّو جَلّ سے دعا كرتے ہيں كه وہ ہميں كسى مصيبت میں مبتلانہ فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے ہم پر اپنی بڑی نعمت تمام فرمائے اور ہمیں ملتِ اسلام پر موت عطا فرمائے ، بے شک وہ سب سے بڑھ کرر حم فرمانے والا ہے۔ بُرے خاتمہ کا معنیٰ اور اس کا سبب ہم نے اپنی کتاب ''احیاءُ العلوم'' میں ذکر کیا ہے اسے دہاں سے مطالعہ کر لو، یہاں اُسے ذکر کرنا طوالت کا باعث ہے، جو چند باتیں بیان ہوئی ہیں ان پر غور کرو کیونکہ بسا او قات تفصیل بیان کی جائے تو مقصود رہ جاتا ہے اور کئی طرح کے وہم پیداہو جاتے ہیں،اسی پر غور کرلو امیدہے الله عَذَوَ جَلَّ کی مد دوتو فيق سے فلاح يا جاؤ۔

درمیانی راسة زیاده بهتر ہے

اگرتم سوال کرو کہ کون ساراستہ زیادہ بہتر ہے خوف کا یاامید کا؟ توجواب بیہ ہے کہ نہ خوف کانہ امید کا بلکہ ان دونوں کا در میانی راستہ زیادہ بہتر ہے۔ منقول ہے کہ جم پر رجالیعنی امید کا غلبہ ہو گاوہ مرجئہ ^(۱)ہو جائے گا،بسا او قات اُس پر خر^سی ⁽²⁾ہو

• ... وه لوگ جو کہتے ہیں جب ایمان ہو تو گناه کو ئی نقصان نہیں دیتے جیسے کفر میں نیکی کو ئی فائدہ العريفات للجرجاني، باب الميم، ص١٣٧)

🗨 ... خرٌ میہ بائک خُرٌ می کے پیر و کاور ل کو کہاجا تا ہے ، بائک ایک زندیق شخص تھااس نے اور 🗝





منهاج العابرين

نے کا اندیشہ تھی ہو تاہے اور جس پر خوف غالب ہو گاوہ حَرُ وری(۱)ہو جائے گا۔ مراویہ ہے کہ بندہ صرف ایک جانب کو اختیار نہ کرے کیونکہ حقیقت پیہے کہ حقیقی امیر حقیق خوف سے جدا نہیں ہو سکتی اور حقیقی خوف حقیقی امید کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ای وجہ سے کہا گیا ہے کہ ساری امید اہلِ خوف کے لیے ہے ، بے خوفی سے انہیں کوئی واسط نہیں اور ساراخوف اہلِ امید کے لیے ہے ،مایوسی وناامیدی سے انہیں کوئی تعلّق نہیں۔

خون وأميديس ترجيح كي صورت

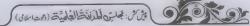
اگرتم یو چھو کہ کیا کسی مخصوص حالت میں خوف اورامید میں سے کسی ایک کو ترجیح ہو سکتی ہے؟ تو جان لو کہ اگر بندہ صحت و تندر ستی کی حالت میں ہو تو خوف زیادہ بہتر ہے اور بیاری و کمزوری کی حالت میں امید بہتر ہے ، خاص طور پر جب سفرِ آخرت پر روائگی کاوقت ہو تور حت ِ الہی سے امید غالب ہونی چاہیے۔ میں نے علائے کرام دَحِبَهُ اللهُ السَّلامے ایا ہی سنا ہے۔ میں کہنا ہون: وجہ سے کہ حدیثِ قدسی میں الله عَزْدَجَالُ نے ارشاد فرمایا: ''میں ان لو گوں کے پاس ہو تاہوں جن کے دل میرے خوف ہے ٹوٹ چکے ہیں۔ ''(۱۷)ایی صورت میں امید کاغلبہ بہتر ہے کیونکہ دل ٹوٹاہواہے اور قوت وصحت

.....اس کے پیر و کاروں نے نحرَّمات کو حلال ومباح تھہر الیا تھا۔ مامون رشید کے دور میں ان کابہت ر عب و دبد بہ قائم ہو چکا تھا یہاں تک کہ انہوں نے کثیر بلادِ عجم طبر ستان ، رَے وغیر ہ پر غلبہ پالیا تھااور بالاً خرِبًائك خُرٌى كو مُعْتَصِم بِالله كے دور ميں قتل كر ديا گيا۔اس نے ١٠١ھ ميں يااس سے پہلج خروج کیا تھااوراس کا قتل ۴۴۲ھ میں ہوا۔ (ننج الباسی لابن حجر ، ۸۷،۸۶/ ۲۳۲/۱۳)

🗗 ... بیہ خوارج کا ایک فرقہ ہے جو کو فہ کے قریب ایک مقام حَرُوراء کی طرف منسوب ہونے کی وجه سے حَرُ وُرِيَّ كَمِلًا با-(النهايةلابن اثير،باب الحاءمع الراء،١١ ٣٥٢)

٠٠٠٠ حلية الاولياء، وهب بن منبه، ٣٢/٣، رقير: ٣٢٢٣







منهاج العابدين

ے وقت اس پر خوف غالب رہااور اس لیے بوقتِ موت ایسوں سے کہاجا تاہے: ترجمه كنزالايمان: كهند درواورنه غم كرو آلاتَخَافُوْا وَلاتَحْزَنُوْا

(٣٠٠:حم السجدة: ٣٠)

متنااور اميديس فرق ہے

اگرتم کہو کہ الله عَزْوَجَلُ سے حسنِ ظن کے بارے میں کثیر روایات آئی ہیں اور اس کی ترغیب بھی دی گئی ہے پھر توامید غالب ہونی چاہیے؟ تو یادر کھو کہ الله عَذَّوَ جَلَّ ہے حسن ظن کا مطلب ہیہ ہے کہ اس کی نافر مانی ہے بچاجائے، اس کے عذاب سے ڈرا جائے اور اس کی عبادت میں خوب کوشش کی جائے۔ دیکھویہاں ایک بنیادی بات اور عدہ نکتہ ہے جس میں کثیر لو گوں کو مغالطہ ہوجاتا ہے ،وہ نکتہ ہے امید اور تمنامیں فرق کیونکہ امید کی حقیقت اور بنیاد ہوتی ہے جبکہ تمناکی کوئی بنیاد نہیں ہوتی،اسے یول مسجھو کہ ایک شخص کھیتی باڑی کرے، اس کی دیکھ بھال میں کو شش اور محنت کرے پھر نصل کاٹے اور کیے:"مجھے امید ہے کہ سوبوری فصل ہو جائے گ۔"توبیر َ جاء اور اُمید ہے۔اس کے برعکس دوسر اشخص وہ ہے جس نے موقع پر پیج نہیں ڈالا اور ایک دن مجھی کھتی باڑی کا کام نہیں کیا بلکہ گھر پر ہی سویار ہااور ساراسال غفلت میں گزار دیاجب فصل کاٹنے کاوقت آیاتو کہنے لگا: "اُمید ہے مجھے سوبوری غلّہ حاصل ہو جائے گا۔ "اب تم اس ہو گے: تُوبد امید کیے کر سکتا ہے یہ تو فقط آرز و اور تمناہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ تو اِسی طرح جب بندہ الله عَدْوَجَلَ کی عبادت میں خوب کوشش کر تا اور نا فرمانی ت بچتاہ پھر کہتاہے: "میں امید کرتا ہوں الله عَزْدَجَلَّ میرے اس تھوڑے عمل کو قبول فرمائے گا، کمی کو تاہی کو بورا فرمائے گا، عظیم ثواب عطا کرے گااور لغز شوں کو العالم المعالم المعالم

المام المام

معاف فرمادے گااور مجھے الله عَزْدَجَلَ سے اچھا گمان ہے۔" بیداس کی جانب سے حقیق امید ہے۔اس کے ہر خلاف اگر وہ غافل ہو،عبادات کو چھوڑ دے، گناہوں کاار تکابِ کرے، اللّٰہ عَذَّوَ جَلَّ کی رضا و ناراضی اور اس کے وعدہ اور وعید کی بچھ پروانہ کرے پھر یہ کہنا شروع کر دے کہ "میں الله عَزْدَجَلَ سے امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے جہنم ہے نجات اور جنت میں داخلہ عطافر مائے گا۔ "توبیہ فقط اس کی لاحاصل آرزو و تمناہے جے اس نے حسنِ ظن اور امید کانام دے دیاہے مگر در حقیقت پیے خطااور گمر اہی ہے۔ اسی مفہوم کوشاعرنے بوں بیان کیا:

تَرْجُو النَّجَاةَ وَ لَمْ تَسْلُكُ مَسَالِكَهَا اللَّهِ السَّفِيْنَةَ لَا تَجْرِي عَلَى الْيُبْسِ توجمه: تم نجات كى اميد ركعة مومراس كراستول پر نہيں چلتے ، سنوا كشتى خشكى پر

بے جا آرزو ئیں لگانے والا

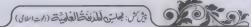
بيان كروه بات كى وضاحت حضور نبي اكرم، دَسُوْلِ مُحْتَشَم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالله وَسَلَّم كَ اللَّ فرمانِ عاليثان سے ہوتی ہے: اُلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٰ وَعَبِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَثَّى عَلَى اللهِ عَزَّوَ جَلَّ ٱلْأَمَانَ يعنى عقلندوه ب جو اپنامحاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اوراحمق وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور الله عَزَّوَجَلَّ ہے بے جا آرز وعیں لگا بیٹھے۔(۱)

حفرت ستيدُ ناحسن بقر ي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ القَوى فرمات بين: بي شك يجهر لو كول كو مغفرت

٠٠٠١١١٠٠١ كتاب الزهد، باب ذكر الموت ... الخ، ٣٩٢/٣٩، حديث: ١٢٠٠٠

جامعصفيريص٢٠٠،حديث:٢٣١٨







منهاج السابرين

ی آرزؤں نے غافل کر دیاحتی کہ جب وہ دنیاہے جاتے ہیں توان کے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہوتی، بندہ کہتاہے: میں اپنے ربّ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھتا ہوں۔ مگروہ جھوٹا ہو تاہے كه اگروه اچها كمان ركھاتواچها عمل بھي كرتا، پھر آپ نے بير آياتِ مباركه تلاوت فرمائين:

ترجية كنزالايبان: توجي ايخ رب س ملخ کی امید ہواہے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اَحَدًا شَ (پ۱۱، الكهف: ۱۱۰) الجرب كي بندگي ميس كي كوشر يك ندكر __

فَهُنُ كَانَيُرْجُو القِلَّاءَ مَا بِهِ فَلْيَعْمَلُ عَبَلَاصَالِحًاوَّلَا يُشْرِكُ بِعِبَادَةِ مَ بِهَ

ترجيه کنزالايمان: اوريه بي تمهاراوه گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیااوراس نے تمہیں ہلاک کر دیاتواب رہ گئے ہارے ہوؤں میں۔

وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي كَ ظَنَنْتُمْ بِرَيِّكُمْ الله للمُفاصَبَحْتُم صِنالُخْسِرِين الله الله المالة (پ۲۳،حم السجدة: ۲۳)

ر حمت نیکول سے قریب ہے گ

جعفر ضبعی بیان کرتاہے کہ میں نے عبادت گزار حضرت ابو نمینِسَرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَىٰ عَليْه کو دیکھا کہ کثرتِ عبادت کی وجہ ہے ان کی پہلیاں نظر آتی تھیں تومیں نے عرض ك الله عَزْوَجَلَ آپ پر رحم كرے! بے شك الله عَزْوَجَلَ كى رحمت بہت وسيع ہے۔ انہیں جلال آگیااور فرمایا:" کیاتم نے مجھ میں کوئی ناامیدی والی بات و تکھی ہے؟ بےشک الله عَزَّدَ جَلَّ كَى رحمت نيكو كارول كے قريب ہے۔ "ان كى اس بات نے مجھے رُلا دیا۔ جب حضراتِ انبياءورسل عَلَيْهِمُ السَّلَام اوراولياوابدال عَلَيْهِمُ الرَّحْمَهُ عَبادت مين اس

منهاج العابدين

قدر مشقت کرنے اور گناہوں سے بچنے کے باوجود الله عَذَوَ جَلَ سے ڈرتے تھے تو بتاؤکل انہیں الله عَزَدَ جَلَّ ہے حسن ظن نہیں تھا؟ کیوں نہیں، انہیں تواللہ عَزَدَ جَلَ کی وسیع رحمہ پ پر پختہ یقین اور اس کے جو د و کر م پر تم سے بھی زیادہ حسنِ ظن تھا مگر وہ جانتے تھے **ک** عبادت میں محنت و کو شش کے بغیر حسنِ ظن نہیں بلکہ جھوٹی آرز واور و ھو کاوغفلہ ہے۔اس بنیادی بات سے عبرت پکڑو، صالحین کے حالات پر غور کرواور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤاور توفیق دینے والا توالله عَذْوَ جَلَ ہی ہے۔

<u>پانچویی گہائی کا څلاصه</u>

فصل

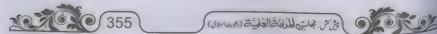
عبادت پر ابھارنے والی باتول یعنی خوف واُمید کا خلاصہ بیہے کہ جب تم ایک طرف الله عَذَوْءَ مَنْ كَا رحمت كود يمهو جو اس كے غضب پر غالب اور تمام أشاء كو كھيرے ہوئے ہے اور بد کہ تم اُس اُمتِ مرحومہ میں سے ہوجوباری تعالیٰ کوبڑی پیاری ہے پھر تم اس کے فضلِ عظیم اور کمالِ جو د و کرم کا تصوُّر کر واور پیر کہ اُس نے تمہارے لئے جو كتاب أتارى م أس كا آغاز"بسم الله الرَّحْلُن الرَّحِيْم" سے فرمايام اوراس پر مجى نظر رکھو کہ اس کریم رب نے کسی سفار شی اور گزشتہ خدمت کے بغیر تہہیں بے شار ظاہری و باطنی نعمتوں اور مہر بانیوں سے نوازاہے تو دو سری طرف اس کے کمالِ جَلال و عظمت، اس کی عظیم قدرت و ہیت نیز اس کے شدید غضب و ناراضی کا بھی تصوُّر کرو جس کے آگے آسان اور زمین بھی نہیں تھہر سکتے، پھر معاملے کی نزاکت اور خطرے کے باوجود آپنی انتہائی غفلت، کثیر گناہوں اور سنگدلی کا بھی تصور کرواور یہ کہ تمام نحُیُوبِ اور بوشیرہ باتیں اللّٰہ عَذَوَجَلَ کے علم ونگاہ میں ہیں۔ پھر تم اس کے پیارے وعدے اوراُس ثواب کو ذہن میں لاؤجس کی حقیقت تک انسانی سوچوں کورسائی نہیں، على المراقبة پھر اس کی شدید و عید اور اُس در د ناک عذاب کو بھی خیال میں لاؤ جے انسانی قلوب بر داشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

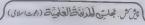
الغرض تبھی تم اس کے فضل و کرم کو دیکھو، تبھی اس کے عذاب کا تصور کرو، مجھی اس کی رحت ومهربانی پر نظر ڈالو اور کبھی اپنی زیاد تیوں اور جُرموں کو دیکھو توبہ تمام باتیں تمہارے اندر خوف ورَ جاء کی کیفیت پیدا کر دیں گی اور تم در میانی راہ پر چل پڑو گے اور بے خوفی اور نااُمیدی کی ہلاکت خیزی سے نے جاؤگے ، ان دونوں وادیوں میں سر گر دال ہونے والوں اور ہلاک و برباد ہونے والول کے ساتھ سر گردال اور ہلاک ہونے سے محفوظ رہو گے اور حدِّ اعتدال والی شر اب سے سر شار ہو گے پھر نہ تو صرف رَ جاء (اُمید) کی ٹھنڈ ک سے ہلاک ہوگے اور نہ خوف کی آگ میں جلوگے۔ یہاں چپنچ کرتم ایخ مقصود ہے ہمکنار ہو جاؤگے اور دونوں باطنی بیار پوں سے چکے جاؤگے ، پھرتم اپنے نفس کو طاعت و بندگی پر آمادہ یاؤ گے اور وہ غفلت اور سُستی چھوڑ کر دن رات عبادت میں مصروف ہو جائے گااور گناہوں اور ذلیل حرکتوں سے بوری طرح کنارہ کش ہوجائے گا۔ چنانچہ

حضرت سيدُ نانُوف بِكالى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِي فرمات إلى: نوف جب جنت كوياد كرتا ہے تو اُس کا شوق بڑھ جاتا ہے اور جب دوزخ کو یاد کر تاہے تو اس کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ پس جب تمہاری بیر حالت ہو جائے گی توتم الله عزَّدَ جَلَّ کے بر گزیدہ اور ان خاص عبادت گزاروں میں سے ہو جاؤگے جن کا تعارف رب تعالی نے یوں کروایا ہے:

إِنَّهُمُ كَانُوُ ايُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَتِ ترجمة كنز الايمان: بِ ثِك وه بَعْلَ كامول وَيَنْ عُوْنَنَا مَ غَبَّاوً مَ هَبًّا وَكَانُوا مِن جلدى كرت تق اور جميل بالرت تقاميد اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑ گڑاتے ہیں۔

لُنَّا خُشِعِيْنَ ﴿ (پ١١، الانبيَّاء: ٩٠)







منهاج الحابدين

اور اب تم نے الله عزَّوَ جَلَّ کے إذن اور اس کے حُسنِ توفیق سے اس خطر ناک گھاٹی کو عبور کر لیا، اب تمہیں دینامیں بہت صفائی اور حلاؤت نصیب ہو گئی اور تم نے آخرت کے لئے ذخیر و عظیم اور اجرِ کثیر حاصل کرلیا۔ الله عَدَّوَ جَلَّ سے دعاہے کہ وہ اپنی توفیق سے ہماری اور تمہاری مدد فرمائے، بے شک وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور سب سے بڑھ کر نوازنے والا ہے۔ نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت عظمت والے الله عَزْوَجَلَ بى كى توفيق سے ہے۔

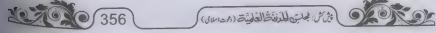
المحان عبادت كوخراب كرنهوالى چیزوںکابیان

اخلاص کی ضرورت وا ہمیت

عبادت کوخراب کرنے والی پہلی چیز اخلاص کانہ ہونا(ریاکاری)ہے۔اے میرے اسلامی بھائی!الله عَذَّوَجَلَّ حسنِ توفیق سے تمہاری اور ہماری مدو فرمائے۔راستے کی پیچان اوراُس پر ثابت قدمی سے چلنے کے بعد اپنی کو شش (عبادت وبندگی) کو کھر اکر نااور اُسے خر اب و برباد کرنے والی چیز وں سے بچاناتم پر لازم ہے اوراخلاص کو اپنانا،احسانِ الٰہی کو یادر کھنا اور اخلاص کی ضد (ریاکاری) سے بچنادووجہ سے ضروری ہے:

پہلی وجہ: ایسا کرنے میں بہت فائدہ ہے اور وہ الله عَزَّدَ جَلَّ کی جانب سے البھی قبولیت اور ثواب کے حصول میں کامیاب ہوناہے۔

دوسری وجہ: ایسانہ کرنے میں عذاب اور خطرے کاسامناہے تو یوں عمل مردود ہو کر سارایا تھوڑا ثواب ضائع ہو جائے گاجیسا کہ مشہور حدیث پاک میں مروی ہے کہ





منهاج العابدين ٥٠١ كري وه

حضور نبی رحمت "فقيع أمت صَدَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَدَّم ارشاد فرماتے بیں كه الله عَزَّوَ جَلَ نے ارشاد فرمایا: اَتَااَغْنَى الْاَغْنِيَاءِ عَنِ الشِّرُكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَأَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِي فَنَصْنِينُ لَهْ فَاِنِّ لَاَاقْبَلُ إِلَّا مَاكَانَ لِي خَالِصًا لَعَن مِن تمام بِ نيازوں سے بڑھ كر شرك ہے بے نیاز ہوں جس نے کسی عمل میں میرے غیر کو نثریک کیا^(۱) تو میر احصہ بھی اس کے لئے ہے، میں صرف وہی عمل قبول فرما تاہوں جو صرف میرے لئے ہو۔

منقول ہے کہ بروز قیامت جب بندہ اپنے عمل کا ثواب تلاش کر تاہو گا تواللہ عَدَّوَجَانَ اُس سے ارشاد فرمائے گا: کیا تجھے مجالس و محافل میں وُسُعت نہیں دی گئی تھی؟ کیا تو د نیا میں سر دار نہیں تھا؟ کیا تھیے خرید و فروخت میں فراخی نہیں ملی تھی ؟ کیا تیری عزت نہیں کی گئی تھی؟

اخلاص نہ ہونے کی صورت میں اسی قشم کے دیگر خطرات و نقصانات ہیں۔

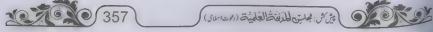


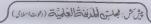
میں کہتا ہوں: ریا کاری کے خطرات میں سے دور سوائیاں اور دومصیبتیں ہیں:

دورُ موائيال

﴿1﴾ ... پہلی رسوائی پوشیرہ ہے، یہ فرشتوں کے سامنے ہوتی ہے کہ فرشتے بڑے جوش سے بندے کے اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں مگر اللّٰصوَٰؤُوَ ہَلَ ارشاد فرماتا ہے: ''ان انکمال کو سِجِینِ میں بچینک دو کیونکہ اس نے یہ میرے لئے نہیں کئے۔" پس اس وقت بندہ اور عمل دو**نوں رُ**سواہوتے ہیں۔

• ...مسلم، كتاب الزهد، باب من اشرك في عمله غير الله. ص١٥٩٣، حديث: ٢٩٨٥







منهاج الحابدين

﴿2﴾ . . دوسری رسوائی علانیہ ہے اور وہ روزِ محشر ساری مخلوق کے سامنے ہو گی۔ حضور نى أكرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمايا: رياكار كو قيامت ك دن چار نامول سے پکارا جائے گا: اے کا فر! اے دھوکے باز! اے فاجر! اے خیارہ اٹھانے والے! تیری کوشش رائیگال گئی اور تیر ااجر برباد ہو گیا، آج تیرے لئے کھے نہیں ہے، آج ان کے پاس اجر علاش کر جن کے لئے تو عمل کیا کر تا تھا۔(١)

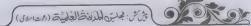
ایک روایت یہ بھی ہے کہ" قیامت کے دن ایک نداکر نے والانداکرے گا جے تمام مخلوق نے گی کہ کہاں ہیں وہ جولو گوں کی عبادت کرتے تھے! کھڑے ہو جاؤاور ان سے اپنا اجرلوجن کے لئے تم نے عمل کیا تھا کیونکہ میں ملاوٹ والا عمل قبول نہیں کرتا۔ "(۱)

دومصيبتين الم

﴿ 1﴾ ... يَهمَى مصيبت جنت سے محرومی ہے كيونكم حضور نبي كر يم صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نِي ارشاد فرمایا: جنت نے کلام کیا اور کہا: میں ہر بخیل اور ریاکارپر حرام ہوں۔(۵) اس حدیث مبارک کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک پیر کہ بخیل ہے مر اد سب سے بدترین بخیل ہو یعنی وہ لا الله الله مُحَتَدٌ رَّسُولُ الله (مَدْ الله عَندوة المود الله وَسَلَّم) كم میں بخل کرے جبکہ ریاکار سے مر اد سب سے بدترین ریاکار ہو اور وہ منافق ہے جو ایمان و توحید کاد کھاوا کرتاہے۔

دوسر امطلب میہ ہو سکتا ہے کہ جو شخص بخل اور ریا کاری سے بازنہ آئے اورا پنا







^{1901،}مسنل الفردوس، ٢/٢٥٦،حليث: ١٩٩١

^{2 ...} جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة، ١/٣٣١، حديث: ٢٣٧١

^{3...}تأريخ ابن عساكر ، ۱۵۱/۵۲ ، رقيم: ۱۳۳۳ ، محمد بن بشر

لحاظ نہ کرے تو ایسی صورت میں دو خطرے ہیں: (۱)... بخل اور ریا کاری کی نحوست اس پر آپڑے اور وہ کفر کے گڑھے میں جاگرے اور جنت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جائے (۲)... دوسر اخطرہ سلب ایمان ہے جو بندے کو دوزخ کا مستحق بنادیتا ہے۔ ہم الله عَذَوَ جَلَ کی ناراضی اور اس کے سخت غضب سے اُس کی پناہ چاہتے ہیں۔

روز محثر كاببهلا فيصله

﴿2﴾ . . دو سرى مصيبت دوزخ ميں جانا ہے۔ چنانچيہ حضرت سيّدُ ناابو ہريرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَ عَنْه سے مروى ہے كه محبوب خدا، تاجدارِ انبياصَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّم في ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے قارئ قر آن، راہ خدامیں جہاد کرنے والے اور مالدار كوبلايا جائے گا، الله عَزْوَجَلَ قارى سے فرمائے گا: كياميں نے اپنے رسول پرنازل كرده كتاب تجهيه نهيس سكهائي تهي؟ وه عرض كرے كا: بال سكھائي تھي۔ الله عَذَوَجَلَ یو چھے گا: پھر تونے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات کی مختلف گھڑیوں اور دن میں صبح شام اِسے پڑھتا تھا۔ ربّ تعالٰی ار شاد فرمائے گا: توجھوٹا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے: تونے جھوٹ کہا۔ پھر ربّ تعالٰی ارشاد فرمائے گا: بلکہ توجاہتا تھا كه تجھے قارى كہاجائے اور وہ دنياميں كهه ليا گيا۔ پھر مالد ار كو پیش كياجائے كاتوالله عَزْوَجَلَ اس سے ارشاد فرمائے گا: کیامیں نے تجھے اتنی فراخی نہیں دی کہ تو کسی کامحتاج نہ رہا؟ وہ عرض کرے گا:جی!بالکل دی تھی۔ رہے تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:میری تجھ پر عطاکے مقابل تونے کیا عمل کیا؟وہ عرض کرے گا: میں اس کے ذریعے صلہ رحمی اور صدقہ خیرات کرتا تھا۔ رب تعالی ارشاد فرمائے گا: تونے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی و المراق المراقبة العالمية العالمية (وعامال) كالمراقبة العالم المراقبة العالمية العالمية المراقبة العالمية العالمية المراقبة العالمية الع

کہیں گے: تو جھوٹا ہے پھر الله عَذَوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تیری نیت پیر تھی کہ کہا جائے: فلاں بہت سخی ہے اور وہ کہہ لیا گیا۔ پھر الله عَزْوَجَلَ کی راہ میں قتل ہونے والے کو حاضر کیا جائے گا، الله عَذْوَجَلَ اس سے بع چھے گا: تونے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے تیری راہ میں جہاد کا تھم ملاتو میں نے جہاد کیا یہاں تک کہ قتل ہو گیا۔ الله عزَّوجا: ار شاد فرمائے گا: تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے : تو جھوٹ کہتاہے پھر رہے تعالی ار شاد فرمائے گا: بلکہ تو چاہتا تھا کہ لوگ کہیں: فلاں بہت بہادر ہے۔ اور وہ کہہ لیا گیا۔ چر آپ صَلَى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم في اپنا هاته البيخ كَطَّنْ ير مارتْ موت فرمايا: ا ابو ہریرہ! مخلوق میں سب سے پہلے انہی کے ذریعے دوزخ کی آگ بھڑ کائی جائے گی۔(۱)

دوزخ بيخ اللها

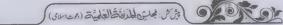
حضرت سيّد ناابن عباس رض الله تَعالى عَنْهُمَا بيان كرتے ہيں كه ميں نے رسولِ أكرم صَفَى اللهُ تُعَالَىٰ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم كُو فَرِماتْ سنا: دوزخْ اور اللَّ دوزخْ رياكارول كي وجه سے ﷺ النَّصِيلَ كَــ عرض كي كُنَّ : يارسولَ الله صَمَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَدَّم! دوزخ كيو نكر چيخ گا؟ ارشاد فرمایا: اس آگ کی تیش کے سبب جس سے ریاکاروں کو عذاب دیاجائے گا۔ قیامت کے دن لاحق ہونے والی اِن رسوائیوں میں اہلِ بصیرت کے لئے درسِ عبرت ہے اور اپنے فضل سے ہدایت دینے والا الله عَزْوَ جَلَّ ہی ہے۔

اخلاص اور اس کی قسیس

اگرتم کہو کہ ''آپ ہمیں اخلاص اور ریاکاری کی حقیقت، ان کا حکم اور عمل میں ان

1... ترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء في الرياء والسمعة. ١٢٩/٣ حديث: ٢٣٨٩







ے انز کے بارے میں بتائیں تو جان لو کہ ہمارے علمائے کر ام دَحِبَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ اخلاص دوطرح کا ہوتا ہے: (۱)... عمل میں اخلاص اور (۲)... طلبِ ثواب میں اخلاص۔

عمل میں اخلاص

عمل میں اخلاص یہ ہے کہ عمل سے اللہ عنور جائی افرب، اس کے علم کی تعظیم اور اس کے فرمان کی بجا آ دری کا ارادہ ہو اور اس پر ابھار نے والی شے در ست عقیدہ ہے اور اس کی ضد نفاق ہے اور اس سے مر ادیہ ہے کہ اپنے عمل سے غیر کاللہ کا قرب پانے کا ارادہ کیا جائے۔ ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللہ تَعَالَىٰ عَلَیْه نے فرمایا: نفاق اس فاسد عقیدے کا نام ہے جو الله عنور جان کا عام ہے جو الله عنور کے بارے میں منافق کے دل میں پایا جاتا ہے۔ اس کا تعلق ارادوں سے نہیں ہے اس کی ایک وجہ ہے جم اس کے مقام پر بیان کریں گے۔

طلب ثواب ميس اخلاص

طلب تواب میں اخلاص کا مطلب ہے: نیک عمل ہے آخرت کے نفع کا ارادہ کرنا کہ ہمارے شخ رکھ نئے کہ نفع کا ارادہ کرنا کہ عمل مشکل ہونے کی صورت میں اُس سے پیچھے نہ ہٹا جائے بس اُس عمل کے ذریعے نفع کا امید لگی رہے۔ "اس قول میں بیان کر دہ قیودات و شر اکط کی وضاحت ہم کر چکے ہیں۔ کی امید لگی رہے۔ "اس قول میں بیان کر دہ قیودات و شر اکط کی وضاحت ہم کر چکے ہیں۔ حضر ت سیّد ناعیلی رُوْحُ اللّٰه عَلَیْهِ السَّلَام کے حواریوں نے ان سے پوچھا: خالص عمل کون ساہے ؟ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا:"وہ عمل جسے تم اللّٰه عَدُّوَ جَلُّ کے لیے کو اور بید نہ چاہو کہ کوئی اس پر تمہاری تعریف کرے۔ "آپ عَلَیْهِ السَّلَام کا بیہ فرمان کی واور بید نہ چاہو کہ کوئی اس پر تمہاری تعریف کرے۔ "آپ عَلَیْهِ السَّلَام کا بیہ فرمان کی ایکاری چھوڑ نے کا نقاضا کر تا ہے اور اِسے خصوصیت کے ساتھ اس وجہ سے ذکر کیا ریاکاری چھوڑ نے کا نقاضا کر تا ہے اور اِسے خصوصیت کے ساتھ اس وجہ سے ذکر کیا دیاکاری چھوڑ نے کا نقاضا کر تا ہے اور اِسے خصوصیت کے ساتھ اس وجہ سے ذکر کیا دیاکاری چھوڑ نے کا نقاضا کر تا ہے اور اِسے خصوصیت کے ساتھ اس وجہ سے ذکر کیا

کہ اخلاص کو تباہ کرنے میں یہ سب سے مضبوط سبب ہوتی ہے۔

اخلاص کی تعریفات

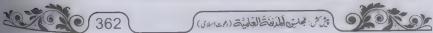
سيَّدُ الطا كُف حضرت سيَّدُ ناجنيد بغد ادى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي فَرِماتِ بَينِ : ٱلْإِخْلاصُ تَصْفِيَةُ الْأَعْبَالِ مِنَ الْبُكَدَّرَاتِ يعنى اعمال كوتمام خرابيوں سے پاک رکھنے کانام اخلاص ہے۔ حضرت سيّدُ نافضينل بن عِياض عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَقَابِ فِي مِا إِنَّ الْإِخْلَاصُ دَوَا مُ الْمُزَاقَبَةِ وَنِيسْيَانُ الْحُظُوْظِ كُلِّيهَالِعِنى تمام خوشيوں اور نفسانی تقاضوں کو مُحلاً کرہمہ وقت باری تعالی کی طرف متوجہ رہنے کو اخلاص کہتے ہیں۔ اخلاص کا پیر مکمل بیان ہے۔

اخلاص کی نبوی تعریف

اخلاص کے بارے میں کثیر اقوال ہیں مگر حقیقت واضح ہونے کے بعد ان کو نقل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تمام اَوَّلین وآخرین کے سر دار حضرت محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم من اخلاص ك بارے ميں يو چھا گيا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فِي ارشاد فرمايا: تَقُولُ رَبِّي اللهُ ثُمَّ تَسْتَقِيمُ كَمَا أُمِرْتَ تُوكِ مير ارب الله عَوْدَ مَل اور پھراس پراس طرح ثابت قدم رہے جیبا تھیے عکم دیا گیاہے۔(۱)یعنی اپنے نفس وخواہش کی پیروی مت کر اور صرف الله عَزَوَجَنَ کی عبادت کر اور اس کی عبادت میں ثابت قدم ره جيها تخفي حكم ديا گياہے۔

یہ ال بات کی طرف اشارہ ہے کہ الله عَزَدَجَلَ کے سواہر چیز سے اپنی نگاہ پھیر ل جائے اور یہی حقیقی اخلاص ہے۔

^{107/18} العادة المتقين. كتاب النية والاخلاص والصدق، الباب الثاني، ١٠٢/١٣





TO JO PIP

مرور و منهاج العابدين

ریااوراس کی اقعام

اخلاص کی ضدریاکاری ہے اورریا کہتے ہیں:عملِ آخرت سے دنیا کے نفع کا ارادہ کرنا۔ اس کی بھی دوقتمیں ہیں: (1)...خالص ریاکاری اور (۲)...ملاوٹ والی ریاکاری۔ خالص ریاکاری بیہے کہ اُخروی عمل سے صرف دنیا کا نفع مقصود ہواور ملاوٹ والی ریابیہ ہے کہ د نیااور آخرت دونوں کا نفع مقصود ہو۔

عمل میں اخلاص، ریا اور نفاق کی تاثیر

جہاں تک اعمال میں اخلاص وریا کی تا ثیر کا تعلق ہے توعمل کا اخلاص یہ ہے کہ تم اپنے فعل کوعبادت بناؤاور طلب ثواب میں اخلاص پیے ہے کہ تم اپنے فعل کو مقبول، کثیر ثواب و تعظیم والا بناؤ اور نفاق عمل کو ضائع کر دیتا ہے اور اسے عبادت بننے سے خارج کر دیتا ہے جس (عبادت) پر الله عَذَوْجَلَ کی جانب سے تواب کا وعدہ ہے۔

کیاعارف سے ریامکن ہے؟

بعض علائے کرام زحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کے نزدیک خالص ریاکاری عارف کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ البتہ ملاوٹ والی ریاکاری ممکن ہے جو نصف ثواب کو باطل کر دے گی جبکہ بعض علمائے کرام کے نز دیک عارف سے خالص ریاکاری بھی صادر ہو سکتی ہے اور اس سے عمل کے ڈگنے ثواب کا نصف ضائع ہو جائے گا جبکہ ملاوٹ والی ریاکاری چوتھائی ثواب سے محروم کر دے گی۔

ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه ك نزديك سيح بيرے كه اگر آخرت كا تصور قائم ہو تو عارف سے خالص ریا کاری کا صدور نہیں ہو سکتا اور بھول طاری ہونے کی صورت

میں خالص ریا ممکن ہے۔ اور مختاریہ ہے کہ عمل میں ریاکاری کی تا ثیر سے ہے کہ یہ عمل کو قبولیت سے رو کتی اور ثواب میں کمی لاتی ہے اور نصف یا چو تھائی کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ ان مسائل کی وضاحت کافی طویل ہے اور ہم نے اپنی کتاب" احیاء العلوم"اور ''اُسُهَا اُدُ مُعَامَلاتِ الدِیْن ''میں ان باتوں کی بڑی تفصیل بیان کی ہے۔

اظلاص کے احکام

اگرتم سوال کروکہ اخلاص کامقام کیاہے، یہ کس عبادت میں پایا جاتا ہے اور
کہال واجب ہے؟ تو یادر کھو کہ بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلاَم کے نزد یک اعمال کی
تین قسمیں ہیں: (۱) ... وہ اعمال جن میں دونوں طرح کا اخلاص پایا جاتا ہے، یہ اپنی
اصل میں ظاہری عبادات ہیں۔ (۲) ... وہ اعمال جن میں دونوں طرح کا اخلاص نہیں
ہوتا، یہ اصل کے اعتبار سے باطنی اعمال ہیں۔ (۳) ... وہ اعمال جن میں طلبِ تواب کا
اخلاص تو پایا جاتا ہے گر عمل کا اخلاص نہیں پایا جاتا اور یہ وہ مباح امور ہیں جنہیں
تیاری آخرت کے لیے اپنایا جاتا ہے۔

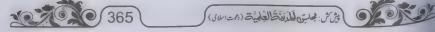
 منهاج العابدين ٢٦٥ منهاج العابدين

میں کہتا ہوں:معلوم ہوا کہ کثیر باطنی عبادات میں دونوں طرح کا اخلاص پایاجا تا ہے یو نہی نوافل میں بھی عمل شروع کرتے وقت دونوں طرح کااخلاص ہوناضر وری ہے جبکہ زادِ آخرت کے لیے جن مباح امور کو اپنایا جاتا ہے ان میں طلبِ ثواب کا اخلاص تویایا جاتا ہے مگر عمل کااخلاص نہیں پایا جاتا کیونکہ حقیقت میں یہ مباحات عبادت نہیں ہوتے بلکہ عبادت کے لیے ایک قتم کی تیاری ہوتے ہیں۔

عمل میں اخلاص کاوقت کے

اگرتم ہے کہو کہ یہ تو دونوں قسم کے اخلاص کامو قع محل تھا، اب عمل میں ان کا وقت بھی بتادیجئے تو یادر کھو کہ عمل کا اخلاص تو فعل کے ساتھ لاز می جڑا ہو تاہے اس ہے مُؤَخِّر نہیں ہو تاجبکہ طلب ثواب کا اخلاص بسااو قات عمل کے بعد بھی ہو سکتا ہے اور بعض علما عمل ہے فراغت کے وقت اس کے پائے جانے کا اعتبار کرتے ہیں لہذا اگر عمل اخلاص پر ختم ہو تا ہے تو اخلاص والا اور ریاکاری پر ختم ہو تا ہے توریاکاری والا شار ہو گا بعد میں اس کا کد اوا نہیں ہو سکتا جبکہ فرقہ گڑامیہ والوں کا کہناہے: جب تک ریاکاری سے مقصود نفع حاصل نہ ہو جائے تب تک اس عمل میں اخلاص کو قائم رکھنا ممکن ہے ادر اگر د نیاوی مطلوب حاصل ہو گیاتواب اخلاص ضائع ہو گیا۔

بعض علمائے کر ام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: فرائض کے معاملے میں تو موت تک اخلاص کا ہونا ممکن ہے جبکہ نوافل میں ایسا نہیں ہے، ان میں فرق یہ ہے کہ فرائض میں الله عَذَوَ جَلَّ نے بندے کو داخل فرمایا ہے لہٰذ اامید ہے کہ وہ ذات اس معاملے میں آسانی اور فضل فرمائے جبکہ نوافل بندے نے خود اپنے اوپر لازم کیے ہیں لہٰذااُس ہے اُس شے کے حق کا مطالبہ کیاجائے گا جے اُس نے خود پر لازم کیا ہے۔



منهاج الحسابين

میں کہتاہوں:اس مسلے میں ایک فائدہ ہے اور دہ یہ ہے کہ بندہ اگر عمل کے شروع میں ہی ریاکاری کر چکا یا پھر عمل اخلاص سے عاری رہاتو ہماری بیان کر وہ صور توں کی روشنی میں وہ اس کا مداوا اور تلافی کر سکتا ہے۔ ان باریک مسائل میں مختلف لو گوں کے موقف اس لیے بیان کیے کیونکہ دورِ حاضر میں عمل کرنے والوں کی قِلْت اور اس رائے پر چلنے والوں کی رغبت کے کم ہونے سے ہم واقف ہیں اور مقصد ریہ ہے کہ عبادت کا آغاز کرنے والے کو آسانی ہو جائے کہ اگر اسے اپنے مرض کی دواایک قول میں نہ ملے تو دوسرے میں مل جائے کیونکہ اعمال کی بیاریاں اور آفات مختلف ہیں۔ تم غور کرو اِنْ شَاءَ الله عَزْرَجَلُ سَجِهِ جِاوَكِ

ہرعمل کے لیے علیحدہ اخلاص

اگرتم سوال کرو کہ کیا ہر عمل کے لیے الگ الگ اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے؟ تو جان لو کہ اس بارے میں اختلاف ہے ،ایک قول سے ہے کہ ہر عمل کے لیے الگ اخلاص ہونا ضروری ہے جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ عباد توں کے مجموعے کو اخلاص شامل ہو سکتا ہے۔ توعمل کے کئی ار کان ہوتے ہیں جیسے نماز اور وضو تو ان دونوں کے لیے ایک ہی اخلاص کافی ہے کیونکہ صحیح یا خراب ہونے میں یہ ایک دوسرے سے بُڑے ہوئے ہیں تو گویایہ ایک ہی شے ہو گئے۔

ریای ایک خفیه قسم

اگرتم پوچھو کہ کوئی بندہ اینے عمل سے بیہ ارادہ کرے کہ اللہ عزَّوَ جَلَ اسے دنیا ک بھلائی عطافر مائے اور وہ مخلوق ہے اپنی تعریف، شہرت یا کسی نفع کی جاہت بالکل نہ رکھے المن المستركة المنظمة المنظمة

توکیا یہ ریاکاری ہوگی؟ تو یادر کھو کہ یہ خالص ریاکاری ہے کیونکہ ہمارے علمائے کرام ایک نیا یہ ریاکاری ہو تا ہے ، یہ اعتبار نہیں ہوتا کہ مر اد کس سے مانگی جارہی ہے۔ پس اگر نیک عمل سے تمہاری مر اد د نیاکا نفع ہوگی تو یہ ریاکاری ہے خواہ تم یہ مر اداللہ عزّدَ جَلَّ سے مانگویالوگوں سے ۔اللہ عزَّدَ جَلَّ ارشاد فرما تا ہے: من کان یُوییلُ حَرُق اللّٰ خِرَق نَوْدُ لَکُ ترجیهٔ کنوالایمان: جو آخرت کی کھی چاہے ہم من کان یُوییلُ حَرُق اللّٰ خِرَق نَوْدُ لَکُ اس کے لیے اس کی کھی بڑھائیں اور جو دنیا کی اللّٰ نیائو تُوہِ مِنْ مَالَکُ فِی اللّٰ خِرَق اللّٰ اللّٰ

اور دیکھنے کے معلیٰ کے لحاظ سے لفظ "ریا" اوراُس سے بننے والے الفاظ کا اعتبار
نہیں ہے اور اِس بُرے ارادے کو اس لفظ سے تعبیر کرنے کی وجہ سے کہ سے اکثر
دکھاوے کے طور پر واقع ہوتا ہے اور دکھاوالو گوں اور ان کے دیکھنے کی وجہ سے
ہے، پس اِسے سجھ لو۔

ریاسے بچانے والی نیتیں

اگر تم یہ سوال کرو کہ اگر الله عَذَّوَجُلُ سے دنیا اِس لیے طلب کی جائے تاکہ لوگوں سے مانگنے سے بچاجائے اور عبادت پر دل جمعی نصیب ہو توکیا یہ بھی ریاکاری ہو گی ؟ تو جان لو کہ مال کی کثرت اور عزت ومر تبہ بندے کو لوگوں کے سامنے وست سوال دراز کرنے سے نہیں بچاسکتی بلکہ یہ چیز قناعت اور الله عَدَّوَجُلُ کی کفالت پر پختہ سوال دراز کرنے سے نہیں بچاسکتی بلکہ یہ چیز قناعت اور الله عَدُّوَجُلُ کی کفالت پر پختہ سوال دراز کرنے سے نہیں بچاسکتی بلکہ یہ چیز قناعت اور الله عَدُّو بَدُلُ کی کفالت پر پختہ سوال دراز کرنے سے نہیں بچاسکتی بلکہ یہ جیز قناعت اور الله عَدُو بُولُ کی کفالت پر پختہ سوال دراز کرنے ہے۔ رہی بات عبادتِ اللهی پر دل جمعی کی تو اگر بار گاہِ اللهی سے معاصل ہوتی ہے۔ رہی بات عبادتِ اللهی پر دل جمعی کی تو اگر بار گاہِ اللهی سے معاصل ہوتی ہے۔ رہی بات عبادتِ اللهی پر دل جمعی کی تو اگر بار گاہِ اللهی سے معاصل ہوتی ہے۔ رہی بات عبادتِ اللهی پر دل جمعی کی تو اگر بار گاہِ اللهی سے معاصل ہوتی ہے۔ رہی بات عبادتِ اللهی پر دل جمعی کی تو اگر بار گاہِ اللهی سے معاصل ہوتی ہے۔ رہی بات عبادتِ اللهی پر دل جمعی کی تو اگر بار گاہِ اللهی ہے۔

د نیاطلبی میں بندے کی نیت یہی ہو تواب بیر ریاکاری نہیں ہو گی۔ یو نہی ہر وہ نیت جس کا تعلق آخرت سے ہووہ ریاکاری نہیں ہوگی،اگر بندہ کسی نیک عمل سے آخرت کے کمی کام کاارادہ کر تاہے توبیر پاکاری نہیں ہو گی کیو نکہ بیرامور اس نیت کی وجہ سے نیکی بن جائیں گے اور اعمالِ آخرت میں شار ہوں گے اور نیکی کاارادہ ریاکاری نہیں ہواکر تا۔

قابلِ تعريف نيتيل 😭

یو نہی اگر تم اپنے عمل سے یہ ارادہ کرو کہ لوگوں کے نزدیک تمہاری عزت ہویا پھر أئمه ومشائخ تم سے محبت کریں اور اس سے تمہارا مقصود اپنی بلندی یا دنیا کی طلب نہ ہو بلکہ یہ ہو کہ تنہیں مذہبِ حق کی مد د حاصل ہو جائے جس سے تم اہلِ بدعت کار د کرو، علم پھیلاؤاورلو گوں کوعبادت پر ابھاروتو یہ تمام نیتیں درست اور قابلِ تعریف ہیں،ان میں سے کوئی بھی نیت ریاکاری نہیں کیونکہ حقیقت میں ان سے مقصود آخرت کا معاملہ ہے۔

تنگدستی سے نجات کا و ظیفہ 🎇

میں نے اپنے بعض مشائخ سے بو چھا کہ بعض اولیائے کر ام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کا معمول ر ہاہے کہ وہ تنگدستی کے دنول میں سورۂ داقعہ کی تلاوت کرتے ہیں تو کیااس سے بیہ مراد ونیت نہیں ہوتی کہ اللہءؤَدَجَلَ ان کی اس تنگدستی کو دور فرمادے اور د نیا کو ان پر فراخ فرمادے؟ تو آخرت کے عمل سے سامانِ دنیا کا ارادہ کیسے درست ہو سکتا ہے؟ توانہوں نے جو جو اب عطافر مایا اُس کامفہوم یہ تھا کہ ان بزر گوں کی مر ادبیہ ہوتی تھی کہ اللہ عَوْدَ جَلَّ انہیں قناعت عطافرمائے یا پھر اتنارزق عطافرمائے کہ عبادت پر آسانی اور تعلیم وتعلم پر قوت حاصل ہو جائے اور یہ نیت نیک اِرادوں میں سے ہے د نیا کے اِرادوں میں سے نہیں۔ منهاج الحسابين ١٩٥٥ منهاج الحسابين

تنہیں معلوم ہوناچاہے کہ رزق کے معاملے میں سخق اور تنگدستی کے وقت سورہ واقعہ پڑھنے سے متعلق حضور نبی اکرم صَلَّی الله تَعَالی عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم اور صحابَهُ کرام عَلَيْهِمُ اللهُ تَعَالی عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم اور صحابَهُ کرام عَلَيْهِمُ اللهُ تَعَالی عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم اور صحابَهُ کرام عَلَيْهِمُ البَّنِ مسعو و البَّيْفُون سے احادیث وآثار وارد ہیں، حتی کہ بوقتِ وصال جب حفرت سیِّدُ ناابنِ مسعو و رَخِی اللهُ تَعَالی عَنْه کو اس بات پر ملامت کی گئی کہ آپ نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑاتو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں ان کے لیے سورۂ واقعہ چھوڑے جارہا ہوں۔

صوفیائے کرام کااصل سرمایہ

حدیثِ مبارک میں اس کی اصل موجودہے جب ہی ہمارے علیائے کرام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامِ فِي الصِّيارِ كيا ورنه الْحَدْدُ لِللَّهُ عَزَّوَجَلَّ النَّهِينِ ونياوي معالم كي تنكي يا فراخی ہے کوئی سر وکار نہیں ہو تابلکہ بیہ حضرات تو دنیا کی تنگی کوغنیمت جانتے ہیں،اس میں ایک دوسرے پر فوقت لے جانے میں لگے رہتے ہیں اور اس تنگی کو وہ اللہ عَذَوْجَلَ کی عظیم نعمت شار کرتے ہیں۔ جب انہیں دنیاوی کشاد گی دی جاتی ہے توڈر جاتے ہیں حالا نکہ اکثر لوگ اسے احسان و نعمت شار کرتے ہیں۔ یہ نُفوسِ قدسیہ اس بات سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ ہو سکتا ہے یہ فراخی ان کے لیے امتحان ادر مصیبت ہواور ایسا کیول نہ ہو جبکہ وہ اکثر بھوک کی حالت میں رہتے ہیں ، مُتَقَدِّ مِیْن صوفیائے کر ام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام نے فرمایا: ٱلْجُوْعُ رَأْسُ مَالِنَا لَعِن بَعُوك جارا اصل سرمایہ ہے۔ پس یہ اہلِ تصوف کے مذہب کی بنیاد ہے اور میر ااور میرے مشائخ کرام کا بھی یہی مذہب ہے اور ہمارے اسلاف کر ام کاطریقہ بھی یہی رہاہے اور جہاں تک تعلق ہے بعد والوں کا اس معاملے میں کو تاہی وسستی کرنے کا تواس کا کوئی اعتبار نہیں۔ عُلِينَ اللهِ فَعَالَمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَالَمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَاللَّهُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهِ فَعَالِمُ اللَّهُ فَعَالِمُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهِ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَّامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَعَلَامُ اللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ اللّهُ فَاللَّهُ فَاللَّاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللّلْمُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللّ

د نیاطلبی میں بندے کی نیت یہی ہو تو اب بیر ریاکاری نہیں ہوگی۔ یو نہی ہر وہ نیت جس کا تعلق آخرت سے ہووہ ریاکاری نہیں ہوگی، اگر بندہ کسی نیک عمل سے آخرت کے کسی کام کاارادہ کر تاہے تو بیر ریاکاری نہیں ہوگی کیونکہ یہ امور اس نیت کی وجہ سے نیکی بن جائیں گے اور اعمالِ آخرت میں شار ہوں گے اور نیکی کاارادہ ریاکاری نہیں ہواکر تا۔

قابلِ تعريف نيتين

یو نہی اگر تم اپنے عمل سے یہ ارادہ کر و کہ لوگوں کے نزدیک تمہاری عزت ہویا پھر ائمہ ومشائخ تم سے محبت کریں اور اس سے تمہارا مقصود اپنی بلندی یا دنیا کی طلب نہ ہو بلکہ یہ ہو کہ تمہیں مذہب حق کی مدر حاصل ہو جائے جس سے تم اہلِ بدعت کارد کرو، علم پھیلاؤاور لوگوں کوعبادت پر ابھارو تو یہ تمام نیتیں درست اور قابلِ تعریف ہیں، ان میں سے کوئی بھی نیت ریاکاری نہیں کیونکہ حقیقت میں ان سے مقصود آخرت کا معاملہ ہے۔

تنگدستی سے نجات کا و ظیفہ

میں نے اپنے بعض مشائخ سے بوچھا کہ بعض اولیائے کر ام دَحِهُمُ اللهٔ السَّدُه کا معمول رہاہے کہ وہ تنگدستی کے دنوں میں سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے ہیں تو کیااس سے بیہ مراد ونیت نہیں ہوتی کہ الله عَذَوَ جَلُ ان کی اس تنگدستی کو دور فرماد سے اور دنیا کو ان پر فراخ فرماد ہے؟ تو آخرت کے عمل سے سامانِ دنیا کا ارادہ کیسے درست ہو سکتاہے؟ تو آنہوں نے جو جو اب عطافر مایا اُس کا مفہوم یہ تھا کہ ان بزرگوں کی مرادیہ ہوتی تھی کہ الله عَدُوجُلُ ان نہیں قناعت عطافر مائے یا پھر اتنارز تی عطافر مائے کہ عبادت پر آسانی اور تعلیم و تعلم پر قوت حاصل ہو جائے اور یہ نیت نیک اِرادول میں سے ہے دنیا کے اِرادول میں سے نہیں۔ قوت حاصل ہو جائے اور یہ نیت نیک اِرادول میں سے ہے دنیا کے اِرادول میں سے نہیں۔ مقالم کے اور یہ نیت نیک اِرادول میں سے ہے دنیا کے اِرادول میں سے نہیں۔

المراق العابرين العاب

تہمیں معلوم ہوناچاہیے کہ رزق کے معاملے میں سختی اور تنگدستی کے وقت سورۂ واقعه پر صفے سے متعلّق حضور نبی اگرم صَلّ اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم اور صحابَهُ كرام عَلَيْهِمُ _{النفوُان سے احادیث و آثار وار دہیں ،حتّی کہ بوقتِ وصال جب حضرت سیّد ناابنِ مسعو د} رَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْه كو اس بات ير ملامت كى كئى كه آپ نے اپنى اولاد كے ليے كوئى مال نہیں چھوڑا توانہوں نے ارشاد فرمایا: میں ان کے لیے سورۂ واقعہ چھوڑے جارہا ہوں۔

صوفیائے کرام کااصل سرمایہ

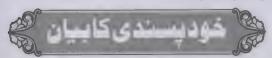
حدیثِ مبارک میں اس کی اصل موجودہے جب ہی ہمارے علمائے کرام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام في احتار كيا ورنه ألْحَنْدُ لِلله عَزَّوَجَلَّ النبيس ونياوى معاملے كى تفكى يا فراخی ہے کوئی سر وکار نہیں ہو تابلکہ یہ حضرات تو دنیا کی تنگی کوغنیمت جانتے ہیں ،اس میں ایک دو سرے پر فوقت لے جانے میں لگے رہتے ہیں اور اس تنگی کو وہ الله عَذَّوَجُلَّ کی عظیم نعمت شار کرتے ہیں۔ جب انہیں دنیاوی کشاد گی دی جاتی ہے توڈر جاتے ہیں حالانکہ اکثر لوگ اسے احسان و نعمت شار کرتے ہیں۔ یہ نُفوسِ قدسیہ اس بات سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ ہو سکتا ہے یہ فراخی ان کے لیے امتحان اور مصیبت ہواور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہ اکثر بھوک کی حالت میں رہتے ہیں ، مُتَفَدِّینْ صوفیائے کر ام دَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام ن فرما يا: ٱلْجُوْعُ رَأْسُ مَالِمَا لِعِنى بَعُوك جارا اصل سرمايه ہے۔ يس بير المل تصوف کے مذہب کی بنیادہے اور میر ااور میرے مشائخ کرام کا بھی یہی مذہب ہے اور ہمارے اسلاف کرام کاطریقہ بھی یہی رہاہے اور جہاں تک تعلق ہے بعد والوں کا اس معاملے میں کو تاہی وسستی کرنے کا تواس کا کوئی اعتبار نہیں۔

المراق المراقعة المرا



المام المام

میں نے رزق کے معاملے میں اسلاف کا طریقتہ اس لیے بیان کیا تا کہ کوئی مخالف جہالت کے سبب ان کو حقیر گمان نہ کرے اور عبادت کا آغاز کرنے والے خوش عقیدہ شخص کو کوئی غلط فہمی نہ ہو اور وہ یہ نہ کہے کہ " اہلِ علم اور اصحاب صبر وریاضت کو لا <mark>کق</mark> نہیں تھا کہ وہ دنیا کی خاطر وظیفے کریں۔"اور اُسے سے پتاہی نہ ہو کہ بیہ چیز سنت ہے ثابت ہے۔ پھر اس سے مقصود بھی حصولِ قناعت اور آخرت کی تیاری ہے ، کی خواہش یا تنگدستی کاخوف ہر گز نہیں ہے۔ اکثر او قات تم سورۂ واقعہ پڑھنے کے بعر دل میں قناعت محسوس کرو گے اور کمزوری اورزیادہ کھانے کی حرص کو بھی مفقودیاؤ گے نیز تمہیں اپنے اندر کھانے پینے سے بے نیازی بھی محسوس ہو گی،جس نے اس کا تجربه کیاوہ ان باتوں کو اچھی طرح جانتاہے۔اس تحقیق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو الله عَزَّوَ جَلَّ تَمْهِينِ تُوفِيقِ عِطا فرمائے۔



عبادت کو خراب کرنے والی دوسری شے خود پیند ی (یعنی اپنے آپ کو اچھا سجھنا) ہے، تمہارے لیے اس سے بچنا بھی درج ذیل دووجہ سے ضروری ہے:

توقيق سے فروى

یہلی وجہ: خود پسندی کی وجہ سے بندہ اللہ عَذْدَ جَلَّ کی مدد و تو فیق سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ خود پیندی میں مبتلا ہونے والا ذلت ور سوائی اٹھا تاہے اور جب بندے سے مد د اور توفیقِ الہی کا تعلّق ٹوٹ جائے تو بندہ بہت تیزی سے ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے-اسى ليے حضور سرورِ عالم ، نُوْدِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نِهُ ارشاد فرمايا: "ثَلاثُ عَلَى مِنْ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانِ الْمُرْتَانَ الْمُرْتَانِ الْمُرْتِينِ الْمُرْتِينِ الْمُرْتَانِ الْمُرْتَانِ الْمُرْتِينِ الْمُرْ

مُهْلِكَاتٌ شُحُّ مُطَاعٌ وَهُوَى مُثَّبَعٌ وَاعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِه لِعِن تين چيزي إلاك كرنے والی ہیں:(۱)... بخل جس کی اطاعت کی جائے،(۲)... خواہشِ نفس جس کی پیروی کی جائے اور (٣)... انسان كاخود كوا جِعاجانا-"(١)

نیک عمل کی بربادی

دوسرى وجه: خود پندى نيك عمل كوبرباد كرديق ہے۔اسى ليے حضرت سيّدُنا علیی رُوْمُ الله عَلَیْهِ السَّلَامِ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: اے حواریو! کتنے ہی چراغوں کو ہوانے بچھادیااور کتنے ہی عبادت گزاروں کو خود پیندی نے برباد کر دیا۔

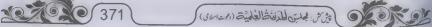
جب بندے کا مقصود اور فائدہ عبادت ہے اور خود بیندی بندے کو اس سے محروم کر دیتی ہے حتّی کہ بندہ ایک نیکی بھی نہیں کریا تا اور اگر بالفرض کر بھی لے تو اُسے خود پسندی برباد کر دیتی ہے حتی کہ بندہ خالی ہاتھ رہ جاتا ہے تو ضروری ہے کہ اس برائی ہے بچا جائے۔ یقیناً الله عَذْ دَجَلَ ہی توفیق دینے اور بچانے والا ہے۔

خود پیندی کی حقیقت اور حکم

اگرتم پوچھو کہ خو دیسندی کی حقیقت، اس کامفہوم، اس کا اثر اور تھم کیا ہے؟ تو سنو کہ خود پبندی کی حقیقت اپنے نیک عمل کوبڑا سمجھناہے۔ ہمارے علائے کرام رَحِمَهُ اللّٰهُ السَّلَامِ كَي نزويكِ اس كي تفصيل بيه ہے كه" بندہ عمل كي بزرگي كے حصول کوالله عَذْوَجَلَ کے بجائے کسی شے ، نفس یالو گوں کی طرف منسوب کرے۔"نیزوہ فرماتے ہیں:بسااو قات بندہ نفس، مخلوق اور شے تینوں کا ذکر کر کے خود پسندی کر تا

٠٠٠ شعب الايمان، باب في الخو صمن الله ١/١١ من حديث: ٥٣٥٨ معجم اوسط، ١٢٩ / ١٢٩ مديث: ٥٣٥٢







منهاج الحسابين

ہے بھی دو کا کرتاہے اور مجھی ایک کا کرتاہے۔

خود پیندی کی ضد احسان کو یاد کرناہے اور وہ یوں کہ بندہ سمجھے بیہ عمل اللہ عَوْدَ مِنْ کی تو فیق سے ہواہے ادر اُسی نے اسے بزرگی عطافر مائی ادر اِس کے ثواب وقدر کو بڑھایا ہے۔ خود پسندی کے اسباب پائے جانے کے وقت ایسا کرنافر ض اور دیگر او قات میں نقل ہے۔

عمل میں خود پیندی کااڑ

بعض علمائے کرام دَحِمَهُ اللهُ السَّدَم فرماتے ہیں: خود پیند کے نیک اعمال کوضائع کرنے کے معاملے میں انتظار کیا جاتا ہے اگر وہ مرنے سے پہلے توبہ کرلے تو اعمال محفوظ رہتے ہیں ورنہ ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور فرقہ کر امیہ کے بڑوں میں سے محمد بن صدر کا بھی یمی موقف ہے اور اس کے نز دیک عمل کاضائع ہونا ہے کہ عمل سے تمام اچھے نام اٹھا لیے جاتے ہیں یہاں تک کہ بندہ اس عمل پر کسی ثواب کا مستحق ہو تاہے نہ تعریف کااور ایک قول میہ کہ خور پسندی کی وجہ سے صرف عمل کا ثواب د گناہونے سے رہ جاتا ہے۔

خود پیندی اور لوگول کی تین اقیام

اگرتم سوال کرو کہ صاحبِ معرفت بندے پریہ معاملہ کیسے مشتبہ ہو سکتاہے کہ عملِ صالح کی توفیق ، اس کی بزرگی اور ثواب کا بڑھنا اللہ عَذْوَ جَلَّ ہی کے فضل واحسان ہے ہو تاہے ؟ تو جان لو کہ یہاں ایک عمدہ نکتہ اور بہترین ذخیرہ ہے اور وہ پیہے کہ لو گول کی تین قشمیں ہیں:

﴿1﴾ . . وه لوگ جو ہر حال میں خود پیندی کا شکار رہتے ہیں اور وہ مُغتَزِ لَہ اور قَدَرِیَّہ ہیں، یہ لوگ اپنے افعال میں اللہ عَدَّوَجَنَّ کا کوئی احسان نہیں مانتے اور اس کی مد د،خاص عَلَى اللَّهُ اللَّ



توفیق اور لطف و کرم کے منکر ہیں اور بیراس شبہ کی وجہ سے ہے جوان پر غالب آگیا۔ ﴿2﴾ ... وه لوگ جوہر حال میں الله عَزَّوَ جَلَّ كا احسان مانتے ہیں ، پیر استقامت والے حضرات ہوتے ہیں۔ یہ کسی مجمی عمل میں خود پیندی نہیں کرتے اور ایساأس بصیرت کی وجہ سے ہے جس سے انہیں عزت دی گئی اور اُس تائید ومدد کی وجہ سے ہے جس ے ساتھ انہیں خاص کیا گیا۔

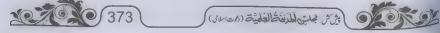
﴿ 3 ﴾ ... وه لوگ جو عام اہلِ سنت ہیں، یہ جب بیدار ہوتے ہیں توالله عَزْدَ جَلَّ کا احسان مانتے ہیں اور جب غفلت میں ہوں تو خو دیسندی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایسا عارضی غفلت،عبادت میں سستی اور بصیرت میں کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

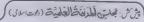
افعالِ قَدَرِيةً ومُغْتِزَ لَه كَي كيفيت

اگرتم پوچھو کہ قدریہ اور معتزلہ کے افعال واعمال کی کیفیت کیاہے؟ توجان لو کہ اس بارے میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ "ان کی بدعقید گی کی وجہ سے ان کے سب اعمال بے کار ہیں۔"اور دو سر اقول میہ کہ جب عقیدہ تقریباً مسلمانوں والا ہو تو تھوڑی بہت خرابی سے اعمال بر باد نہیں ہوتے جب تک کہ ہر عمل میں خو دیسندی نہ پائی جائے جبیہا کہ اہلِ سنت کا عقیدہ ہر عمل میں خود پسندی سے رکاوٹ نہیں بنتا یہاں تک کہ انہیں بھی احسانِ خداوندی کی یاد سے خاص کیاجا تاہے۔

ایک موال اوراس کا جواب

اگرتم سوال کرو کہ ریاکاری اور خو دیسندی کے علاوہ بھی کوئی برائی ہے جو عمل کو برباد کر دے ؟ توجواب پیہے کہ ہاں، ان دو کے علاوہ بھی کئی بر ائیاں ہیں مگر ان دو کو ہم







عرف المعادين العادين العادين

نے اس کیے خاص طور پر ذکر کیا کیونکہ انٹمال کوبر باد کرنے میں ان کابنیادی کر دارہے۔

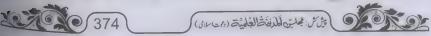
10 چيزول سے اعمال کو بچاؤ

ا یک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ نَے فرمایا: بندے پر لازم ہے کہ عمل میں 10 چیزوں سے محفوظ رہے:(۱) نفاق(۲) ریاکاری(۳) میل جول(۴) احسان جتانا(۵) تکلیف دینا(۱)... شر مندگی(۷)..خو د پیندی(۸)... حسرت(۹)... سستی و کا بلی اور (۱۰)...لو گوں کی ملامت کاخوف۔

پھر ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِهِ ان ميں سے ہر ايك كى ضد اور ان كى وجه سے اعمال میں ہونے والے نقصان کو بیان فرمایا کہ نفاق کی ضد عمل کا اخلاص، ریاکاری کی ضد طلب ثواب کا اخلاص، میل جول کی ضد تنہائی و گوشہ نشینی، احسان جتانے کی ضد عمل کوالله عَذَوَجَلَّ کے سپر دکر دینا، تکلیف دینے کی ضد عمل کی حفاظت کرنا، شر مندگی کی ضد نفس کو مضبوط رکھنا،خو دیسندی کی ضد احسان الٰہی کو یاد کرنا، حسرت کی ضد نیکی و بھلائی کو غنیمت جاننا، سستی و کا ہلی کی ضد توفیقِ الٰہی کو بڑا سمجھنا اور لو گوں کی ملامت ك خوف كى ضد الله عَزْدَجَلَ سے دُرنا ہے۔

یادر کھو کہ نفاق عمل کوبرباد کر تاہے، ریاکاری عمل کومر دود کر دیتی ہے،احسان جتانااور تکلیف دیناای وقت صدقه کوضائع کر دیتاہے جبکه بعض حفرات کے نز دیک یہ دونوں صدقہ کے دگنے اجر سے محروم کر دیتے ہیں ،ندامت وشر مندگی بالاتفاق عمل کوضائع کر دیتی ہے،خو دیسندی عمل کے ثواب کو دگناہونے سے روک دیت ہے اور حسرت، سستی اور ملامت کاخوف عمل کی قدر و منز لت کو گھٹادیے ہیں۔

(حُجَّةُ الْإِسْلَام امام غزالى عَنْيه رَحْمة الله الوّل فرمات بين:) مين كهتابون: ابل علم ك نزديك



منهاج الحسابدين

مقبول یامر دود ہونے کا تعلَّق تعظیم (بڑاجانے)اوراستخفاف(ہاکاسیھنے) کی مختلف صور توں ہے ہے اور عمل کاضاع فعل اور سببِ فعل سے حاصل ہونے والے منافع کا باطل ہونا ہے۔ پھر تبھی اصل ثواب باطل ہو تاہے اور تبھی وہ ثواب باطل ہو جاتا جواصل پر ڈگنا ہو کر ماتا ہے اور ثواب اُس نفع کو کہتے ہیں جس کا تقاضا اصلِ فعل اوراس کے قرائن و أحوال كرتے ہيں اور دُگنا كہتے ہيں اس نفع يرزياده ملنے كواور عمل كى قدرو قيمت أس اضافے کو کہتے ہیں جو قرائن واحوال کے تقاضے کے باعث حاصل ہو تاہے جیسے کسی نیک بندے کے ساتھ بھلائی کرنا، پھر والدین کے ساتھ بھلائی کرنااِس سے بھی بڑھ کر ہے اور پھر کسی نبی عَلَیْهِ السَّلام کے ساتھ حسنِ سلوک کرنااِن سب سے بڑھ کر۔ پس مجھی عمل میں قدر و منزلت توہوتی ہے مگر ثواب دگنانہیں ہو تا۔ان معانی کے بارے میں یہ ہماری تحقیق کاخلاصہ ہے اسے اچھی طرح سمجھ لو اور الله عَذَوَ جَلَّ ہی توفیق عطافر مانے والا ہے۔

CHELLE CONTROL DE COLETA فصل البيل المالي المالي

ر کاوٹوں اور نقصان دہ چیزوں سے پُر اس خطرناک گھاٹی کو انتہائی احتیاط کے ماتھ عبور کرناتم پر لازم ہے کیونکہ جس کے پاس عبادات کاسامان ہے اُس نے گزشتہ گھاٹیوں کو عبور کیا اور مشقتوں کو ہر داشت کیا تب کہیں جاکر اُسے عزیز وپیارا سامان عبادت حاصل ہوااوراب اِس سامان کو خطرہ اِسی گھاٹی میں ہے ،اس لیے کہ یہاں ایسی ر کاوٹیں ہیں جہاں سامان چھننے کا ڈرہے اور ایسی نقصان دہ چیزیں ہیں جن سے عبادات کو برباد کرنے والی آفتوں کے ظہور کاخوف ہے۔ پھر ان میں سب سے عام اور زیادہ خطرناک ریاکاری اور خود پیندی کی رکاوٹیں ہیں ، ہم ان میں سے ہر ایک کے متعلق

العراق (المن المربية العالمية المعاملة المعاملة



الماح المادين العابدين

انتہائی مفید اصول ذکر کریں گے اور تمہارے لیے ان کو کھول کربیان کریں گے ،اللہ عَذَّوَجَلَّ نِے جِالاً وَإِن كَى رَعَايت تَنْهَمِين كَفَايت كرے گی۔

پهلااصول ا

ر یاکاری سے بچاؤ کے لیے سب سے پہلے باری تعالیٰ کے اس فرمانِ عالیشان کو یادر کھو:

ترجية كنزالايبان: الله عجس في سات آسان بنائے اورانہی کے برابر زمینیں حکم ان کے در میان أترتاب تاكه تم جان لوكه الله سب يجهركر سكتا ہے اور الله کاعلم ہر چیز کو محیط ہے۔

ٱللهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَلُوتٍ وَّمِنَ الْآئمض مِثْلَهُنَّ لَيَتَنَزَّ لُ الْآمُرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُ وَالنَّاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَوَاتَ اللهَ قَدُ أَحَاطَ بِكُلِّ

شَيْءَ عِلْمًا ﴿ (ب٢٥، الطلاق: ١٢)

يهال الله عَذَ وَجَلَ كُويا بيرار شاد فرمار ہا ہے: زمين، آسان اور جو پچھان كے در میان ہے میں نے بنایا ہے اور ان میں میر ی کاریگری کے بہترین اور عمدہ نمونے ہیں اور میں نے تیرے دیکھنے پر اکتفا کیاہے تا کہ تو جان لے کہ میں قادر بھی ہوں اور عالم بھی، جبکہ تیری حالت میہ ہے کہ کو تاہیوں اور عیبوں سے بھر پور صرف دور کعت پڑھتا ہے مگر تواس پر اکتفانہیں کر تا کہ میں تھے دیکھ رہاہوں، تیرے عمل کو جانتا ہوں، تیری تعریف کر تاہوں اور تیر اعمل قبول کر تاہوں بلکہ توجاہتاہے کہ لوگ تیر اعمل جانیں اور اس کی وجہ سے تیری تعریف کریں ، کیا یہ َ وفاداری ہے؟ کیا یہ عقلمندی ہے؟ کیا کوئی عاقل اِسے اپنے لئے پیند کر تاہے؟ افسوس ہے تجھ پر! کیا توناسمجھ ہے؟ المراق ال 76 YO G TYY

منهاج العابدين

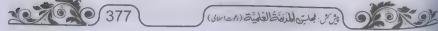
دو سرااصول

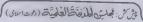
جس شخص کے پاس کوئی قیتی پھر ہو جے چے کر وہ ایک لاکھ دینار حاصل کر سکتا ہو مگر وہ اسے ایک پیسے کا پیج دے تو کیا یہ بہت بڑی بے قوفی اور بڑ انقصان نہیں؟ اور اس کا پیہ فغل اس کی پیت ہمتی اور کم علمی کی دلیل نہیں؟ اور پیر اس کی کمز ور رائے اور بے عقلی کا ثبوت نہیں؟ ضرور اس کی کم عقلی کا ثبوت ہے۔ یو نہی الله عَدْدَ جَلَّ کی رضاوخو شنودی اور ثواب کے مقابلے میں بندے کالو گوں کی جانب سے تعریف کاخواہش مند ہونالا کھوں دراہم بلکہ د نیاومافیہا کے مقابلے میں ایک پیسے کے گھٹیاہونے سے بھی زیادہ گھٹیا ہے۔ کیا بیہ کھلا نقصان نہیں کہ تم ایس حقیر تعریفوں کے بدلے الله عَزْدَ جَلَ کی بارگاہ سے ملنے والی نایاب عزت و کرامت سے خود کو محروم کر دو۔

دنیاوآخرت دونوں مل جائیں کے

جب ریاکاری کاعمل نقصان دہ اور گھٹیاہے توتم صرف آخرت کا ارادہ کرود نیاخو د تمہارے بیچھے آئے گی بلکہ صرف ربءَ ذَوَجَلُ کا ارادہ کرووہ تمہیں دنیاوآخرت دونوں عطا فر مادے گا کیونکہ دونوں اس کے قبضے میں ہیں جیسا کہ اس کا فرمانِ عالی شان ہے: مَنْ كَانَيْرِيْنُ ثَوَابَ النُّنْيَافَعِنْدَاللهِ ترجمهٔ كنزالايمان: جودنياكا انعام عاب توالله ثُوابُ السُّنْيَاوَ الْأَخِرَةِ لَا رِهِ ، النسآء: ١٣٨) بي كياس دنياه آخرت دونوں كا انعام --اور حضور في أكرم صَلَّ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم فِ ارشاد فرمايا:" الله عَزَّوَ جَلَّ آخرت کے عمل پر دنیاتوعطافر ماتاہے مگر دنیائے عمل پر آخرت عطانہیں فرماتا۔ "''

٠٠٠ الزهد لابن مبارك، بابهوان الدنياعلى الله.ص١٩٣٠ حديث: ٥٣٩، "عمل" بدله" نية"







پس جب تم اپنی نیت کوخالص کرلو گے اور تمہاری توجہ صرف آخرت پر ہوگی تو متہیں دنیاو آخرت دونوں مل جائیں گی اور اگر تم نے صرف دنیا کا ارادہ رکھا تو اُخروی اجرے ای وقت محروم ہو جاؤگے ، بعض او قات تمہاری چاہت کے مطابق و نیاہاتھ نہیں آتی اور اگر آبھی جائے توباقی نہیں رہتی یوں تم دنیاد آخرت دونوں کے خسارے کا شکار ہو جاؤ گے تواے عقل رکھنے والے! غور کرلے۔

تیسرااصول کی

جن لو گوں کو د کھانے اور ان کی خوشنو دی کی خاطر تم عمل کر رہے ہواگر انہیں معلوم ہو جائے کہ تم انہیں د کھانے کے لیے عمل کررہے ہونہ کہ اخر وی فضیلت کے لیے توانہیں تم پر غصہ آ جائے گا، تمہیں ذلیل کریں گے اور اپنی نظر وں سے گرادیں گے تو عقلمندے کیے مُتَفَوَّرے کہ وہ ایسے کے لیے عمل کرے کہ جب اسے معلوم ہو جائے کہ بیہ میری خوشنو دی کا طلبگار ہے تو وہ اس پر غصہ ہو جائے اور اس کو کمتر جانے۔لہذا اے کمزورانسان!اس ذات کے لیے عمل کرو، اسے اپنی کو ششوں کا مر کز بناؤ اور اس کی رضا کی طلب کر وجو تم ہے محبت کرے، تمہیں عزت دے اور تمہیں انعام عطا کرے حتّی کہ تمہیں راضی کرکے ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔اگر عقل ہے تو خبر دار ہو جاؤ۔

جس شخص کے پاس کوشش کاالیا سرمایہ موجود ہو جس کے ذریعہ وہ دنیا میں سب سے بڑے بادشاہ کی رضاد خوشنودی حاصل کر سکتا ہو مگر وہ بادشاہ کو چھوڑ کر جھاڑولگانے والے گھٹیا شخص کی خوشنو دی کا طالب بنے توبیہ اس بات کی دلیل ہے کہ

پہ شخص بے و توف و احمق ہے اور درست فیصلہ کرنے سے عاری اور بدنصیب ہے۔ ایسے سے کہاجائے گا: جب عظیم بادشاہ کی خوشنو دی حاصل کرنا تیرے لئے ممکن تھاتو اسے ترک کرکے ایک جھاڑو لگانے والے کی خوشنودی حاصل کرنے کی تجھے کیا ضرورت تھی؟ پھر باد شاہ کی ناراضی کی وجہ ہے وہ جھاڑو لگانے والا بھی تجھ سے ناراض ہو گیالہذا توسب ہی سے محروم رہایس یہی حال ریاکار کا ہوتا ہے پھر یہ کہ حقیر ، کمزور اور بے و تُعَت مخلوق کی خوشنو دی حاصل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے حالا نکہ بندہ رتِ عَذَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے پر بھی قادرہے جو کہ تمام مخلوق کی رضا کے مقابلے

بے انتہا خمارہ و محرومی

بالفرض اگر تمہاری بصیرت اور ہمت کم ہو کہ لامحالہ مخلوق کی خوشنو دی کے طلبگار ہوتو پھر بھی ممہیں اپن نیت و کوشش صرف الله عَدَّوَجَلَّ کے لئے خالص کرنی چاہیے کیونکہ دل اور پیشانیاں اس کے قبضے میں ہیں وہ دلوں کو تمہاری طرف مجھیر دے گا، لو گوں کو تمہارا گرویدہ بنادے گااور ان کے سینوں کو تمہاری محبت سے بھر دے گایوں تم لو گوں کے نزیک اس مقام تک پہنچ جاؤ گے جہاں تک اپنی کوشش سے پہنچا تمہارے لئے ممکن نہیں تھااور اگرتم نے ایسانہ کیا بلکہ اپنے عمل سے ربّ تعالیٰ کے بجائے مخلوق کی خوشنودی طلب کی تورب تعالی دلوں کو تم سے پھیر دے گا،لو گول کو تم سے متنفر کر وے گا اوروہ تم سے ناراض ہو جائیں گے۔ بول تمہیں الله عَزْوَجَلَ اور مخلوق دونول کی ناراضی کاسامنا کرنایڑے گاپس اب اس سے بڑھ کر خسارہ اور محرومی اور کیا ہوسکتی ہے۔

نیتول سے انجام میں فرق کھی

حضرت سیّدُ ناامام حسن بھر ی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کہا کر تا تھا: خدا کی قشم! میں الی عبادت کروں گا جس سے میر اچر جیا ہو۔اس غرض ہے وہ سب سے پہلے مسجد میں جاتا اور سب سے آخر میں نکلتا، نماز کے وقت میں لوگ أے نماز پڑھتے ہی دیکھتے،وہ ہمیشہ روزے سے رہتااور ذکر کے حلقوں میں شرکت کرتا۔ سات مہینے تک اس کا یہی معمول رہا مگر وہ جب بھی کہیں ہے گزر تاتولوگ کہتے:"اللہ عَدَّ وَجَلَّ اس ریاکار کو اٹھالے۔"ایک دن اس نے خود کو ملامت کرتے ہوئے کہا:"ممیری توسب عبادت اکارت گئی اب میں صرف الله عَوْدَ جَلَّ کے لئے عبادت کروں گا۔ " چنانچہ وہ اتنی ہی عبادت کر تار ہااور اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا صرف اپنی نیت بدل کر نیکی کی طرف موڑ دی،اس کے بعد جب وہ لو گوں کے پاس سے گزر تا تولوگ کہتے: اللہ صوّر کہ اس پر رحم فرمائے،اب بیے نیکی پر گامز ن ہے۔ پھر حضرت سیڈناحسن بھر ک عکیفہ دُخہٰ اللهِ الْقُوى في بير آيتِ مباركه تلاوت فرمائي:

ترجية كنزالايمان: بشك وهجو ايمان لاك اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محت کر دے گا۔

اِتَّالَٰنِ يُنَامَنُواوَعَمِلُوا الصَّلِحْتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْلَ و گا (۱۳۰۰ مریم: ۹۱)

یعنی ربّ تعالیٰ ان سے محبت فرمائے گا اور لو گوں کے دلوں میں بھی ان کی **محبت** ڈال دے گا۔ یقیناً کہنے والے نے سے ہی کہاہے:

يًا مُبْتَغِي الْحَمْدِ وَ الشُّوابَا ﴿ فِي عَمَلِ تَبْتَغِي مُحَالًا قَلُ خَيَّبَ اللهُ ذَا رِيَاءِ وَ ٱلْبَطَلَ السَّعْيَ وَالْكَلالَا المن المنتقبة (المناسلة) والمناسلة المناسلة المناسلة) 380

من کان یزجو یقاء رت اخلص من خوفیه الفعالا الخار کی کان یزجو یقاء رت اخلص من خوفیه الفعالا الخار کی کان یزجو یقاء رت کید فرزید فرائیه یغطک النتوالا و النتار بی بیلگون شیئا فکیف رائیتهم مندلا مندلا تو النتاس لا یمبلگون شیئا فکیف رائیتهم مندلا تو النتاس کرنے والے! تو ناممکن یجھے پرا ہے۔(۱)...اے اپنے عمل ہے لوگوں کی تعریف اور جزا تلاش کرنے والے! تو ناممکن کے پیچھے پرا ہے۔(۲)... بشک الله عزو جزا میاں کو شش و تھا و کو کو سے خالص عمل برباد کر دیتا ہے۔(۳)... جے اپنے رب عزو جزا ہے کے المید ہے وہ اس کے خوف سے خالص عمل کرتا ہے۔(۳)... جنت و دوز ن ای کے قبضہ میں ہیں لہذا اس کو اپنا عمل و کھا وہ تھے عطاؤں سے نواز ہے گا۔(۵)... اور لوگ کی چیز کے مالک نہیں ہیں پھر تو ان کے لیے بیکار کا دکھا واکیوں کرتا ہے؟

خود پندی سے بچاؤ کے لیے بھی ہم کچھ اصول بیان کرتے ہیں:

گر خرد پسندی سے بیانے والے اصال گ

پېلااصول کې

بلاشبہ بندے کے عمل کی قدروقیمت اسی وقت ہوتی ہے جب الله عَوْدَ ہُول اس سے راضی ہو کر اسے قبول فرمالے ورنہ اس کی مثال اس مز دور کی ہی ہوگی جو سارا دن دو درہموں کے لیے تمام درہموں کے لیے تمام رات جاگ کر گزار دیتا ہے یو نہی کاریگر اور مختلف پیشوں سے وابستہ افراد دن رات کام کرتے ہیں اور ان کاصلہ گنتی کے چندرو پے ہوتا ہے تواگر تم اپنے عمل کو الله عَوْدَ جَنْ کی طرف پھیر دواور صرف ایک ہی دن کاروزہ رکھوتو تمہارے اجرکے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

اِلْتُمَایُو فَی الصّٰبِرُونَ اَ جُورُهُمْ بِعَدِیْرِ ترجمهٔ کنز الایسان: صابروں ہی کو ان کا ثواب الله عَدْرُون کی بھیری کو ان کا ثواب میں کو ان کا ثواب کر بھیری کو ان کا ثواب کا گھی کے بیٹر ترجمهٔ کنز الایسان: صابروں ہی کو ان کا ثواب کا شاہدی کو ان کا ثواب کی بھیری کو ان کا ثواب کی بھیری کو ان کا ثواب کا شاہدی کو ان کا ثواب کا تواب کا تواب کا تھی کو ان کا تواب کا تھی کے تواب کا توا

جساب ⊙ (پ۲۳، الزمر: ۱۰) بھر پور دیاجائے گائے گئی۔

اور حديثِ قدى من فرمايا: "أعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَاعَيْنُ رَاتُ وَلَا أَذُنْ سَبِعَتُ وَلَاخَطَ عَلَى قَلْبِ بَشَمِ يعنى مِيل نے اپنے نيك بندوں كے لئے ايمااجر تيار كرر كھاہے جے کسی آئکھ نے دیکھانہ کسی کان نے سنااور نہ ہی کسی آدمی کے دل پر اس کا کھڑکا گزرا_"(۱) ہیہ تمہاراوہی دن ہے جس کی قیمت بہت مشقت اٹھانے کے باوجو د دو در ہم تھی مگر صبح سے رات تک روزہ رکھنے سے کس قدر قیمتی ہو گیا۔

و قت کی قدرو قیمت کیسے بڑھائیں؟

اگرتم ایک رات الله عَذَوَ جَلَّ کی عبادت کروتودیکھو که ربّ تعالی ار شاد فرما تاہے: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ هَآ أُخْفِي لَهُمْ قِنْ قُرَّةٍ ترجمة كنزالايمان: توكى بى كونهيل معلوم جو اَ عُیُنِ ۚ جَزَ آءً بِمَا گَانُو ایعُمِلُوْنَ ۞ آکھ کی ٹھنڈکان کے لیے چیار کھی ہے صلہ اُن کے کاموں کا۔ (پ)۱۲،السجدة:۱۷)

یہ وہی رات ہے جس کی قیمت دو در ہم یا دویسے تھی گر اب کتنی قدرو قیمت وال ہو گئی بلکہ وہ گھڑی جس میں تم نے الله عدَّدَ وَجَلَّ کے لیے دور کعت ادا کیں بلکہ وہ سانس جس میں تم نے لااللة الله الله كهاتو ويكھورت تعالى كياار شاد فرماتا ہے:

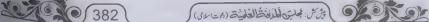
وَ مَنْ عَبِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكِرٍ أَوْ أُنْثَى ترجمة كنزالايمان: اورجو اچھاكام كرے مرد وَهُوَهُوْ مِنْ قَالُولِيِّكَ يَدُخُلُونَ الْجَنَّةَ فَواه عورت اور بو ملمان توه وجت من داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے۔

يُرْزَقُونَ فِيهَابِغَيْرِ حِسَابِ ﴿

(پ٣٠) المؤمن: ١٠٥)

1 ... بخارى، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة والها مخلوقة، ٢ / ٣٩١ ، حديث: ٣٢٣٨







منهاج الحسابدين

تمہاری سانسوں میں ہے یہ سانس اور یہ گھڑی وہی تھی جس کی دنیا والوں کے زدیک کوئی قدر تھی نہ تمہارے زدیک، تم نے الی کتنی ہی ساعتیں اور کتنی ہی سانسیں بے کار وہر باد کر دیں مگر جب یہی وقت اللهء عَزْدَ جَلَّ کی رضا کے لیے گزرا تو اُس نے اپنے فضل سے اس کی قدر بڑھادی اور قیمت کو زیادہ کر دیا تواب عقلمند پر لازم ہے کہ وہ اپنے عمل کو کمتر اور کم قیمت سمجھے اور اسے صرف الله عَذَوْجَلَ کا احسان مانے کہ اس نے اس عمل کو اس قدر عزت بخشی اور بہت بڑی جزاعطا فرمائی ہے اور بندہ اپنے فعل کو اس بات سے بچائے رکھے کہ باری تعالٰی کی پہند ومر ضی کے خلاف صادر ہو اور خود کو حاصل ہونے والی قدروقیمت جاتی رہے اور وہ اُنہی ذلیل و حقیر چند در ہموں یا تھوڑے پییوں کی طرف لوٹ جائے۔

قدرو قیمت مختلف ہونے کی مثال

اس کی مثال میرے کہ انگور کے خوشے اور خوشبودار پھولوں کے گلدستے کی قیمت بازار میں ایک روپیہ ہے اگر کوئی باد شاہ کو پیہ تحفے میں پیش کر دے تو باد شاہ اس سے خوش ہو جائے گااور اپنی خوشی کے مطابق اسے ایک ہز ار دینار سے بھی نواز دے گا، دیکھواس محبت کی وجہ ہے اس کی قیمت ایک ہز ار دینار کو پہنچ گئی اور اگر باد شاہ اس سے خوش نہ ہو اور اس کا تحفہ قبول نہ کرے تو اس بندے کو دہی ایک دوروپے جیسی گھٹیا قیمت ہاتھ آئے گی۔ جو باتیں ہم نے کی ہیں وہ بھی ایسی ہی ہیں، خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر الله عَذَوَ جَلَّ کے احسان کو دیکھو اور اپنے اعمال کو ان چیزوں سے بچاؤجو ا نہیں عیب دار کر کے بار گاہ الٰہی میں مر دود بنادیں۔



دوسر ااصول

تم جانتے ہو کہ جب دنیاوی باد شاہ کسی شخص پر کھانے پینے، لباس یا چند فانی در ہم و دینار کی نوازش کرتاہے تو وہ شخص دن رات با د شاہ کی خدمت میں لگار ہتاہے حالا نکہ اس میں اسے ذلت و کمتری کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے پھر بھی وہ باد شاہ کی خدمت کے لیے کھڑ ارہتاہے حتّی کہ اس کے پاؤل مُن ہو جاتے ہیں، جب باد شاہ سواری پر سوار ہو تاہے تو وہ اُس کے آگے بیچھے دوڑتا ہے، مجھی پوری رات اس کے دروازے پر چو کیدار بن کے کھڑار ہتاہے، مجھی اس کے دشمن سے جنگ کرتاہے اور اسے ختم کرنے کے لیے اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے حالا نکہ اس کا کوئی بدل نہیں، یہ ساری تکلیفیں اور مشقتیں وہ نقط دنیا کے حقیر وذلیل نفع کے لیے بر داشت کر تا ہے حالا نکہ حقیقت میں وہ نفع بھی الله عَذْدَ جَلَ ہی کی طرف سے ہو تا ہے، بادشاہ تو صرف ایک سبب ہے۔ اب دیکھو کہ تمہارا وجو د ہی نہیں تھا تہہیں تمہارے رہِّ عَذْوَجَلُ نے پیدا فرمایا، پھر تمہاری بہترین پرورش فرمائی، پھر تمہارے دین اور دنیا میں تنهبیں اس قدر ظاہری و باطنی نعتیں عطافر مائیں کہ تمہاراو ہم و گمان بھی ان کی حقیقت تك نبيس بيني سكتا - چنانچه الله عِنا جَدَلُه ارشاد فرماتا ب:

وَإِنْ تَعُنُّو الْعُمَتَ اللَّهِ لا تُحْصُوْهَا للهِ تَرجِيهُ كنزالايبان: اور الرالله كي نعتيل تُوتو (پ۱۱،ابراهید:۳۳) شارنه کرسکوگ_

پھریہ دیکھو کہ تم دور گعتیں ادا کرتے ہو حالا نکہ ان میں بھی کئی عیب ہوتے ہیں اور ان پر تمهیں آخرت میں بہترین بدلہ اور کئی قشم کی عزتیں دینے کاوعدہ کیا گیاہے پھر بھی تم ان دور کعتوں کو بڑا جانتے اور ان پر خوش ہوتے ہو۔ اگر غور کر و تو تمہیں

منهاج الحسابين ١٥٥ عنها علي المساح المساح الحسابين

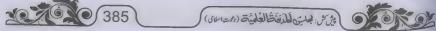
معلوم ہو جائے گا کہ بیہ اتر انا عقلمند کی شان کے لا کق ہر گزنہیں ہے۔



کوئی ایسی شان والا باد شاہ ہو کہ تمام باد شاہ وامر ااس کی خدمت کرتے ہوں، شُر فا اور بڑے بڑے سر دار اس کے سامنے دست بستہ کھڑے رہتے ہوں، عقمند و دانالوگ اس کے کام میں لگے ہوں، علاودانشور اس کی تعریف کر کے فخر محسوس کرتے ہوں اور قوم کے بڑے اور سر دار اُس کے آگے چیچے گھومتے ہوں ایبا بادشادہ عنایت ومہر بانی کرتے ہوئے اگر کسی دیہاتی یا سبزی فروش کو اپنے پاس حاضری کی اجازت دے ، اُس کی خدمت و تعریف کا اُن بادشاہوں ، سر داروں اور بروں سے مقابلہ كرے، أسے اپنی نشست گاہ كے قريب ممتاز جگه عطاكرے اور أس كى خدمت كو پندیدگی کی نظر ہے دیکھے اگر چہ وہ ناقص وعیب زدہ ہو تو کیا یہ نہیں کہاجائے گا کہ"اس معمولی شخص پر باد شاہ نے بڑااحسان کیا ہے اور بڑی عنایت فرمائی ہے۔ "پھر اگر ہیر معمولی شخص اپنی عیب دار خدمت کے سبب باد شاہ پر احسان جتائے اور اپنی خدمت کو بڑا سمجھنے لگے اور اس کی وجہ سے خو دیسندی کرے تو کیا یہ نہیں کہا جائے گا کہ" یہ توبڑا بے و قوف اور یا گل ہے جسے کسی شے کی عقل نہیں۔"

سبسے بڑی باد شاہی

جب مذکورہ بات ثابت ہو گئی تو سمجھنا چاہیے کہ ہمارامعبود تو ایسا باد شاہ ہے کہ زمین وآسان اور ان میں موجو دہر شے اس کی پاکی بیان کرتی ہے اوروہ ایسامعبود ہے کہ زمین وآسان کی ہر چیز چاہتے نہ چاہتے اسے سجدہ کرتی ہے اور اس کی بارگاہ کے





خاد موں میں حضرت جبریل امین، حضرت میکائیل، حضرت اسر افیل، حضرت عزرائیل عَلَيْهِمُ السَّلَامِ، عرش أَثْهَانِے والے اور عرش کے ارد گر د ملا نکہ کے سر دار فرشتے اور رحمت کے فرشتے اور وہ تمام ملا ککہ مُقرَّبِین ہیں جن کی تعداد الله رَبُّ الْعٰلَمِیْن کے سواکوئی نہیں جانتااور ان کے مقامات بڑے بلند، ان کے نُفُوس پاک اور ان کی عبادات بہت بڑی اور زیادہ ہیں، پھر بھی یہ آس بار گاہ عالی کے خادِم ہیں۔ یو نہی حضرت سیدُنا نوح، حضرت سيّدُناابر الهيم، حضرت سيّدُناموسي، حضرت سيّدناعيسي عَلَيْهِمُ السَّلَام اورتمام جهانون سے بہتر حضرت سیدنا محد مصطفی، احمد مجتبیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم اور و میکر تمام انبیاو رسل عَلَيْهِمُ السَّلَام تهي السِّياعلى مراتب، عظيمُ الثان مناقب، باوقار مقامات اور عالى شان عبادات کے باوجو داسی بارگاہ میں جھکنے والے ہیں۔اسی طرح حضرات علمائے کرام، ائمہ عظام، نیکو کارادر عبادت گزار بھی اپنے قابلِ فخر عظیم مراتب، پاکیزہ اجسام اور کثیر خالص عبادات کے باوجود اس بار گاہ کے خُدّام ہیں۔

نواز شول کے باو جود خود بیندی 🎇

دربارِ اللی کے ادنیٰ خادم دنیا کے بادشاہ اور زبر دست لوگ ہیں جو عاجزی اور نرم ولی کے ساتھ خود کو حقیر جانتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں، اس کے سامنے جھک کراپنے چہرے خاک پر رکھتے ہیں، گریہ وزاری کے ساتھ اپنی حاجتیں اس کے سامنے پیش کرتے ہیں، سر سجدے میں رکھ کر اس کے معبو د ہونے اور اپنے نا قص ہونے کا اعتراف کرتے ہیں حتّی کہ وہ مجھی ان پررحت کی ایک نظر فرمادیتاہے، اپنے نضل سے ان کی کوئی حاجت بوری کر دیتاہے یا پھر اپنے بے پایاں کرم سے ان کی کوئی کو تاہی معاف فرمادیتا ہے۔ پس غور کرو کہ ایسی عظمت و جلال اور بادشاہی و کمال کے

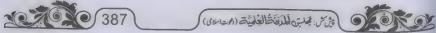
منهاج الحسابدين

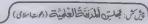
ہوتے ہوئے اُس نے تمہیں حقیر وعیب زدہ ہونے کے باوجو داپنے دروازے پر حاضری کی اجازت دے رکھی ہے حالانکہ تمہاری حیثیت سے کہ اگر تم اپنے شہر کے سر دار ہے داخلے کی اجازت مانگو تووہ اکثر تنہیں اجازت نہیں دیتا، اگر اپنے محلے کے امیر سے بات کرناچاہو تواکثر وہ تم سے بات نہیں کرتا اور اگر تم اپنے باد شاہ کو سجدہ بھی کر دو(۱) تب بھی اکثر وہ تمہاری طرف توجہ نہیں کرتا۔ جبکہ الله عزَّدَ جَلَّ نے تمہیں اجازت دے ر کھی ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کی ثنا کرو، اس سے بات کروبلکہ کھل کر اپنی پریشانی اس پرپیش کرو،اپنی حاجتیں اس سے طلب کر واور اپنے سخت معاملات میں اُس کی مد د چاہو۔ پھر میہ کہ وہ تمہاری عیب زدہ دور کعتوں سے بھی راضی ہوجا تاہے بلکہ ان پراس قدر ثواب عطافرما تاہے کہ کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا مگر پھر بھی تم اپنی ان دور کعتوں پر خود پبندی میں مبتلا ہو،ان کو بہت کچھ سمجھتے ہو اور بڑا جانتے ہو اور اس معاملہ میں الله عزّدَ جَلَّ کے إحسان پر نظر تنہیں رکھتے توتم کتنے بُرے خادم اور کیسے جاہل انسان ہو؟ اور الله عَدَّوَجَلَّ بی سے مدو کی درخواست ہے اور اِس جاہل نفس کی شکایت اسی کی بارگاہ میں ہے اور اسی پر بھر وساہے۔اِس بات کو اچھی طرح پلیے باندھ لو۔

بے وقر فی ونادانی

اب ایک اور طریقے سے سمجھو کہ اگر کوئی بہت بڑا باد شاہ تحا کف نذر کرنے کی

ابطورِ مثال ایساکہا ہے ورنہ حکم ہی ہے کہ سجدہ تعظیمی حرام اور سجدہ عبادت کفروشرک ہے۔(علمیہ)







العابدين ١٥٠٥ منها ١٥ العابدين

اجازت دے اور اس کی خدمت میں امیر و کبیر ، سر دار وحاکم ، بڑے بڑے عقل مند اور دولت مندلوگ قیمتی ہیر وں، نفیس ذخیر وں اور عمدہ مال و دولت کے تُحا کف پیش کرنے لگیں پھر اگر کوئی سبزی فروش کوئی معمولی سبزی یا کوئی دیہاتی انگور کا گھالے کر آئے جس کی قیمت ایک دانق یارتی بھر ہو پھر وہ ان بڑے بڑے لو گوں اور دولت مندوں کے مجمع میں شامل ہو جائے جو بہترین تحا ئف لے کر آئے ہوں اور باد شاہ اس فقیرے اس کا تحفہ قبول کر لے اور اسے پسندیدگی اور قبولیت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کے لئے بہترین شاہی خلفت اور عزت واحترام کا تھکم دے تو کیا یہ اس کا انتہائی فضل و کرم اور احبان نہ ہو گا؟اس کے بعدیہ فقیراگر بادشاہ پر احبان جتانے لگے، اپنے تحفے کو اچھااور بڑا سمجھے اور باد شاہ کے احسان کو بھول جائے تو کیا اسے دیوانہ، بدحواس یا بِو قوف اور بدتميز اور انتهائي نادان نہيں کہا جائے گا؟

خود پسندی سے بچانے والا تصور

جب رات میں تم دور کعتیں پڑھنے کھڑے ہو تو تصور کرو کہ اس رات میں اللہ عَذَهُ وَلَ كَى عَبِادت كَ لِيهِ كَتَنَعَ بَى خُدَّام زمين كے مختلف كوشوں، جنگلوں، سمندرون، پہاڑوں اور شہر وں میں کھڑے ہیں ان میں اِستقامت والے، صِدِیقین، خوفِ خدا والے، دیدارِ الٰہی کا شوق رکھنے والے، ریاضت ومجاہدہ کرنے والے، عاجزی کرنے والے اور دنیاہے بے رغبت لوگ شامل ہیں۔ غور کرو کہ اس وقت بار گاہِ خداوندی میں خونبِ خدا سے لرز تی جانوں، پاک بدنوں،رونے والی آئکھوں، آباد دلوں، پاک سينول ادر صاف ستقرے اعضاء ہے کس قدر صاف ستھری اور خالص عبادت وخد مت

پیش ہور ہی ہوگی اور رہی تمہاری نماز تواگر چہ تم نے اس کو اچھی طرح اداکرنے میں اخلاص و پختگی کے ساتھ اپنی طاقت بھر کوشش کی ہوگی لیکن پھر بھی اس شہنشاہ اعظم کی بارگاہ میں پیش ہونے کے قابل کہاں ہے اور اُن عبادات کے مقابلے میں اِس کی کیا حیثیت ہے جو وہاں پیش ہور ہی ہیں کیونکہ تم نے اسے غافل دل سے ادا کیا جس میں طرح طرح کے غیوب شامل تھے، بدن گناہوں سے آلودہ ونایاک تھااور زبان فصنول اور گناہ بھری باتوں سے کتھٹری ہوئی تھی پھر ایسی نماز اس کی عالی شان بار گاہ میں پیش ہونے کے قابل کہاں تھی اوراس میں کہاں یہ صلاحیت تھی کہ اِسے ربُ الْعِزت کی بارگاہ میں نذر کیا جائے؟

کیا جمعی ایسی کو سشش کی؟

ہمارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِه فرمايا: اے نادان! غور كركيا تونے مجھى اپنى كوكى نماز آسان کی طرف تجیجے میں ایسی کوشش کی جیسی تو امیر وں کے گھر کھانا تجیجے میں كرتا بي؟ اور حضرت سيّدُ ناابو بكر وَرَّاق عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّأَاق فرمات بين: "ميل جب بهي نماز سے فارغ ہوتا ہوں تو اِس نماز پر اُس عورت سے زیادہ شر مندہ ہوتا ہوں جو بد کاری سے فارغ ہو کر شر مندہ ہو۔"

پھررب کریم سُبْهَائذ وَ تَعَالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان دور کعتوں کی قدر بڑھادی اور ان پر بہت بڑے تواب کا وعدہ فرمایا حالانکہ تم اس کے بندے ہو، اس کا دیا ہوا کھاتے ہواور تم نے بیہ عمل بھی اس کی توفیق اور عمل کو آسان فرمانے کی بدولت کیاہے ،اس کے باوجودتم اِس پرخود پیندی کرتے ہو اور اپنے اوپر الله عَزْوَجَلَ منهاج الحسابين

کا احسان بھول رہے ہو۔ خدا کی قشم! یہ توسب سے بڑی خود پبندی ہے،اس کا صُدور کسی بے عقل جاہل، ناسمجھ غافل اور بھلائی ہے محروم مر دہ دل ہے ہی ہو سکتا ہے۔ ہم الله عَذَوْجَلَ سے اس کے فضل و کرم کا واسطہ دے کر بہترین سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

انس گوائی گیاسی سیداری گیردعوت

اِس گھائی کے تین اہم امور

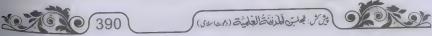
اِس ساری گفتگو کے بعد میں یہ کہوں گا:اے بندے!اس گھاٹی میں خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤورنہ خیارہ اُٹھاؤ گے ، بیر گھاٹی سخت د شوار گزار ، نہایت کڑوی اور زیادہ نقصان دہ ہے جو تتہیں اس راہ میں پیش آنی ہے کیونکہ پیچیلی تمام گھاٹیوں کے نتیج کی انتها لیمبیں ہوتی ہے۔اگرتم یہاں سے پچ گئے تو غنیمت اور فائدہ حاصل کروگے ورنہ تمام محنت را کگاں جائے گی، امیدیں خاک میں مل جائیں گی اور عُمز ضائع ہو جائے گی۔ یہاں آکر اس گھاٹی میں تین امور جمع ہو گئے ہیں:

(۱)...معاملہ انتہائی باریک ہے(۲)...نقصان سخت ہے اور (۳)...خطرہ بڑا ہے۔ معاملے کی بار کی ہیہ ہے کہ اعمال میں ریاکاری اور خو دپسندی کی راہیں بہت باریک اور انتهائی پوشیده ہیں، ان پر دینی اُمور میں بصیرت رکھنے والا نہایت عقلمند، بیدار دل اور ہوشیار آ دمی ہی آگاہ ہو سکتا ہے اور ان کو جاننا جاہل و نادان اور خواب غفلت میں پڑے مخف کے بس کی بات نہیں۔

عيب دار کپرااور فکر آخرت

میں نے نیشا پور میں اپنے بعض عُلَائے کر ام دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمْ سے سنا كه حضرت





منها حالحا بدین ۱۹۹۱

سیّدُناعطا سلمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الغَنِی نے انتہائی مضبوطی اور خوبصورتی ہے ایک کیڑا بُن کر تیار کیا، پھر اسے اُٹھا کر بازار لے گئے اور ایک کیڑا فروش کو دکھایا مگر اس نے قیمت بہت تھوڑی لگائی اور کہا: اس میں تو یہ یہ عیب ہیں۔ آپ نے کیڑا الیا اور بیٹھ کر بہت زیادہ روئے، دوکاندار کو اپنے کئے پر ندامت ہوئی، اُس نے معذرت کی اور آپ کی منہ مانگی قیمت پر کیڑا لینے کے لئے تیار ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: بات وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، یہ میر اپیشہ ہے اور میں نے اس کیڑے کو تیار کرتے ہوئے اس کی خوبصورتی اور مضبوطی میں اپنی تمام تر کو شش صرف کر دی حتیٰ کہ اس میں کوئی عیب نظر نہ آیا پھر جب میں میں اپنی تمام تر کو حانے والے ماہر پر پیش کیا تو اس نے مارے اعمال پیش کی جائیں گئی ہیں عافل تھا تو پھر کل جب رَبُ الْعَلَمِ نِین کے سامنے ہمارے اعمال پیش کیے جائیں گئی سے قان میں کس قدر عیب اور کو تا ہمیاں ظاہر ہوں گی جن سے آج ہم بے خبر ہیں۔

ایک لفظ کی ریا کاری

ایک بزرگ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَیْهِ فرماتے ہیں: ایک رات میں سحر کے وقت سڑک کے کنارے واقع اپنے گھر کے ایک کمرے میں سورہ طلہ کی تلاوت کر رہا تھا، جب میں نے سورت ختم کی توجھے کچھ اونگھ آگئ، میں نے دیکھا کہ ایک شخص آسان سے اُترا، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھاجو اس نے میرے سامنے پھیلادیا، میں نے دیکھا تو اس میں سورہ طلہ لکھی ہوئی تھی اور ہر کلے کے نیچ دس نیکیاں لکھی تھیں گر ایک کلمہ مٹا ہوا تھا اور اس کے نیچ کھی تھی تلاوت کیا تھا گھی دوہ کلمہ بھی تلاوت کیا تھا گھر بھی تلاوت کیا تھا گھر بھی نے کہا: خداکی قسم! میں نے کہا: خداکی قسم! میں نے کہا: تم نے بچ کہا یقیناً تم نے گھر ایک بھی نظر آرہا ہے نہ اس کا تو اب؟ اُس شخص نے کہا: تم نے بچ کہا یقیناً تم نے کہا تھی بھی تھر ہی کھر ایک کھر کھی نے کہا یقیناً تم نے کہا تھی کہا تھی۔

منها ح الحسابين منها ح الحسابين

اس کی تلاوت کی تھی اور ہم نے اسے لکھا بھی تھا گر ہم نے عرش کی جانب سے ایک پکارنے دالے کی نداسیٰ کہ ''اس کلمے کومٹاد واور اس کا ثواب ساقط کر دو'' چنانچہ ہم نے اسے مٹادیا۔ یہ سن کر میں خواب میں ہی رونے لگا اور کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: سڑک سے ایک شخص گزراتو تم نے اسے سنانے کے لئے یہ کلمہ اونچی آواز سے پڑھا تھالیں اِس کا ثواب جاتار ہا۔

دو فج كاضياع

دوسر ااہم معاملہ نقصان کی شدت و سختی ہے اور وہ بیہے کہ ریاکاری اور خو دیسندی کی آفت ایک ہی کھیے میں حملہ آور ہوتی ہے ادر بعض او قات 70سال کی عبادت کو بھی برباد کر دیتی ہے۔ چنانچیہ، منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدُ ناسفیان تُوریءَ مَنْیهِ دَخیةُ اللهِ الوَلِي اللهِ ساتھیوں کے ہمراہ ایک شخص کے مہمان بنے تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: کھانااس تھال میں مت لاناجو میں پہلے تج کے موقع پر لایا تھا بلکہ اس تھال میں لا ناجو میں دو سرے حج کے موقع پر لا یا تھا۔ حضرت سیّدُ ناسفیان تُوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ انْوِن نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: پیچارے کی اس ایک بات نے دونوں جج ضائع کر دیئے۔

شمارية ہوسكنے والا ثواب 👸

دوسر ایہ کہ تھوڑی سی عبادت جوریاکاری اور خود پیندی کی آفت ہے محفوظ ہو بار گاہِ الٰہی میں اس کی بے انتہا قدر وقیمت ہے اور بہت بڑی عبادت جس میں یہ آفات داخل ہو جائیں تو اس کی کوئی قدر وقیت باقی نہیں رہتی سوائے یہ کہ رب تعالیٰ اپنے فضل و کرم ہے اس کا تدارُک فرمادے۔ چنانچیہ



منهاج العابدين

امير المؤمنين حضرت سيّدُناعليُّ المرتفّى كَيَّهَ اللهُ تَعَال وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ سے مروى ہے کہ "مقبول عمل ہر گز کم نہیں ہو تااور مقبول عمل کم ہو بھی کیسے سکتاہے؟" حضرت سيّدُنا امام تخعى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الوّل سے بع جها كيا: فلال فلال عمل كا تواب كتنام ؟ آپ نے فرمایا: عمل جب قبول ہو جائے تواس كا ثواب شار نہيں كيا جاسكتا۔

ایک گھڑی 70سال سے بڑھ گئی گھ

حضرت سيّدُ ناوهب بن منبه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ فرمات بين: تم سے پہلے ايک شخص تھا جس نے 70 سال تک روزہ رکھ کر الله عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی ،وہ ایک ہفتے کے بعد روزہ افطار کرتا تھا، اس نے ربّ تعالیٰ ہے ایک حاجت کا سوال کیا تو وہ پوری نہیں ہوئی، اس پر وہ اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا کہ" یہ تیری ہی وجہ سے ہے اگر تیرے پاس کوئی مجلائی ہوتی تو تیری حاجت بوری کر دی جاتی۔ "الله عَدَّوَ جَلَّ نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے یہ پیغام دیا:"اے اِبْنِ آدم! تیری یہ گھڑی جس میں تونے اپنے نفس پر عتاب کیاتیری بچھلی ساری عبادت سے بہتر ہے۔"

ر تير ابز ار كو زيول سے بہتر

عقلمند کو اس کلام پر غور کرناچاہیے کہ کیا یہ نقصان نہیں کہ ایک شخص 70سال عبادت کی مشقت بر داشت کر تاہے اور دو سر المحہ بھر غور و فکر کر تاہے تواس کالمحہ بھر غور و فکر 70سال کی عبادت سے افضل ہو جاتا ہے ، کیا یہ بڑانقصان نہیں کہ تم 70 سال کی عبادت سے بہتر عمل لیعنی لمحہ بھر غورو فکر کرنے پر قادر ہو مگر پھر بھی اسے بلاوجہ چھوڑ دو؟ کیوں نہیں! یہ واقعی بڑانقصان ہے اوراس سے بے خبر رہنااس سے بھی بڑا

منهاج الحابدين منهاج

خبارہ ہے۔ جس خصلت کی اتنی بڑی قیمت ہو اور ساتھ میں خطرات بھی موجو د ہوں تو پھر ضروری ہے کہ اس خصلت کو ختم کرنے والی ہر چیز سے بچا جائے۔ الیی باریکیوں پر عقلمندوں ہی کی نگاہ پڑتی ہے ،وہ پہلے اِن اَسر ار کو پہچاننے کا اہتمام کرتے ہیں اور بعد میں اُس کی رِعایت وحفاظت کا خیال رکھتے ہیں ، اُن کی نگاہ اعمال کی ظاہری کثرت پر نہیں ہوتی،وہ کہتے ہیں کہ ''حیثیت توخلاصہ و نچوڑ کی ہے کثرت کی نہیں۔''اور پیر بھی کہتے ہیں: ایک ہیر اہر ار کوڑیوں سے بہتر ہے۔

اس کے برعکس اس معاملے میں کم علم لو گوں کی نگاہ قاصر ہے،وہ ان معانی اور دلول میں چھپے عیوب سے بے خبر ہیں اور رکوع وسجو دمیں مشغول ہو کر اور خود کو کھانے پینے دغیر ہے روک کر اپنی جانوں کو تھکا دیتے ہیں ، انہیں تعد اد اور کثرے نے د ھوکے میں ڈال رکھا ہے اور وہ اعمال کے مغزو نچوڑ پر نظر نہیں رکھتے ، ایسے اخر وٹوں کی کثرت کا کیافائدہ جن میں گو دانہ ہو ؟اور ایسے مکانوں کو بلند کرنے میں کیا نفع جن کی بنیادیں مضبوط نہ ہوں۔ ان حقائق کو اصحاب کشف علماہی جان سکتے ہیں اور **الله** عَزْوَجَلَّ ہی تو فیق عطا فرمانے والاہے۔

جلال وعظمت، انعامات اور عيوب وآفات

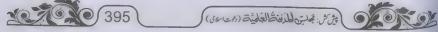
چھٹی گھاٹی میں تیسر ااہم معاملہ خطرے کابڑا ہوناہے، اس کے کئی پہلوہیں جن میں سے ایک بیہ ہے کہ تمہارا معبود ایبا باد شاہ ہے جس کی باد شاہت وعظمت کی کوئی انتها نہیں اور اس کی تم پر لا تعد اد و بے شار نعتیں ہیں اور دو سری طرف تمہارابدن ہے جو کثیر عیبوں اور بہت سی آفات ہے بھر اپڑاہے جبکہ معاملہ خطر ناک ہے کہ اگر نفس منهاج العابدين

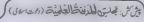
ی جلدی کی وجہ سے تم ہے لغزش واقع ہو تو تتہمیں عیب داربدن اور برائی کی طرف ہائل اور برائی کا تھم دینے والے نفس سے ایساعمل صادر کرنا پڑے گاجو صیحے سالم اور تھر اہو، دبُّ العٰکبیٹن کے جلال وعظمت کے لائق اور اس کی کثیر نعمتوں اور احسانات کاشکر انہ بن سکے اور اس کی بار گاہ میں پیند و قبولیت کے مقام میں واقع ہو۔ورنہ تم ایسے عظیم نفع سے محروم ہو جاؤ گے جس سے محرومی کی سکت کسی نفس کو نہیں بلکہ بعض او قات اس معاملے میں تمہیں ایسی مصیبت مینچتی ہے جسے تم بر داشت نہیں کر سکتے۔ خدا کی قشم! بیرایک بڑی پریشانی اور عظیم کیفیت ہے۔

(یہاں تین باتیں ہیں:(۱)...بادشاہ کا جلال وعظمت(۲)...انعامات واحسانات(۳)...نفس کے

جہاں تک باد شاہ حقیقی کے عظمت وجلال کی بات ہے تو ملا ککہ مُقَرّ بینُ دن رات اس کی عبادت پر کمرہت ہیں، بعض جب سے پیدا ہوئے ہیں تب سے حالتِ قیام میں، بعض رکوع میں، بعض سجدے میں اور بعض تسبیح و تہلیل میں مشغول ہیں، نہ قیام كرنے والے كا قيام پوراہو تاہے نہ ركوع كرنے والے كاركوع، نہ سجدے كرنے والے کاسجدہ اور نہ نسبیج و تہلیل کرنے والوں کی نسیج و تہلیل پوری ہوتی ہے اور یہ روزِ حشر تک اسی حالت میں رہیں گے اور صور پھونکے جانے کے وقت جب اس عبادت سے فارغ ہوں گے توسب کے سب کہیں گے: سُبُلطنَكَ مَاعَبَدُنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكِ لِعِنى توپاك ہے، ہم تیری عبادت کاحق ادا نہیں کرسکے۔

اب ذراتمام رسولوں کے سر دار، تمام جہانوں میں سب سے بہتر، ساری مخلوق سے زیادہ علم والے اور سب سے افضل ہستی حضرت محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالله







الماح المادين العابدين

دَسَلَم كو ديكھو كه بار گاه الهي ميں عرض كر رہے ہيں: " لَا أُحْمِقُ ثَنَاءً عَلَيْكَ انْتَ كَهَا اثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكُ لِعِنَ مِين تيري اليي تعريف نہيں كر سكتا جيبي تونے خود اپني تعريف كى ہے۔ "(۱) مطلب یہ کہ میں تیری الی تعریف کرنے سے قاصر ہوں جس کا تو اہل ہے تو پھر ویمی عبادت كيے كرسكتا مول جس كا توحق دار ہے۔ يوننى آپ صَلَى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في ايك موقع پریہ ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ ''صحابَهٔ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان في عرض كي: يارسولَ اللهص لَّى اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم! آب مجمى نهيس؟ ارشاو فرمایا: میں بھی نہیں مگریہ کہ الله عَزَّدَجَنَّ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا۔ (۵)

بے شمارانعامات واحمانات

جہاں تک بات ہے بادشاہ حقیق کے انعامات واحسانات کی تو الله عَدُوَ الله عَدُو الله عَدُو الله عَدُو الله

وَ إِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةُ اللهِ لِاتَّحْصُوْهَا ا ترجية كنزالايبان: اور اگر الله كي نعتيل كوة انھیں شارنہ کر سکوگے۔ (پ۱۸:ا،النحل:۱۸)

اور حدیثِ مبارک میں ہے کہ ''لوگوں کے اعمال کے تین دفتر ہوں گے، نیکیوں کا د فتر ، گناہوں کا د فتر اور نعمتوں کا د فتر پھر نیکیوں کا نعمتوں سے مقابلہ کیا جائے گا توہر نیکی کے مقابل ایک نعمت لائی جائے گی حتّی کہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور بُر ائیاں اور گناہ فی جائیں گے توان کے بارے میں الله عَزَّ وَجَلَّ جو چاہے فرمائے۔ ''(³⁾

- ۱۰۰۰مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود، ص٢٥٢، حديث: ٣٨٧
- €... بخارى، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٢٣٨/٠ حديث: ٢٣٧٤
 - €...مسند بزار .مسند ابي حمزة انس بن مالك، ۱۳، ۹۹/ ۱۳، حديث: ۲۲ ۲۲ بتغير



المراقع المراقع المراقعة المائية والمداسان



TO TO THEY

منهاج العابرين

عيوب وآفات مين خطرناكي

باقی رہے نفس کے عیوب وآفات توان کا بیان پہلے ہی ہوچکا اور معاملے کی خطرناکی پیہے کہ آدمی نفس کے عیبوں اور آفتوں سے بے خبر رہتے ہوئے 70سال تک عبادت میں محنت کر تااور تکلیف اُٹھا تاہے تو تبھی ایساہو تاہے کہ عبادت میں سے کوئی ا یک عمل بھی قبول نہیں ہو تا اور مبھی کئی سال کی تھکاوٹ و محنت ایک لمحہ سے برباد ہو جاتی ہیں اور سب سے خطرناک معاملہ یہ ہے کہ الله عَذَّوَجَا بَندے کو دیکھ رہا ہو تا ہے اور بندہ اُس کی عبادت لو گوں کو د کھانے کے لئے کر رہاہو تاہے ، یوں وہ اپنا ظاہر الله عَدَّوَ هَلَّ كَ لِنَهُ اور باطن ودل لو گوں كے لئے بناديتا ہے تواللّٰه عَزَّوَ هَلَّ اُسے ايبا دھتكارتا ہے کہ لوٹنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ہم الله عَدَّوَ جَلَّ کی بناہ طلب کرتے ہیں۔

عتاب ورحمت بمرى حكايت

منقول ہے کہ حضرت سیدُ ناحس بھر ی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي کَى وفات کے بعد سی نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھاتو انہوں نے فرمایا کہ الله عَزَّوَ مَلَ ف مجھے اپنے سامنے کھڑاکر کے ارشاد فرمایا: اے حسن کیا تجھے یاد ہے ایک دن تومسجد میں نماز پڑھ رہاتھا کہ لو گوں کی نظریں تیری طرف اُٹھیں تَوتُونے ان کے لئے اپنی نماز کو اور اچھا کرلیا،اگر تیری نماز کی ابتدا خالص میرے لئے نہ ہوتی تو آج میں تھے اپنی بار گاہ سے دھتکار دیتااورا یک ہی بار میں تھیے اپنے قرب سے دور کر دیتا۔

يزر كول كي ين الله

جب اہلِ بصیرت نے اس معاملے کی بار یکی اور سختی میں غوروفکر کیا تو اپنے

معاملے میں ڈر گئے حتیٰ کہ ان میں پکھ ایسے بھی ہیں جو اپنے اس عمل کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے تھے جولو گوں پر ظاہر ہو جائے۔ چنانچہ

﴿1﴾... حضرت سيّدَ تُنارابعه بصرية رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهَا فرماتي بين بمير اجو بهي عمل ظاهر ہو جائے میں اسے کسی گنتی میں نہیں لاتی۔

﴿2﴾ ... ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه فرمات بين البي نيكيال ايسے جهاؤ جيسے اين گناہوں کوچھیاتے ہو۔

﴿3﴾ ... ایک دوسرے بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِے فرمایا: اگرتم نیکیاں چھیانے کے ليے كوئى جگه بناسكتے ہو توايياكرلو_

﴿4﴾ ... حفرت سيّد تُنارابعه بقريه رَحْمَةُ اللهِ تَعَلاعَلَنهَا سے بوجها گيا: آپ کوکس چيز پرسب سے زیادہ نفع کی اُمید ہے؟ار شاد فرمایا: اپنے عمل کے بڑے حصہ سے مایو س ہونے پر۔ ﴿5﴾... ایک مرتبه حضرت سیّدُنامحمد بن واسع اور حضرت سیّدُنامالک بن وینار دَخههٔ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمَا السَّمْ مو ي تو حضرت سيَّدُ نامالك بن وينار عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْعَقَاد في كها: يا تو الله عَذَهَ مَلَ كَي عبادت موكى يا پهر جبنم _ تو حضرت سيّدُنا محمد بن واسع رَحْمَهُ اللهِ تَعَالَ عَليْه نے فرمایا: یا تو الله عَدَّوَ هَلَ کی رحمت ہو گی یا جہنم۔ حضرت سپِدُنا مالک بن وینار عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّاد نِي فرمايا: مجھے آپ جیسے اُستاد کی ضرورت ہے۔

﴿ 6﴾ ... حضرت سيَّدُ نا ابويزيد بسطامي قُدِسَ سِنَّهُ السَّامِي فرمات بين: ميس نه 30 سال تک عبادت کی تو میں نے دیکھا کہ کوئی جھے کہہ رہاہے: اے ابویزید! رب تعالیٰ کے خزانے توعبادت سے بھرے ہوئے ہیں اگر تواس کی بار گاہ تک پہنچناچا ہتاہے تومسکینی اور انکساری اختیار کر۔

منهاج السابدين ١٩٩٩ عيد ١٩٩٥

﴿7﴾... حضرت سيّدُ نااستادا بو الفضل رَحْمَةُ اللهِ تَعَلاَعَلَيْهِ فرما يا كرتے تھے: ميں جانتا ہوں كه میری عبادات مقبول نہیں۔ آپ سے اس کی وجہ یو چھی گئی تو فرمایا: میں جانتا ہول کہ مقبول ہونے کے لیے عمل کن چیزوں کا محتاج ہے اور یہ بھی خبر ہے کہ میں ان چیزوں کو نہیں بجالاتا تو یوں مجھے پتاہے کہ میری عبادات مقبول نہیں۔عرض کی گئی: تو پھر آپ عبادات كيول كرتے ہيں؟ارشاد فرمايا: اس أميد پر كه كسى دن اللهاعةَ وَجَلَّ ميرى اصلاح فرمادے تو نفس نیکی کاعادی بن چکاہو اور پھر مجھے نفس کو عبادت کی طرف پھیر نانہ پڑے۔ یہ حال ان لوگوں کا ہے جو مجاہدات کرنے اور مشکلات کو عبور کرنے والے تھے۔ای کے لیے ایک شاعرنے کہا:

فَاطْلُبُ لِنَفْسِكَ صُحْبَةً مَّعَ غَيْرِهِم وَقَعَ الْإِيَاسُ وَخَابَتِ الْأَمَال هَيْهَاتَ تُدْرِكُ بِالتَّوَانُ سَادَةً كَدُّوا النُّفُوْسَ وَ سَاعَدَ الْإِقْبَال ترجمه: اپنے نفس کے لیے اِن نفوسِ قدسیہ کے علاوہ کوئی صحبت تلاش کر کیونکہ مایوسی پھیل چکی اورامیدوں پریانی پھر گیا۔ ہائے فسوس! تو مستی کے ساتھ اُن سر داروں سے ملنا چاہتا

پھر مجھے خیال ہوا کہ میں یہاں صادق ومصدوق آ قاصَلَ اللهُ تَعَال عَلَيْهِ وَالبِهِ وَسَلَّم كَى وہ حدیثِ مبارک بیان کروں جے میں نے کئی کتابوں میں ذکر کیاہے۔ چنانچہ

دل کو ہلادینے والی روایت

ہے جنہوں نے اپنی جانوں کو تھکادیااور توفیق اُن کی مدد گار رہی۔

حضرت سيدُناابنِ مبارك حضرت سيدُناخالد بن معدان دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِمَا يَ روایت کرتے ہیں کہ ایک ون انہوں نے حضرت سیدُنامعادْدَخِی اللهُ تَعَالى عَنْدے ع ض کی: مجھے کوئی ایسی حدیث سناہیے جو آپ نے خود پیارے آتا، مدینے والے مصطفیٰ

صَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم سے سنى ہو اور أسے حفظ كيا ہو اور وہ حديث اپنى شدت واہميت کی وجہ سے آپ کوروزیاد آئی ہو۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر کافی دیر تک روتے رہے ،اس کے بعد فرمایا: ہائے حضور صَلَ اللهُ تَعَالى عَدَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَى محبت اور ہائے آپ كى ملاقات كاشوق! پھر فرمانے لگے كه ايك مرتبه ميں رحمت عالم، وُورمُجَسَم صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم كَى خدمت ميں حاضر تھا كه آپ سوارى پر سوار ہوئے اور مجھے بھى اپنے پیھے سوار كرليا چرمم حلي تو آپ صَلَّ اللهُ تَعَالْ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم نَه اپنی نگاه آسمان كی جانب اُٹھائی اور کہا: تمام تعریفیں الله عدَّد ءَل کے لئے جو اپنی مخلوق میں جو جا ہتا ہے فیصلہ فرما تا ہے۔ اے معاذ! میں نے عرض کی: لَبَیّنے کیاسید المُرْسلِین یعنی اے تمام رسولوں کے سروار! میں حاضر ہوں۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تجھ سے الی بات بیان کرنے لگاہوں کہ اگر تواسے یادر کھے تو تھے نفع دے گی ادر اگر تونے اُسے ضائع کر دیاتو الله عَزْوَجَلَ كَ بِال تيرى حُجَّت ختم بوجائے گا۔

اے مُعاذ! الله عَذَو جَلَّ نے زمین اور آسان کی پیدائش سے پہلے سات فرشتوں کو پیدافرمایااور ہر آسان کے دروازے پر اس دروازے کی قدرومنز لت کے مطابق ایک ایک فرشتے کو دربان مقرر فرمایا، پس کِهَامًا کاتِبیْن بندے کے اَعمال لے کر آسان کی طرف چڑھتے ہیں تو اُن میں سورج کی سی روشنی اور چیک ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پہلے آسان تک پہنچ جاتے ہیں اور کِرَامَا کاتبِین اُس کے عمل کو بہت زیادہ اور خالص سبھتے ہیں پھر جب وہ دروازے پر پہنچتے ہیں تو دربان فرشتہ اُن سے کہتاہے: اس عمل کو عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو۔ میں غیبت پر مقرر فرشتہ ہوں، الله عَدَّدَ جَلَّ نے مجھے تھم دیاہے کہ میں ایسے آدمی کا عمل اوپر نہ جانے دوں جولو گوں کی غیبت کر تاہے، وہ



مجھے چپوڑ کر دو سروں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

پھر دو سرے دن فرشتے ایسے اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں جن میں نور ہو تاہے فرشتے اسے بہت زیادہ اور یا کیزہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ دوسرے آسان تک پہنچتے ہیں تو دربان فرشتہ کہتاہے: تھہر جاؤاوراس عمل کو عمل کرنے والے کے منہ پر وے مارو کیونکہ اس عمل سے اس کی نیت دنیا کمانے کی تھی، مجھے میرے رہِّ عَزَّوَ جَلَّ نے حکم دیاہے کہ میں کسی ایسے آدمی کاعمل اوپر نہ جانے دوں جو مجھے چھوڑ کر غیر کی طرف متوجه ہو تاہے۔ پھر فِرشتے شام تک اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

كِهُ امَّا كَاتِبِين بندے كے اعمال لے كر اوپر جاتے ہيں اور اُن سے بڑا خوش ہوتے ہیں، اُن میں صدقہ، روزہ اور بہت سی نیکیاں ہوتی ہیں، فرشتے ان کو بہت زیادہ اور یا کیزہ خیال کرتے ہیں، پھر جب وہ تیسرے آسان تک پہنچتے ہیں تو دربان فرشتہ کہتاہے: تھہر جاؤ اور اس عمل کو عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو، میں تکبر والوں پر مقرر فرشتہ ہول، میرے رہے آدمی کاعمل اُوپر نہ جانے دوں جو مجھے چھوڑ کر غیر کی طرف متوجہ ہویہ آدمی مجلسوں میں لو گوں پربڑائی مار تاہے۔ یوں ہی فرشتے بندے کے اعمال لے کر اُوپر جاتے ہیں،وہ اعمال ستاروں کی طرح چک رہے ہوتے ہیں اور اُن میں تسبیح کی آواز ہوتی ہے، اُن میں نماز،روزہ اور مج وعمره ہوتا ہے، جب فرشتے ان اعمال کولے کر چوشے آسان پر جاتے ہیں تووہاں مقرر فیر شتہ اُن سے کہتاہے: تھہر جاؤاور اس عمل کو عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو، میں خود پیندی والوں کا فرشتہ ہول، میرے ربّ عَزْدَجَلَّ نے مجھے تھم دیا ہے کہ میں ایسے آدمی کا عمل اور نہ جانے دول جو مجھے چھوڑ کر غیر کی طرف متوجہ ہوتا

المام الماليان العابدين

ہے،اس آدمی نے جب بھی کوئی عمل کیااُس میں خو دیسندی کا شکار ہو گیا۔ اسی طرح فرشتے کسی بندے کے اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں وہ اعمال اس طرح آراستہ ہوتے ہیں جیسے دلہن سُسر ال جانے کے وقت سجتی ہے،ان اعمال میں جہادو فج جیسے اعمال ہوتے ہیں۔اُن کی چیک سورج جیسی ہوتی ہے۔ جب فرشتے انہیں لے کریانچویں آسان تک پہنچتے ہیں تو دربان فرشتہ کہتاہے: میں حسد کرنے والوں کا فرشتہ ہوں، یہ آدمی لو گول پر اُن چیزوں میں حسد کرتا تھاجو اُن کو اللّٰہ عَزْدَ جَلَّ نے اپنے فضل ہے دی ہیں، یہ آدمی خداتعالیٰ کی پند پر ناراض تھا۔میرے ربِّءَؤَدَجَلَّ نے مجھے تھم دے رکھاہے کہ میں ایسے شخص کاعمل اُوپر نہ جانے دول جواسے جھوڑ کر دوسر ول کی طرف متوجہ ہوا۔ اور فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر جاتے ہیں، اُن میں کامل وضو، بہت می نمازیں،روزے، فج اور عمرہ ہو تاہے وہ چھٹے آسان تک پہنچ جاتے ہیں تو دروازے پر مقرر نگہبان فرشتہ کہتا ہے: میں رحمت کافرشتہ ہوں،اِن اعمال کو عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو کیو نکہ یہ آدمی تبھی کسی انسان پر رَحم نہیں کر تا تھااور کسی بندے کو مصیبت پہنچی تھی توخوش ہو تا تھا۔ میرے ربّ عَذْوَجَلَ نے مجھے تھکم دے رکھاہے کہ میں اُس کے اعمال او پر نہ جانے دوں جو مجھے چھوڑ کر غیر وں کی طرف متوجہ ہو تاہے۔ یوں ہی فرشتے ایک بندے کاعمل لے کر اوپر چڑھتے ہیں جس میں بہت ساصد قد، نماز، روزہ، جہاد اور پر ہیز گاری ہوتی ہے، اُن کی آواز گرج کے جیسی اور چیک بجل کی چک جیسی ہوتی ہے، پھر جب وہ ساتویں آسان پر پہنچتے ہیں تواس آسان پر مقرر فرشتہ کہتا ہے: میں تذکرہ وشہرت پر مقرر فرشتہ ہوں ،اِس عمل والے نے اپنے عمل سے

مجلسوں میں تذکرہ، دوستوں میں بلندی اور بڑے لو گوں کے نز دیک جاہ پیندی کی نیت

منهاج العابرين ٢٠١٥ منهاج العابرين

ی تھی،میرے ربّ عَزْدَ جَلّ نے مجھے حکم دے رکھاہے کہ میں اس کے عمل کو اُوپر نہ جانے دوں کہ یہ مجھے چھوڑ کر دوسروں کی طرف متوجہ ہوتاہے اور ہروہ عمل جوالله عَدْوَ هَلَّ كَ لِنَهُ خَالَصَ نه ہو وہ ریا کاری ہے اور ریا کار کا عمل اللّٰه عَذَوَ هَلَ قَبُول نہیں فرما تا۔ اِسی طرح کِرَامًا کَاتِبین بندے کے اَعمال یعنی نماز،روزہ، حج، زکوۃ، عمرہ، اچھا اخلاق، خاموشی اور ذکرِ الہی لے کر اوپر جاتے ہیں اور ساتوں آسانوں کے فرشتے اُن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ تمام رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے الله عَوْدَ جَلَ کی بارگاہ تک پہنچ کر اس کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بندے کے عمل کے نیک اور خالص ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔الله عَذَوَجَلَ ارشاد فرماتا ہے: تم میرے بندے کے عمل کے محافظ ہو جبکہ میں اُس کے دل کی نگر انی کرنے والا ہوں۔اس نے اپنے اس عمل ہے میر اارادہ کیانہ اِسے میرے لئے خالص کیااوراس عمل ہے اس کی جونیت تھی میں اسے خوب جانتا ہوں، اس پر میری لعنت ہے، اس نے بندوں کو بھی د ھو کا دیااور تم کو بھی دھوکا دیا مگریہ مجھے دھوکا نہیں دے سکتا کیونکہ میں غیبوں کا جانے والا ہوں، دلول کے خیالات سے داقف ہول، کوئی چیسی چیز مجھ سے یوشیدہ نہیں اور کوئی بھی دور چیز مجھ سے دور نہیں، میر اعلم حال کے متعلق بھی اُسی طرح ہے جیسے متعقبل کے متعلق ہے اور گزری ہوئی چیزوں کے ساتھ میر اعلم اُسی طرح ہے جیسا کہ باقی وموجو دہ چیزوں کے ساتھ اور پہلے لو گوں کو بھی میر اعلم ویسے ہی محیط ہے جبیبابعد والوں کو محیط ہے ، میں ہر پوشیدہ در پوشیدہ کو خوب جانتا ہوں، پھر بھلامیر ابندہ مجھے دھو کا کیسے دے سکتاہے؟وہ تو صرف بے خبر وں کو دھوکا دیتاہے جبکہ میں توغیبوں پر بھی باخبر ہوں، اس بندے پر میری لعنت ہے۔ اب ساتوں فرشتے اور ساتھ جانے والے تین ہرار ملا ککہ کہتے عرب المربعة ال ہیں: اے ہمارے ربّ! اس پر تیری لعنت اور ہماری بھی لعنت۔ پھر آسمان والے کہتے ہیں: اِس پرالله عَذْوَجَلَ کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔

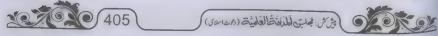
اس کے بعد حضرت سیّدُ نامُعاذ رَضِ اللهُ تَعَالىٰ عَنْه بہت زیادہ روئے اور بار گاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول الله صَلَّ اللهُ تَعَالْ عَلَيْهِ وَالبِهِ وَسَلَّم! اس سے خلاصی اور نجات کی کما صورت ہے؟ار شاد فرمایا:اے مُعاذ!یقین کے ساتھ اپنے نبی کی پیر وی کرو۔ میں نے عرض كى: آپ توالله عَزْوَجَلَ كے رسول ہیں اور میں مُعاذبن جَبَل، مجھے نجات اور خلاصی کس طرح نصیب ہو گی؟ ارشاد فرمایا: اے مُعاذ!اگر تیرے عمل میں کو ئی کو تاہی ہو تو لو گول کی آبروریزی کرنے سے اپنی زبان کو روک لینابالخصوص قر آن کریم ہمیشہ پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والے اپنے حافظ بھائیوں سے اور تھے اپنے نفس کے عیبوں کاعلم لو گوں کی آبر دریزی ہے ضر در روکے گا، اپنے مسلمان بھائیوں کی مذمت کرکے خود کو صاف ستھر امت بنانا، اپنے بھائیوں کو گر اکر خود کو بلند مت کرنا،اپنے عمل میں ریاکاری نہ کرنا کہ لو گوں میں پہچانے جاؤ، دنیا میں ایسے مشغول نہ ہونا کہ تتہمیں آخرت کامعاملہ بھول جائے،اگرتمہارے پاس دو شخص ہوں توایک سے سر گوشی مت کرنا،لو گول میں بڑائی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا کہ دنیااور آخرت کی بھلائیاں تم سے منہ موڑ لیں گی، اپنی مجلس میں فخش گوئی نہ کر ناور نہ لوگ تمہاری بداخلاقی کی وجہ سے تم سے گریز کرنے لگیں گے اور اپنی زبان ہے لو گوں کی عزت کا پر دہ چاک مت کر ناور نہ تمہیں جہنم کے کتے پھاڑڈالیں گے جس کا بیان اس فرمانِ الٰہی میں ہے: وَالنَّشِطْتِ نَشْطًا ﴿ (پ ٣٠ ، النُّذِعْت: ٢) اس كي تفسير ميں ايك معنى پير ہے: "جہنم ميں كتے ہڈيوں ہے گوشت نوچ ڈالیں گے۔" منهاج العابرين

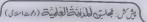
حضرت سيِّدُ نامُعاوْرَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْه فرمات بين كه مين في عرض كي: يارسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم! أن باتول كى كون طاقت ركه سكتا هے؟ ارشاد فرمايا: ا مُعَاذ! میں نے جو باتیں تم سے بیان کی ہیں یہ اُس کے لئے آسان ہیں جس کے لئے اللہ عَدَّدَ وَهَا أَسَانَ فَرِهَا وَ صِي اور حَهمين إن ميں سے بيہ بات كافى ہے كه "تم لو كول كے لئے وہ پیند کر وجو اپنے لئے پیند کرتے ہواور اُن کے لئے وہ ناپیند کر وجو اپنے لئے ناپیند کرتے ہو تو یوں تم سلامتی اور نجات یا جاؤگے۔ (۱) "⁽²⁾

حضرت سيِّدُ ناخالد بن مَعُدَ ان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْمَثَّان فرمات بين: حضرت سيَّدُ نا مُعاذَ رَضِ اللهُ تَعَالَى عَنْهِ قُر آنِ بِإِك كَى تلاوت اتنى كثرت سے نہيں كرتے تھے جنتى كثرت سے بير مدیث شریف بیان کیا کرتے تھے۔

اے بندے! تم نے یہ حدیث پاک س لی، دیکھو!اس کا مضمون بہت عظیم ہے، خطرہ بڑاہے اور انجام در دناک ہے جس سے ہوش اُڑ جاتے اور دل چرت میں ڈوب جاتے ہیں، سینوں میں اِسے اٹھانے کی طاقت نہیں اور نُفُوس اس کی دہشت سے گھبر ارہے ہیں پس رونے اور عاجزی کرنے والوں کے ساتھ تم بھی دن رات اپنے اُس مولیٰ عَذَٰوَجَلَٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری اور تَضَرُّع وعاجزی کرتے رہوجو تمام جہانوں کا

^{●...}الترغيب والترهيب ، المقدمة ، الترهيب من الرياء ... الخ ، ١٠٨٨ ، حديث : ٥٩







 ^{...} سيُّدُناامام جلالُ الدين سُيُوطى شافعى، حافظ ابُنِ جوزى، حافظ مُنذرى صاحِبُ الترغيب و التربيب اورامام ذبهي عَنَيْهِمُ الدَّحْمَه في الرَّحْمَة في السَّالِ عديث كوموضوع قرار دياب اور موضوع حديث لو كول کے سامنے اس کی موضوعیت کے اظہار کے لیے توبیان کی جاسکتی ہے بیان کرنے کے لیے کہ بیر حدیث موضوع ومن گھڑت ہے۔ ورنہ اس کو بیان کرناح ام ہے۔

⁽اللالي المصنوعة، ٢٨٣/٢ الموضوعات، ٣ ١٦١ الترغيب والترهيب، ٥١/١ تلخيص كتأب الموضاعات، ص٣١٠)

العابدين العابدين

معبود ہے کیونکہ اس معاملے سے نجات رحمت ِ الہی سے ہی ممکن ہے اوراس سمندر سے سلامتی اُسی کی نظر اور عنایت سے مل سکتی ہے للبذاغافلوں والی نیند سے بیدار ہو جاؤ،اس معاملے کی حقیقت سمجھو اور اس خوفناک گھاٹی میں اپنے نفس سے جہاد کرو۔ اُمید ہے اس طرح تم ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہونے سے نج جاؤگے اور ہم حال میں اللہ عَذَوَ جَلُ سے مدد کی التجاہے کیونکہ وہی سب سے بہتر مدد گارہے اور وہی بلند وبالا، سب سے بڑھ کر مہر بان ہے اور نیکی کرنے کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طرف سے بچنے کی طاقت بلند وبر تراللہ عَذَوَ جَلَ ہی کی طرف سے ہے

الله عبادت میں اعلاص کا بیان

اپیخ نفس کو نصیحت

اس مقام پر خلاصہ ہے ہے کہ جب تم اچھی طرح غورہ فکر کروگ تو اطاعت الہی قدر اور لوگوں کے عاجز و کمزور اور ناسمجھ ہونے کو دیکھ لوگ تو پھر تم اپنے دل سے مخلوق کی طرف متوجہ نہیں ہوگے لہذابندوں کی جانب سے تعریف وتوصیف اور تعظیم سے بے نیاز ہو جاؤکیو نکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں، اپنی عبادت سے اِن میں سے کھو شخطیم سے بے نیاز ہو جاؤکیو نکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں، اپنی عبادت سے اِن میں سے کسی شے کا ارادہ مت کرواور جب تم دنیا کی ذلت و حقارت اور جلدی مث جانے کودیکھو گئو اپنی عبادت سے اِس کا بھی ارادہ نہیں کروگے اور تم اپنے نفس سے کہو: اے نفس! تمام جہانوں کے رب کی تعریف، اس کا شکر اور اس کی جانب سے ملنی والی عزت بہتر ہے یاعا جزو جاہل مخلوق کی تعریف جو تیرے عمل کی حقیقت کو جانتے ہیں نہ اس میں اُٹھائی جانے والی تکالیف کو پہچانے ہیں اور وہ تیرے عمل کی حقیقت کو جانتے ہیں نہ اس میں اُٹھائی جانے والی تکالیف کو پہچانے ہیں اور وہ تیرے عمل کی حقیقت کو جانے ہیں نہ اس میں اُٹھائی جانے والی تکالیف کو پہچانے ہیں اور وہ تیرے عمل کی حقیقت کو جانے ہیں نہ اس میں اُٹھائی جانے والی تکالیف کو پہچانے ہیں اور وہ تیرے عمل کی حقیقت کو جانے ہیں نہ اس

منهاج العابرين ١٠٤ على ١٤٠٧

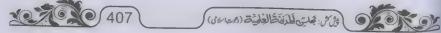
معاملے میں تیرے حق کو نہیں سمجھتے بلکہ وہ توبسااو قات تجھ پر ایسے کو فضیلت دے دیتے ہیں جو تجھ سے ہزار درجہ کم ہوتا ہے اور وہ ایسے ہیں کہ اگر تجھے ان کی شدید عاجت ہوتی ہے تووہ تجھے مجھلادیتے ہیں اور اگر وہ ایسانہیں کرتے تب بھی ان کے ہاتھ میں ہے ہی کیااور ان کی قدرت کہاں تک ہے؟ پھرید کہ وہ بھی الله عَزَّدَ جَلَّ ہی کے قبضے میں ہیں وہ جب چاہے جہاں چاہے انہیں پھیر دے، لہذااے میرے نفس! سمجھ جااور مخلوق کی خاطر اپنی فیمتی عبادت کو ضائع مت کر اور اس ذات کی تعریف وعطاسے محروم نہ ہوجس کی تعریف کُل فخر اوراس کی عطاہر ذخیرہ ہے۔ کسی کہنے والے نے پیچ کہا: سَهْرُ الْعُيُونِ لِغَيْرِ وَجُهِكَ بَاطِلٌ وَبُكَاءُهُنَ لِغِيْرِ وَصُلِكَ ضَائِعٌ ترجمہ: تیری رضائے بغیر آئکھوں کی شب بیداری باطل اور تیری ملا قات کے علاوہ ان

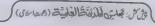
کارونابیکارہے۔

ادر یوں کہو کہ اے نفس! ہمیشہ کی جنت بہتر ہے یا دنیا کی حرام اشیاء اور اس کا تھوڑااور فانی سامان ؟ ابھی تو تھجے قدرت ہے کہ تواپنی عبادت کے ذریعے اِس دائمی نعمت (جنت) کو حاصل کر سکتا ہے لہٰذا کم ہمت، کمزور ارادے اور گھٹیا افعال والامت بننا، کیا تو و یکھتا نہیں جب کبوتر بلندی پر اُڑنے والا ہو تو اس کی قدر وقیت بڑھ جاتی ہے لہذاتو بھی اپن ساری ہمت بلند پروازی میں لگادے اور اپنے ول کوالله تعالی کے لئے خالی کرلے كه وى ايك ايبام جس كے قبضے ميں سارامعاملہ م للبذاتوب وَ قُعَت شے كے پیچھے ا پن عبادت ضائع مت كر

بندے پرفضل ور حمت

اے بندے ایوں ہی جب تم اچھی طرح غور کروگے تواس عبادت میں اپنے اوپر







المعاملة العابدين العابدين المعاملة العابدين الع

الله عَوْدَ جَلَ كَي تعتيں اور اس كے عظيم احسانات ديكھو گے كہ اس نے تمہيں قدرت دي، عبادت کاسامان دیا اور رُ کاوٹوں کو تم سے دور کیاحتی کہ تم عبادت کے لئے فارغ ہو گئے، پھراس نے توفیق و تائید کوتمہارے ساتھ خاص کیااور عبادت کوتم پر آسان کر دیااور اِس کے اچھے ہونے کو تمہارے دل میں ڈالا یہاں تک کہ تم نے اس پر عمل کیا۔ پھریہ مجی دیکھو کہ اُس رہے تعالیٰ نے اپنی عظمت و جلالت، تم سے اور تمہاری عبادت سے بے نیازی اور تم پر اپنی کثیر نعمتوں کے باوجود تمہارے لئے اس تھوڑے عمل پر بڑی تعریف اور بڑا اثواب تیار کرر کھاہے جس کے تم مستحق نہیں۔ پھر اس پر وہ تنہیں شر ف قبولیت عطا فرما تاہے اور اس کی بدولت تمہاری تعریف کر تااور تم سے محبت فرماتا ہے پھر پیر دیکھو کہ سب کچھ اس کے عظیم فضل کی وجہ سے ہے کسی اور وجہ سے نہیں، ورنه تمهارا کیاحق بنتاہے اور تمہارے اس عیب دار حقیر عمل کی قدر وقیت ہی کیاہے؟

کھوٹی پو بخی کی قبولیت

الغرض اپنے نفس سے کہو:اے نفس!اپنے رحیم وکریم اوریاک پر ورد گار کے اس احسان کو یاد کر جو اس نے عبادت کو بجالانے میں تجھ پر کیا اور اپنے عمل کو خوو پیندی کی زگاہ سے دیکھنے سے شرم کر ہلکہ ہم پر ہر حال میں اللهءَ ذَوَ جَلَّ کا فضل واحسان ہے الہذااس عبادت کے حصول پر تیر اکام الله عَدَّدَ جَلَّ کی بارگاہ میں ایسی عاجزی وانکساری ہو کہ وہ تیری عبادت قبول فرمالے، کیا تونے اس کے خلیل حضرت سیدُ ناابر اہیم عَلَیْوالسَّلَام کی وہ بات نہیں سی جو انہوں نے اپنے رہے کھر کی تعمیر کے بعد کہی تھی اور اللہ عَوْدَ جَلَ کے اس فضل پر کیسے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اس کے قبول ہونے کی دعا کی تھی کہ: ى بَيْنَا تَقْبُلُ مِنَّا اللَّهِ اللَّهِ مِنْ السَّمِيعُ ترجمة كنزالايمان: المرب مارك مم

منهاج العابدين

الْعَلِيْمُ (١٤٤ البقرة: ١٢٧) قبول فرما بِ شِك توبى بستاجانا-

اور جب اپنی دعاہے فارغ ہوئے توعرض کی:

ترجية كنزالايان:اعمارعرب اورميرى

مَ بِّنَاوَتَقَبُّلُدُعَآءِ ۞

(پ۱۱۰،ابراهیم: ۳۰)

اے نفس! پھر اگر اُس نے تیری اِس کھوٹی یو نجی کو قبول فرماکر تجھ پر احسان کیا تو اُس نے اپنی نعمت کو مکمل کر دیا اور احسانِ عظیم فرمایا۔ پیہ سعادت وغلبہ ، عزت و رفعت، خِلُعَت و نعمت اور ذخیرہ وبزر گی کتنی اچھی ہے اور اگر تیری حالت اس کے برعکس ہو تو تیرے نقصان و خسارہ اور حرمان نصیبی پر افسوس۔

اے بندے! بیان کر دہ طریقے میں مشغول ہو جاؤ، اگر تم اس پر ہیشگی واستقامت ر کھو گے ،عبادت سے فراغت کے وقت دل میں اس کی تکر ار کروگے اور الله عَزَّوَجَلَ سے مد د مانگو کے تو بیہ طریقہ تہہیں مخلوق اور نفس کی طرف متوجہ ہونے سے بچمیر دے گا، تہمیں ریاکاری اور خود پسندی سے دور کر دے گا، تہمیں خالص باری تعالیٰ کے لیے عباد توں پر ابھارے گااور تمام حالات میں تم پر الله عَذَّوَ جَلَّ کے احسان کو یاد کرنے میں لگائے رکھے گا۔ یوں تنہیں انہائی اُمید افزاویا کیزہ عبادات حاصل ہوں گی جن میں کوئی عیب نه ہو اور ایسی نیکیاں میسر آئیں گی جن میں کوئی کدورت نه ہو،ایسی مقبول عباد تیں نصیب ہوں گی جن میں کوئی خرابی نہ ہو اور بالفرض اگر الیی عبادت زندگی میں ایک ہی دفعہ حاصل ہو اور پھر مجھی میسر نہ آئے تو بلاشبہ اصل میں یہی بڑی عبادت ہے۔ مجھے قسم ہے! اگر چہ ایس عبادات کی تعداد کم ہو مگر ان کے معنیٰ بہت

المامنها حالا المامنها حالا المامية

زیادہ، قدر د قیمت بہت بڑی، نفع بہت زیادہ اور انجام بہت اچھاہے۔ ایسی تو فیق بہت کم ملتی ہے اور اس چیز کے ساتھ بندے پر الله عَدَّدَ جَلَّ کا فضل بہت بڑا ہے۔ اب بتاؤ کہ اس تحفے سے بڑا تحفہ کونسا ہو سکتا ہے جسے تمام جہانوں کاربِّ عَزَّدَ جَلَّ قبول فرمالے،اس ے اچھی کوشش کونی ہو سکتی ہے جے رب العلبين جَا جَدَاله قبول كرك أس ير بندے کی تعریف فرمائے اور اس سے زیادہ عزت والی پو نجی کو نسی ہو گی جسے سارے جہانوں کاربّ عَزَّوَجَلَ جَن لے اور اس سے راضی ہو جائے۔

اے کمزور انسان!اس بات سے ڈرو کہ کہیں خسارہ پانے والے نہ ہو جاؤ اور اگر معاملہ بیان کر دہ طریقے پر چل پڑا تو تم الله عَذْ دَجَلَّ کے مخلص،اس کے احسان کو یاد رکھنے اوراس پر راضی رہنے والے بندے بن جاؤگے ، اس خو فناک گھاٹی کو اپنے پیھے چھوڑ کراس کی آفتوں سے سلامتی میں آجاؤ گے،اس کی بھلائیوں اور فوائد سے دامن بھر کر اس کی سعاد توں اور بزرگیوں پر ہمیشہ کے لئے فائز ہو جاؤگے اور اللہ عَذَوْجَلَ ہی اپنے فضل واحسان سے توفیق دینے اور بحانے والا ہے اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت بلندوبرتراللہ عَذْ وَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔

التي كماني المنظمة

همر کی ضرورت وا ہمیت

الله عَذْوَ جَلَّ مَهميں اور جميں توفيق دے ،ان چھ گھاڻيوں كو عبور كرنے اور آفتوں سے محفوظ عبادت کر کے مقصود میں کامیابی پانے کے بعد تم پر لازم ہے کہ الله عَذَوَ جَلَّ على المرتبية المرتبية

منهاج العابدين

کی اس عظیم نعمت اور کریم احسان پر اس کی حمد وشکر بحالا وَاور ایساکر ناتم پر دووجہ سے لازم ہے:(۱)... نعمت پر جیشگی کے لئے اور (۲)...اس میں اضافہ وتر قی کے لئے۔

جہاں تک نعت پر ہیشگی کی بات ہے توشکر کی وجہ سے نعتیں قید ہو کر ہمیشہ کے لیے باقی رہتی ہیں اور شکر کو ترک کر دینے سے نعتیں بھی چلی جاتی ہیں۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

نەبدل دىي_

ٳڽؘۜٳۺؙٙۿؘڒؽۼؾۣۯڡٙٳڣؘڠۅ۫ۄؚڂؿۨ يُغَيِّرُوْامَابِاً نَفْسِهِمُ ۗ

(پ۱۱، الرعد: ۱۱)

ترجمهٔ کنزالایمان: تووه الله کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی تواللہ نے اسے یہ سزا چھائی کہ اسے

ترجية كنزالايبان: بشك اللهكى قوم س

اپن نعمت نہیں بدلتاجب تک وہ خود اپنی حالت

ایک مقام پر فرمایا: فَكُفَّ مَنْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَا قَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا

يُصْعُونُ ١١٢ (پ١١، النحل: ١١٢)

نیز ارشاد فرما تا ہے: مَايَفُعَلُ اللهُ بِعَنَا بِكُمُ انْ شُكُرْتُمُ وَ امْنَتُمْ (ب٥، النساء: ١٣٤)

نعمتول كوبا نده لو

حضور نبي رحمت، شفع أمَّت صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم في ارشاد فرما ما ذاكَّ لِلنِّعَم اَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَقَيِّدُوْهَا بِالشُّكْمِ يعنى نعتيں بھى جنگلى جانوروں كى طرح ہوتى ہيں

بھوک اور ڈر کا پہنا وا پہنا یا بدلہ ان کے گئے گا۔

ترجيه كنزالايمان: اورالله تهيس عذاب وك

كركياكر ع كااگرتم حق مانواور ايمان لاؤ۔

96366611

منهاج العابدين

توتم انہیں شکر (کی ری کے)ساتھ باندھ لو۔(۱)

جہاں تک نعتوں میں اضافہ وتر تی کی بات ہے توجب شکر کے ساتھ نعمت کو قیر كرلياجائے گاتواں كا پھل زيادہ ہو جائے گاجيبا كە درج ذيل ارشاداتِ بارى تعالىٰ ہيں:

ترجية كنز الايبان: اگر احبان مانو ك توميل تمهمیں اور دوں گا۔ لَيِنۡ شَكُرۡتُمُ لَا زِيۡدَتَّكُمُ

(پ۱۳،ابراهیم:۷)

... (2)

ترجمة كنزالايمان: اور جنهول في راه ياك الله نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی۔

وَالَّذِينَاهُتَكُوازَادَهُمُهُلِّي

(پ۲۲، لحمل: ۱۷)

... 434

ترجية كنزالايبان: اورجفول في مارى راهيس کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے راہتے د کھادیں وَالَّذِينَ جَاهَدُوْا فِيْنَالِنَاهُ لِيَنَّهُمْ

(پ۲۱، العنكبوت: ۲۹)

پھریہ کہ حکمت والا آقاجب دیکھاہے کہ غلام اس کی نعمت کاحق ادا کر رہاہے تو وہ اس پر اور بھی انعام کر تاہے اور اسے اس کا اہل سمجھتاہے ورنہ اُس سے نعمت منقطع وختم کر دیتاہے۔

نعمتول كياقيام

نعمتول کی بھی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾... د نیاوی نعمتیں اور ﴿2﴾... دینی نعمتیں-

الرقم: ٢٧ بتغير، هذا قول عمر بن عبد العزيز المحرين عبد العزيز



المراقع المراقع المراقعة المرا



منهاج العابدين

د نیاوی نعمتیں بھی دو طرح کی ہیں:(۱)... نفع کی نعمت (کچھ ملنا) اور (۲)... د فع کی نعمت (پچھ دور ہونا)۔

نفع کی نعمت سے کہ اللہ عنور کو تمہیں فائدے اور نفع بخش چیزیں عطافر مائے، اس کی پھر دوقشمیں ہیں:(۱)...سلامتی وعافیت کے لحاظ سے خلقت وپیدائش کا کامل ودرست ہو نااور (۲)... کھانے ، پینے ، لباس اور نکاح وغیر ہ خواہشات ولڈ ات کا حاصل ہو نا۔

دفع کی نعمت سے ہے کہ اللہ عزّدَ جَلَ فاسد اور تکلیف دہ چیزوں کو تم سے دور کر دے۔ اس کی بھی دو قشمیں ہیں:(۱)..جسمانی معذور یوں، تمام آفات اور بیار یوں سے حمہیں محفوظ رکھنا اور (۲)...رُ کاوٹول ہے بہنچنے والے ضرر و تکلیف کو تم سے دور کرنا اور انسانوں، جِنوں، در ندوں یاشیر وغیرہ میں جو تمہیں نقصان دینے کاارادہ کرے اسے تم سے دورر کھنا۔ دینی نعمتوں کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) یو نیق کی نعمت کہ الله عَزْوَجَلَ نے تمہیں پہلے اسلام پھر سنت اور پھر عبادت کی توفیق بخشی اور (۲)...عصمت (یعنی حفاظت) کی نعمت کہ پہلے تمہیں گفر وشرک سے بحایا اور پھر بدعت و گمر ابی سے اور پھر تمام گناہوں سے محفوظ رکھا۔

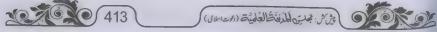
ان نعمتوں کی تفصیل وہی عالم ومالک جَلَّ جَلالُهٔ شار کر سکتا ہے جس نے تمہیں سے نعتیں دی ہیں جیسا کہ ارشاد فرما تاہے:

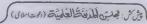
ترجمه كنزالايمان: اور اگرالله كي نعتيس كنوتو شارنه کر سکوگے۔

وَ إِنْ تَعُدُّوْ انِعُمَتَ اللهِ لَا تُحُمُّوْهَا ۖ (پ۱۱، ابر اهیم: ۳۳)

قیمتی ہیر ااور نادر نکتہ 🕷

تم پر ان تمام نعمتوں کا احسان فرمانے کے بعد ان کا باقی رہنا اور ہر طرف سے







الما المادين العابرين منهاج العابرين

بڑھتے رہنااُس ربّ تعالیٰ کا ایسااحسان ہے جہاں تمہاراو ہم و گمان بھی نہیں پہنچ سکتا اور یہ تمام کی تمام ایک ہی شے سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ ہے الله عَدَّدَ مَلَ کی حمد اور اُس کا شکر اور جب کوئی خصلت ایسی قدر وقیمت والی ہو اور اس میں بیہ تمام فوائد ہوں تو غفلت کو پَسِ پُثِت ڈال کر فورًا اے اپنالینا چاہیے۔ یہ ایک قیمتی ہمیر ااور نادر نکتہ ہے، الله عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل ورحمت اور احسان سے تو فیق عطا فرمائے۔

حمدوشکرکی حقیقت، تعریف اورحكم كابيان

ممدو شكريس فرق

اگر سوال بوچھا جائے کہ حمد وشکر کی حقیقت،ان کی تعریف اور ان کا حکم کیا ہے؟ تو یاد رکھو کہ علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے حمد وشکر میں فرق کیا ہے، حمد تسبیح و تہلیل کی صور توں میں سے ہے لہذا ہیہ ظاہری کو ششوں سے ہوگی اور شکر صبر ادر تفویض یعنی امور کوسپر دِ الہی کرنے کی صور توں سے ہے للمذابیہ باطنی کو ششوں سے ہو گااور ایک وجہ بیہ بھی ہے کہ شکر کفرانِ نعمت یعنی ناشکری کے مقابل ہے اور حمہ ملامت ومذمت کے مقابل ہے، حمد عام اور اکثر ہے جبکہ شکر خاص اور کم پایاجانے والا ے- چنانچہ الله عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرما تاہے:

وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِي الشَّكُونُ ﴿ تَرجمه كنزالايبان: اور مير ، بندول ميل كم

(پ۳۲،سا:۱۳) بين شكروالي

ثابت ہوا کہ شکر اور حمد دوالگ الگ معانی رکھتے ہیں۔

عَلَى مُن اللَّهُ فَعَلَمُ اللَّهُ فَعَلَمُ اللَّهُ فَعَلَمُ اللَّهُ فَعَلَمُ اللَّهُ فَعَلَمُ اللَّهُ فَعَلَمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ عَلَيْهُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَعَلَّمُ اللَّهُ فَاللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللّمُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّالِي اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّالِمُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللّ



2000 2105

منهاج العابدين

حمدو شكر كى تعريفات

اچھے کام پر کسی کی تعریف و ثنا کرناحمہ کہلاتا ہے۔ ہمارے شیخ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ کے کلام ہے یہی سمجھ آتا ہے جبکہ شکر کی تعریف میں علائے کرام نے بہت کلام فرمایا ہے۔ چنانچیہ حضرت سيّدُنا عبْدُالله بن عباس رَضِ اللهُ تَعَالى عَنْهُمَا ف فرما يا: علانيه ويوشيده مر حال میں تمام اعضاء سے ربّ کا نئات عَدَّوَجَلّ کی اطاعت کر ناشکر کہلا تا ہے۔

ہمارے ایک شیخ نے بھی اسی طرح کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "ظاہر وباطن میں اطاعت ِ الٰہی بحالاناشکر ہے۔" پھر انہوں نے اس تعریف کو اختیار فرمایا کہ" ظاہر وباطن میں گناہوں سے بچناشکرہے۔"

ان کے علاوہ ایک بزرگ نے فرمایا:"الله عَدَّوَجَلَ کی نافرمانیوں سے اینے ول، زبان اور اعضاء کی اس طرح حفاظت کرنا کہ کسی بھی صورت ان سے الله عَدَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ ہو۔"اس قول اور اس سے پہلے والے قول میں فرق یہ ہے کہ ان بزرگ رَحْنَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهِ نِهِ "كُونَا فرمانيول سے اجتناب پر ايك زائد معنى بنا دياجبكه نافر مانی سے اجتناب یہی ہو تاہے کہ "نافر مانی کی طرف لے جانے والے اساب پائے جائیں تونا فرمانی نہ کی جائے۔"اوریہاں فی نفسہ کوئی جدا گانہ معٹی نہیں پایاجا تاجس میں مشغول ہو کر بندہ ناشکری سے بحارہ۔

جارے شیخ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِ فرمايا: "شكريه ب كه نعمت كے مقابله ميں نعمت دینے والے کی ایسی تعظیم کی جائے جو اس کی نافر مانی اور ناشکری سے روک دے۔"اور اگرتم کہو کہ احسان کے مقابلے میں احسان کرنے والے کی تعظیم کر ناتویہ بھی درست ہے اور وہ احسان میہ ہے کہ الله عَدْدَ جَلَّ نے بندے کو شکر کی توفیق دی اور میہ بہت اچھا

منهاج العابرين

ہے۔اس میں کافی تفصیل ہے جسے ہم نے اپنی کتاب"احیاءالعلوم" وغیرہ میں بیان کیا ہے اور خلاصہ بیرے کہ بندے کی طرف سے شکر ایسی تعظیم کو کہتے ہیں جو اسے احسان کرنے والے کی نافر مانی سے روک دے اور ایسا احسان اور شکر میں شکر کرنے والے کے حال کی خوبی اور ناشکری میں ناشکرے کے حال کی خرابی کو یا در کھنے سے ہو تا ہے۔

حُجَّةُ الْإسلام كى رائے

میں کہتا ہوں: نعمت دینے والا اپنی نعمت کی بنا پر کم از کم اس بات کا حقد ارہے کہ اس نعمت کے ساتھ نافر مانی کی طرف نہ بڑھا جائے ، کتنا بُر اہے وہ شخص جو انعام کرنے والے کی نعمت کو اس کی نافر مانی کے لئے ہتھیار بنالیتا ہے۔جب معاملہ ایسا ہے تو پھر حقیقت میں بندے پر اتناشکر فرض ہے کہ"الله عَذْوَجَلَ کی نعمتوں کو یاد کرنے کے لحاظ ہے اُس کی ایسی تعظیم ہو جو بندے اور نافر مانی کے مابین حائل ہو جائے۔" جب اس نے ایساکر لیاتووہ شکر کی اصل کو پہنچ گیا۔ پھر ان نعمتوں کے مقابلے میں عبادت واطاعت کی خوب کوشش ہے کیونکہ پیر بھی نعمت کے حقوق میں سے ہے۔ الغرض نافر مانی سے پچنا بے حد ضروری ہے اور توفیق دینے والا الله عَذَوَ جَلَّ ہی ہے۔

مصيبت پرشريا صبر؟ ال

اگرتم سوال کرو کہ شکر کا مقام کیاہے؟ تو جان لو کہ شکر کا مقام نعتیں ہیں، جس قدر د نیاوی یادینی نعتیں ہوں اسی قدر ان پر شکر ہو، باقی رہاد نیاوی زند گی میں جان، مال یا اہل وعیال میں مصیبتوں اور تکلیفوں کا آنا تو ان کے بارے میں علائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامِ كَا اختلاف ہے كہ آيا ان پر بھی شكر كرنا بندے كے ليے ضروری ہے يا

المراح والمادين المراح المراح

نہیں؟ بعض علمانے فرمایا: پریشانیاں ہونے کی حیثیت سے ان پر شکر کے بجائے صبر ضر وری ہے کیونکہ شکر نعمت پر ہو تاہے کسی دو سری شے پر نہیں۔

مصیبت کے بہلو میں نعمتیں

مذ کورہ قول کے برعکس بعض علما فرماتے ہیں: ہر تکلیف کے پہلو میں کئی تعمتیں موجو دہوتی ہیں لہذاان تکالیف سے جڑی نعمتوں پر شکر لازم ہے نہ کہ خاص تکلیف ير اليي نعمتول كے بارے ميں حضرت سيدناعبدالله بن عمر دفوى الله تعالى عنهمانے فرمایا: میں جب بھی کسی مصیبت میں گر فتار ہوا تو اس میں اللهءؤوَ اَلَ چار نعمتیں دیکھیں: ایک پیے کہ وہ میرے دین میں نہیں آئی، دو سری پیے کہ اس سے بڑی نہیں آئی تیسری یہ کہ میں قضائے الہی پر راضی رہااور چو تھی یہ کہ اس پر مجھے ثواب کی امید ہے۔ اور ایک قول میہ ہے: انہی نعمتوں میں سے ہے کہ میہ مصیبت و سختی دور ہو جانے والی ہے ہمیشہ رہنے والی نہیں اور یہ بھی ایک نعمت ہے جو الله عَزْوَجَلَ کی طرف سے ہے کسی اور کی طرف سے نہیں اور اگر وہ تکلیف کسی بندے کے سبب عمہیں پہنچے تووہ اُس کے خلاف تمہاری جحت ہو گی نہ کہ تمہارے خلاف اُس کی جحت (یعنی تمہیں فائدہ اور اُسے نقصان)لہذا بندے کے لیے مصیبت وسختی ہے جڑی نعمتوں پر شکر اداکر نالازم ہے۔

معيبت در حقيقت نعمت ہے

بعض علمائے کرام کا قول اس کے برعکس ہے اور یہی ہمارے شیخ رَخمَهُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه كے نز ديك بھى سب سے بہتر ہے كه دنياوى تكليفوں پر بندے كوشكر اداكر ناضر ورى ہے کیونکہ بیہ تکالیف حقیقت میں نعمتیں ہوتی ہیں،اس کی دلیل ہیہے کہ ان تکالیف کے





المالح المالك ال

بدلے بندے کو آخرت میں کثیر ثواب، عظیم منافع اور عزت والے انعامات دیئے جائیں گے جن کے مقابلے میں ان تکالیف کی کوئی حیثیت نہیں اور اس سے بڑھ کر بھلا کو نی نعمت ہو سکتی ہے؟اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شہبیں بد مزہ اور کڑوی دوایلائے تاکہ خطرناک بیاری دور ہو جائے یا کسی بہت بڑی بیاری یا خو فناک خطرے کی وجہ ہے کوئی شہیں پچھنا یا بھری سینگی(۱)لگائے تواس کا نتیجہ جان کی صحت،بدن کی سلامتی اور زندگی کی بہار ہو گا تو اُس کا تمہیں کڑوی دوا پلا کر تکلیف دینایا تچھنے وسینگی کازخم لگانا حقیقت میں ایک بہت بڑا احسان اور عظیم نعمت ہو گی اگرچہ اس کی ظاہری صورت ناپندیدہ ہے، طبیعت اس سے نفرت کرتی اور نفس وحشت محسوس کر تاہے مگر پھر بھی تم اُس آدمی کا شکریہ ادا کرتے ہو بلکہ تم سے جتنا ہو سکتا ہے اُس سے حُسنِ سلوک کرتے ہو پس یہی حکم اِن مصيبتول اور سختيول كالجمي ہے۔

كياتم نہيں ديكھتے كه آقائے دوعالم، شہنشاهِ أَثَمَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم مصائب پر بھی ایسے ہی حمد وشکر بجالاتے تھے جیسے خوش کرنے والی چیزوں پر کیا کرتے تھے چِنانِي آپِ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم في يول حمركى: ٱلْحَمْثُ لِللهِ عَلَى مَا سَاءَ وَسَرَّ يعني مر خوش وناخوش كرنے والى بات پرالله عدَّدَ دَجَلَ كى حمر ہے۔(2)

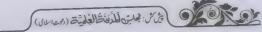
کون سی تعمت خیر ہے؟

اور كياتم نے ربّ تعالىٰ كاپ فرمان نہيں ويكھا:

 ... بید در د کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہواسینگ در د کی جگہ ر کھ کر منہ کے ذریعے جسم کی گر می تصینی ہیں۔(فیفان سنت، دکام روزہ، ا ۱۰۵۳)

... تخر ت مبيل مي -(علميه)







منهاج العابدين ١٩٥٥ منهاج العابدين

فَعَلَى اَنْ تَكُرَهُ وَاشَيًّا وَّيَجْعَلَ ترجه كنزالايان توقريب م كركو كي يز تمهيل اللهُ فِيْهِ فِي مَا كَثِيْرًا (پ، النساء: ١٩) ناپند مواور الله ال مين بهت بهلاني ركھ۔

جس چیز کو الله عَذَوَ جَلَ بھلائی اور خیر فرما دے وہ تمہارے وہم و مگمان میں آنے والی بھلائی سے زیادہ ہے، اس قول کی تائیدیہ بات بھی کرتی ہے کہ نعمت کا خیر ہونا یہ نہیں کہ اُس سے لذت حاصل ہواور طبیعت کے تقاضے پر نفس اس کی خواہش کرے بلکہ خیریہ ہے کہ نعمت درجہ کی بلندی کوزیادہ کرے اوراس لئے نعمت کو "زیادہ ہونے" کے معنیٰ میں استعمال کیاجا تاہے، لہذاجب تکلیف بندے کی عزت وشرف میں بلندی کا سبب بے تو حقیقت میں وہ نعمت ہی ہوتی ہے اگرچہ بظاہر اسے سختی و تکلیف شار کیا جائے۔

شكر والاافضل يا صبر والا؟

اگر تم سوال کرو کہ شکر کرنے والا افضل ہے یا صبر کرنے والا؟ تو یاد رکھو کہ ایک قول کے مطابق شکر کرنے والا افضل ہے۔ دلیل یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِي الشَّكُونُ ﴿ ترجمهٔ كنزالايمان: اور مير عبدول ميل كم ** بين شكروالي (پ۲۲،سا:۱۳)

یہاں الله عَزْوَجَلَ نے شکر والوں کوسب سے خاص فرمایا ہے اور ایک مقام پر حضرت سيدُ نانوح عَلَيْهِ السَّلَام كم متعلق ارشاد فرمايا:

اِنَّهُ كَانَ عَبْدًا الشَّكُورُ مَا ﴿ تَرجمه كَنْ وَالايبان: بِ شِكَ وه بِرُا شَكِر الرَّارِ

(پ،۱۵بنی اسرائیل:۳) بنده تفاد

اور حضرت سيدُنا ابراجيم خَلِيْلُ الله عَلَيْهِ السَّلام ك بارے ميں فرمايا:

ع في ش جمين المدينة خالفِلية (ميداماي)



منهاج العابدين 76 676 ET.

ترجمه کنز الایمان:اس کے احمانوں پر شر

شَاكِرًالِّا نُعُبِهِ السَّاكِرُالِّا نُعُبِهِ السَّاكِرُالِّ

(پ۱۲۱، النحل: ۱۲۱) کرنے والا۔

اور شکر اس لیے بھی افضل ہے کہ اس میں عافیت اور انعام پایا جاتا ہے اور اس لیے کسی نے کہا: "مجھے مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کرنے سے زیادہ پسندیہ ہے کہ مجھے نعمت دی جائے اور میں اس پر شکر ادا کر دں۔"

صبر کی افضیلت پر د لائل

بعض کے نزدیک: صبر کرنے والا افضل ہے کیونکہ صبر میں بہت مشقت ہو تی ہے لہٰذا اس کا ثواب زیادہ اور درجہ بہت بلند ہو گا۔ صبر کرنے والوں کے متعلق فرامين بارى تعالى:

إنَّاوَجَدُنْهُ صَابِرًا 'نِعْمَالْعَبْنُ '

(پ۳۲،ق:۲۳)

إِنَّمَايُونَّ الصَّيِرُونَ ٱجْرَهُمُ بِغَيْرِ حِسَابِ 🛈 (پ۲۳،الزمر: ۱۰)

وَاللهُ يُحِبُّ الصَّيرِينَ

(په،العمزن:۲۹۱)

ترجية كنزالايبان: بشك بم في اس صابر

پایاکیااچھابندہ۔

ترجيه ځکنزالاييان:صابرون بي کو ان کا ثواب بھر بور دیاجائے گاہے گنتی۔

ترجية كنزالايمان: اور صر والے الله كو محبوب

420





حفرت مصنف کی دائے گ

میں کہتا ہوں: حقیقت میں صبر کرنے والا ہی شکر کرنے والا ہوتا ہے اور شکر کرنے والا ہی صبر کرنے والا ہو تاہے کیونکہ شکر گزار آزمائش و سختی کے گھر میں ہے جہاں سختی کے سواکوئی چارہ نہیں اوراُسے بہر صورت اس پر صبر کرناہو گااور پریشانی و بے صبری سے بچناہو گا کیونکہ شکر کہتے ہیں: نعمت دینے والے کی ایسی تعظیم کرناجواس کی نافر مانی سے روک دے جبکہ بے صبر می نافر مانی ہے۔

یوں ہی صبر کرنے والا بھی نعمت سے خالی نہیں ہو تا جبیبا کہ گزر چکا کہ بیان کر دہ معنیٰ کے مطابق سختی بھی حقیقت میں نعمت ہے لہذا اگر وہ صبر کرے تو یہ بھی ور حقیقت شکر ہو گا کیونکہ اُس نے اللہ عَذْوَجَلَ کی تعظیم کی خاطر خود کو بے صبر ی سے روکا ہے اور شکر بھی بالکل یہی ہوتا ہے کہ اللہ عَذَّوَجَلَّ کی ایک تعظیم جو نافر مانیوں سے روک دے اور شکر کرنے والاخو د کو ناشکری سے رو کتا ہے تو وہ گناہ سے صبر کر تا ہے ،خو د کو شکر پر ابھارتا اور اطاعت پر ڈٹار ہتاہے تو یوں وہ حقیقت میں صبر کرنے والا ہو گیا اور صابر نے الله عَزْ وَجَلَ كى تعظيم كى حتى كه إلى تعظيم نے أسے پہنچنے والى مصيبت يرب صبرى ہے روک دیااور صبر پر اُبھاراتو یوں وہ در حقیقت شکر کرنے والا ہو گیا۔

ایک وجہ بیہ بھی ہے کہ نفس کی چاہت کے باوجو داسے ناشکری سے روکنا ایک سختی ہے جس پر شکر گزار صبر کرتا ہے اور صبر ونافرمانی سے بچنے کی توفیق بھی ایک نعمت ہے جس پر صبر کرنے والا شکر اداکر تاہے للمذا نتیجہ سے نکلا کہ صبر وشکر ایک دوسرے سے جُدا نہیں کیونکہ ان دونوں پر اُبھارنے والی بصیرت ایک ہی ہے اور ہمارے بعض علما کے مطابق وہ استقامت کی بصیرت ہے ، انہی وجوہات کی بناپر ہم نے

على المُعَالِمُ اللَّهُ وَالْمُعَالِمُ اللَّهُ وَالْمُعَالِمُ اللَّهُ وَالْمُعَالِمُ اللَّهُ وَالْمُعِامِينَ ا



المادين ١٤٢٦ كالمادين

کہا: صبر اور شکر ایک دو سرے سے جُدانہیں۔

گفتگو کاپیر خلاصہ اچھی طرح سمجھ لواور الله عَذَوَ جَلَّ ہمی تو فیق عطا فرمانے والاہے۔

الم حموشي كولين

دو مبنیادی با تیں

اے بندے!اس گھاٹی کو عبور کرنے میں اپنی پوری کو شش لگادے جس کا بوجھ آ سان ، فائدہ بڑااور نچوڑ وخلاصہ پیندیدہ ہے۔اب یہاں دوبنیادی باتوں پر غور کرو۔ پہلی بنیادی بات: نعمت اسی کو دی جاتی ہے جو اس کی قدر وقیمت جانتا ہو اور وہ قدر جاننے والا شکر گزار ہی ہے، ہماری اس بات کی دلیل ربِّءَ وَوَا کا وہ فرمان ہے جس میں کفار کی بات بیان کر کے ان کارد کیا گیاہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

اَهَوُّلاَءَمَنَّا للهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا الله ترجمهٔ كنزالايمان: كيايه بين جن پرالله ن اَكَيْسَ اللهُ إِلَا عُلَمَ بِالشَّكِرِينَ ﴿ احمان كيابِم مِن سَ كيا الله خوب نہيں جانا

(پ، الانعام: ۵۳) حق ماننے والوں کو۔

ان جاہلوں کا خیال تھا کہ عظیم نعمت اور قیمتی احسان اسی پر ہو تاہے جس کے پاس مال زیادہ ہو اور وہ حسب و نسب میں اعلیٰ ہو۔ کفار نے کہا: ان غلام وآزاد فقیروں کو کیا ہو گیا، یہ شجھتے ہیں ہم جیسے معزز لو گوں کو چپوڑ کریہ عظیم نعمت انہیں عطا کی گئی ہے۔ پھر تکبُّر کرتے اور مذاق اُڑاتے ہوئے کہنے لگے:" کیایہ ہیں جن پراللہ نے احسان کیا ہم میں ہے۔" توالله عَزْوَجُلَّ نے اس روشن تکتے کے ساتھ انہیں جواب دیا:

اَكَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّكِرِيْنَ ﴿ تَرجمهٔ كنزالايمان: كيا الله خوب نهي جامًا

(پ، الانعام: ۵۳)



76 676 277

منهاج العادين

قدروالے کو نعمت ملتی ہے

آیت کی وضاحت سے ہے کہ کریم بادشاہ نعمت ای کو دیتا ہے جو نعمت کی قدر وقیت جانتا ہو اور قدر وقیت وہی جانتا ہے جو دل وجان سے اس نعمت کی طرف بڑھے، غیر کے مقابلے میں اس کو ترجیج دے اور اس کے حصول کی راہ میں آنے والی مشكلات كى يروانه كرے اور ساتھ ہى ساتھ نعمت دينے والے كى چو كھٹ كو بطورِ شكر تھامے رکھے۔ ہمارے (یعنی الله عَدْوَجُل کے) اَزَلی علم میں تھا کہ یہی کمزور لوگ اس نعمت (یعنی ایمان) کی قدر و قیمت جانتے ہیں اور شکر ادا کرنے والے ہیں لہٰذااے کافرو! يهي لوگ تم سے زيادہ اس کے حقد ارتھے، تمہارے جاہ وحشمت، مال ودولت اور د نیاوی حسب ونسب کا کوئی اعتبار نہیں، تم تودین، حق اور معرفتِ الہی کے بجائے حسب ونسب ہی کو تمام تر نعمت سمجھتے ہو اور اس کے ساتھ ایک دو سرے پر فخر وبڑائی کا مظاہرہ کرتے ہو، کیاتم یہ نہیں دیکھتے کہ تم اس دین، علم اور حق کو قبول کرنے کے قریب ہوتے بھی ہو تو ای پر احسان جتاتے ہوجو اسے تمہارے پاس لا یااور اس نعت سے تم اس لئے بھی محروم رہے کہ تم اسے حقیر سمجھتے ہواور اس سے کوئی شُغَف نہیں رکھتے جبکہ وہ کمزورلوگ اس دین پر اپنی جانیں قربان کرتے ہیں، اس کی خاطر پوری ہمت لگادیتے ہیں اور اس راہ میں ان کا کچھ بھی ضائع ہو جائے یہ اس کی پر واکرتے ہیں نہ اپنے دشمنوں کو کسی خاطر میں لاتے ہیں تا کہ تنہیں معلوم ہو جائے کہ یہی لوگ اس نعمت کی قدر وقیمت جانتے ہیں اور ان کے دلول میں اس کی عظمت الیمی راسخ ہو گئی کہ اس کے لئے ہر شے قربان کرناان پر آسان ہو گیا، ہر سختی بر داشت کرنالذت وئر ور بن گیااور انہوں نے اپنی تمام عُمزاس نعمت کی شکر گزاری میں بسر کرنے کا تہیہ کرلیا۔

على المستركة المنزين خالية المنزين خالية المنزين خالية المنزين خالية المنزين خالية المنزين خالية المنزين المنزين خالية المنزين خالية المنزين ا



المالاين العابدين ١٤٤٥ والمالاين ١٤٤٥ والمالاين العابدين العابدين

پس اسی لئے بیدلوگ ہمارے علم اُڑ کی میں اس عظیم نعمت اور قیمتی احسان کے اہل قرار پائے اور ہم نے تمہارے بجائے انہیں اس نعمت کے ساتھ خاص کر لیا۔

دینی نعمت کی قدردانی

پھر میں کہتا ہوں: یو نبی تم دیکھو گے کہ الله عَذَوَ جَلُ نے جن لوگوں کو کسی دین نعمت علم یا عمل کے ساتھ خاص کیا حقیقت میں وہی لوگ اس نعمت کی قدروقیمت کوزیادہ جانے والے،اس کی زیادہ تعظیم کرنے والے، اس کے حصول میں زیادہ كوشش كرنے والے اورسب سے بڑھ كراس كى عزت كرنے والے اورسب سے زیادہ اس کا شکر اادا کرنے والے ہوں گے جبکہ بعض کو اللّٰہ عَذْ وَجَلَّ نے اس سے محروم ر کھاتو ہے انہیں تقذیر کے مطابق نعمت سے ان کی لاپر واہی اور تعظیم میں کو تاہی کی وجہ سے محروم رکھاہے پھر اگر علم وعبادت کی تعظیم عوام اور بازاری لو گوں کے دلوں میں بھی ولیی ہی ہوتی جیسی کہ علمااور عبادت گزاروں کے دلوں میں ہے تووہ کبھی بازاروں کو ترجیح نه دیتے بلکہ بازاروں کو چھوڑ ناان پر آسان ہو جاتا۔ کیاتم دیکھتے نہیں کہ جب کوئی فقیہ (عالم) کسی ایسے مسئلے کو واضح کرلیتا ہے جو پہلے اس پر مشتبہ تھاتواں کا دل کیسے خوشی سے جھوم اٹھتا ہے اور سُر ور کتنا بڑھ جاتا ہے، اس کے ول میں اس کی قدر ومنزلت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اگر اسے لا کھوں دینار بھی دیئے جاتے تو وہ اتناخوش نہ ہو تا۔ بعض او قات ایسا بھی ہو تا ہے کہ فقیہ کو کوئی دینی مسئلہ اٹک جاتا ہے تو وہ سال بھر بلکہ 10 سال تک بلکہ 20 سال تک اس میں غور و فکر کر تار ہتاہے مگر پھر بھی اکتاتا نہیں حتّی کہ اللّٰہ عَزْدَ جَلَّ اسے اس کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے تو وہ اسے اللّٰہ عَزْدَ جَلَّ کا بہت بڑا احسان اور عظیم نعمت سمجھتا ہے اور اس پرخو د کو دولت مندوں سے بڑھ کر دولت المراق ال

المراح والمادين والمادين

مند اور عزت داروں سے بڑھ کر عزت دار سمجھتا ہے بلکہ مجھی توکسی بازاری پاکسی سُت طالب علم کو اپنے جبیبا علم ومحبت میں شوق ورغبت رکھنے والا سمجھ کر اس کے سامنے بیرمسکلہ بیان کر دیتاہے مگر وہ بازاری پائست طالب علم اسے بوری طرح نہیں سنتا بلکہ کلام طویل ہونے کی صورت میں اُسے اکتابٹ ہوتی ہے اور وہ سوجا تاہے اور اگر وہ مسئلہ اس کے سامنے واضح کر بھی و یا جائے تب بھی وہ اسے کوئی بڑی بات نہیں سمجھتا۔ يبي حال الله عَزْوَجَلَ كي بار گاه ميس رجوع كرنے والے كا موتاہے، وہ رياضت اور نفس کو شہو توں اور لذتوں ہے محفوظ رکھنے کے لئے کس قدر محنت وکو شش کرتا ہے اور اعضاء کو بے جاحر کات وسکنات سے لگام دیئے رکھتاہے، اس اُمیدیر کہ الله عَزْوَجَلَ بوری طہارت اور آداب کے ساتھ دور کعت کی توفیق عطا فرما دے اور الله عَزْوَجَلَ کی بار گاہ میں کس قدر گریہ وزاری کرتا ہے کہ شاید اللّٰہ عَذَوجَنَ قلبی صفائی اور حلاوت کے ساتھ گھڑی بھر مناجات نصیب کر دے پھر اگر وہ مہینے، سال بلکہ اپنی ساری زندگی میں ایک مرتبہ بھی یہ انداز پانے میں کامیاب ہوجائے تو اس کو بہت بڑا احسان اور عظیم ترین نعمت سمجھتاہے اور بے حد خوش ہوتا اور الله عنوَّدَ جَلَّ کاشکر اداکر تاہے اور وہ اِس کی خاطر اٹھائی گئی مشقتوں، شب بیدار یوں اور لذتوں کو چھوڑنے کی کوئی پر وانہیں کرتا۔

غافل وعاجز لوگ

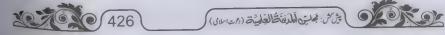
پھرتم ایسے لو گوں کو بھی دیکھو گے جو خو د کو عباد توں کا شوقین خیال کرتے ہیں اور چاہتے ہیں ہمیں خالص عبادت نصیب ہوجائے لیکن اگر ایسی عبادت کے لئے انہیں رات کے کھانے کا ایک لقمہ چھوڑ ناپڑے یا کوئی فضول بات ترک کرنی پڑے یا پھر ایک ساعت کی نیند قربان کرنی پڑے توان کا نفس اس پر آمادہ نہیں ہو تا اور نہ ہی ان کے دل اس پر راضی ہوتے ہیں اور اگر اتفاق سے اُن کو خالص عبادت حاصل ہو بھی جائے تو وہ اُسے کوئی بڑی شے سمجھتے ہیں نہ اُس کا کوئی زیادہ شکر ادا کرتے ہیں بلکہ اُنہیں خوشی اُس وقت ہوتی ہے اور اُن کی زبان سے حمد کا کلمہ اُس وقت نکاتا ہے جب اُنہیں کوئی در نَہم یاروٹی کا کوئی ٹکڑامل جائے یا پہندیدہ سالن نصیب ہو جائے یا پھر بدن كى سلامتى كے لئے نيند آجائے توأس وقت كہتے ہيں: "ٱلْحَدُدُ لِلله عَزْدَ جَلَّ بير الله كا احسان ہے۔" پھر بھلا اِن جیسے غافل وعاجز لوگ اُن محنت و کوشش کرنے والے نیک بخت لو گوں کے برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟ای لئے یہ بے چارے محروم جبکہ توفیق الہی پانے والے کامیاب وکامر ان ہیں لیس اس طرح ہدایت کے معاملے کو بھی اَحْکَمُ الْحَاكِمِيْن جَلَّ جَلَالُهُ نَے تقسیم فرما دیاہے کہ وہی تمام جہانوں کوسب سے بہتر جانتاہے اور بیر تفصیل ہے ربِّ عَزَّدَ جَلَّ کے اس مبارک فرمان کی:

اَكَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّكِرِينَ ﴿ ترجمهٔ كنز الايمان: كيا الله خوب نهي جانا (پ، الانعام: ۵۳)

یادر کھوتم جب بھی بھلائی سے محروم ہوتے ہواپنے نفس ہی کی وجہ سے ہوتے ہو لہٰذاخوب کو شش کرو تا کہ اللهء عَدْدَ جَلَّ کی نعمت کی قدر کو پہچانو اور کما حَقَّہُ اس کی تعظیم کر و پھر تم اس کے اہل ہو جاؤگے اور پھر ربّ تعالیٰ نعمت کو تمہارے یاں باقی ر کھ کر تم پر احسان فرمائے گا جبیبا کہ اس نے نعمت دے کر احسان فرمایا بے شک وہ مہر بان اور رحم فرمانے والا ہے، یہ بات ہم دو سری بنیادی بات میں بیان کرتے ہیں۔

لل في دنيانے تباہ كرديا

دوسری بنیادی بات:جو نعمت کی قدر نہیں جانتا نعمت اس سے چھین کی جاتی ہے



مر المراح المادين

اور قدر نہ جاننے والا ناشکر اہو تاہے اور اس کاشکر بجانہیں لاتا، اس کی دلیل رہے عَذَهَ جَلَّ

کایہ فرمان ہے:

ترجمة كنزالايمان: اور اے محبوب انھيں اس کااحوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تووہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگاتو گمر اہوں میں ہو گیااور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھالیتے مگر وہ توزمین پکڑ گیااور اپنی خواہش کا تالع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تُواس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے سے حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔

وَاتُلُعَلَيْهِمُ نَبَا الَّذِي اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّه فَانْسَلَحُ مِنْهَافَا تُبَعَهُ الشَّيْطِنُ فَكَانَ مِنَ الْغُويْنَ ۞ وَ لَوْشِئْنَالَ مَعْنُهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدُ إِلَى الْوَثْنِ ضَوَاتَّبَعَ هَوْمُ فَنَشَلُهُ كَبَثُلِ الْكُلْبِ ۚ إِنَّ تَخْمِلُ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْتَثُو كُهُ يَلْهَثُ ﴿ ذِٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَنَّ بُوابِالِيِّنَا ۚ

(پ٥، الاعراف: ١٤٢،١٤٥)

یہ آیت بلعم بن باعورا کے متعلق ہے، یہاں گویا کہ ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اس بندے پر دین کے معاملے میں بڑی اور عظیم نعتیں فرمائیں اوراپنی بارگاہ میں بڑااور بلند رُنتبہ عطا کیا تو وہ ہمارے نزیک جاہ و جلال اور بلند قدر ومنزلت والا ہو گیا لیکن وہ ہماری نعمتوں کی قدرہے جاہل رہا اور کمتر و تمینی دنیا اور گھٹیا نفسانی خواہش کی طرف ماکل ہو گیا، اس نے یہ بھی نہ جانا کہ د نیااللہ عَذَّدَ جَنَّ کے نزدیک سب سے جھوٹی دین نعمت کے بلکہ مجھر کے پر برابر بھی اہمیت نہیں رکھتی اور وہ نعمتوں کی ناشکری میں اس کتے کی مانند ہو گیاجو عزت و ذلت اور بزرگی و حقارت کی پیچیان ہی نہیں ر کھتا، اُس کے نزدیک عزت روٹی کے ایک گلڑے میں ہوتی ہے جسے وہ کھالے یا دستر خوان کی

منهاج العابدين

ایک ہڈی میں جے اُس کی طرف بھینک دیا جائے،چاہے تم اُسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاؤیاا پنے سامنے گندگی اور مٹی میں کھڑ اکر دو بہر صورت اس کی تمام تر لا کچ اور نعمت وعزت روٹی کے ایک ٹکرے یا ہڑی میں ہوتی ہے۔

پس بیه بُرا بندہ تھی ایسا ہے کہ ہماری نعمتوں، عطاؤں اور عزتوں کی ناقدری و ناشکری کی تواس کی بصیرت کند ہو گئی، ہمیں چھوڑ کر غیر کی طرف متوجہ ہونے کے سبب مقام قرب میں اس کا ادب بُر اہو گیا، ہماری نعمتوں کو بھول کر حقیر د نیا اور گھٹیا لذت کی طرف متوجہ ہو گیاتو پھر ہم نے اس پر اپنی تدبیر کی نگاہ ڈالی اور اسے انصاف کے میدان میں لا کھڑ اکیا۔ پھر ہم نے اس کے متعلق اپناز بر دست فیصلہ جاری فرمایا تو اس سے اپنی تمام عز تیں اور خلعتیں سلب فرمالیں اور اس کے دل ہے اپنی معرفت نکال دی پس وہ ہماری اُن تمام نعمتوں سے خالی ہو گیاجو ہم نے اُسے اپنے فضل سے عطا كى تھيں اور ايك بھگايا ہوا كتايا دھة كارا ہوا شيطان ہو گيا۔ نىڭۇ ذُبالله ثُمَّ نَعُوذُ بالله مِنْ سَخَطِهِ وَالِينِم عِقَابِهِ إِنَّهُ رَعُونَ رَّحِيْم لِعني بم باربار الله عَزْرَجَلَ كي ناراضي اور اس ك در ناک عذاب سے پناہ چاہتے ہیں بے شک اللّٰہ عَذَّوَ جَلَّ بہت مہر بان رحم فرمانے والا ہے۔

بادشاه اور غلام کی مثال

یہاں اُس باد شاہ کی مثال ہے بھی سمجھ سکتے ہوجو اپنے کسی غلام کوعزت دے، اُسے اپنے خاص کیڑے پہنائے، اپنا قرب بخشے اوراہے اپنے تمام خاد موں اور دربانوں کاسر دار بنادے پھر أسے اپنے دروازے پر موجو در بنے کا حکم دے اور دوسری طرف یہ فرمان جاری کرے کہ اِس کے لئے فلال جگہ محل تعمیر کئے جائیں، بلند تخت بچھائے جائیں، طرح طرح کے کھانے چنے جائیں،اس کے لئے کنیزیں سجائی جائیں اور خوبرو

نوجوان دست بستہ کھڑے رہیں یہاں تک کہ جب وہ بادشاہ کی خدمت سے واپس لوٹے تو اُسے اُن محلات میں باعزت مخدوم بادشاہ کی حیثیت سے تھہر ایا جائے۔اب بادشاہ کی خدمت اور اپنے باد شاہ بننے کے در میان دن کی ایک گھڑی یااس سے بھی کم وقت رہتا ہو اور اسی دوران پیے غلام باد شادہ کے دروازے پر جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے کسی نوکر کوروٹی کا ٹکڑا کھاتے یاکسی کتے کوہڈی چباتے ہوئے دیکھے توباد شاہ کی خدمت کو چھوڑ کر اُن کو دیکھنے میں مشغول ہو جائے اور شاہی خلعت وعزت کی طرف سے توجہ ہٹا کر روٹی کھانے والے نو کر کی طرف دوڑے اور اپناہاتھ پھیلا کر اس سے روٹی کا ٹکڑا مانگنے لگے یابڈی کے لئے کتے سے مزاحمت کرنے لگے اور اُن پر رشک کرتے ہوئے ان کی اس حالت کوبڑ اسبحضے لگے تو کیا باد شاہ جب اس آدمی کو اِس حالت میں دیکھے گاتو یہ نہ کیے گا کہ اس بے و قوف اور کمینے شخص نے ہماری دی ہوئی عزت کا حق نہ بہجانا اور ہم نے اسے جو خِلعَت عطاکی، اپنی بارگاہ میں قرب دیا، اس پر اپنی خاص نظر عنایت کی اور اس کے لئے دولت کے ذخیرے اور کئی قشم کی نعمتیں مہیا کیں اِس نے ان کی قدروقیت کو سمجھای نہیں، یہ توبڑا جاہل ہے اوراسے چیزوں کے در میان تمیز ہی نہیں، اِسے تمام انعام واکر ام چین لو اوراہے ہمارے دروازے سے ذور کر دو۔

یس یمی حال دنیا کی طرف مائل عالم اور خواہش کی پیروی کرنے والے عبادت گزار کا ہو تاہے حالانکہ الله عِزَّدَ جَلَّ نے اسے عبادت، نعمتوں کی پیچان، شریعت اور احکام کی معرفت سے نوازا مگر وہ ان کی قدر وقیمت نہیں پہچانتا اور اس چیز کی طرف ماکل ہوتا ہے جو الله عَذْوَ جَلَ كے نزديك انتهائي حقير وكمتر ہے، يه اس كى رغبت اور حرص ر کھتا ہے اوراس کے دل میں الله عَذْوَجَلَ کی طرف سے عطا کر دہ علم و حکمت اور عبادت

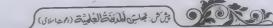
العابدين ١٥٠٥ منهاج العابدين

و حقا کُق جیسی عظیم نعمتوں کے مقابلے میں اس دنیا کی محبت بڑی اور زیادہ ہو گئی ہے۔ نیز اُس بندے کا بھی یہی معاملہ ہے جسے الله عَذَو جَلَّ نے کئی قسم کی توفیق عطا فرمائی، اُسے کئی طرح کی خدمت وعبادت سے زینت بخشی اور اکثر او قات اس پر نظر ر حمت فرمائی یہاں تک کہ فرشتوں کے سامنے اس پر فخر فرمایا، اسے اپنی بارگاہ میں سر داری ووجاہت عطاکی، اسے مقامِ شفاعت عطا فرمایا اور اسے عزت ونثر ف کی وہ منزل عطا فرمائی کہ اگر وہ دعا کرے تورتِ تعالیٰ قبول فرمالے اور کبیّنك فرمائے، وہ مائگے تورتِ تعالیٰ اسے عطا فرما کر غنی کر دے اور اگر ایک جہان کی شفاعت کرے تو رتِ تعالیٰ سب کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرماکر اسے راضی کر دے،وہ اللہ عَوْدَ عَلَ پر کسی چیز کی قشم کھائے تووہ اسے پوری فرمادے ، اس کے دل میں کسی چیز کا خیال آئے توزبان پر سوال آنے سے پہلے ہی رہے ءَ ؤَجَلُ اسے عطافر مادے پس جس کی پیرحالت ہو مگر پھر وہ اِس نعمت دینے والے کی قدر پہچانے نہ ہی اس نعمت کے مرتبہ کو دیکھے بلکہ انہیں چھوڑ کر بے حیاو ہے کار نفس کی خواہش کی طرف پھر جائے یافانی و گھٹیاد نیا کی چیک کو مرکز نگاہ بنالے اوران عز توں، نعمتوں، تحفول اور احسانوں کونہ دیکھیے اور نہ ہی آخرت کے عظیم ثواب اور دائمی نعمتوں کی طرف نظر کرے تواس سے زیادہ حقیر اور بُر اانسان مجلا اور کون ہو سکتاہے؟اگر جانے تواس کاخطرہ کس قدر بڑا؟اور اگر سمجھے تواس کا فعل کس قدر بِ حیائی والا ہے؟ ہم الله عَزَّوَجَلَ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنے عظیم فضل اور وسیع ر حمت سے ہماری اصلاح فرمائے بے شک وہ سب سے بڑھ کرر حم فرمانے والا ہے۔

نعمت کی تحقیر مت کرو

اے بندے!خو دیرالله عَزْوَجَلَ کی نعمتوں کی قدرومنزلت پیچانے کے لئے تمہیں







الله المادين الله المادين الله المادين الله المادين المادين الله المادين المادين الله المادين الله المادين الله المادين الله المادين الله المادين الله المادين المادين

پوری کوشش کرناضر وری ہے پس اگر وہ تمہیں کوئی دینی نعمت عطا فرمائے تو دنیا اور اس کے سامان کی طرف توجہ کرنے سے بچو کیونکہ اگر تم اس طرف متوجہ ہوئے توبیہ رب تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی دین نعمت کے ساتھ ایک قشم کی تحقیر ہوگی، کیا تم نے نہیں سنا کہ ربِّ عَذَو جَلَّ نے تمام رسولوں کے سروار صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم سے كيا فرمایا ہے؟ وہ ارشاد فرما تاہے:

ترجية كنزالايمان: اورب شك جم نے تم كو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کونہ دیکھوجو ہم نے ان کے پکھ جوڑوں کوبرتے کودی اور ان كالچھ غم نه كھاؤ اورمسلمانوں كواپنے رحمت کے پرول میں لے لو۔

وَلَقَدُ اللَّهُ لَكُ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرُانَ الْعَظِيْمَ ۞ لَاتَبُتَّ تَ عَيْنَيْكُ إِلَّى مَامَتَّعْنَابِهَ ٱزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلاتَحْزَنُ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۞

(پ۱۱،۱۲جر:۸۸،۸۸)

آیتِ مبارکہ کی وضاحت سے کہ جے بھی قرآنِ عظیم کی نعمت دی گئی اس پر لازم ہے کہ حقیر دنیا میں رغبت تو دور کی بات اُس کی طرف پسندیدگی کی نظر بھی نہ کرے اور اس عظیم نعمت پر شکر بجالائے کیونکہ یہ ایسی عزت وبزرگی ہے جس کے طفیل حضرت سیّدُناابراجیم خَلِیْلُ الله عَلَیْهِ السَّلام نے اپنے چیاپر احسان کرنے کی تمناکی مرنه فرمایا گیا اورای بزرگ کے سبب حضور سِیدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم نِے اپنے چیا ابوطالب پر احسان کی تمنا فرمائی تونہ ہوا۔ اس کے برعکس دنیا کامال تو ا یک مصیبت ہے جس میں الله عَذَهُ جَلَّ ہر کا فر، فرعون، مُلِّد وزِنْدِیقِ اور جاہل وفاسق کو مبتلا کر تاہے جو کہ اُس کی ذلیل ترین مخلوق ہیں اوروہ اِس گھٹیاد نیا کو ہرنبی، صِدِیق اور

العابدين العابدين ١٥٠١ منهاج العابدين

عالم وعابد سے دور رکھتا ہے جو کہ اُس کی بہترین مخلوق ہیں اور بعض او قات تو انہیں روٹی کا ٹکڑ ااور کپڑے کا چیتھڑ انجی نصیب نہیں ہو تااور اللہءؤَدَجَلَ انہیں احسان جتاتا ہے کہ اس نے انہیں دنیا کی گند گی ہے آلو دہ نہیں فرمایا۔ چنانچہ

ا پنول سے عیش وآرام کی دوری

الله عَذْوَ جَلَّ فَ حَضرت سيَّدُ ناموسى اور حضرت سيَّدُ ناہارون عَدَيْهِمَا السَّلَام سے فرمایا: اگر میں چاہوں تو تہہیں ایمی زینت دوں جسے دیکھ کر فرعون جان لے کہ ایمی زینت اس کی طاقت سے باہر ہے اور میں ضرور ایسا کر سکتا ہوں مگر میں تم دونوں سے دنیادور کرکے تمہیں اس سے بے پر واکر دوں گا اور میں اپنے دوستوں کے ساتھ ایساہی کرتا ہوں، میں انہیں دنیاوی نعمتوں سے ایسے ہی دور رکھتا ہوں جیسے مہربان چرواہا اپنے او نٹول کو خارش زدہ او نٹول سے دور ر کھتاہے، میں انہیں دنیا کے عیش وآرام سے اس لئے دور نہیں رکھتا کہ ان کی میرے نزیک کوئی اہمیت نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ میری جانب سے عزت وانعام کو پورے طور پر حاصل کریں۔

فرمان باری تعالی ہے:

وَلَوُلآ أَنۡ يَّكُونَ النَّاسُ أُمَّـةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَالِمَنْ يَّلْفُمُ بِالرَّحْلِن لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنُ فِضَّ تِوْ مَعَا سِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُ وْنَ فَ وَلِيُنِيُوْتِهِمْ أَبُوابًا وَّسُهُمَّاعَلَيْهَايَتَّكِئُونَ ﴿ وَزُخُرُفًا ۖ وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَلِوةِ

ترجمه كنزالايمان: اور اگريه نه بوتاكه سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں توہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے جاندی کی حجیتیں اور سیڑ ھیاں بناتے جن پر چڑھتے اوران کے گھروں کے لیے چاندی کے دروازے اور جاندی کے تخت جن پر تكيه لگاتے اور طرح طرح كى آرائش اور يہ جو پچھ

المراح العادين العادين

ہے جیتی دنیائی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کیاں پر ہیز گاروں کے لیے ہے۔

التُّنْيَا وَالْأَخِرَةُ عِنْدَكَ بِيكَ لِلْمُتَقِدُنَ ﴿ (ب٥٦، الزخرف: ٣٦ تا٥٥)

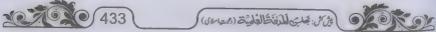
سبسے بڑی تعمت اسلام ہے

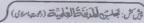
اے بندے!اگرتم کچھ بصیرت رکھتے ہو تو دونوں کے مابین فرق پر غور کرواور كهوكة "تمام تعريفين ال الله عَزْوَجَلَّ كَ لِيَعَ مِين جَس في الله عَزْوَجَلَّ كَ لِيَعَ مِين جَس في الله احسان ہم پر بھی فرمایا اور اپنے دشمنوں والے فتنے کو ہم سے دور رکھا۔ "اور بیراس لئے کہ ہم کثیر شکر، بڑی حمد، بڑے احسان اور عظیم نعمت کے ساتھ خاص ہو جائیں جو کہ اسلام ہے پس یہی پہلی اور آخری نعمت ہے جس کے شکر میں تم اپنے دن رات ایک کر دواور اگرتم اس کی قدر وقیت سمجھنے سے عاجز ہو تو جان لو کہ اگر تمہیں دنیا کی ابتد ا میں ہی پیدا کر دیا جاتا پھر تمہیں اسلام کی دولت سے نواز دیا جاتا اور تم اس ابتدائی وقت سے ابدتک اس کاشکر اداکرتے رہتے تب بھی اس کا تھوڑا ساحق بھی ادانہ کر یاتے کیونکہ رہے بہت بڑی کامیابی ہے۔

علم مُصَنِّف اور اعتر ابْ حقیقت ا

میں کہتا ہوں:اس نعت کی قدر ہے متعلق جتنامیر اعلم ہے اُسے یہاں بیان نہیں کیا جاسکتا،اگر میں اس کے بارے میں دس لاکھ صفحات بھی لکھ دوں تب بھی میر اعلم اس سے زیادہ ہے، اس اعتراف کے ساتھ کہ میر ااس بارے میں علم ایک قطرہ اور لاعلمی سمندر کی حیثیت رکھتی ہے۔

نعمت ِ ایمان ،ی سب سے بڑھ کر ہے۔ کیا تم نے حضور سپِدُ الْمُرْ عَلِینُن ، خَاتَمُ النَّبِیِّين







763676 272

منهاج العابدين

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كَ لِيهِ ربِّ تعالَى كابيه فرمان نهيس سنا:

ترجمة كنزالايمان: ال سے پہلے نہ تم كاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔

مَا كُنْتَ تَدُيِ يُ مَا الْكِتْبُ وَ لا الْزِيْدَانُ (ب٢٥، الشوري: ٥٢)

پھر دو سرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَالَمُ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضُلُ ترجية كنزالايهان: اور عهبين سكها دياجو كجه تم اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿ رِبِهِ ، النسَّاء: ١١٣) نه جانتے تھے اور الله کاتم پر بڑافضل ہے۔

اورالله عَزَّوَ جَلَّ نے ایک قوم سے ارشاد فرمایا:

ترجية كنزالايبان: بلكه الله تم پراحيان ركتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سيح ہو۔ بَالِاللهُ يَدُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَلَ كُمْ لِلْإِيْمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صِوِقِينَ ۞

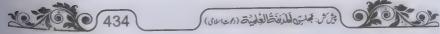
(پ۲۱،الحجرات:۱۷)

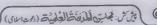
بڑی نعمت پرشکر گزاری

ا يك مرتب رسولِ أكرم، شاهِ بني آدم مَثَ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم نَ ايك شخص كويدكت سنا:"ألْحَمْدُ وللهِ عَلَى الْإِسْلَام يعنى سب تعريفين الله عَزْوَجَلَّ ك لئ كه أس في اسلام عطا فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا: بے شک تم بہت بڑی نعمت پر الله عَذَوَجَلَ کی تعریف (1)" عبور"(1)

جب خوشخرى لانے والاحفرت سيدُ نالعقوب عَلَيْهِ السَّلَام كي خدمت ميں حاضر ہوا تو آپ نے اُس سے پوچھا: تم حضرت یوسف عَلَیْهِ السَّلَام کو کس دین پر چھوڑ کر آئے

٠٠٠٠٠٠٠ الايمان، بأب في تعديد نعم الله وشكرها، ١١٩/٣، حديث: ٣٩٨







المالي العابرين ومع منهاج العابرين

ہو؟ عرض کی: اسلام پر۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اب نعمت بوری ہوئی۔ منقول ہے کہ ادائے شکر میں الله عَذَّوَجَلَّ کوسب سے پیارا اور بہترین کلمہ بیہ ہے كه بنده يوں كے: ٱلْحَمْدُ بِلَّهِ الَّذِي ٱنْعَمَ عَلَيْنَا وَهَدَانَا لِلْإِسْلَامِ لِعِنْ تَمَام تعريفين أس الله عَذَّوَ هَلَ كَ لِحَ مِين جس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں اسلام کی ہدایت بخشی۔

خفيه تدبير اور اقوالِ اسلاف

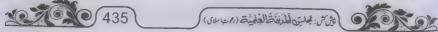
خبر دار!شکرہے ہر گز غافل مت ہونااور اسلام، معرفت، توفیق اور گناہوں سے حفاظت کے جس مقام پر اس وقت تم ہواس سے دھو کامت کھانا کیونکہ باوجو دان نعتوں کے بیر مقام بے خونی کا ہے نہ غفلت کا کیونکہ تمام امور انجام سے بُڑے ہوئے

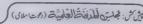
﴿1﴾... حضرت سيّدُ ناسفيان تُورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي فرما ياكرتي تقي: جو اين وين ير بے خوف ہو گاأس ہے دین چھین لیاجائے گا۔

﴿2﴾... جارك شيخ حضرت سيدُنا ابو بكرورًا الْ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّفَّاقِ فرما ياكرتي تنفي: جب تم کا فروں کا حال اور ان کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سنو تو اپنے متعلق بے خوف مت ہو جانا کیونکہ معاملہ بہت خطرناک ہے اورتم نہیں جانے کہ انجام کیا ہوگا اور تمہارے متعلق غیب میں کیا فیملہ ہو چکا ہے، لہذاان او قات کی صفائی سے دھوکا مت کھانا کیونکہ ان کے نیچے گہری آفتیں موجودہیں۔

عصمت میں آفت

﴿3﴾ ... ایک بزرگ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِي فرمايا: ال عصمتول سے وهو كا كھانے والو! ان







منهاج العابدين ١٥٠٥ ١٥٠٥ ١٥٠٥

عصمتوں کے پنچے قشم فشم کی آفتیں ہیں،اللّٰہ ﷺ نے اہلیس کو کئی طرح کی عصمت ہے نوازالیکن حقیقت میں وہ اس کی بار گاہ میں مر دود تھا، یو نہی رہِ تعالیٰ نے بلعم بن باعورا کو کئی قشم کی ولایت عطافر مائی مگر در حقیقت وہ اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ ﴿4﴾ ... امير المؤمنين حضرت سيدناعلى المرتضى كَنَهَ اللهُ تَعَال وَجْهَهُ الْكَرِيْم الشاد فرمات ہیں: بہت سے لوگ اپنے اوپر احمان کی وجہ سے دھوکے میں ہیں، بہت سے لوگ اپنے متعلق اچھی رائے کے باعث آزمائش میں ہیں اور بہت سے لوگ پر دہ پوشی کے سبب فریب میں ہیں۔

نواز شات سے دھو کانہ کھانا 🎇

﴿5﴾... حضرت سيّدُ ناذُوالنُّون مصرى عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْوَلِي سے بع چھا گيا: بنده سب سے بڑھ کر کس شے سے دھو کا کھاتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مہر پانیوں اور نواز شات سے۔جیسا کہ الله عَزْدَجَلَ في ارشاد فرمايا:

> سَنَسْتَكُ مِ إِجُهُمْ قِنْ حَيْثُ لايعُلَبُوْنَ أَنَّ

> > (پ٩، الاعران: ١٨٢)

ترجية كنزالايمان: جلد مم انهيل آسته آسته عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہو گی۔

مطلب سے کہ ہم ان پر نعتیں مکمل کرتے جاتے ہیں اور انہیں شکر بھلائے رکھتے ہیں۔جیساکہ ایک شاعرنے کہاہے:

وَ لَمْ تَخَفُ سُوْءَ مَا يَأْتِي بِهِ الْقَدَدُ وَ عِنْدَ صَفْوِ اللَّيَالِيٰ يَحْدَثُ الْكَدَرُ أَحْسَنْتَ ظَنَّكَ بِالْكِيَامِ إِذْ حَسُنَتُ وَسَالَمَتُكَ اللَّيَالِينُ فَاغْتَرَرْتَ بِهَا

المارين العادين ١٤٦٥ منهاج العادين

توجمه: دِنول كِ اجْھے ہونے پر توانہيں اچھاسجھتا ہے اوراُس بُر الٰی سے نہیں ڈر تاجو تقدیر لانے والی ہے۔ اور تواپنی راتوں کی سلامتی ہے و ھو کا کھاجاتا ہے حالا نکہ بے غبار راتوں میں پریشانی

خوب جان لوجیسے جیسے تم بار گاہ الہی سے قریب ہوتے جاؤ کے معاملہ اور بھی زیادہ سخت، خوفناک، پیچیدہ اور مشکل ہوتا جائے گا اور تم پر خطرہ بھی بہت بڑا ہوگا، کیونکہ ہر چیز بلندی پر پہنچنے کے بعد جب واپس پلٹتی ہے توبڑی شدت کے ساتھ پلٹتی ہے، جیبا کہ شاعرنے کہا:

مَا طَارَ طَيْرٌ فَارْتَفَعَ اللَّ كَمَا طَارَ وَقَعَ ترجمه: پرنده جس طرح اڑ کربلندی پر جاتا ہے اس طرح واپس نیچ بھی آتا ہے۔ پس اس وقت کسی بھی حال میں بے خوف ہونے، شکر سے غفلت برتنے اور حفاظت کے معاملے میں گریہ وزاری چھوڑ دینے کی کوئی راہ نہیں۔

حفاظتِ ایمان کی دعا

﴿ 6﴾ ... حضرت سيِّدُ ناابر البيم بن ادبهم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْهِ فرما ياكرت: تم كيب به خوف موسكت مو حالانكه حضرت سيِّدُنا ابراجيم خَلِيْلُ الله عَلَيْهِ السَّلَامِ فَ ابْ رَبِّ عَزَّوَجَلَّ كَى بارگاه میں دعاکی:

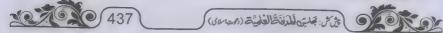
ترجية كنزالايمان: اور مجھے اور ميرے بيول كوبتول كي بوجة سے بچا۔

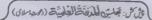
وَاجْنُدْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ

الْ صَنَامَ الله (١٣٥١، ابراهيم ٢٥٠)

اور حضرت سيّدُ نالوسف صدّ لقي عَلَيْهِ السَّدَام في دعاكى:

تُو فَيْنُ مُسْلِبًا (پ۱۳، یوسف: ۱۰۱) ترجمهٔ کنزالایمان: مجھے مسلمان اٹھا۔







منهاج العابدين كر١٥٠ كالم

﴿ 7﴾... حضرت سَيِّدُ ناسفيان تُورى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الوَلِي بميشه بيه وعاكرتے تھے: "اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ يعنى اے الله عَذْوَجَلَّ! سلامتى عطا فرما، سلامتى عطا فرما۔ "ايبالگنا گويا آپ كشتى ميں ہيں اور دُوبنے كاخوف ہے۔

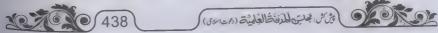
کہیں اسلام نہ چن جائے!

﴿8﴾... حضرت سیّدنا محمد بن يوسف بن اسباط رَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْه بيان كرتے ہیں كه ایک مرتبہ میں نے حضرت سیّد ناسفیان تورى رَحْمَةُ اللهِ تَعَالْ عَلَيْه كو پورى رات روتے و يكھا تو عرض كى: آپ گناموں پر اس قدر روتے ہیں؟ انہوں نے ایک تزكا اٹھا یا اور فر مایا: گناه تو الله عَذَوْ حَلَ نَ كَا الله عَلَيْه عَلَى اس بنگے سے بھى زیادہ معمولى ہیں، میں تو اس بات پر رور ہا موں كه کہیں الله عَذَوْ حَلَ كى پناه۔) موں كه کہیں الله عَذَوْ حَلَ مَ سے اسلام نه چھین لے۔ اَلْعِیکا ذُبِالله (الله عَذَوْ حَلَ كى پناه۔)

نا شری لے ڈوبی کے

﴿9﴾... ایک عارف بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه بِيان كرتے ہیں كہ كى نبى عَلَيْهِ السَّلَام نے اللّٰه عَزَّوَ جَلَّ سے بلعم بن باعورا كے بارے میں کو چھا كہ وہ اتنی نشانیوں اور بزرگیوں كے بعد كیسے مر دود ہو گیا تو اللّٰه عَزَّوَ جَلَّ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں نے اُسے دیا تھا اس پر اس نے ایک ون بھی میر اشكر ادا نہیں كیا اگر وہ ایک مرتبہ بھی میر اشكر ادا كر لیتا تو میں اس سے اپنی عطائیں سلب نہ فرما تا۔

آے بندے! جاگ جا اور شکر کی حفاظت کر اور الله عَذَوَ جَلَّ کے عطا کر دہ دین احسانات پر اس کی حمد کر، ان میں سب سے بڑا احسان اسلام اور معرفت ِ الہی ہے اور سب سے چھوٹا احسان شبیح کرنے کی اور بے فائدہ بات سے بچنے کی توفیق ہے۔ اُمید



الماري منهاج العابين

ہے وہ تجھ پر اپنی نعمتیں مکمل فرما دے اور زوال کی کڑواہٹ میں تجھے مبتلانہ فرمائے، کیونکہ عزت کے بعد ذلت، قرب کے بعد دوری اور وصال کے بعد فراق دشوار ترین معاملہ ہے۔ الله عَذْ وَجَلَّ عزت و بزرگی والا اور رحمت و مهربانی فرمانے والا ہے۔

ڟۣۯڰٲۄٲڵۻڿؿؽڰڗؽٷڒڵۯؽڰ وجويكايان

اعلى خو بي اور ستحرام تبه

اس مقام میں گفتگو کا خلاصہ بیہ ہے کہ جب تم نے اپنے اوپر الله عَذَوَ جَلَ کی اُن عظیم نعمتوں اور بڑے احسانات میں اچھی طرح غوروفکر کیا جنہیں تمہارا دل شار کر سکتا ہے نہ تمہاری سوچ اُن کا احاطہ کر سکتی ہے حتّی کہ تم نے ان تمام مشکل گھاٹیوں کو پیچیے جپوڑ دیا تو تمہیں علوم و حقائق تک رسائی ہو گئی، گناہوں کی غلاظت سے یاک ہو كئے، عواكن وعوارض سے آ كے بڑھ كئے، عبادت پر ابھار نے والی چیزیں یا گئے اوراسے خراب کرنے والی چیز وں سے محفوظ ہو گئے۔ پس تمہیں کس قدراعلیٰ خوبی اور ستھر امر تبہ مل گیا کہ اس کی ابتد ابھیرت ومعرفت اور انتہاعزت و قرب ہے، اپنے اس مقام پر اپنی عقل و توفیق کے مطابق غور کرواور اپنی طاقت بھر الله عَذَوَ جَلَّ کاشکر ادا کرو کہ وہ تمہاری زبان کو اپنی حمد و ثنامیں مشغول رکھتا اور تمہارے دل کو اپنی عظمت سے يُرر كھتا ہے، تمهيں ايبا مقام عطافر ماتا ہے جو تمہارے اورأس كى نافر مانى كے در ميان حاکل ہوجاتا ہے اور تمہاری قوت وطاقت کے مطابق تمہیں اپنی عبادت پر اُبھار تاہے، اس اعتراف کے ساتھ کہ تم اس کے انعام واحسان کے حق میں کو تاہی کرنے والے ہو۔



75 16 12.5



وليول كاانداز شر

تمہیں جب بھی اس کے شکر میں غفلت، ستی یا لغز ش ہو جائے تو جلدی ہے لوٹ آؤ، مجاہدہ کرو، گریہ وزاری کرواور وسیلہ تلاش کرتے ہوئے عرض کرو:"اے الله عَذَ وَجَلَّ! اے میرے مولا! جس طرح مستحق نہ ہونے کے باجو د تونے مجھ پر اپنے نضل سے احسان فرمایا تھا اُسی طرح مستحق نہ ہونے کے باوجود اب بھی اپنے فضل ہے احسان کو بورا فرما۔ "اورتم اپنے ربّ عَزْدَجَلّ کو اُس کے اُن ولیوں کی طرح پکارو جنہوں نے ہدایت کا تاج پایااور معرفت کی حلاوت چکھی تواپنی جانوں کے متعلق دھتکارواہانت کی تپش، گمر ابی اور دوری کی وحشت اورز وال و معز دلی کی کڑ واہٹ سے خوف زدہ رہے ہیں۔ وہ اس کے دروازے پرمدد طلب کرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے ہیں، اُس کی طرف گڑ گڑاتے ہوئے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور خلوتوں میں دھاڑیں مار ماركر يكارتي بين:

ترجمة كنزالايمان:اے رب مارے ول ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تونے ہمیں ہدایت دی اور جمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک

توہے بڑادینے والا۔

؍ؖ<u>ڹۜ</u>ڬؘٳڒڎؙڒۼ۫ڠؙڷؙۅ۫ؠڬٵؠۼؗؽٳۮ۬ۿؽؽؾۜٵ وَهَبُ لِنَامِنُ لَكُنُكُ مَحْمَةً ﴿ إِنَّكَ اَنْتَ الْرَهَابُ

(پسم، العمزن: ٨)

میں کہنا ہوں:اس دعا کا مفہوم یہ ہے کہ اے اللّٰہ عَزْوَجَلَّ! ہم نے تیری طرف سے ایک نعمت پائی تودوسری نعمت کے امیدوار بن گئے کیونکہ تو بہت زیادہ عطافرمانے والا ہے کیں جیسے تونے ابتدامیں ہم پر کمال انعام فرمایا اب انتہا میں بھی اُسے بورا

عُلِينَ الْمُعَافِّ الْمُعَافِّ الْمُعَافِّ الْمُعَافِّ الْمُعَافِّ الْمُعَافِّ الْمُعَافِّ الْمُعَالِمُ الْمُعَافِّلُهُ الْمُعَافِّلُهُ الْمُعَالِمُ الْمُعَافِّلُهُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلْمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَّمِ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمِعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمِ الْمُعِلِمِ الْمُعِلِمِ الْمُعِمِ الْمِعِلِمِ الْمِعِلِمِ الْمِعِلَمِ الْمُعِلْمُ الْمُعِلْمُ ال



المام المام

كرنے كى رحت سے ہميں نواز دے۔كياتم نہيں ديكھتے كه الله عَزْوَجَلَ نے اپنى مخلوق ميں اینے منتخب مسلمان بندوں کوجو دعاسکھائی وہ یہ ہے:

اِهْدِ نَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ فَ ترجمهٔ كنزالايمان: بم كوسيدهارات چلا-

(پ،االفاتحة: ۵)

لعني جميل سيد هي راه پر ثابت قدى اور استقامت عطا فرما-وَاللهُ أَعْلَمُ (الله عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتاہے۔)

بس یو نہی بار گاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے رہو کیو نکہ معاملہ بڑا خطر ناک ہے۔

دنیا کے بنیادی مصائب

منقول ہے کہ حکماءنے غوروفکر کرکے دنیا کی پانچ چیزوں کو مصائب وآلام قرار دیا ہے: (۱)...حالتِ سفر میں بیاری (۲)...بڑھانے میں غربت (۳)...جوانی میں موت (۴)... بینائی کے بعد اندھاہو نااور (۵)... نعمتوں کی معرفت کے بعد ان کا انکار۔ کسی شاعر نے اس سے بھی اچھی بات کہی کہ:

لِكُلِّ شَيْءٍ إِذَا فَارَقْتَهُ عِوضٌ وَ لَيْسَ لِلهِ إِنْ فَارَقْتَ مِنْ عِوضِ توجمه: مُجِّع ہر چیز کو چھوڑنے کا کوئی نہ کوئی عوض مل جائے گالیکن اگر تونے باری تعالی کو جيور انواس كاكوئي عوض نہيں۔

ایک اور شاعرنے کہا:

فَهَا فَاتَهُ مِنْهَا فَلَيْسَ بِضَائِرِ إِذَا ٱلنَّفَتِ الدُّنيَا عَلَى الْبَرْءِ دِينَهُ توجمه: اگر د نیا آد می کودین پر باقی رہنے دے تو پھر جتنی د نیا بھی ضائع ہو جائے کو کی

المرينة المينة (مدان) المرينة المرينة المينة (مدان)



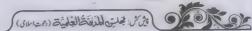
المالي ال

قیمتی و نایاب خزانے

للمذاخود پر ہونے والی الله عَذَّوَجَلَّ کی ہر نعمت اور اس کی مدد کا شکر ادا کر وجو اس نے تمہاری ان گھاٹیوں کے عبور کرنے میں فرمائی اور تمہیں ثابت قدم ر کھااور تمہیں چاہت و تمناہے بڑھ کر عطافر مایا۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو پھریقیناً تم نے اس پُر خطر گھاٹی کو پیچیے حچوڑ دیااور کامیابی میں تمہیں دوقیتی اور نایاب خزانے ملے جو کہ استقامت اور زیادت ہیں۔اب جو نعمتیں اس نے تمہیں عطافر مائی ہیں وہ ہمیشہ رہیں گی ان کے زوال کاخوف نہ کروبلکہ رہ تعالی تمہیں وہ نعتیں بھی عطا فرمائے گاجو تمہارے پاس نہیں ہیں اور تم ان کی اچھی طرح طلب اور تمنا بھی نہیں کر سکتے اب ان کے فوت ہونے کا خوف بھی نہ کرو، اس وقت تم ان عار فین میں سے ہو جاؤگے جو دین کو جاننے والے، توبہ کرنے والے، پاک، دنیاسے بے رغبتی رکھنے والے، عبادت کے لئے تنہائی اختیار كرنے والے، شيطان پر غصه كرنے والے، ول اور تمام اعضاءت تقوىٰ كا حق ادا کرنے والے، چھوٹی امیدوں والے، خیر خواہی کرنے والے، عاجزی وانکساری والے، تو گل والے، معاملات کو سپر دِ خد اکرنے والے، قضا پر راضی رہنے والے، صبر والے، خوفِ خدا والے ، رحمتِ الٰہی کے امیدوار ، اخلاص والے ، احساناتِ الٰہیہ کو یاد کرنے والے اور تمہارے مالک ومولیٰ رہِّ العالمینءَ ذَوَجَلَ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد تم ان لو گوں میں سے ہو جاؤگے جو سید ھی راہ پر قائم رہنے والے ، مُعَرُّزُ اور صدّ يقين ٻيں۔

اس کلام پر غور کرواور توفیق دینے والا الله عَدَّوَءَ جَلَّ ہی ہے۔







المراح منهاج العابرين

هر گزار تھوڑے ہیں 🕞

اگرتم کہو کہ جب معاملہ اس قدر مشکل ہے تواس درجہ کی عبادت کرنے والے اور اس مقام پر پہنچنے والے تو بہت کم ہول گے، بھلا اس قدر محنت مشقت اور ان شر الطرير عمل كرنے كى طاقت كس ميں ہے؟ تو جان لوكم الله عَذَوَ جَلَّ نے بھى ايسا بى فرماياب، چار فرامين بارى تعالى ملاحظه فرماية:

ترجية كنز الايبان: اور ميرے بندول ميل كم ہیں شکر والے۔ وَقَلِيُكُ مِّنْ عِبَادِى الشَّكُورُ ﴿

(پ۲۲،سیا:۱۳)

ترجية كنزالايمان: مكراكثرلوك ناشكر عيي-

ترجية كنزالايمان: بلكه أن مين اكثرب عقل

ترجمهٔ كنزالايمان: مراكثر آدمي نهيس جانة-

وَلَكِنَّا كُثُرَالتَّاسِ لايَشْكُرُونَ

(پ۲،البقرة: ۲۳۳)

بَلُ ٱ كُثَرُهُمُ لا يَعْقِلُونَ ﴿

(پ۱۲، العنكبوت: ۲۳)

وَلَكِنَّا كُتُوالتَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٠٠

(پ۱۱، یوسف: ۲۱)

ليكن جس ير الله عَوَّدَ عَلَّات آسان فرماد اس كے ليے آسان مي،بس بندے کے ذمے کوشش کرناہے اور ہدایت عطا فرمانارب عَزْدَ جَلَّ کے فِر مَّنَہُ کرم پر ہے۔

-01

عِنْ مِنْ مِعْلِينَ الْمُلْفِئَةُ الْعِلْمِيَةُ (رُوسَامِانِ) (443) ﴿ 443 ﴿ وَمِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ السَّائِقَالَةُ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ



763676 1115

المراق منهاج العابرين

رب تعالی ارشاد فرماتا ہے: وَالَّـنِينَجَاهَدُوافِيْنَا لَنَّهُ بِايَتُهُمْ سُبُلَنَا الْ

(پ٢١، العنكبوت: ٢٩)

ترجمه كنزالايمان: اورجفول في مارى راه مي کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے راہتے د کھادیں

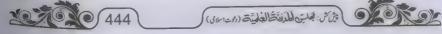
جب بندہ کمزور ہونے کے باوجود مجاہدے پر ڈٹ جائے تو پھر قدرت والے غنی وكريم ربّ عَزَّوَجَلَ ك متعلق تمهاراكياخيال ب؟

سختیال آسان ہوجاتی ہیں 🎇

اگرتم کہو کہ عمر مختصر اور بیہ گھاٹیاں مشکل اور طویل ہیں تو مختصر عمر میں ان شر ائط کو پورا کر کے بیہ گھاٹیاں کیسے عبور کی جاسکتی ہیں؟ تو سنو!میری عمر کی قشم! بے شک میہ گھاٹیال طویل ہیں اور شر الط بھی سخت ہیں لیکن جب الله عوَّدَ جَلَّ اپنے کسی بندے کو چُن لیتا ہے تو اس پر ان گھاٹیوں کی طوالت کم کر دیتا اوراس کی سختیاں آسان فرمادیتا ہے یہال تک کہ بندہ انہیں عبور کرنے کے بعد کہتا ہے: ''یہ راہ کتنی قریب اور مختفر تھی اور یہ معاملہ کتنازم وآسان تھا۔"اس معاملے میں اس انتہا پر تھہرتے ہوئے میں کہتا ہوں:

عَلَمُ الْمَحَجَّةِ وَاضِحٌ لِمُرِيدِهِ وَارَى الْقُلُوبَ عَنِ الْمَحَجَّةِ فِي عَلَى وَلَقَلُ عَجِبْتُ لِهَالِكِ وَ نَجَاتُهُ مَوْجُودَةٌ وَ لَقَلُ عَجِبْتُ لِمَنْ نَجَا ترجمه: سيد هي راه كي نشاني اپن طلبگار كے لئے داضح ہے اور ميں دلوں كو ديكي رہا ہوں كه سيد هي راہ سے اندھے ہیں۔ میں ہلاک ہونے والے پر تعجب کر تاہوں حالا نکہ اس کی نجات موجو د ہے اور مجھے نجات پانے والے پر بھی تعجب ہے۔

یہاں تک کہ بعض لوگ ان گھاٹیوں کو70سال میں طے کرتے ہیں، بعض20





المام المام

سال میں، بعض 10 سال میں بعض ایک سال میں، بعض ایک مہینہ میں، بعض ایک ہفتے میں بلکہ بعض تو ایک ساعت میں طے کر لیتے ہیں یہاں تک کہ بعض تورب تعالیٰ کی توفیقِ خاص اور عنایت سے ایک لمحہ میں اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں۔

من على مقام وم تبه

کیاتم نے اصحاب کہف کا واقعہ ملاحظہ نہیں کیا کہ ایک قدم میں کس مقام پر پہنچ گئے،جب انہوں نے اپنے باد شاہ د قیانوس کے بدلتے تیور دیکھے تو کہا:

تَبُّنَاكَ بُّ السَّلَوْتِ وَالْآئُ فِي ترجية كنزالايمان: مارارب وه م جو آسان كَنْ نَكْ عُواْمِن دُوْنِهَ إِلْهًا لَقُلْ اورزين كارب بماس كے سواكى معبودكو نہ یو جیس گے ابیاہو تو ہم نے ضرور حدے گزری

ہوئی بات کہی۔

قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۞

(پ۱۵، الکهف: ۱۳)

پس اتنا کہنے کے بعد انہیں معرفت نصیب ہو گئی اور انہوں نے اس راہ کے حقاکق کی بصیرت حاصل کرلی اور اس راہ کو یار کر کے اپنامعاملہ سپر دِ خدا کرنے والے ، تو گل كرنے والے اور سير هى راه پر قائم رہنے والے بن گئے، كيونكه انہول نے كہا:

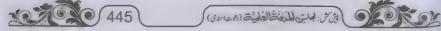
فَأُوا إِلَى الْكُهْفِ يَشُرُ لَكُمْ مَ بُكُمْ مِنْ تَرجِمة كنزالايمان: توغار ميل يناه لو تمهارارب سَّ حَمَتِهِ وَيُهِيِّى لَكُمْ مِّنَ أَمْرِ كُمْ مَهارك ليه ابن رحمت يهيلا دے كا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنادے گا۔

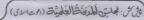
مِّرُ فَقًا ﴿ (بِ١٥، الكهف: ١٦)

اور بیرسب چیزیں اصحاب کہف کو ایک ساعت یاا یک کمیح میں نصیب ہو گئیں۔

بل بحريس مقام معرفت

کیا تمہیں فرعون کے جادوگروں کا قصہ یاد نہیں کہ وہ پل بھر میں مقام معرفت







المادين العابدين

ير فائز ہو گئے، وہ اس طرح كه جب انہوں نے حضرت سيّدُ نامو كى كَلِيْمُ اللّٰه عَلَيْهِ السَّلام كالمعجزه ديكها توكها:

ترجمه كنز الايمان: بم ايمان لاكاس پرجو سارے جہان کا رب ہے جو موسیٰ اور ہارون امَنَّا بِرَبِّ الْعُلَمِينَ ﴾ تَربِّ مُؤلسى وَ هٰرُوْنَ ۞

(پ١٩) الشعراء: ٣٨، ٢٨)

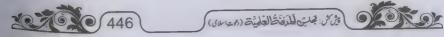
پس انہوں نے راستے کی بصیرت حاصل کر لی تو ایک لمحہ بلکہ اس سے بھی کم وقت میں اسے طے کر کے الله عَزْدَ جَلَّ کو پہچاننے والے ، اس کی قضا پر راضی ، اس کی آزمائشوں پر صابر ، اس کی نعمتوں پر شاکر اور اس کی ملا قات کے مشاق بن گئے اور پکارے اٹھے: النَّهُ اللهُ الله (پ١٩٠١الشعر آء: ٥٠) دب کي طرف پلنځ والے ہيں۔

دنیاسےدین کی طرف

ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ حفرت سیدناابر اہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْأَكْرَم يہلے ایک باد شاہ تھے، انہوں نے باد شاہت چھوڑ کر اس راہِ حق کا ارادہ کیا اور اتنی قلیل مدت میں اسے طے کر لیا جتنی دیر میں وہ'' بلخ"سے "مرو" بہنچ جاتے حتّی کہ وہ اس مقام تک جا پہنچے کہ ایک شخص کیل کے اوپر سے گہرے پانی میں گر رہاتھا تو آپ نے فرمایا:" مُشہر جا۔ "تووہ ہو امیں ہی رُک گیااوراُس کی جان چے گئی۔

رابعه بصریه کی زندگی میں انقلاب

حضرت سيِّدَ يُنارالِعه لِقريد دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهَا لِك عمر رسيده كنيز تهين، انهين





المالم ال

بھر ہ کے بازار میں تھمایا جاتا تھا مگر عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی خریدنے میں دلچپی نہیں لیتا تھا۔ پھر ایک تاجر کوان پر رحم آیااور اس نے انہیں سودِر ہم میں خرید كر آزاد كر ديا اور حضرت سيد تُنار ابعه بصريه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْهَان الراهِ آخرت كو اختيار کرلیا، ابھی ایک سال بھی نہ گزراتھا کہ ان کے مرتبے کی بلندی کی وجہ سے بھرہ کے علماومشائخ اور قراءواولیاءان کی زیارت کو آنے لگے۔

بہر حال عنایت اور فضل خداوندی جس کے شامل حال نہ ہواہے اس کے نفس کے سپر د کر دیاجاتاہے اور بسااو قات وہ کسی ایک ہی گھاٹی کی کسی وادی میں 70 سال پڑار ہتا ہے اوراسے یار نہیں کریا تا اور کتنی ہی بار چینے چلاتے ہوئے کہتا ہے: "یہ راستہ کتنا تاریک اور مشکل ہے، یہ معاملہ کتنا تنگ اور د شوار ہے۔ " جبکہ حقیقت میں تو معاملہ ایک ہی اصل کی طرف لوٹا ہے اور وہ ہے عادل وحاکم اور زبر دست جاننے والے ربّ تعالیٰ کا حکم۔

ایک سوال ادراس کا جواب 🕷

اگرتم یو چھو کہ ایک بندے کو توفیقِ خاص نصیب ہوئی اور دوسر امحروم رہااییا کیوں ہے جبکہ بندہ ہونے میں دونوں برابر ہیں؟ توسنو!اس سوال کے وقت جلال کے پر دوں سے ایک فرمانے والا فرما تاہے: ادب ملحوظ رکھو اور ربوبیت کے راز اور بندگی کی حقیقت پیچانو کیونکہ رب عَدَّدَ جَلَ جو بھی کرے اس سے بوچھا نہیں جائے گا اور بندول سے بوچھاجائے گا۔

میں کہتا ہوں: دنیامیں اس راہِ سلوک کی مثال آخرت میں کیل صراط کی گھاٹی اور اس کی مسافت کو عبور کرنے کی طرح ہے ، یو نہی لو گوں کا حال بھی کیل صراط پار کرنے والوں کی طرح ہے کہ کوئی تو بجلی کی می تیزی سے گزر جائے گا، کوئی تیز ہوا کے

العادين كالمالك كالمال

جھونکے کی طرح یار ہو جائے گا، کوئی تیز ر فتار گھوڑے کی سی فرلانگ بھرے گا، کوئی اُڑ کر جائے گا، کوئی پیدل چلے گا، کوئی گھٹتا ہوا پار کرے گاحتی کہ کو نکہ ہوجائے گا اور کوئی جہنم کی آواز سے گااور کسی کو آگڑوں میں جکڑ کر جہنم میں جیپنک دیا جائے گا۔ پس دنیامیں راہ سلوک کا اپنے مسافروں کے ساتھ یہی حال ہے۔ تو یہ دوراستے ہیں: ا یک دنیا کا اور دو سر ا آخرت کا۔ آخرت کاراستہ نفوس (لیعنی انسانی جانوں) کے لئے ہے جس کی ہولناکیوں کو آنکھ والے دیکھیں گے اور دنیا کا راستہ دلوں کے لئے جس کی ہولنا کیاں صرف عقل وبصیرت والے ہی دیکھتے ہیں اور آخرت میں راستہ طے کرنے والوں کے احوال اس لئے مختلف ہوں گے کیونکہ دنیا میں ان کے احوال مختلف تھے۔ اس پر بوراغور کرویہ بڑی اہم بات ہے۔

نس ولويس طهرو الهودو والهوو والهوو والهواق

نور کی طلب 🎇

اس باب میں ایک تحقیقی بات ذہن نشین کرلو کہ یہ راہِ آخرت طویل یا مخضر ہونے میں دنیاوی راستوں کی طرح نہیں ہے جس پر لو گوں کے جسم چلتے اورا پنی طاقت کے مطابق اُسے قدموں سے طے کرتے ہیں بلکہ یہ روحانی راستہ ہے جس پر ول سفر کرتے اور عقیدوں اور بصیر تول کے مطابق افکارو نظریات اسے طے کرتے ہیں، اس کی اصل آسانی نور اور نظرِ الٰہی ہے جو بندے کے دل پر پڑتی ہے تو بندہ حقیقت میں دونوں جہاں کامعالمہ دیکھ لیتاہے۔اس نور کی طلب میں بندہ بسااو قات سوسال لگادیتاہے مگر اس کے الماري ومنهاج الحابرين

نام ونشان تک نہیں پہنچ یا تااور ہے اس کیے کہ اس کے طلب کرنے میں غلطی، کو شش كرنے ميں كو تاہى اور راستے سے عدم واقفيت ہوتى ہے جبكہ كوئى دوسر ابندہ 50 دن میں، کوئی 10 دن میں، کوئی ایک دن میں اور کوئی دبُّ الْعٰلَمِیْن کی عنایت سے ایک ہی لمح میں یہ نور یالیتا ہے۔ ہدایت دینے والا الله عَدَّدَ جَلَ ہی ہے لیکن بندے کو کو شش کا تھم دیا گیاہے لہٰذااس پر تھم کی تعمیل ضروری ہے حالانکہ معاملہ تقسیم اور مقدر ہو چکا ہے اور ربِّ عَزَّدَ جَلَّ عدل كرنے والا حاكم ہے وہ جو چاہے كرے اور جو چاہے تھم دے۔

ایک سوال اوراس کا جواب

اگرتم سوال کرو کہ بیہ خطرہ کس قدر بڑا اور بیہ معاملہ کتنا سخت ترہے اور بندہ كمزور ہونے كے باوجود اس كاشديد محتاج ہے تو پھر اس قدر مشقت اور اتنى كڑى شر الط کیوں ہیں؟ تومیں قسم کھا کر کہتا ہوں: تم اپنی بات میں بالکل سیح ہو بلاشبہ معاملہ سخت اور خطره برام اوراس ليالله عَزَّدَ مَلَ في ارشاد فرمايا:

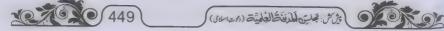
لَقَدُ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبِينٍ ﴿ تُرجِهُ كَنزالايبان: بِ شِك بَم نَ آدى كُو (پ ۲۰۰۰) البلد: ۲۰)

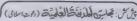
نیز ارشاد فرما تاہے:

اتَّاعَرَضْنَاالْا مَانَةَ عَلَى السَّلُوتِ وَالْا مُضِوَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَاوَ أَشْفَقُنَ مِنْهَا وَحَلَهَا الْإِنْسَانُ ۗ إِنَّهُ كَانَظَلُوْمًا جَهُولًا ﴿

(پ۲۲، الاحزاب: ۲۲)

ترجية كنز الايبان: بشك مم ف الات پیش فرمائی آسانوں اورزمین اور بہاڑوں پر تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بے شک وہ اپنی جان كومشقت ميں ڈالنے والابرانادان ہے۔







منهاج العابدين

اور اِسی لیے تمام جہانوں کے سر دار، محبوبِ پر دردگار صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَمَ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَمَ لَهُ لَكُمُ تُمْ مَا اَعْلَمُ لَهَ كَثِيدًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا لِعِنى الرقم وہ جانے جو میں جانتا ہوں تو ضرور زیادہ روتے اور تھوڑ اہنتے۔"(۱)

كاش! ميں پيدانه ہوا ہوتا

مروی ہے کہ ایک پکارنے والا آسان سے پکار تاہے: کاش! لوگ پیدانہ ہوتے اور جب پیدا ہو ہی گئے ہیں۔ اور جب پیدا کے گئے ہیں۔ سلف صالحین دَحِمَهُمُ اللهُ المُدِیْن بھی ای طرح فرما یا کرتے تھے۔ چنانچہ

﴿1﴾... امير المؤمنين حضرت سيِّدُ ناالبوبكر صديق دَخِيَ اللهُ تَعَالى عَنْه نِے فرمایا: خوفِ عذاب كے سبب ميں چاہتا ہوں كہ ميں سبز ہ ہو تا جسے چوپائے كھاجاتے۔

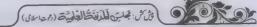
﴿2﴾... امير المؤمنين حضرت سيِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِ اللهُ تَعَالَ عِنْه نَه كسى سے بير آيتِ مباركه سنى:

هَلُ أَنْيَ عَلَى الْإِنْسَانِ حِنْنُ مِّنَ النَّهُوِ ترجمهٔ كنزالايمان: بِشَك آدمى پرايكونت كَمْيَكُنْ شَيْئًامَّنُ كُوْمًا (پ۲۹،الدهر:۱) وه گزراكه كبيس اسكانام بجى نه تفاـ

توارشاد فرمایا: کاش! بیر حالت ایسی ہی رہتی (انسان پیداہو تانہ پابندیوں میں آتا)۔
﴿3﴾ ... امین الامت حضرت سیّدُ ناابو عُبَیدہ بن جراح دَنِق اللهُ تَعَالَى عَنْه نے فرمایا: میری
تمناہے کہ میں ایک مینڈھا ہو تاتو میر اگوشت عکڑے کرکے شور با بنالیا جاتا مگر میں
پیدانہ ہوا ہو تا۔

^{• ...} بخارى، كتاب الكسوف، باب الصدقة في الكسوف، ا/٣٥٤، حديث: ١٠٣٣ مسند المام احمد، ١١١١/٨، حديث: ٢١٥٧٢





اه المحالي العابدين العابدين العابدين

﴿4﴾ ... حضرت سيّد ناؤنب بن مُنَبّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ عَلَيْه نِي فرمايا: آومي كوناوان پيداكيا گیاہے اگر آدمی میں نادانی نہ ہوتی تو مجھی زندگی سے لطف اندوزنہ ہوتا۔

﴿ 5﴾ ... حضرت سيّدُ نافضنيل بن عِياض عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَهَابِ فِي فرمايا: مجمع برا عس بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا ، کیا یہ لوگ قیامت کی ہولناکیاں نہیں ویکھیں گے ؟ مجھے تواس پر رشک آتا ہے جو پیدائی نہ ہوا۔

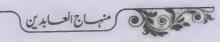
﴿ 6 ﴾ ... حضرت سيَّدُ ناعطا سلمي عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الْعَنِي فِي فرما يا: اكر آگ بحثر كاكر كها جائے کہ" جوخود کو اس میں گرادے گا وہ پچھ بھی نہ رہے گا۔"تو مجھے ڈرہے کہ اس تک پہنچنے سے پہلے ہی میں خوشی سے مرنہ جاؤں۔

اے بندے! تیر اکہنا درست ہے کہ معاملہ سخت ہے بلکہ معاملہ تمہارے وہم و گمان سے بھی بڑھ کر سخت اور بڑا ہے مگر تقدیرِ الہی میں سے مقدر ہو چکاہے اور اس کی تدبیر فرمانے والاغالب علم والاہے، بندے کے لیے چھٹکارے کی راہ بس یہی ہے کہ وہ بندگی میں ساری کوشش لگا دے، الله عَزْدَجَلَ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور الله عَذَّوَ جَلَ كَى بار كاه مِين كُرُ كُرُ اتارى اميدى ربّ تعالى اس يررحم فرماكراي فضل سے اسے سلامتی نصیب فرمادے۔

دو نول جہان میں سلامتی وباد شاہت

رہاتمہارایہ کہنا کہ اتن مشقت وکڑی شر ائط کیوں؟ توبیہ بات تمہاری طرف سے ا یک بڑی غفلت کی نشاند ہی کر تاہے بلکہ تمہمیں توبیہ کہنا چاہیے تھا کہ ''کمزور بندے کی طلب کے مقابلے میں اس کی حیثیت ہی کیا ہے؟ کیاتم جانتے ہو کہ کمزور بندے کی طلب کیا ہے؟ سنو!بندے کی کم از کم طلب دو چیزیں ہیں:(۱)... دونوں جہاں میں

76 36 6 60Y



سلامتی اور (۲)... دونول جهال میں باد شاہت۔"

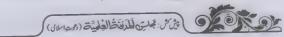
جہاں تک دنیائے فتنوں اور ہتھکنڈوں سے سلامتی کی بات ہے توان سے مُقَرُّب ملا تکہ کی بھی آزمائش کی گئی ہے کیا تم نے ہاروت وماروت کا قصہ نہیں سنا؟ (۱) بلکہ یہاں تک مروی ہے کہ جب بندے کی روح آسان تک لے جائی جاتی ہے تو آسانوں کے فرشتے تعجب کرتے ہوئے کہتے ہیں: جس گھر میں ہمارے بہترین فرشتے بھی مبتلائے آزمائش ہو گئے یہ وہاں سے کیسے نجات یا گیا؟

ربی بات آخرت کی تواس کی ہولناکیوں اور سختیوں سے حضرات انبیائے کرام عَنَیْهِمُ السَّلَامِ بھی پِکارا مُشِیں گے: "نَفُسِی نَفْسِی لَااَسْتَلُكَ الْیَوْمَ الَّانَفْسِی لِیعْن ہائے میری جان، ہائے میری جان، اے الله عَدَّدَ حَلَّ! آج میں تجھ سے اپنی ہی امان چاہتا ہوں۔" حتی کہ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے: اگر ہروز قیامت کی شخص کے پاس 70 انبیائے

●… سیّبری اعلی امام اہلسنت، مجد دِدین وطت مولانا شاہ ام احمد رضا خان علیّه رَختهٔ الرّخنن نے "فاؤی رضوبیہ، جلد26، صفحہ 397" پر ہاروت و ماروت کے بارے میں جو کلام فرمایا اس کا خلاصہ بیہ ہے کہ "ہاروت اور ماروت کاواقعہ جَس طرح عوام میں مشہور ہے ایک کرام اس کاشدید اور سخت انکار کرتے ہیں، اس کی تفصیل شفاء شریف اور اس کی شروحات میں موجو دہ، یہاں تک کہ امام انکار کرتے ہیں، اس کی تفصیل شفاء شریف اور اس کی شروحات میں موجو دہ، یہاں تک کہ امام کی تابوں اور ان کی گوری ہوئی ہاتوں میں سے ہیں اور رائے یہی ہے کہ ہاروت اور ماروت دو فرشت کی کتابوں اور ان کی گھڑی ہوئی ہاتوں میں سے ہیں اور رائے یہی ہے کہ ہاروت اور ماروت دو فرشت کی کتابوں اور ان کی گھڑی ہوئی آزمائش کے لیے مقرر فرمایا کہ جو جادو سیمنا چاہے اسے نصیحت کی سے ہیں جہیں الله تعالی نے مخلوق کی آزمائش کے لیے مقرد فرمایا کہ جو جادو سیمنا چاہے اسے نصیحت کریں کہ " اِقْمَائِکُونْ فَنْ اُنْ " (ب، البقرة: ۱۰۰۱) ہم تو آزمائش ہی کے لیے مقرر موری ہیں تُو کئی فرشت اگر اسے کفرنہ کر۔ اور جو ان کی بات نہ مانے وہ اپنی نہ کہ نافرمانی کرر ہے ہیں۔ جادو سکھاتے ہیں تو وہ فرمانبر داری کرر ہے ہیں نہ کہ نافرمانی کرر ہے ہیں۔

(الشفاء، نصل في القول في عصمة الملائكة، الجزء الفاني، ص ١٤٥، ٢٤١)





المالي ال

كرام عَلَيْهِمُ السَّلَامِ جَتَنَا بَهِي عَمَلِ مِواتِبِ بَهِي وه مَّمان كرے گاكه وه نجات نہيں ياسكتا۔(١) پس جو ان فتنوں سے سلامت رہناچاہے وہ اسلام کے ذریعے ان سے سلامتی کے ساتھ نکل سکتاہے ، پھر اسے ان ہولنا کیوں میں ہے کوئی بھی فتنہ نقصان نہیں دے گا اور وہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا،اُسے کوئی بھی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ اب بناؤ كيابيه كوئى معمولى طلب ہے؟

وليول كى ثانيں

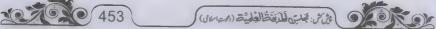
جہاں تک بادشاہت اور بزرگی کی بات ہے توبادشاہت سے کہ بندہ اپنی مرضی اور تَصُرُّ ف كونافذ كرسكے اور دنياميں در حقيقت بيد مقام الله عنز وَجَلَّ كے وليول اوراُس كے حكم وفصلے سے راضي بر گزيدہ بندول كے ليے ہے، بحر وبر اور تمام زمين ان كے ليے ا یک قدم کی مسافت رکھتی ہے، پھر اور ڈھلے ان کے لیے سوناچاندی ہیں، جن وانس، چویائے اور پر ندے ان کے تابع فرمان ہوتے ہیں اور یہ نفوس قدسیہ جو چاہتے ہیں وہ ہوجاتاہے کیونکہ بیہ وہی چاہتے ہیں جوالله عَزَّدَجَلَ چاہتاہے اوراُس کاچاہاضر ور ہوتا ہے، یہ مخلوق میں کسی سے نہیں ڈرتے اور ساری مخلوق ان سے ڈرتی ہے ، یہ الله عَزْوَجَلَ کے سواکسی کی عبادت نہیں کرتے اور تمام مخلوق ان کی خدمت وغلامی کرتی ہے۔ دنیا کے باد شاہوں کو تو ان کا عُشرِ عَشِیر بھی نصیب نہیں بلکہ ان کی باد شاہت تو بہت تھوڑی اور ذلیل ہے جبکہ آخرت کی بادشاہت کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

ترجية كنزالايمان: اورجب توادهر نظر المائ ا یک چین دیکھیے اور بڑی سلطنت.

وَإِذَا رَائِتَ ثُمَّ رَائِتَ نَعِيمًاوً مُلُكًا كَبِيرًا ۞ (پ٢٩٠ الدهر:٢٠)

1...مستلى ك حاكم ، كتاب الإهوال، ذكر اهل عليين، ١١١/٥، حديث: ١٨٥٩









أخروى باد ثابت برى سلطنت

الله عدَّرَ وَ وَ الله عدَّرَ وَ الله وَالله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَالله وَ الله وَا الله وَا الله وَا الله وَالله وَالله وَالله وَا الله وَالله وَالله وَا الله وَالله وَا الله وَالله وَا ال

بَكُى صَاحِبِي لَمَّا رَأَى الدَّرْبَ دُوْنَة وَالْيُقَنَ إِنَّا لَاحِقَانِ بِقَيْصَهَا

تُقُلُتُ لَهُ لَا تَبُكِ عَيْنُكَ إِنَّهَا نُحَاوِلُ مُلْكًا أَوْ نَنُوتَ فَنُعُذَرَا تَوْمُتُ مَنْكُا أَوْ نَنُوتَ فَنُعُذَرَا تَوْمِعُ اللهِ عَلَيْكُ اللهِ اللهِ عَلَيْكُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

قیصر روم سے ملاقات کرنے والے ہیں تورونے لگا۔ میں نے اُس سے کہا: تیری آنکھ نہ روئے، ہم حیلے سے باد شاہت حاصل کریں یامر جائیں دنیانے ہمیں عیب ہی لگاناہے۔

توغور کرواس شخص کا کیا حال ہو گا جو ہمیشہ رہنے والی جنت میں بہت بڑی سلطنت چاہتاہے، کیاوہ اللہ عؤد ہو کے لیے دور کعتیں پڑھنے یادو در ہم خرچ کرنے یادوراتیں جاگنے کو بہت بڑا سمجھتاہے ؟ ہر گزنہیں، بلکہ اگر اس کے 10 لاکھ جسم ،10 لاکھ روحیں اور 10 لاکھ زندگیاں ہوں اور ہر زندگی دنیا کی عمر جتنی ہو چھر وہ ان تمام زندگیوں کو اس پیارے مطلوب (افروی سلطنت) میں لگا دے تب بھی یہ تھوڑا ہے۔ پھر اگر اس کے بعد اپنے مطلوب و مقصود میں کا میابی مل جائے تو یہ بہت بڑی غنیمت اور اللہ عنز دَجَان کی طرف مطلوب و مقصود میں کا میابی مل جائے تو یہ بہت بڑی غنیمت اور اللہ عنز دَجَان کی طرف

منهاج العابرين

سے اس پر بہت بڑا فضل ہے۔ اے کمزور انسان! غافلوں والی نیند سے بیدار ہو جا۔

فرمانبرداربندیےکی 40بزرگیوں کابیان

پر میں نے غور کیا کہ جب بندہ اللہ عزد جل کی اطاعت کرتا، اس کی عبادت پر کمربت ہوجاتا اور ساری زندگی اسی رائے پر چلتا ہے تواللہ عَوْدَ جَلَّ اسے جو پچھ عطافر ماتا ہے وہ 40 بزر گیاں ہیں جن میں سے 20 دنیامیں دی جاتی ہیں اور 20 آخرت میں عطاموتی ہیں۔

ونیا کی 20 بزرگیاں

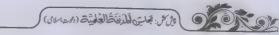
﴿1﴾... الله عَزْوَجَلَ اس كا تذكره اور تعريف فرماتا ہے۔ كتنا معزز ہے وہ بندہ جس كا تذكره وتعريف تمام جهانول كاپر ورد گارعَزُوَجَلُ فرمائے۔

﴿2﴾... الله عَذَهُ وَجَلَ اسے شکر کی توفیق عطافر ماتا اور اسے عزت وعظمت دیتا ہے۔ اگر تیرے جیسی کوئی کمزور مخلوق تیر اشکریہ اداکرے اور تجھے عزت دے تُوتُواہے بزرگی سمجھتا ہے، پھر اوّلین وآخرین کامعبود ایسا کرے (تجھے عظمت ہے نوازے) تواس کاعالم کیا ہو گا!۔ ﴿3﴾...الله عَزْدَ جَلَّ الله عَرْدَ عَرِينَ فرماتا ہے۔ اگر محلے کارئیس یا شہر کا حاکم تجھ سے محبت کرے تَو تُواسے فخر مسمجھے گا اور نازک مقامات پر اس کا فائدہ اٹھائے گا تو پھر دبُ العلبين جَلَّ جَلالُه كي محبت كاعالم كيسابهو كا!

﴿4﴾...الله عَذَوَ جَلَّ السك أمور كواين فِرَمَّهُ كرم يرك كران كي تدبير فرما تا ہے۔ ﴿ 5﴾ ... الله عَذَه جَلَ اس كے رزق كا كفيل موجاتا ہے اور ملنے جلنے اور محنت ومَشَقّت کے بغیر ہر حال میں اس تک رزق پہنچاہے۔

﴿ 6﴾ ... الله عَزْدَ جَلَّ اس كا مدد كار ہوتا ہے، اس كے ہر دشمن اور بُر اچاہنے والے كو اس سے دور فرماتا ہے۔





﴿7﴾...الله عَذَوَ هَلَ اس كانيس مو جاتا ہے كھر وہ كسى حال ميں وحشت محسوس كرتا ہےنہ بی اُسے کسی تغیرُ و تبدُّل کاخوف رہتاہے۔

﴿8﴾... نفس کو عزت دی جاتی ہے۔ پھر اسے د نیا اور د نیاوالوں کی خدمت کی ذلت نہیں پہنچتی بلکہ وہ اس بات پر بھی راضی نہیں ہو تا کہ دنیا کے بادشاہ اور زبر دست لوگ اس کی خدمت کریں۔

﴿9﴾... اُسے بلند ہمتی عطا کی جاتی ہے ، پھر وہ دنیا اور اہل دنیا کی آلو د گیوں سے الگ ہو جاتاہے، دنیاکے تماشوں اور خرافات کی طرف توجہ نہیں کر تاجیبا کہ عقلمند مر دبچوں اور عور توں کے کھیلوں سے الگ رہتے ہیں۔

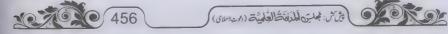
﴿10﴾... اُسے دل کی تو نگری عطا ہوتی ہے۔ یوں وہ دنیا کے ہر غنی سے بے پر وا ہو جاتاہے، ہمیشہ خوش دل اور کُشادہ سینہ رہتاہے اور کو ئی سانچہ انہیں ڈرا تاہے نہ کسی چیز کانہ ہوناانہیں بے چین کر تاہے۔

﴿11﴾... اُسے دل کے نورسے نوازاجاتاہے جس کے ذریعے وہ علوم واسر ار اور ایسی حکمتوں تک پہنچ جاتا ہے جن کا تھوڑا ساحصہ بھی طویل عُمْر اور بہت زیادہ جدوجہد کے بعد نصیب ہو تاہے۔

﴿12﴾ ... شرحِ صدر عطامو تاہے، پھر دنیا کے مصائب وآلام اور لوگوں کی مکاریوں اور عیار بول سے اس کاسینہ تنگ نہیں ہو تا۔

﴿13﴾ . . . لو گوں کے دلوں میں اس کی ہیبت وؤ ثُغَت بٹھادی جاتی ہے تو پھر ہر نیک وبد اس کا حتر ام کرتاہے اور ہر فرعون اور ظالم و جابر اس سے ڈرتاہے۔

﴿14﴾... دلول میں اس کی محبت ڈال دی جاتی، الله عَذْوَجَلَّ اُسے اپنا اور بندوں کا



محبوب بنادیتاہے پس تم دیکھو گے کہ دل اس سے فطری طور پر محبت کرتے ہیں اور بِ اختیار اس کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔

﴿15﴾...أس برش ميں بركت عامه عطا موتى ہے كه اس كى گفتگو، جان، فعل، لباس، مكان ميں بركت ركھ دى جاتى ہے حتى كه أس كے پاؤل كے ينچ آنے والى منى، وہ جگہ جہاں وہ ایک دن ہی بیٹےا ہو اور وہ انسان جس نے اُسے دیکھا یا ایک گھڑی اُس کی صحبت اختیار کی ہوائے بھی بابر کت بنادیاجا تاہے۔

﴿16﴾ ... پانی اورزمین اس کے لئے مسخر کر دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ چاہے تو ہوا میں اُڑے، چاہے تو پانی پر چلے اور چاہے توروئے زمین کو ایک گھڑی سے بھی کم میں طے کرلے۔

﴿17﴾ ... الله عَذَوَ هَلَ ورندول، جنكلي جانورول اورشير وغيره كواس كے زيرِ تكيس كر ويتا ہے توجنگلی جانوراس کی بات مانتے ہیں اور سانپ بچھواس کے قدموں میں لوٹتے ہیں۔ ﴿18﴾ ... زمین کی تنجیاں اسے عطا کر دی جاتی ہیں، وہ جہاں چاہے ہاتھ مار کر خزانہ حاصل کرلے، ضرورت ہو تو زمین پر پاؤل مار کر پانی کے چشمے جاری کر دے اور جہال بھی پڑاؤ کرے اور چاہے تو دستر خوان آ جائے۔

﴿19﴾ ... دربار اللي ميں اسے وجاہت وسر داري ملتي ہے پس مخلوق اس كي خدمت كرنے كوبار گاہ اللى ميں وسيله بناتى ہے اور اس كى بركت ووجاہت كے طفيل الله عَزْوَجَلَّ ہے اپنی حاجوں کے پوراہونے کا سوال کرتی ہے۔

﴿20﴾...الله عَزْوَجَلَ أَس كَى دِعاقبول فرما تا ہے۔ وہ الله عَزْوَجَلَّ سے پچھ بھی مانگتا ہے تو وہ اُسے عطا فرماتا ہے، کسی کی سفارش کرتا ہے تو قبول کی جاتی ہے اور اگر وہ الله عَذَّوَ جَلَّ

منهاج العابدين ١٥٨ عرفي ١٥٨

پر کسی چیز کی قشم کھالے تورب تعالیٰ اسے پورافر مادیتاہے (۱)حتیٰ کہ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر پہاڑ کو اشارہ کریں تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے پس انہیں زبان سے سوال کرنے یا ہاتھ سے اشارہ کرنے کی حاجت نہیں پڑتی بس یہاں دل میں کسی شے کا خیال آیاوہاں وہ شے حاضر ہوگئی۔

یہ ہیں وہ20 ہزر گیاں جو فرمانبر دار بندے کو دنیامیں عطاہوتی ہیں۔

آخرت کی 20 بزرگیاں گ

آخرت میں فرمال برداروں کودی جانے والی 20 بزرگیاں درج ذیل ہیں:

﴿21﴾ ... الله عَزَّدَ جَلَّ سب سے پہلے اس پر موت کی سختیاں آسان فرماتا ہے، وہ سختیاں جن سے حضرات انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام کے دل بھی ڈرگئے یہاں تک کہ انہوں نے بارگاہِ الہٰی میں دعاکی کہ "وہ ان پر یہ سختیاں آسان فرما دے۔ "پس ان میں سے بعض موت کوالیاخو شگوار پاتے ہیں جیسے پیاسے کے لئے ٹھنڈ اپانی ہو تا ہے۔ میں سے بعض موت کوالیاخو شگوار پاتے ہیں جیسے پیاسے کے لئے ٹھنڈ اپانی ہو تا ہے۔ الله عَزْدَجِلُ ارشاد فرما تاہے:

ترجمهٔ كنزالايمان:وه جن كى جان تكالت بي

ٱلَّذِيْنَ تَتَوَفَّهُمُ الْمَلَيِّكَةُ طَيِّدِيْنَ لَا

(پ۱۱، النحل: ۳۲) فرشتے ستھرے پن میں۔

• ... مُفَتِّرِ شَهِير، عَيْم الامت مفتی احمد يار خان نعيم عَنَيه رَحْنَهُ الله القَوِى مر أَقَ المناجِج، جلد 7، صفحه 58 پر اس كی شرح ميں فرماتے ہيں: اس كے دو مطلب ہوسکتے ہيں: ایک بید كہ دہ بندہ اگر الله تعالیٰ طرور فتم دے كركوئی چيز مانے كہ خدایا تجھے فتم ہے اپنی عزت و جلال كی بید كر دے تورب تعالیٰ ضرور كردے بيہ ہدہ كہ اگر وہ بندہ خدا كے كام پر فتم كھا كر لوگوں كو خبر دے دے تو خدا اس كی فتم پوری كردے مثلًا وہ كہد دے كہ خدا كی فتم تيرے بيٹا ہوگا يارب كی فتم آج بارش ہوگی تورب تعالیٰ ان كی زبان سچی كرنے كے ليد كردے۔

على الله المنظمة المنابقة (دوساساي) على المنابقة (دوساساي) على المنابقة (دوساساي) على المنابقة (دوساساي) الم

2020 209

المالي ال

﴿22﴾ ... أس ايمان اور معرفت پر ثابت قدى نصيب بوتى سے اور يہ خوف و كبھر اہث والا معامله ب اور اسى پررونااور گر گراناچا بـ الله عزَّدَ جَلَ ارشاد فرماتا ب:

ترجمهٔ كنزالايمان: الله ثابت ركمتا بايمان

يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ امَنُو ابِالْقَوْلِ السَّابِتِ فِي الْحَيْوِةِ السُّنْيَاوَ فِي الْأَخِرَةِ فَ والول كوحق بات يرونيا كى زند كى مين اور

(پ۱۱،ابراهیم:۲۷)

﴿23﴾ . . خوشخبری وامان کے ساتھ راحت اور پھول بھیج جاتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ بارى تعالى ب:

ترجمة كنزالايمان: بشك وه جفول في كهاجمارا رب الله م پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرضتے أترتے ہیں کہ نہ ڈرواور نہ غم کرواور خوش ہواس جنت پر جس کانتہیں وعدہ دیاجا تاتھا۔

إِنَّا لَّنِ يُنَ قَالُوْا مَ بُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزُّ لُعَلَيْهِمُ الْمَلَّإِكَةُ ٱلَّاتَخَافُوْا وَلاتَحْزَنُواوَ ٱبْشِمُوابِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُم يُوعَنُّونَ (ب٢٢، خمَ السجدة: ٣٠)

پس أے آخرت میں پیش آنے والے حالات کاخوف ہوتا ہے نہ و نیامیں جو پچھ چيو ژااس کاعم-

﴿24﴾ ... جنت میں ہمیشہ رہنااور ربّ عَزَّدَ جَلَّ کے جو ارِ رحمت کا قرب نصیب ہو تا ہے۔ ﴿25﴾... باطن میں اس کی روح کو نفع ہو تا کہ أسے عزت واحتر ام اور نواز شات کے ساتھ فرشتوں پر بلند کیا جاتا ہے اور ظاہر میں اس کے بدن کو نفع ماتا ہے کہ جنازے کی تعظیم ہوتی، نماز جنازہ میں لوگ بکثرت آتے، اس کی تجہیز و تکفین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، اس پربڑے ثواب کی امید کرتے اور اُسے اپنے لئے سب سے بڑی سعادت وغنيمت تصور كرتے ہيں۔

منهاج العابدين

﴿26﴾ ... سوالاتِ قبر کی آزماکش سے امان دی جاتی اور درست تلقین اِلقاہوتی ہے اور وہ اِس ہولنا کی سے بے خوف ہو جاتا ہے۔

﴿27﴾...اس كى قبر كوكشاده اور مُنَوَّر كر دياجاتا ہے تووہ قيامت تك كے لئے جنت كا باغ بن جاتی ہے۔

﴿28﴾...اس کی روح کو اُنسیت،خوشگواری اور عزت دی جاتی ہے، یوں کہ اسے سبز پر ندوں کے بوٹوں میں نیکو کاروں کے ساتھ کر دیا جاتا ہے اور الله عَزْدَ جَلَّ اُنہیں اپے فضل سے جو عطافر ماتاہے اس پر شاد ہوتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔

﴿29﴾... أسے عزت وبزر كى كے ساتھ قبرسے اٹھایا جائے گا اور حُلّے اور تاج پہنا كر براق پر سوار کیا جائے گا۔

﴿30﴾... أس كا چېره روشن اور منور ہو گا۔ فرمانِ بارى تعالىٰ ہے:

ۯؙڿؙۯڰ۠ؾۜۅٛڡؠٟۮٟ<u>۪</u>ؾۘٵۻۯٷ۠۞ٚٳڷ؆ؠؚؚۿٳ ترجية كنز الايمان: يكه منه ال دن تروتازه نَاظِرَةٌ ﴿ (ب٢٩، القيامة: ٢٣، ٢٢) ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

اور ارشاد فرماتاہے:

ۉڿؙۅڰ۠ؾۜۅٛڡؠڹۣڞؖڣؚڗڰ۠<u>ۨڞ</u>۠ۻؘٳڴؖ ترجيه كنزالاييان: كنن منه اس دن روش مول مستبری چ ج مستبری چ (پ۳۰،عبس:۳۹،۳۸) گے منتے خوشیاں مناتے۔

﴿31﴾ ... قيامت كي بولنا كيول سے امن نصيب بو گا۔ الله عَذْوَ جَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ٱڣٛٮؘڽؙؾؙ۠ڵڟ۬<u>ۣ؋</u>ٳڶؾٵؠڂؘؿڗٵؘؗڡؙڔڡۜڹؖٳؙؾؚؽٙ ترجية كنزالايمان: توكياجو آگ مين ۋالاجائ امِنًا يَّوْمَ الْقِيْمَةِ لِمُمَلُوْا مَاشِئْتُمُ لَا گا وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے آئے گاجو

निक्ष कि हिंगा

الماليان منهاج العابدين

جی میں آئے کروبے شک وہ تمہارے کام دیکھ

اِنَّهُ بِمَاتَعُمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞

(پ،۲۳ خم السجدة: ۳۰)

﴿32﴾ . . نامهُ اعمال دائيں ہاتھ ميں دياجائے گااور بعض کو اس کی نوبت ہی نہ آئے گی۔

﴿33﴾ ... حساب میں آسانی ہو گی اور بعض کا حساب بالکل بھی نہیں ہو گا۔

﴿34﴾ ... میز ان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گااور بعض کو وزن کے لئے روکا ہی نہیں

﴿35﴾... أسے حضور شَفعِ محشر، ساقى كو ثرصَلَ اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم كَ حوض ير حاضرى نصیب ہو گی، وہ اس سے ایک باریخ گاتو پھر بھی پیاسانہ ہو گا۔

﴿36﴾ ... وه بل صراط یار کرکے جہنم سے نیج جائے گامٹی کہ بعض بندے جہنم کی

بھنک بھی نہیں سنیں گے اور ان کے لئے آگ بجھ جائے گی۔

﴿37﴾ . . میدانِ محشر میں شفاعت کرے گاجیسے حضرات انبیاءومُز ئلین عَلیْهِمُ السَّلام شفاعت فرمائیں گے۔

﴿38﴾ ... جنت میں ہمیشہ کی باد شاہت سے نوازاجائے گا۔

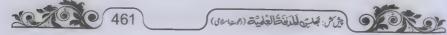
﴿39﴾...سب سے بڑی رضاوخوشنو دی نصیب ہوگ۔

﴿40﴾... تمام جہانوں کے رب اور اولین وآخرین کے معبود جَلَّ جَلَالُهٰ کی بلاکیف

ملا قات نصيب ہو گی۔

بزر گیال شمارسے باہر ہیں

میں کہتاہوں: یہ 40 ہزر گیوں کی گنتی میرے ناقص علم اور سمجھ کے مطابق ہے اور





المام المام

میں نے اس میں بھی بہت اجمال واختصار سے کام لیاہے اور بنیادی چیز وں کو بیان کیا ہے۔ اگر میں ان بزر گیوں کی تفصیل بیان کروں تو کتاب میں اس کی سکت نہیں، کیاتم دیکھتے نہیں میں نے "ہمیشہ کی باد شاہت" کو ایک بزرگی شار کیا ہے اگر میں اس کی تفصیل کر دوں توحور و قصوراور جنتی ملبوسات و غیرہ کے اعتبار سے صرف یہی ایک بزرگی 40 بزرگیوں کی تعداد سے بڑھ جائے۔ پھر ان میں سے ہر قشم کی اس قدر تفصیلات ہیں جن کا احاطہ صرف وہی کر سکتا ہے جو ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا اوران کاخالق ومالک جَلَّ جَلَاکُهٔ ہے اور ہم اس کی معرفت کی خواہش کیونگر کرسکتے ہیں جبکہ الله عَذْدَ جَلَّ ارشاد فرما تاہے: فَلَاتَعُكُمْ نَفْسٌ مَّا أُخْفِي لَهُمْ مِّنْ ترجية كنزالايبان: توكى جي كونهيں معلوم جو فَرِيْ الله السَّامِ السَّامِ

اور حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم نِي ارشاد فرما يا: الله عَزْوَجَلَّ في جنت میں وہ چیزیں پیدافرمائی ہیں جو کسی آنکھنے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا۔(۱)

مدخم ہونے والی باتیں

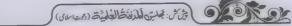
اور فرمانِ باری تعالی ہے: لَنْفِدَالْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِلْتُ مَ إِنِّي (١١، الكهف: ١٠٩)

ترجية كنزالايمان: ضرورسمندر خم بو جائ گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔

حضرات مُقَيِّرين كرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرمات بين: "بيروه باتين بين جو الله عَذَوَ جَلَّ جنتیول سے ازر او لطف و کرم فرمائے گا۔ "جس کی شان ایسی ہو توکیااس کے 10

٠٠٠٠٠٠ كتابيد الخلق، باب ماجاء في صفة الجنة والها محلوقة، ٢/ ٣٩١ ، حديث: ٣٢٣٣







الماري منهاج العابرين

لا کھویں جھے کو بھی بشر کی سوچ بہنچ کتی ہے اور مخلوق کاعلم اُس کا احاطہ کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں!بلکہ سوچیں تھک چکیں اور عقلیں قاصر ہو چکیں اور حق سے ہے کہ ہونا بھی یوں ہی چاہیے اور پیر عطاغالب علم والے کے عظیم فضل اور قدیم جود و نوال کے مطابق ہے۔ آگاہ رہو کہ اس عظیم مطلوب کے لیے عمل کرنے والے عمل اور کوشش کرنے والے کوشش کریں اور یقین رکھیں کہ ان کا یہ عمل وکوشش اس کے مقابلے میں انتہائی تھوڑاہے جس کے وہ محتاج ہیں، جسے وہ طلب کرتے ہیں اور جس کے وہ دریے ہیں۔

چار ضروری با تیں 👺

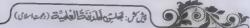
لوگوں کو جانا چاہیے کہ بندے پر چار چیزیں لازم ہیں: (۱)...علم (۲)...عمل (۳)...اخلاص اور (۴)...خوف - سب سے پہلے رائے کا علم حاصل کرے ورنہ اندھا ہی رہے گا، پھر علم پر عمل کرے ورنہ حجاب میں رہے گا، پھر عمل میں اخلاص لائے ورنہ نقصان اُٹھائے گا پھر امان نصیب ہونے تک ہمیشہ ڈرتا اور آفات سے بیتارہے ورنہ د حوکے میں پڑارہے گا۔

حضرت سيِّدُنا ذُوالنُّون مصرى عَنيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الوّل في فرمايا كه "سب لوگ مر دے ہیں سوائے علما کے اور سب علما سورہے ہیں سوائے عمل کرنے والول کے اور سب عمل کرنے والے و هو کے میں ہیں سوائے اخلاص والوں کے اور اخلاص والے بہت بڑے خطرے میں ہیں۔

چارلو گول پرائتہائی تعجب ہے گھ

میں کہتاہوں: چارلو گوں پر انتہائی تعجب ہے:







منهاج العابدين

﴿1﴾...اس بِ علم عمل كرنے والے پر تعجب ہے كہ وہ آنے والے حالات كو جانئے کی کوشش کیوں نہیں کر تا؟ د لا ئل اور عبر توں اور ڈر وخوف والی آیات میں غور و فکر كركے اور دل میں اُٹھنے والے خیالات و خطرات سے بے قرار ہو كر موت كے بعد پیش آنے والے معاملات کو جاننے کا اہتمام کیوں نہیں کرتا؟ جبکہ الله عَزْدَ هَلَ ارشاد فرماتا ہے: اَوَكُمْ يَنْظُرُوا فِي مَلِكُوتِ السَّلُوتِ ترجيهٔ كنز الايبان: كيا انهول نے نگاہ نہ كی وَالْأَنْ صِ وَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ لا آمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز الله نے بنائی۔ (پ٩،الاعران:١٨٥)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

اَ لَا يَظُنُّ أُولَيِكَ النَّهُمْ مَّبِعُوثُونَ ﴿ ترجمهٔ كنزالايمان: كيان لو لول كو كمان نهيل كه لِيَوْمِ عَظِيْمٍ ﴾ (پ٥٠٠، المطففين: ٥،٢) انھيں اٹھنا ہے ايک عظمت والے دن كے ليے۔ ﴿2﴾...اس علم والے پر تعجب ہے جو عمل نہیں کر تا۔وہ اسے یاد کیوں نہیں ر کھتاجو یقینی طور پر جانتاہے کہ اس کے سامنے بڑی ہولناک اور انتہائی مشکل گھاٹیاں ہیں۔ پیہ بہت بڑی خبر ہے جس سے تم منہ پھیرے ہوئے ہو۔

﴿3﴾ ... ال عمل والي ير تعجب ب جو مخلص نہيں۔ كيا وہ الله عَزْدَ جَلَّ ك اس فرمان میں غور نہیں کر تا:

ترجية كنزالايمان: توجي ايزرب س ملخ کی امید ہواہے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اَ حَدًا ﴿ (پ١١، الكهف: ١١٠) الحِين الله الكهف: ١١٠) الكهف

﴿4﴾...اس مخلص بندے پر تعجب ہے جو ڈر تا نہیں۔ کیا وہ ان معاملات پر غور نہیں

على المنظمة المنابعة المنابعة

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو القِلَّاءَ مَ إِنَّهِ فَلْيَعْمَلُ

عَبَلًا صَالِحًا وَلا يُشْرِكَ بِعِبَا دَةِ مَ بِهِ

المراح العابرين منهاج العابرين

كرتاجوالله عزَّدَ جَلَّا بِينَ اوليا، بر گزيده بندول اور عبادت گزارول كے ساتھ فرماتا ہے جو اُس کے اور مخلوق کے در میان واسطہ ہیں حتی کہ اس نے اپنی مخلوق میں سب سے مُعَرُّز بستى حضرت محم مصطفى صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم ع فرمايا ب:

ترجمه كنزالايمان: اورب شك وحى كى عنى تمهارى طرف اورتم ہے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تونے الله كاشريك كيا توضرور تيرا

وَلَقَدُا وْجِي إِلَيْكُ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ تَبُلِكَ * لَإِنْ ٱشْرَ كُتَ لِيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

سب کیاد هر ااکارت جائے گا۔

(پ۲۲، الزمر: ۲۵)

اور اس جیسی دیگر آیات بھی ہیں،حتّی کہ حضور نبی کریم،رَءُونْ رَّحیم مَلَى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّم فرما ياكرت سے: شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا لِعِنى مجھے سورة بود اور اس جیسی دو سری سور توں نے بوڑھا کر دیاہے۔(⁽¹⁾

راوعبادت كاخلاصه وتفصيل

پھر پورے معاملے کا خلاصہ اور تفصیل وہ ہے جسے رَبُّ الْعَالَبِين جَلَّ جَدَّلُهٰ نَے اپنی پیاری کتاب کی ان چار آیات طبیبه میں بیان فرمادیا ہے:

أفكسِبْهُمُ أَنَّمَا فَكُفَّنَّكُمْ عَبِثًا وَّ أَنَّكُمْ

اِلَيْنَالِاتُرْجَعُونَ @ (پ١٨. المؤمنون: ١١٥)

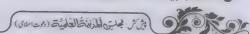
وَلْتَنْظُرُ نَفْسٌمَّا قَلَّامَتُ لِغَبٍ⁵

ترجمة كنزالايمان: توكيايه سجحة بوكه بم نے تمهیں بیکار بنایااور تمهیں ہماری طرف پھر نانہیں۔

ترجمة كنزالايمان: اور مرجان ديكھ كم كل ك

1...معجم كبير، ١٥/ ٢٨٢، حديث: ٥٩٠





76,676 277

لیے کیا آگے بھیجااور اللہ سے ڈروبے شک الله كوتمهارے كاموں كى خرب_

وَاتَّقُوااللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرً بِمَاتَعْمَلُوْنَ ۞ (پ٢٨،الحشر:١٨)

منهاج العادين

وَالَّذِينَجَاهَدُوْافِيْنَا لنَّهُ بِيَنَّهُمْ سُبُلِنَا الْ

(پ ۲۱، العنكبوت: ۲۹)

ترجمة كنز الايمان: اور جفول في مارى راه میں کو مشش کی ضرور ہم انھیں اپنے رائے د کھا

پھر سب سے سیچ ربّ عَذْوَ جَلَّ نے ایک آیت میں سارے مضمون کا خلاصہ فرمادیا: 444

ترجية كنزالايبان: اورجوالله كى راه من كوشش کرے تو اپنے ہی جھلے کو کوشش کر تاہے ب شك الله ب پرواه ب سارے جہان سے۔

وَمَنْ جَاهَ مَا فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ا إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَلَمِينَ ۞ (پ ۲۰٪ العنكبوت: ۲)

امام غزالي کې دعائيس

ہم قدم کی ہر لغزش اور قلم کی ہر کو تاہی کی الله عَذَوَ جَلَّ ہے معافی ما نگتے ہیں اور اُس سے اپنے اُن اقوال کی مغفرت طلب کرتے ہیں جو ہمارے اعمال کے موافق نہیں، ہم اس سے اپنی ہر اس بات کی بخشش کا سوال کرتے ہیں جس کے متعلق ہم نے دعوٰی واظہار کیا کہ" یہ الله عَزْوَجَلَ کے دین کا علم ہے "حالانکہ اس میں کو تاہی تھی، ہم اُس سے ہر اس خیال کی معافی مانگتے ہیں جس نے ہمیں کسی عبارت ، شعر اور علمی فائدے كوخوبصورت ومزين كرنے پر ابھارا۔ اے ميرے بھائيو! ہم دعاكرتے ہيں كه الله عزَّدَ جَلَ



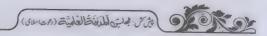
ہمیں اور تہہیں اپنے علم پر عمل کرنے اور خالص اسی کی رضا چاہنے والا بنا دے اور ہمارے علم کو ہم پر وبال نہ بنائے بلکہ جب اعمال ہمیں لوٹائے جائیں تو اس وقت اس علم کو نیکیوں کے بلڑے میں رکھ دے بے شک وہ جواد و کرتم ہے۔

ہم نے راہِ آخرت کو طے کرنے کے سلسلے میں یہی پچھ بیان کرنے کا ارادہ کیا تھا اور جم نے مقصود کو بورا کیا، وَصَلَّى اللهُ عَلى خَيْرِمَوْلُودٍ دَعَا إِلَى أَفْضَلِ مَعْبُودٍ مُحَتَّدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيًّا كَثِيرًا لِعِنى اور سب سے بہتر معبود كى طرف بلانے والے سب سے بہتر پیدا ہونے والے حفرت سیّدُنامحمد مصطفے، احمد مجتبیٰ اور آپ کے آل واصحاب پربے حد درود اور خوب سلام ہو۔

ٱلْحَمْدُ لِللهِ عَزْوَجَلُ ربِّ تعالىٰ كى مدووتونيق سے كتاب "منهاج العابدين" مكمل موتى۔ ···*

آسانول میں شہرت رکھنے والے بندے

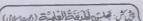
فرمان مصطفى: ونياميس بهوك ربخ والله لوكول كى أرواح كو الله عنور عن قبض فرماتاہے اور ان کا حال ہیہ ہوتاہے کہ اگر غائب ہوں توانہیں تلاش نہیں کیاجاتا، موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، دنیامیں پوشیدہ ہوتے ہیں مگر آسانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے،جب جامل وبے علم شخص انہیں و کیھاہے تو بیار كمان كرتام جبكه وه بيار نهيس موت بلكه انهيس الله عزَّدَ عَلَى كانوف دامن كير ہوتا ہے قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سابہ نہ ہوگا۔ (مسندالفردوس، ۱/ ۲۳۵، حدیث: ۱۲۵۹)

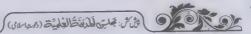




صغح نبر	عثوان	صفحہ نمبر	عنوان
26	راہ عبادت کی چھٹی گھاٹی	04	اجمالی فہرست
27	راهِ عبادت كي ساتوي گھاڻي	07	کتاب پڑھنے کی نتیں
27	عبادت كالچهل	08	لقارُفِ علميه (ازامير المنت مَدَّ فِلُهُ)
30	يلى كمانى: علم كابيان	10	مصنف ایک نظر میں
30	علم وعبادت كى شان	11	ایکیات پڑھ لیجے!
31	علم عبادت سے افضل	15	آغاز سخن
32	علم کے مقدم ہونے کی پہلی وجہ	15	کتاب کی ابتدا
24	باطنى عباد تون كاعلم	15	جنت كاراسته
24	باطنى عبادات پر پانچ فر امینِ الٰہی	17	جب مطلوب برا ابو تو!
36	براد هو کااور بُری غفلت	18	مِنْهَانُّ العابدين لَكھنے كى وجہ
36	ظاہری وباطنی اعمال کا باہمی تعلق	19	عبادت كابيان
37	بدبخت علم سے محروم	19	آسانی اشاره اور توفیقِ الہی
38	علم کے مقدم ہونے کی دوسری وجہ	20	سب سے پہلے
38	تین علوم کاسیمنا فرض ہے	21	خوف و گھبر اہٹ کی ضرورت
39	ضروری علم توحید	22	راهِ عبادت کی پہلی گھاٹی
40	ضروری علم بر	22	راوعبادت کی دوسری گھاٹی
40	ضر وری علم شریعت	23	راهِ عبادت کی تیسری گھاٹی
40	ایک سوال اوراس کاجواب	24	مشكل ترين معامله
42	مُعَلِمٌ كَي ضرورت	24	راهِ عبادت کی چو تھی گھاٹی
42	علم كا نفع و فائده	25	راهِ عبادت کی پانچویں گھاٹی



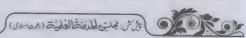




76 20 279	
-----------	--

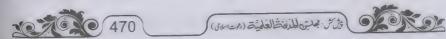
62	وعائے شدت	43	علم کی شدت و سختی
63	ر حمت كاواسطه	44	شيطان كاايك وار
63	درود شريف واستغفار	44	علم کی گھاٹی کا خلاصہ
64	تىرى كمانى: ركاد نول كابيان	47	ووسرى كمانى: توبه كابيان
64	پلی رکاوٹ: د نیا	47	توبہ لازم ہونے کی پہلی وجہ
64	سلامتی والی آخرت اینالو	47	گناہوں کی نحوست
65	حكت سے منوردل	48	توبہ لازم ہونے کی دوسری وجہ
66	ز بداوراس کی اقسام	49	سچى توبه كامطلب
67	ز ہدمیں ارادے کی اہمیت	49	توبه کی چار شر ائط
68	خوشبومیں لیٹامر دار	51	توبہ کے تین مقدمات
69	و نیاہے بے رغبتی کا حکم	52	کیاصرف ندامت توبه نہیں؟
70	ونیاآگ یام دارکیے ہو مکتی ہے؟	53	گناہوں سے مکمل کون نیج سکتاہے؟
72	مکمل کنارہ کشی کیسے ممکن ہے؟	54	گناه پھر ہو سکتا ہے تو توبہ کیوں
73	دوسرى ر كادك: مخلوق	54	ا کی جائے؟
73	او گوں سے پانچ مطالبے	54	گناه کی تین اقسام
74	گوشه نشینی کازمانه	55	حق تلفيول كاازاله كيسے بيو؟
75	(ایک زمانداییا آئے گا	56	فضل واحسان كي اميد
76	گوشه نشینی جائز ہو گئی	57	توبه کی گھاٹی میں د شواری
77	گوشه نشینی میں راحت	58	تاخير توبه كانقصان
78	جان پیجیان کم رکھو	59	ول کی سیابی کی علامت
78	نا آشناؤں کو دعا	59	(40 مال روتے رہے
79	روستوں سے اذیت ملی	59	توبه میں جلدی کرو
79	حكمت بعرى نفيحتن	61	نمل: توبه كاطريقه

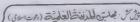






			6
100	شیطان کے لئے بڑا خطرہ	80	بناولى زينت
101	شیطان کو بھگانے کے دوطریقے	81	نا گوار جواب کی وضاحت
103	شیطان ہے جنگ کرنے کاطریقہ	81	عارف کی بات پر ہے ہوشی
103	شیطانی مکر و فریب کی پیچیان	83	گوشه نشینی کا حکم
104	خيالات اوروسوسول كابيان	85	عوامی پیشواادر گوشه نشینی
104	البام اوروسوسه	85	عوام میں رہنے کاسب
105	فرشته وشیطان کی تفرشری	86	گوشه نشینول کو تنبیه
105	خيالات كى چاراقسام	86	میل جول میں دوضر وری چیزیں
106	(خیالات کی حیثیت	87	لوگول کے ساتھ رہنے کے آداب
107	(تین ضروری باتیس	88	ر پیے کتنامشکل ہے!
107	پہلی بات کی تفصیل	89	گوشہ نشین کے متعلق احادیث
108	دوسری بات کی تفصیل	09	مِن تطبیق
110	تیسری بات کی تفصیل	90	تین صور توں کا احتمال
111	شیطان کی چکر بازی	91	ابدالوں کی شان وعظمت
112	شیطان کے سات جملے	93	ایک سوال اوراس کاجواب
115	چومتمی رکاوث: نفس	93	فانقاموں میں گوشہ نشینی
116	م معیبت کی برا	94	الملِ خانقاه سے تعلُّقات
118	نفس یکبارگی زیر نہیں ہو تا	95	اُخروی مسافروں کے محفوظ قلعے
440	خواہشِ نفس کو توڑنے کے	96	روستوں سے ملا قات کی شر اکط
119	تين طريق	97	بہترین یا خطرناک مجلس
120	تقوای کابیان	97	گوشه نشینی پر ابھارنے والی چیزیں
120	تقوٰی کی 12 خوبیاں	98	كلام الهي كي لذت وشير ني
123	عبادت کا تقوٰی ہے تعلق	99	تيرى ركادك: شيطان





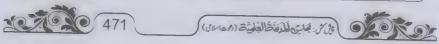


TO NOTO !!	
------------	--



انجال کی تجوایت کاضاص کے اللہ اللہ کے تحوال کے اللہ کے تحوال کے ت		V		
ا اعمال کی قبولیت کا طام اس الله الله الله الله الله الله الله ا	145	غارت گرشیر	124	وت رميز گاري سي
المعلى كي ضرورت وابحيت المعلى	145	أخروى آفتول كوياد يجيجئ	125	
المعنی ا	146	زبان كورو كوورشه!	126	تقوای کی ضرورت داہمیت
147 اصلاح دل کے پائی اصول 148 وہ نجر دارے 148 وہ نجر دارے 148 الملاح دارے 148 الملاح دارے 148 الملاح دارے 149 المحلوم داری کے بھوٹا کا سی تھوٹا کی ت	146	جائز گفتگو كيول نه كى جائے؟	127	رائے د کھادیں گے
المعناء كر تيك تقوى كا يبيان ور بي المعناء كراد كي كراد كراد كي كراد كي كراد كراد كراد كراد كراد كراد كراد كراد	147	چ متی فسل: ول کابیان	128	تقواى كامعنى
المعلاء كرد كي تين در جي المعلاء المعلاء المعلاء كرد كي تين در جي المعلاء المعلاء المعلاء كرد كي تعلاء المعلاء كرد كي تعلاء كرد كي كرد كرد كي كرد كرد كي كرد كرد كي كرد	147	اصلاح دل کے پانچ اصول	129	قرآن کر یم میں تقوٰی کے معانی
المعناء كى تعريف المعناء كى تعرى المعناء كى تعرى كاعادى كي جهو المعناء كى تعرى كاعادى كي بي المعناء كى تعرى كا بي المعنى كا بي كا كا كا بي كا كا كا كا بي كا كا كا كا بي كا	148	وه خر دارې	130	
افض تقوای کا عادی کیے ہو؟ 133 150 150 150 135 135 135 152 135 135 135 135	148	د لوں پر نظر	131	صوفیا کے نزدیک تقوای
اعمناہ کے تقوٰی کا بیان اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ ال	149	پیشواکا صحیح ہو ناضر وری ہے	132	تقوٰی کی شرعی تعریف
الله الم الله الله الله الله الله الله ا	150	جواہر ات کی تجوری	133	نفس تقوای کاعاوی کسے ہو؟
المال	150	ول کے پانچ احوال	135	اعضاء کے تقوی کابیان
الله الله الله الله الله الله الله الله	152	دل پر بھر پور توجہ ضروری ہے	135	يلى ضل: آكھ كابيان
المجان کان کابیان الاس کابیان الله کابیان کاب	154	اصلاحِ دل کے متعلق کتب	136	شہوت کا پیج بونے والی
المجان کان کابیان اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ ال	155	دل کی آفات اوران کے علاج	137	نگابیں جھکانے کافائدہ
المجرى سى: ربان عابيان المجارة المجارة المجرى المج		كابيان	139	دوسری فسل: کان کابیان
زبان سے متعلق پائی اصول 141 کیلی آنت: کمبی امید 156 کیل آنت: کمبی امید 156 کیل آنت: کمبی امید 156 کیل آنت: کمبی اصول 156 کیل آنت میں است 156 کیل آنت کیل اعمال کو بچایے 143 کیل اعمال کو بچایے 157 کیل 143 کیل آنت کرنے والے کو تحفہ 143 کیل سخت 157 کیل سخت 157 کیل سخت 157 کیل سخت 158	155	چارآ فتیں اور چارخو بیاں	141	تیری فسل: زبان کابیان
نیک اعمال کو بچایے 143 توبہ میں ٹال مٹول فیبت کرنے والے کو تخفہ 143 مال جمع کرنے کالا چا فیبت کرنے والے کو تخفہ 143 مال جمع کرنے کالا چا عبادت کی کی، ثواب کی اور کا 144 دل کی شخی آفتوں سے سلامتی پایے 144 غفلت بڑھ جائے گ	156	پلی آنت: کمبی امید	141''	2. 1
المن وربي المن المن وربي المن المن المن المن المن المن المن المن	156	عبادت میں ستی	142	وت کی قدر کیجئے
عبادت کی کی، ثواب کی اور کا 144 دل کی سختی عبادت کی کی، ثواب کی اور کا 144 غفلت بڑھ جائے گی آفتوں سے سلامتی پایئے 144	156	توبه میں ٹال مٹول	143	نيك اعمال كوبجايخ
آفتوں سے سلامتی پایے 144 غفلت بڑھ جائے گی	157	مال جمع كرنے كالالج	143	فیبت کرنے والے کو تخفہ
	157		144	عبادت کسی کی، تواب کسی اور کا
رل کی دلیل 144 کتنے ہی آنے والے کل نہا سکے 158	158	غفلت بڑھ جائے گی	144	آفتوں سے سلامتی پائے
	158	كتنے بى آنے والے كل نہاسكے	144	(دل کی د لیل



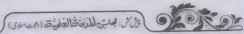






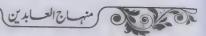
ان کے مالک ہو 159 مسری حقیقت 174 مسری حقیقت 174 مسری حقیقت 174 مسری اللہ ہو 159 مسری مسری اللہ ہوا کی	(تین دن کو
\(\frac{1}{2}\)	(13)
موت كا كمان 160 ايك سوال اوراس كاجواب	اید س
یں کی کے ثمرات (160 <u>حمد سے روکنے کی باتیں</u>	اميدول
: حمد 162 جلدبازی کی حقیقت 175	دوسری آفت
رحمد 162 جلدبازی کی تعریف 175	ابلِ علم اور
	[حسد کی پاریا
پناه ما نگو / مظلوم ظالم 📗 163 📗 تکبئر کی حقیقت 💮 176	الماسدے
موناکام رہتاہے 164 کیبر اور تواضع کی تعریف 176	حاسد محرو
جلدبازی 165 تکبر اور تواضع کی اقسام 177	تیری آفت:
ع المصيبتين علام الما الما الما الما الما الما الما	جلدبازی کے
ا بلاكت خيزى 166 يانج ير ضل: پيكى حفاظت كابيان 177	(جلدبازی کے
	چ خی آنت:
فقیدہ کوبگاڑتا ہے 167 ضروری ہے؟	(تکبر دین و
پنديده بنده 178 حرام خور توفيق عبادت سے محروم 178	100
ت كى حقيقتوں اور اور خزائير عبادت كى چاني اور	
يفول كابيان ناپاك غذاكى نوست 180	ن تعر
بر کی حقیقت 170 (ناکداز ضرورت حلال کی 10 آفات 180	امي
يف 170 (رل کی شختی	امید کی تعرا
	اميد کې دواق
اتعریف 172 فیم و فراست میں کی 182	الچھی نیت کی
وراس كاجواب (173 عبادت ميس كى 182	
كى كا قلعه 173 عبادت كى حلاوت كاخاتمه 183	امیدول کی



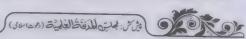




76 NOV.	2	٧٣	5
	_		

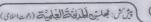


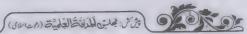
	Y		V
198	کہاں ہے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟	183	حرام میں پڑنے کاخطرہ
199	قيامت مين حلال پر ملامت كيول	184	طرح طرح کی مھرونیت
200	فسل: دنیا، مخلوق، شیطان اور نفس	184	موت کی سختیاں
	کے علاج کا بیان	185	تُوابِ مِیں کمی
200	ونیاہے بچنے کاطریقہ	185	سيّد ناعُمُر دَضِيَ اللهُ عَنْه كَي فَكُر آخرت
202	شیطان سے بچنے کاطریقہ	186	آخرت کی ملامت
203	مخلوق سے بحینے کاطریقہ	187	حلال، حرام اور مشتبه كابيان
204	نفس ہے بچنے کاطریقہ	187	حرام اور مشتبه کی تعریف
204	نفس کی کمینگی	188	حکمر انوں کے تحا نف کا حکم
205	كايت: نفس كى مكاريال	189	علماکی خدمت دُکام کی ذمه داری ہے
206	70 شیطانوں سے زیادہ خبیث	190	خلاصی کی صورت
207	عبادت میں اجتناب اوراکتساب	191	تاجروں کے تحا نف کامسکلہ
208	دوطر فه خساره	191	علم شريعت اور حكم ورع
209	یاری میں پر ہیز کی اہمیت	192	ايك اعتراض اوراس كاجواب
209	ابلِ مند كاطر يقدّ علاج	192	حقیقت میں دونوں ایک حکم ہیں
209	ض: آنکه، زبان، پید اور دل	193	ورع كاراسته برا الحضن ہے
200	کی حفاظت کا بیان	194	حلال کی تین حالتیں
209	آئکھ کی حفاظت	195	ه الله پر گرفت وعذاب
210	زبان کی حفاظت	196	طال پر حیاب کتاب
210	هر سانس کی قدر کرو	196	طلل پر اجرو ثواب
211	پیٹ کی حفاظت	197	مباح نیکی کیے بنا ہے؟
212	عبادت كانور	198	بصيرت وارادے كى حاجت
212	د نيادالوں کو چار نصيحتيں	198	ایک سوال اوراس کاجواب



230	یقین کی کمزوری	213	بھوک جماراس مایہ ہے
235	بنو آدم کی ہلا کت	213	ول کی حفاظت
235	عبادت کیسے قبول ہو؟	214	وسوسول كاميدان
235	المجرع قبلے عالم کے	214	ابلِ علم كي چارآ فتيں
236	تو کل کی حقیقت	215	علم والول سے مخاطر ہو
236	لفظ توكل كي وضاحت	216	ابلِ علم كاباجمي حسد
237	لفظِ تو كل كااستعال	216	کپٹر وں میں زہداور دل میں تکبیرُ
238	رزق کی اقسام	218	فل: دنیاسے بے رغبت کرنے
241	ر تو کل کی تعریفات	210	والےرائے
241	مصنف کے نزدیک توکل کی اصل	218	جوار رحمت میں نعمتوں کاگھر
242	تو کل پر ابھارنے والی باتیں	218	اُس کی دوستی میں خسارہ نہیں
242	کیارزق تلاش کرناضر وری ہے؟	219	ابلیس سے مقابلہ
243	کیااباب کی تلاش لازم ہے؟	220	لفس پرقابوپانے کاطریقہ
244	نیک لوگرزق تلاش نہیں کرتے	221	بخر ارصفات كامالك
244	ایک سوال اوراس کاجواب	223	چوتمی کمانی: عوارض کی گھاٹی
245	لوحِ محفوظ كالكھادوقسم ہے	223	پهلاعاد منه: رزق
246	چار چیزیں لکھی جا چکیں	224	رزق میں تو کل کی پہلی وجہ
246	رزق تقترير الهيء	224	کام پورا کرنے والے لوگ
247	جنگل اورز ادِراه	226	آخرت والول كاسر مايي
248	زادراہ کے تھم قرآنی کامطلب	226	عزت، دولت اور بهادری کانسخه
249	مسافر كازادِ راه لينا	227	پخته یقین والا نوجوان
249	ایک سوال اوراس کاجواب	228	سیدُ ناحاتِم اصم کے چاریقین
250	زادِراه ليناافضل يانه لينا؟	228	رزق میں تو کل کی دو سری وجہ

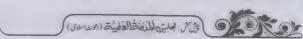






267	راهِ عبادت کی چار مشقتیں	251	دومراهارمنه: خيالات اوران كاقصد
269	مصائب کے متعلق قرآنی فیصلہ	231	واراده
270	موت کی چارا قسام	252	شيطان ديکھنے کی تمناکا انجام
271	صبر کے فوائدو ثمر ات کابیان	253	تفويض كامعنى اور حكم
271	نجات وكاميابي	254	تفويض كامقام
271	(دشمنوں پر کامیابی	254	تفویض کی تعریفات
272	مر ادبوری ہونا	255	تفویض کی ضد
272	پیشوائی وامامت	256	فوری مختاجی
273	تعريف وتوصيف	256	تفویض پر ابھارنے والی باتیں
273	(جنت کی بشارت	257	روقتم کے خطرات
273	(مجنَّتِ اللَّهِي	257	خطرے کے متعلق اقوالِ علما
274	(بلند در جات	258	ایک سوال اوراس کاجواب
274	(عظیم بزرگی	259	مقام تفویض ہے گرنا
274	(بےائتہا تواب	260	الله عَزْدَ جَلَّ ير يكه واجب نهيس
276	صبر کی حقیقت	261	تفويض ميں اختيار
277	حصولِ صبر كاطريقه	261	تفویض میں کہاں اختیار نہیں؟
277	فل:رزق اوراس کے حصول	262	تیسراعاد منه: قضائے الٰہی پر رضاکا بیان
	كابيان	263	موجوده بركت كاختم بونا
277	سب سے بڑی رکاوٹ	264	قضاپر راضی رہے کامعنی
278	غفلت کی اصل وجه	264	ایک سوال اوراس کاجواب
278	الله والول كى ثابت قدى	266	فضاپر راضي کي زياده طلبي
279	سيِّد ناابراتيم بن اوجم عَنيْهِ الرَّحْمَه	266	[ایک سوال اوراس کاجواب
	ک ثابت قد می	267	چوتفاعار ضه: مصائب و تكاليف





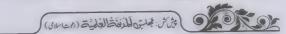


763676	٤٧	٦	5

المالي العادين

296	ر بوبیت و عبو دیت	280	جنگل میں انو کھی آرزو
297	صبر کابیان	281	عجيب وغريب تمنا
297	صبر کی اقسام	281	مجاہدات پر مبنی واقعات کے فوائد
298	بے صبر ی کے بڑے نقصانات	283	الله عنول رزق من الله عنورة عن الله عنورة عنورة
298	روم ری مصیبت	<u></u>	پر تو کل کی تقیمتیں
299	صحح تدبير اورسيدهارات	283	چندعمه ه نكات
299	مهربان باپ اور بیار بینے کی مثال	283	رزق كاضامن الله عنود جلائب
300	طبیب اور مریض کی مثال	284	ایمان و معرفت سے محروی کاخوف
301	تمهاری بهتری اور بھلائی	285	تمهارالقمه كوئي اور نهيس چباسكتا
301	پیاروں پر مشقتوں کی زیادتی	286	مُر ده رزق کاکیاکرے گا؟
302	لتم نظر رحمت میں ہو	286	اسباب كاكوئي اعتبار نهيس
303	فىل: تدبير كوالله عَزْوَجَنَ ك	287	کئی کئی ون پکھے نہ کھایا
303	والے کرنے کابیان	288	سبب چاہئے یا قوت؟
304	اگر مگر کے چیکر ہے ، پچو	288	فرشتول جبياحال
305	ناراضی کا کوئی فائدہ نہیں	289	تو کل بصیرت پیدا کرتا ہے
306	مصيب آنے پر کیا کریں؟	291	تفویض کابیان
308	پانچ ين كمانى: عبادت پر اجمارنے	291	تمام جہتوں سے واقف
300	والی چیز و ل کابیان	292	سب ہے بہتر تدبیر والا
309	خوف کیوں ضر وری ہے؟	294	قضائے الہی پر راضی رہے کابیان
310	بزر گول کاخون خدا	294	د نیاد آخرت کافائده
310	امید کیوں ضروری ہے؟	295	خطرات كالنديشه
312	حايت: جنتوں كا جگمگانا	296	مدیث قدی کی سخت و عید



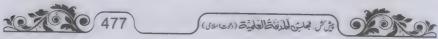




المالي الماليان

327	شيخ المرسلين كاواقعه	313	سرئش چویائے کاعلاج
327	ابوالا نبياكا واقعه	244	خوف واميد كي حقيقت، تعريف
328	كليم خداكاواقعه	314	اور حکم
328	بلعم بن باعورا كاعبر تناك قصه	314	خوف کی تعریف
330	خَلِيْفَةُ الله كاواقعه	315	خوف کے چار مقدمات
330	سيدنالونس عكنيه الشلام كاواقعه	315	امید کی تعریف
331	سيدالا نميامة الله عَمَايُه وَسَلَّم كَاذَكُم فير	316	امید کاشر عی حکم
332	خوف کی تعلیم	316	امید کے چار مقدمات
333	صحابة كرام وامت مرحومه كامعامله	317	نصل: خوف واميدكي گھاڻي ميں
334	جانب اميد ميں معاملهٔ الٰہی	317	احتياط كي ضرورت
335	(جادو گرول کاواقعہ	317	باحتياطي كاانجام
335	اصحاب كهف كاتذكره	318	اختياط كاانعام
337	محبوب بندول پر عتاب	318	خوف وامید کے تین رائے
338	بندول پر مهربانیال	319	ور میانی راسته اپناؤ
339	خوف ورجاكے راستے كاتيسر ااصول	320	راوخوف واميدر چلنے كے تين اصول
339	موت كابيان	321	خوف ور جا کے رائے کا پہلا اصول
339	کلمه ضرور پژهول گا	321	امید کے بارے میں فرامینِ الٰہی
340	تین گناہوں کے سبب بُر اخاتمہ	322	خوف کے بارے میں فرامینِ الٰہی
341	قابلِ رشک موتیں	324	خوف واميد كي جامع آيات
342	ماپ تول میں کمی کاوبال	325	خوف در جا کے رائے کادوسر ااصول
342	قبركابيان	325	ابلیس کی تباہی وبربادی
342	نگاهِ شوق اور عشق بھر ادل	326	سپّدُناجريل کي گريه وزاري
343	وقت كالهيل	326	سيِّدُ ناابوالبشر كاواقعه

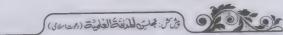






			(:)
360	دوزخ تی اللها	343	شهید کی جنازه میں شرکت
360	اخلاص اوراس کی قشمیں	344	دوزخ کی سائس نے بوڑھا کر دیا
361	عمل میں اخلاص	344	قیامت کابیان
361	طلبِ ثواب میں اخلاص	344	مبمان اور مجرم
362	اخلاص کی تعریفات	345	نیکی والول پر مواخذه نهیں
362	اخلاص کی نبوی تعریف	346	جنت ودوزخ كابيان
363	ریااوراس کی اقسام	347	سب سے بڑی مصیبت
000	عمل میں اخلاص، ریااور نفاق	348	ستيدُ ناحس بهرى عَلَيْهِ الرَّحْمَه كَي تَمنا
363	كىتاثير	348	كهيں ايمان ومعرفت چھن نہ جائيں
363	كياعارف سے ريامكن ہے؟	349	در میانی راسته زیاده بهتر ہے
364	اخلاص کے اُحکام	350	خوف واميد مين ترجيح كي صورت
365	عمل میں اخلاص کاوقت	351	تمنااوراميد مين فرق ہے
366	ہر عمل کے لئے علیحدہ اخلاص	352	بِ جا آرزو كي لكانے والا
366	ریا کی ایک خفیہ قشم	353	ر حت نیکوں سے قریب ہے
367	ریاہے بچانے والی نیتیں	354	فسل: پانچویں گھاٹی کاخلاصہ
368	قابلِ تعريف نيتيں	356	مین کمانی:عبادت کوخراب کرنے
368	تنگدستی سے نجات کاو ظیفہ	330	والى چيز ول كابيان
369	صوفیائے کرام کااصل سرمایی	356	اخلاص کی ضرورت واہمیت
370	خود پیندی کابیان	357	ریاکاری کی دور سوائیاں اور
370	توفیق ہے محروی	337	دو مصیبتیں
371	نیک عمل کی بربادی	357	دور سوائيال
371	خود پیندی کی حقیقت اور تھکم	358	رو مصيبتيں
372	عمل میں خو دیسندی کا اڑ	359	روزِ محشر کاپہلا فیصلہ

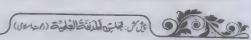




TO TO EVA	7	5 6 249	_
-----------	---	---------	---

387	بِو قونی ونادانی	372	خو دیسندی اور لو گوں کی تین اقسام
388	خور پیندی ہے بچانے والا تصور	373	افعالِ قدریه ومعتزله کی کیفیت
389	كيا تجھى اليي كوشش كى؟	373	ایک سوال ادراس کاجواب
390	فس خواب غفلت سے بیداری	374	10 چيزوں سے اعمال کو بحياؤ
	کی د گوت	375	فس ار ياكاري وخود پيندي اوران
390	اس گھاٹی کے تین اہم امور	5/5	کے خطرات کا بیان
390	عیب دار کپڑ ااور فکرِ آخرت	376	ریاکاری سے حفاظت کے چاراصول
391	ایک لفظ کی ریاکاری	376	پېلااصول کې پېلااصول
392	(دو فج کاضیاع	377	دوسر ااصول
392	شارنه ہوسکنے والا ثواب	377	د نیاوآخرت دونوں مل جائیں گے
393	ایک گھڑی70 سال سے بڑھ گئ	378	تيسر ااصول/چو تھااصول
393	ہیر اہر ار کوڑیوں سے بہتر ہے	379	بے انتہا خسارہ و محروی
394	جلال وعظمت،انعامات اور	380	نیتوں سے انجام میں فرق
	عيوب وآفات	381	خود پندی سے بچانے والے اصول
396	بے شارانعامات واحسانات	381	پېلااصول کې پېلااصول
397	عيوب وآفات ميں خطرنا کي	382	وت کی قدر وقیت کیسے بڑھائیں؟
397	عمّاب ورحمت بمرى حكايت	383	قدروتیت مخلف ہونے کی مثال
397	بزر گوں کی ہاتیں	384	دوسر ااصول
399	دل کو ہلا دینے والی روایت	385	تبسر ااصول
406	فس عبادت میں اخلاص کا بیان	385	سب سے بڑی بادشاہی
406	اپنے نفس کو نصیحت	386	نوازشوں کے باوجو دخود پیندی
407	بندے پر فضل ور حت	387	فسل: فصلِ اللي بھلاكر اپنے عمل كو
408	کھوٹی پونجی کی قبولیت	307	ا چها جانے والا

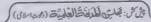


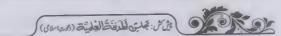




425	غافل وعاجز لوگ	409	سب سے بڑا تخفہ
426	لا کچ ونیانے تباہ کرویا	410	ساتون کمانی: حمدو فشکر کی گھاٹی
428	بادشاه اور غلام کی مثال	410	شکر کی ضر ورت واہمیت
430	نعمت کی تحقیر مت کرو	411	نعتول كوبانده لو
432	اپنول سے عیش وآرام کی دوری	412	نعتول کی اقسام
433	سب سے بڑی نعمت اسلام ہے	413	فتيتى ہير ااور نادر نکته
433	علم مصنف اوراعترافِ حقيقت	414	حمدو فشكر كي حقيقت، تعريف اور
434	برای نعمت پر شکر گزاری	4 14	هم کابیان
435	خفيه تدبير اورا قوالِ اسلاف	414	حمد وشكر مين فرق
435	عصمت میں آفت	415	حمد وشکر کی تعریفات
436	نواز شات ہے دھو کانہ کھانا	416	حُجَّةُ الْإِسْلَامِ كَاراعَ
437	حفاظتِ ايمان كى دعا	416	مصيبت پشكر مامبر؟
438	كہيں اسلام نہ چين جائے!	417	مصیبت کے پہلومیں نعمتیں
438	ناشکری لے ڈوبی	417	مصيبت در حقيقت نعمت ٢
400	فسل: بار گاوالبی میں گرید وزاری	418	کون ی نعت خیر ہے؟
439	کے وجوب کا بیان	419	شكروالا افضل ياصبروالا؟
439	اعلیٰ خوبی اور ستھر امر تنبہ	420	صبر کی افضلیت پر دلائل
440	وليون كاانداز شكر	421	حفزت مصنف کی رائے
441	د نیا کے بنیادی مصائب	422	فل: حمد وشكرك واجب بون
442	فیمتی و نایاب خزانے	722	كابيان
443	شکر گزار تھوڑے ہیں	422	(دوبنیادی باتیں
444	سختیاں آسان ہو جاتی ہیں	423	قدروالے کو نعمت ملتی ہے
445	لمح بهر ميس مقام ومرتبه	424	دینی نعمت کی قدر دانی







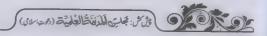
10,10	ENI	ابرين	المراق والمنهاج العالم
455	فرمانبر داربندے کی40بزرگیوں	445	پل بھر میں مقام معرفت
433	كابيان	446	دنیاہے دین کی طرف
455	د نیاکی 20 بزر گیاں	446	رابعه بصريه كي زندگي ميں انقلاب
458	آخرت کی20بزر گیاں	447	ایک سوال اوراس کاجواب
461	بزر گیاں شارسے باہر ہیں	448	فل: دلول سے طے ہونے والی
462	نه ختم ہونے والی باتیں	440	روحانی راهِ آخرت کابیان
463	چار ضر وری با تیں	448	نور کی طلب
463	چارلو گول پرانتهائی تعجب ہے	449	ایک سوال اوراس کاجواب
465	راهِ عبادت كاخلاصه وتفصيل	450	كاش! مين پيدانه مواموتا
466	امام غزالی کی دعائمیں	451	دونول جہان میں سلامتی
468	تفصيلي فهرست	431	و بادشاهت
482	ماخذومر اجع	453	وليوں كى شانيں
485	الْمُدِينَةُ الْعِلْمِيهِ كَي كُتُب كاتعارف	454	أخروى بادشابت برس سلطنت

کون کس کی خاطر پیداہوا؟

الله عَدَوْ عَلَيْ السَّهَ عَرَدَ عَلَى الله عَدَوْ الله وَسَدَّم) كى خاطر اور باقى سب خاطر ، آدم (عَدَيْهِ السَّدَم) كى خاطر پيدا كيااب جو شخص اس شے ميں مصروف ہوگا جو ميں نے اس كى خاطر پيدا كى ہے تو وہ شے اسے مجھ سے دور كردے كى مگر جو شخص (سب سے منہ مور كر) ميرى ياد ميں مشغول ہوگا تو ميں جراس شے كار خ اس كى خاطر پيدا كى ۔

(توت القلوب مُتَزجم، ۲/ ۲۰۸)



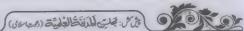






***	کلامهاری تعال	قران پاك
مطبوعه	معنف/مؤلف	نام كتاب
مكتبةالمدينة١٣٣٢ه	اعلى حضرت امام احد رضاخان عليه الرحد متوفى ١٣٢٠ ه	ترجية كنزالايبان
مكتبة المدينة ١٣٣٥هـ	مفتى نعيم الدين مراد آبادى عليه الرحم متوفى ١٣٧٤ه	خزائن العرفان
پیربهائی کمپنی	مفتى احمديارخان نعيمي عليد الرحمد متوفى ١٣٩١هـ	نورالعرفان
داراحيامالتراثالعين ٢٠٠١ه	امام محمد بن عبرين حسين رازي شافعي عليه الرحمة مترفى ٧٠٧هـ	التفسيرالكبير
دارالفکر ۱۳۲۰هـ	امام محمد بن احمد انصارى قرطبى عليه الرحمة متوفى ا ٢٤هـ	تفسيرالقرطبي
مكتبةالمدينة٢٣١١ه	مفتى ابوالصالح محبدة اسمقادري مدقله	صراط الجنان
دارالكتبالعلبية١٣١٩هـ	امام محمد بن اسباعيل بخارى عنيه الرحمه متولى ٢٥٧ه	صحيح البخاري
دارابن حزم ۱۳۱۹ه	امام مسلم بن حجاج تشيرى عليد الرصد مترفى ١٢٦ه	صحيح مسلم
دارالفكرييروت٣١٨١ه	امام محمد بن عيلى ترمنى عليد الرحد متوفى ٢٤٩هـ	سننالترمذي
داراحيادالتراثالعي ١٣٢١ه	امامرابوداودسليان بن اشعث منيدانرسه متوفى ٢٤٥هـ	سنن ابي داو د
دارالكتبالعلبية٢٢١م ١هـ	امام احدد بن شعيب نسال عليه الرحد متوفى ٣٠٠هـ	سنننسال
دارالبعرفةبيروت • ۲ % ا ه	امام محمد بين يزيد قزويني عليه الرصه متوفى ٢٤٣هـ	سنن ابن ماجه
دار الكتاب العني ٢٠٠٧ ه	امام عبد الله بن عبد الرحلن دار مي عليه الرحمة متوفي ٢٥٥هـ	سنندارمي
دارالكتبالعلبية١١١١ه	امام احمد بن شعيب نسائي مليد الرحد متولى ١٠٠٠ هـ	السنن الكبرى
دارالكتبالعلبية ١٣١٤هـ	امامحافظ ابوحاتم محس بن حبان عليه الرحد متوفى ٣٥٠٠	ابنحبان
دارالفكى بيروت ١٣١٨هـ	امام عبد الله بن محمد بن إن شيبة عليه الرحمة وفي ٢٣٥هـ	البصنف
دارالكتب العلبية ١٣٢١هـ	امامحافظ ابويكى عهد الرزاق بن همام عليه الرحمه متوفى ٢١١هـ	البصنف
دارالفكربيروت ١٣١هـ	امام احسان محمد بن حتبل عليه الرحمة مترقى ٢٣١هـ	البسند
مكتبة العلوم والحكم ٢٢٣ اه	امام ايويكر احمد ين عمرو بزار عليه الرحمة متوفى ٢٩٢ه	البسند
دارالكتبالعلبية٢٠١١هـ	حافظشىدىيەينشھردادىنشىدىيەجىلىمىنمالىمەمتىلى ٩٠٩ه	فردوس الاخبار
مؤسسة الرسالة بيروت ١٣٠٩ه	حافظ سليان بن احمد طبران عليه الرحمه متوفى • ٢ ٣٠هـ	مسندالشاميين





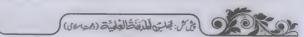




المراح المناه العادين

منتانپاکستان	امامرمحمدبن اسماعيل بخارى عليه الرحمه متوفى ٢٥٧ه	الادبالبفرد
دارالبعرفةبيروت١٨١٨١٨	امام محمد بن عبد الله حاكم عليه الرحمه متوفى ٥٠٠٥	مستدرك
دارالكتب العلمية ١٣٢١هـ	امام ابوبكر احمد بن حسين بيه تمي عبيه الرحمه متوفى ١٥٨٨ه	شعبالايان
البكتبة العصرية ٢٢١هـ	امام عبدالله بن محمد ابن إلى الدنيا عليه الرحم متوفى ٢٨١هـ	الموسوعة
داراحياء التراث ٢٢٢ اه	حافظ سليمان بن احمد طهراني عنيه الرحمه متوفى ٢٠٠٠هـ	المعجم الكبير
دارالكتبالعلبية ١٣٢٠ه	حافظ سليمان بن احمد طهراني عليه الرحمه متوفّى ٢٠ ١٠هـ	المعجم الاوسط
مكتبة الامام بخارى	محمدبن على حسين حكيم ترمنى عليه الرحيه متوفى ٣١٠ه	نوادر الاصول
دارالكتبالعلبية ٢٨ اه	اماميوسف بن عبدالله ابن عبد البرقر طبى عليه الرحم متولى ٢٢٠ ٥٠	جامع بيان العلم
دارالكتب العلمية ١٣١٨ه	امام ابونعيم احدى بن عبد الله اصبهاني عبيه الرحيه متوقى ١٩٣٠هـ	حلية الاولياء
دار الغد الجديد ٢ ١٣٢ هـ	امام احمد بن محمد بن حنبل عليه الرحمه متوفى ٢٣١ه	الزهد
دارالكتب العلبية بيروت	امام ابوعبد الرحل عبد الله بن مبارك عبيد الرحيد متوفى ١٨١هـ	الزهد
دارالفكربيروت١٩١٨ه	حافظ عبد العظيم بن عبد القوى منذرى عبيه الرحمة متوفى ٢٥٧ه	الترغيب والترهيب
دارالكتبالعلبية ١٣٢٥ هـ	امام جلال الدائن عبد الرحين سيوخى شافتى عليه الرحمة متوفى ١١٩هـ	الجامع الصغير
دارالكتب العلبية ٢١١ه	امام جلال الدين عبد الرحل سيوطى شافعى عليه الرحمة متوفى ١١٩هـ	جباع الجوامع
دارالکتابالعبی۱۳۲۸ه	امام عبد الله بن محد المعروف بلي الشيخ عليه الرحد مترفى ٢٩ سو	اخلاق النبى وآدابه
مركنهاهلسنت بركات رضاهند	عياض بن مولى بن عياض مالكي عديد الرحيد متوفى ٥٣٦هـ	الشفا
دارانكتبالعنبية ٢٣ ١٨هـ	ابوالفرجعيد الرحين بنعلى ابن جوزي عليه الرحمة متوفى 4 9 هـ	العلل البتناهية
دار السرور ۱۳۲۸ هـ	ابوالفتحمحدبنعبدالكريم شهرستانعليه الرحه متوفى ١٩٨٨ه	الهلل والنحل
دارالكتبالعلمية ١٨١٤ه	امام چلال الدين عيد الرحمن سيوطى عنيه الرحمة وفي اا ٩٩١	اللالئ البصنوعة
دارالفكربيروت ١٣٢١هـ	عبد الرحمن بن على بن جوزى عليه الرحمه متوفي ٩٨٨هـ	البوضوعات
دارالكتبالعلمية١١٨٨ه	امام ابونعيم احمد بن عبد الله اصبهاني عديد الرحمه متوفى ١٩٣٠ه	تاريخ اصبهان
عالم الكتب ١٣٠٧ه	ابوالقاسم حمزة بن يوسف سهمي جرجاني عبيه الرحمه متو في ٢٠٢٨هـ	تاريخ جرجان
دارالفكربيروت٢١١١ه	ابوالقاسم على بن حسن ابن عساكر عنيه الرحيه متوفى ا ۵۵ه	تاريخ ابن عساكر
دارالفكربيروت ١٨١٨ اه	اسماعيل بن عمرابن كثير دمشقى عنيه الرحم متوفى ٢٥٥٨هـ	البداية والنهاية







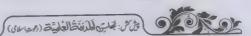
حافظ ابونعيم احمد بن عبد الله اصبهان عبيه الرحمة مترقى ٥٣٣٠	معرفة الصحابة
امام محمد بن عبد الرحلن سخاوى عبيد الرحد مترفى ٢٠٩هـ	البقاصدالعسنة
γ	عيدة القارى
امامحافظ ابن حجرعسقلان شافعي عبيه الرحيه مترفي ١٥٢هـ	فتحالبارى
Υ	اتحاف السادة
مولانا ابوسعيد خادمي عبيه الرحيه متوفى ١١٨٨ هـ	بريقة محبودية
السيد الشريف الجرجان عديد الرحيد متوفى ١١٨ه	التعريفات للجرجان
مبارك بن محمد ابن الاثير الجزرى عليه الرحمه متوفى ٢٠٢ه	النهاية لابن اثير
<u> </u>	الدرالبختار
محمدامين ابن عابدين شامي عليه الرحيد متوفى ١٢٥٢هـ	ردالبحتار
علامه هما هرمولانا شيخ نظام عنيه الرحمه متوفى ١١١١ه	الفتاوىالهندية
اعلىحضرت امام احمد رضاخان عليه الرحمه متوفى ١٣٨٠ ه	فتاوى رضويه
مفتى محمد امجد على اعظمى عليه الرحمه متوفى ١٣٦٧ هـ	بهارشريعت
	مراة المناجيح
	بهجة الاسرار
علامهمولانا ابويلال محمد الياس عطارقادرى رضوى مدظله	فيضانسنت
	امام محمد بين عبد الرحين سخاوى عبيد الرحيد متوفى ١٠٥٥ مام امام حافظ ابن محبود بين احبد عبينى عبيد الرحيد متوفى ١٢٥٥ مام علامه سيد محمد مرتفق زبيدى عبيد الرحيد متوفى ١٢٠٥ مام مولانا ابو سعيد خادمي عبيد الرحيد متوفى ١١٨٨ مام السيد الشهيف الجرجاني عبد الرحيد متوفى ١١٨٨ مام مبارك بين محمد ابين الاثير الجزرى عبيد الرحيد متوفى ١٠٠٨ مام محمد بين على البعووف بعلاء الربين حصكفي عبيد الرحيد متوفى ١٢٥٨ هام محمد بين على البعووف بعلاء الربين عليد الرحيد متوفى ١٢٥٢ هام علامدهما مولانا شيخ نظام عبد الرحيد متوفى ١٢٥١ هام اعلى حضرت امام احمد رضا خان عبد الرحيد متوفى ١٢٥١ ها مفتى محمد امجر على اعظى عبد الرحيد متوفى ١٢٥١ هام مفتى احبد بايار خان نعيبى عبد الرحيد متوفى ١٢٥١ هام مفتى احبد بايار خان نعيبى عبد الرحيد متوفى ١٣٥١هـ امام ابوالحسن على بين يوسف شطنوقى عليد الرحيد متوفى ١٢٥١هـ

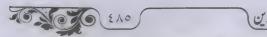
...@t<0>+@...

مر کارصَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَ شَهر ادك اور شهزاد يال

المحری استین شہز اور معرف جن کے اسائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حفرت سیّدنا قاسم (2) حضرت سیّدنا قاسم (2) حضرت سیّدنا ابر اجیم عَلَیْهِمُ الرِّفْوَان میار شہز اویاں تقیین جن کے اسائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حضرت سیّد نناذینب (2) حضرت سیّد ننادُقیّنه (3) حضرت سیّد ننافاطمهٔ الزیر ادفِق الله عَنْهُنَ۔ (3) حضرت سیّد ننافاطمهٔ الزیر ادفِق الله عَنْهُنَ۔ (المواهب الله دیة، الفصل الفاقی فی دکو اولاد الکوراد، ۱۳۱۳ سیر المواهب الله دیة، الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۱۳ سیر المواهب الله دیة، الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۱۳ سیر المواهب الله دیة، الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۱۳ سیر المواهب الله دیة، الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۳۳ سیر المواهب الله دیت الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۳۳ سیر المواهب الله دیت الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۳۳ سیر المواهب الله دیت الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۳۳ سیر المواهب الله دیت الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۳۳ سیر المواهب الله دیت الفصل الفاقی فی دکوراولاد الکوراد، ۱۳۳۳ سیر المواهب الله دیت الفیل سیر المواهب الله دیت المواهب المواهب الله دیت المواهب المو







مجلس المدينة العلميه اور ديگر مجالس كى طرف سے پيش كرده447كتبورسائل

﴿شعبه فيضان قرأن﴾

02... تفسير صراط الجنان جلد: 2 (كل صفحات: 495) 01... تفسير صراط البنان جلد:1 (كل صفحات:524)

04... تفسير صراط الجنان جلد:4(كل صفحات:592) 03... تغيير صراط الجنان جلد:3(كل صفحات:573)

06 يتنسير صراط البيثان جلد:6 (كل صفحات:717) 05... تفسير صراط الجنان جلد:5 (كل صفحات:617)

08... تغيير صراط الجنان جلد:8 (كل صفحات:674) 07... تفسير صراط الجنان جلد:7(كل صفحات:619)

10...معرفة القرأن جلد: (ياره 1 تا5، كل صفحات: 404) 09... تفسير صراط البينان جلد:9(كل صفحات:619)

12... معرفة القرأن جلد: 3 (ياره 11 تا 15، كل صفحات: 407) 11... معرفة القرأن جلد: 2(ياره 6 تا10، كل صفحات: 376)

13... معرفة القرأن جلد: 3 (ياره 11 تا 15، كل صفحات: 407)

﴿شعبه فيضان صديث

01. فيضان رياض الصالحين جلد: ١(كل صفحات: 656) 02... فيضان رياض الصالحين جلد: 2(كل صفحات: 688) ﴿شعبه كُتُ اعلى حضرت ﴾

01...راه خدامين خرچ كرنے كے فضائل (رَادُّ الْقَحْط وَ الْوَيَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء)(كل صفحات:40)

02... كرنى نوك كے شرعى احكامات (كِفُلُ الْفَقيْية الْفَاهِم فِي أَخْكَامِر قِنْ طَاسِ الدَّرَاهِم) (كُل صفحات: 199)

03.. فضائل وعا(كَفْسَنُ الْوِعَاءِلِأَدَابِ الدُّعَاء مَعَهْ ذَيْلُ الْهُدَّعَاء لِأَحْسَن الْوِعَاء) (كل صفحات:326)

04... عيد ن ميس كلِّ ملناكيها؟ (وشَاحُ الْجِيْدِيْ تَخْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (كُلِّ صَفَّات: 55)

05...والدين، زوجين اور اساتذه كے حقوق (ٱلْحُقُوق لِطرُح الْعُقُوق) (كل صفحات: 125)

06...معاشى ترقى كاراز (حاشيه و تشريخ تدبير فلاح ونحات واصلاح) (كل صفحات:41)

07...الملفوظ المعروف بهلفوظاتِ اعلى حفرت (مكمل حيار حصے) (كل صفحات:561)

08 ... شريت وطريقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِإِعْزَازِ شُنْء وَعُلَبَاء) (كُلُ صْحَات: 57)

09...اعلى حفرت سے سوال جواب (إِفْلَهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (كل صفحات: 100)



الم المركز عَمَاسَ عَمَاسِ المُلْوَيَةُ الدُّولِيَّةِ (مِعَامِون)



763676 217

منهاج العابدين

10...ولايت كا آسان راسته (تصور شخ) (ألْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (كُل صفحات:60)

11... حقوق العبادكيي معاف مول (أعْجَبُ الْإِمْدَاد) (كل صفحات: 47)

12. ثبوت ہلال کے طریقے (مُن قُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات: 63)

13...اولاد كے حقوق (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَاد) (كل صفحات:31) 14...مدالَق بخشش (كل صفحات:446)

15... ايمان كى يجيان (حاشيه تمبيد ايمان) (كل صفحات:74) 16... أَنْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْبَةُ (كُلِ صفحات:46)

17... كنز الإيمان مع خزائن العرفان (كل صفحات: 1185) 81... فيضان خطبات رضويه (كل صفحات: 24)

19...اعتقادالا حباب (وس عقير) (كل صفحات: 200) 20 ... بياض ياك خُبَّة أَالْا شلام (كل صفحات: 37)

عربى كثب الم

21... جَدُّالْمُنِتَا رَعَلَى رَدَّالْمُعْتَار (مات جلدي) (كل صفحات: 4000)

22 التَّغِينِيُّ الرَّضَوِى عَلَى صَحِيْحِ الْبُغَارِي (كُل صَفَات:458) 23 التَّغِينِيُّ الْبَوْهِبِي (كُل صَفَات:46)

24... الزَّمْزَمَةُ الْقُنْدِيَة (كُل صَخَات:93) 25... أَجْلَى الْإِغْلَامِ (كُل صَخَات:70)

26... كِفْلُ الْفَقِيْدِ الْفَاهِم (كُل صَحَات: 74) 27... إِمَّا مَدُ الْقِيمَامَة (كُل صَحَات: 60)

28 أَرْ أَكُ الْبَتِينَة (كُل صَحْات: 62) 29 تَنْهِيْدُ الْرِيْمَانِ (كُل صَحْات: 77)

﴿ شعبه تراجم كُتِ ﴾

01... سائة عرش كس كولط كالمدر؟ (تَتْهِينُدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظَالِّ الْعَرْشِ) (كل صفحات:88)

02 ... مدنى آقاكروش فيصلح (ٱلْبَاهِرِنِ حُكْم النَّبِيِّ صَمَّى اللهُ عَنَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِن وَ الظَّاهِر) (كل صفحات: 112)

03 ... ئىكيول كى جزائي اور گنامول كى سزائين (قُنَّةُ ٱلْغُيُون وَمُفَلِّ خُ الْقَلْبِ الْمَحْزُون) (كُل صفحات: 142)

04. نصيحتوں كے مدنى يهول بوسية احاديث رسول (الْمَهَ اعظيف الْاحَادِيثِ الْقُدْسِيَّة) (كل صفحات: 54)

05 جنت ميں لے جانے والے اعمال (أَنْمَتُجُرُ الرَّابِحِ فِي ثُمُوابِ الْعَمَلِ الصَّابِح) (كل صفحات: 743)

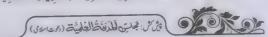
06... جَهْم ميں لے جانے والے اعمال (علد:1) (اَلدَّوَاجِرعَن اقْتَوَافِ الْكَبَائِرِ) (كُل صفحات:853)

07... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:2) (اَلوَّوَا جِرعَن اَفْتَوَافِ الْكَبَائِرِ) (كُل صَخَات:1012)

08...امام اعظم عَلَيْهِ دَحْمَةُ اللهِ الدَّكْمَ مِ كَا وصيتيل (وَصَالِيا إِمَامِ أَعْظَم عَلَيْهِ الدَّحْمَه) (كل صفحات:46)

09... دين ودنيا كى انو كھى باتيس (ٱلْمُسْتَطَنُ فِيْ كُلِّ فَيْ مُسْتَظْرَف، جلد:1) (كل صفحات: 552)

10...اصلاحِ اعمال (جلد: 1) (الْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّة شُرُّ مَن يُقَةِ الْهُحَةَ ديَّة) (كُل صَحَات: 866)



TO NOTE LAY

الماليان

11... مخقر منهاج العابرين (تَنْبِينُهُ الْغَافِلِينُ مُخْتَصَرُ مِنْهَاجِ الْعَابِدِيْنِ) (كُل صفحات: 281)

12... نیکی کی دعوت کے فضائل (ٱلْأَمْرُ بِالْمَعْدُوُ فِ وَالنَّهُ مُنْ عَنِ الْمُنْكَدِ) (كُل صفحات:98)

13...الله والول كي باتس (جلد:1) (حِلْيَةُ الْأَوْلِيّاء وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيّاء) (كل صفحات:896)

14...الله والوس كى باتس (علد: 2) (حِلْيَةُ الْأَوْلِيّاء وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيّاء) (كل صفحات: 625)

15...الله والوس كي باتيس (جلد: 3) (حِلْيَةُ الْأَوْلِيمَاءُ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيمَاء) (كل صفحات: 580)

16...الله والوركى باتين (جلد:4) (حِلْيَةُ الْأَوْلِيّاء وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيّاء) (كل صفحات: 510)

17...الله والول كي باتس (علد: 5) (حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاء) (كل صفحات: 571)

18... فيضان مز ارات اولياء (كَشُفُ النُّوْر عَنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْر) (كُل صَفَات: 144)

19... ونیاسے بے رغبتی اور امیدوں کی کی (اَلزُهْدُ وَقَصْرُ الْأَمْلِ) (كل صفحات:85)

20 عاشقان مديث كى دكايات (الرّحْلَة في طَلّب الْحَدِيْث) (كُل صفحات: 105)

21...احياء العلوم (جلد:1) (إِخْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْنِ) (كُل صَفَّات: 1124)

22 ... احياء العلوم (جلد: 2) (إخْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (كُل صَحْات: 1393)

23 _ احياء العلوم (مد: 3) (إخْيَاءُ عُدُوْمِ الدِّيْنِ) (كُل صَنَّحات: 1290)

24... احياء العلوم (علد: 4) (إخْيَاءُ عُدُوْمِ الدِّيْنِ) (كل صفحات: 911)

25... احياء العلوم (جلد: 5) (إِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْنِ) (كُل صَفّات: 814)

26... ايك يب سوئكه (حُسْنُ السَّمْت فِي الصَّمْت) (كل صفحات: 37)

27...راهِ عَلَم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّم طَهِيقَ التَّعَلُم) (كُل صْخَات: 102)

28 ... دكايتيں اور نصحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِقِ) (كل صفحات: 649)

29 يفينانِ علم وعلا (فَضُلُ الْعِلْمِ وَالْعُلْمَاء) (كل صفحات: 38)

30...ا يحصر ب عمل (رسالةُ النُذَا كَرَةَ) (كل صفحات: 122)

31...احياء العلوم كاخلاصه (لُبَابُ الْإِحْيَاء) (كل صفحات: 641)

32 شكرك فضائل (الشُكْرُ لِلْه عَزْوَجَلَ) (كُل صْحَات: 122)

33...عُيُونُ الْحِكَايَات (مترجم حصد اول) (كل صفحات: 412)

34... عُيُونُ الْمِع كَايَات (مترجم حصد دوم) (كل صفحات: 413)

35... ثاهر اواولياء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْن) (كُل صْفَات: 36)

76 20 211

من العادين

36... حُسن أخلاق (مَكَادِمُ الْأَخْلَاق) (كُل صفحات: 102) 37 ... منهاج العالدين (كل صفحات: 496)

38... آنىوۇل كادرىلار بَحْرُالدُّمُوْع) (كل صفحات: 300) 39... شرحُ الصُّدُور (مترجَم) (كل صفحات: 572)

40 يقوت القلوب (مترجم جلد:1) كل صفحات:826) 41 قوت القلوب (مترجم جلد: 2) (كل صفحات: 784)

42 آواب وين (ٱلْأَدَبُ في الدِّيْنِ) (كل صفحات: 63) 43... 152 رحمت بعرى دكايات (كل صفحات: 326)

44 مع كونفيحت (آثية الْدَلَد) (كل صفحات: 64) 76...45 كيره گناه (الكيائه) (كل صفحات: 264)

﴿ شعبه درى كتب ﴾

01...ديوان المتنبي مع الحاشية المفيدة اتقان الملتة (كل صفحات: 104)

02...الجلالين مع حاشية انوار الحرمين المجدد الاول (كل صفيات: 400)

03...الجلالين مع حاشية انوار الحرمين المجلدالثان (كل صفحات: 374)

04. رياض الصالحين مع حاشية منهاج العارفين (كل صفحات: 124)

05...شرح مئة عامل مع حاشية الفرح الكامل (كل صفحات: 147)

06... تلخيص البفتاح مع شهده الجيدة تند البصياح (كل صفحات: 229)

07...منتخب الابواب من احياء علوم الدين (عربي) (كل صفحات: 178)

08...ديوان الحماسة مع شرح اتقان الغراسة (كل صفحات: 325)

09...قصيدة البردة مع شرح عصيدة الشهدة (كل صفحات: 317)

10 ...التعليق الرضوي على صحيح البخاري (كل صفحات: 458)

11...مراح الارواح مع حاشية ضياء الاصباح (كل صفحات: 182)

12. شرح العقائد مع حاشية جمع الفرائد (كل صفيات: 385)

13...نور الايضاح مع حاشية النور والضياء (كل صفحات: 392)

14...الاربعين النووية في الأحاديث النبوية (كل صفحات: 155)

15...شرح الجامي مع حاشية الفرح النامي (كل صفحات: 429)

16...هداية النحومع حاشية عناية النحو (كل صفحات: 288)

17...اصول الشاشي مع احسن الحداشي (كل صفحات:306)

18... مئة عامل منظوم (فارى مع ترجه و تشريخ) (كل صفحات: 28) 19. كتاب العقائد (كل صفحات: 64)

20 مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (كل صفحات: 117) 21...الحق البيين (كل صفحات:131)

المال المالية المراقة المالية المراقة المالية المالية



75 6 EA9

المراح منهاج العابدين

23 _ فيضانِ سوره نور (كل صفحات: 128)

25 ... نصاب النحو (كل صفحات: 285)

27 نيضان تجويد (كل صفحات: 161)

29 ... نصاب البنطق (كل صفحات: 161)

31...نصاب الادب (كل صفحات: 200)

33...انوار الحديث (كل صفحات: 466)

35 ... نصاب التجويد (كل صفحات: 85)

37 يعريفات نحوية (كل صفحات:53)

39...شرح مائة عامل (كل صفحات: 38)

41...نصاب الصرف (كل صفحات: 352) 43... فلفائر راشدين (كل صفحات: 352)

45...البحادثة العربية (كل صفحات: 104)

47 نصاب اصول حديث (كل صفحات: 95)

22.. فيض الادب (مكمل حصه اوّل، دوم) (كل صفحات: 228)

24...دروس البلاغة مع شهوس البراعة (كل صفحات: 242)

26 ... نخبة الفكرمع شرح نزهة النظر (كل صفحات: 175)

28... صرف بهائي مع حاشيه صرف بنائي (كل صفحات:64)

30 ...نحوميرمع حاشية نحومنير (كل صفحات: 205)

32...المرقاة مع حاشية المشكاة (كل صفحات: 106)

34..شرح الفقه الاكبر(بيقاري) (كل صفحات:231)

36 قصيده برده ب روحاني علاج (كل صفحات: 22)

38...خلاصة النحو (حصه اول دروم) (كل صفحات: 214)

40 يسيرمصطلح الحديث (كل صفحات: 194)

42 ..خاصيات ابواب الصرف (كل صفحات: 141)

44...الكافيه مع شرحناجيه (كل صفحات: 259)

46...تلخيص اصول الشاشي (كل صفحات: 144)

﴿ شعبه فيضان مدنى مذاكره ﴾

01... قبط2:مقدس تح يرات كے آداب كے ہارے ميں سوال جواب (كل صفحات: 48)

02 ... قسط 8: سر كارضال الله تَعَال عَلَيْهِ وَالبِهِ وَسَنَّم كا الدازِ تبليغ وين (كل صفحات: 32)

03... قسط 5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 25)

04... قسط 18: تجديد ايمان وتجديد نكاح كا آسان طريقه (كل صفحات: 27)

05... قسط 1: وضوك بارے يس وسوے اوران كاعلاج (كل صفحات: 48)

06... قسط 7: اصلاح امت میں دعوتِ اسلامی کا کر دار (کل صفحات: 28)

07 يقط 4: بلند آواز ي ذكر كرنے ميں حكمت (كل صفحات: 48)

08...قبط3: بانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)

09...قسط 15: الين لئ كفن تيار كهناكيها؟ (كل صفحات: 32) 10...قسط 16: نكيال جهياة (كل صفحات: 108)

11... قبط13: ساداتِ كرام كي تعظيم (كل صفحات:30) 12... قبط6: جنتيوں كي زبان (كل صفحات:31)

13. قبط 11: نام كيي ركھ جائيں؟ (كل صفحات: 44) 14... قبط 10: وَلِيُ الله كى بيجيان (كل صفحات: 36)



76 10 69.

المراجع المساح العادين

15... قبط 14: تمام دنوں کا سر دار (کل صفحات: 32) 16... قبط 12: مساجد کے آداب (کل صفحات: 36) 17. قبط 9: يقين كامل كى بركتين (كل صفحات: 32) 18. قبط 17: يتيم كے كہتے ہيں؟ (كل صفحات: 28)

شعبه تخ تع

01... صحائة كرام دخهوًا أن الله تعالى عَلَيْهِ لَهُ أَجْمَعِينَ كَاعْشِقِ رسول (كل صفحات: 274)

02... فیضان ایس شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات: 20)

03... ببارشر يعت جلد سوم (حصه 14 تا20) (كل صفحات: 1332)

04. جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات: 470) 05... تحققات (كل صفحات: 142)

06... ببارش بعت جلد دوم (حصه 7 تا13) (كل صفحات: 1304) 07 فيضان نماز (كل صفحات:49)

09... جنتى زبور (كل صفحات: 679) 08... بهار شريعت جلد اول (حصه 1 تا6) (كل صفحات: 1360)

10... أمهات المؤمنين رَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْهُ يَ (كُل صَفّات: 59)

12... عَائب القرأن مع غرائب القرأن (كل صفحات: 422)

14... بهارشر يعت (سولهوال حصه) (كل صفحات: 312)

16... گلدسته عقائد واعمال (كل صفحات: 244)

18...سيرت رسول عربي (كل صفحات: 758)

20 اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)

22. جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)

24... حق وماطل كافرق (كل صفحات: 50)

26... بهشت کی تنجال (کل صفحات: 249)

28... مكاشفة القلوب (كل صفحات: 692)

30 سيرت مصطفى (كل صفحات: 875)

19... منتف حديثين (كل صفحات: 246) 21...ار بعين حنفيه (كل صفحات: 112) 23 سوائح كرملا (كل صفحات: 192)

25...19 ذرُودوسلام (كل صفحات: 16)

11... أكدتَه قيامت (كل صفحات: 108)

13...علم القرآن (كل صفحات: 244)

15... كرامات صحابه (كل صفحات: 346)

17...اخلاق الصالحين (كل صفحات:78)

27...اسلامي زندگي (كل صفحات: 170)

29... سم مائة آخرت (كل صفحات: 200)

31... آنمنهُ عبرت (كل صفحات: 133)

﴿شعبه فيضان صحابه ﴾

01 ... فيضان فاروق اعظم رَضِي اللهُ تَعَالى عَنْه (جلداول) (كل صفحات: 864)

02.. فيضان فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالى عَنْه (جلدوم) (كل صفحات:856)

03 ... حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَ عَنْه (كُلِّ صَفّحات: 132)

04... حضرت سعد بن إلى و قاص رَضي اللهُ تَعَالى عَنْه (كل صفحات:89)



763676 291

19. بغض وكينه (كل صفحات:83) 21_يد كماني (كل صفحات: 57)

23_ بہتر کون ؟ (کل صفحات: 139)

25 فيضان زكوة (كل صفحات: 150)

27 يحيد (كل صفحات: 97)

29 يتربت اولاد (كل صفحات: 187)

31 عشرك احكام (كل صفحات: 48)

33... آ قاكايبار كون؟ (كل صفحات: 63)

35... ئى دى اور مُودى (كل صفحات: 32)

37. تكليف نه ديجيّ (كل صفحات: 219)

39 فيضان معراج (كل صفحات: 134)

41... سنتين اورآ داب (كل صفحات: 125)

43...انفرادي كوشش (كل صفحات: 200)

45. ضائے صد قات (کل صفحات: 408)

47... خوف خداعاً وَحَارً (كل صفحات: 160)

49... كامياب استاذ كون؟ (كل صفحات: 43)

51 ... جنت كي دوجابيال (كل صفحات: 152)

53...نام رکھنے کے احکام (کل صفحات: 180)

55...مفتى دعوت اسلامي (كل صفحات:96)

57... شرح شجره قادريه (كل صفحات: 215)

59...وہ ہم میں سے نہیں (کل صفحات: 112)

61... في وعمره كالمختصر طريقيه (كل صفحات:48)

63.. فيضان احياء العلوم (كل صفحات: 325)

منهاج العابدين

18... محبوب عطار كي 122 دكايات (كل صفحات: 208)

20 ينكيال برباد ہونے سے بحايے (كل صفحات: 103)

22... نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)

24 ینده کرنے کی شرعی احتیاطیں (کل صفحات: 47)

26 اسلام كے بنیادي عقيد الكل صفحات: 122)

28...امتحان کی تیاری کیے کرس؟ (کل صفحات: 32)

30... قوم جنّات اورامير المسنّت (كل صفحات: 262)

32 يتويه كي روايات وحكايات (كل صفحات: 124)

34...مز ارات اولياء كي حكايات (كل صفحات: 48)

36... قبريس آنے والا دوست (كل صفحات: 115)

38... كامياب طالب علم كون؟ (كل صفحات:63)

40... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

42... جلد مازی کے نقصانات (کل صفحات: 168)

44... حافظ کسے مضبوط ہو؟ (كل صفحات: 200)

46 يجهيز وتكفين كاطريقه (كل صفحات:358)

48...احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

50... آبات قرانی کے انوار (کل صفحات: 62)

52... جيسي كرني وليي بھرني (كل صفحات: 110)

54.. فيضان چېل احاديث (كل صفحات:120)

56 يتعارف امير المسنت (كل صفحات: 100)

58... تذكره صدرالا فاضل (كل صفحات: 25)

60 ۔ تنگ وستی کے اساب (کل صفحات: 33)

62 ... وہ ہم میں سے نہیں (کل صفحات: 112)

﴿ شعبه امير السنت ﴾

01 علم و حكمت كے 125 مرنى چول (تذكره امير المسنت قسطة) (كل صفحات: 102)





02...سركارصَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّم كايغام عطارك نام (كل صفحات:49)

03... حقوق العبادكي احتياطين (تذكره امير المسنت قبط 6) (كل صفحات: 47)

04...اصلاح كاراز (مدنی چینل كی بهارین حصه دوم) (كل صفحات: 32)

05... تذكرهٔ امير المِسنّت (قبط7) (پكيرشرم وحيا) (كل صفحات:86)

06...25 كر شچين قيديوں اور يا دري كا قبول اسلام (كل صفحات:33)

07... دعوت اسلامي کي جيل خانه حات ميں خدمات (کل صفحات:24)

08... تذكرهَ امير المسنّت (قبط 3) (سنّت نكاح) (كل صفحات: 86)

09 ۔ شادی خانہ بریادی کے اساب اوران کا حل (کل صفحات:16)

10...یانچ رویے کی برکت سے سات شادیاں (کل صفحات: 32)

11... آداب مرشدِ كامل (مكمل ياخي حصے) (كل صفحات: 275) 12... گونگامبلغ (كل صفحات: 55)

13 ... اوباش وعوت اسلامي ميس كية آيا؟ (كل صفحات: 32) 14... گشده دولها (كل صفحات: 33)

15...غریب فائدے میں ہے (بیان 1) (کل صفحات: 30)

17... میں نے ویڈ نوسینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات: 32)

19... دعوت اسلامي كي مَدَ في بيارس (كل صفحات: 220)

21 ... اداکاری کاشوق کیے ختم ہوا؟ (کل صفحات: 32)

23 جوانی کیے گزاری ؟ (بیان2) (کل صفحات: 32)

25... میں نے مدنی برقع کیوں بینا؟ (کل صفحات: 33)

27 _ مخالفت محت میں کسے بدلی؟ (کل صفحات: 33)

29 چکتی آئکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32)

31... تذكره أمير المسنّت (قبط 1) (كل صفحات: 49)

33... چل مدینه کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)

35... تذكره أمير المسنّت (قبط 2) (كل صفحات: 48)

37... تذكرة امير المسنّت (قبط4) (كل صفحات: 49)

39... نومسلم كي در د بحري داستان (كل صفحات: 32)

41...والده كانافرمان امام كسيے بنا؟ (كل صفحات: 32)

16... خو فناك بلا (كل صفحات: 33)

18 ... ناكام عاشق (كل صفحات: 32)

20 انو تھی کمائی (کل صفحات: 32)

22_ نورېدايت(كل صفحات:32)

24 يتبر كل كن (كل صفحات: 48)

26 ينگر كى توپە (كل صفحات: 32)

28 يراس اركتا (كل صفحات: 27)

30 اجنبي كالخفه (كل صفحات: 32)

32 مٹے کی رہائی (کل صفحات: 32)

34... چىكدار كفن (كل صفحات: 32)

36...غافل درزي (كل صفحات: 36)

38 يبنوں كى دنيا (كل صفحات: 32)

40 خوشبودار قبر (كل صفحات:32)

42...نادان عاشق (كل صفحات: 32)



نيڭ مَمَّازَيُّ شِينَةٍ مُكِلِكَ

















فيضانِ مدينه محلّه سوداً گران، پرانی سنزی مندٌی، باب المدینه (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net